إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ

الحمد للہ کہ یہ کتاب دافع ریب و ارتیاب کاشف حق و صواب کار اسنان متاب لامع عیان حقیقت قامع بنیان تکذیب موسوم بہ

لآلی التحدیات

ملقب بہ

شواہد الامامت

تالیف و لفظ صادق البیان متکلم فائق البرہان موسس افرین زمان عیسائے جالین دوران مولانا محمد عبد الحلیم اجل برہانہ الکریم

مطبع صحافی اثنا عشری لکھنؤ میں مطبوع ہوئی

جلد دوم دلائل الخلافت

جن لوگون کے مذہب مین لعنت عین عبادات ہے ... اہل لعنت	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ان لوگون ... ضرور ... محض ... اہل لعنت ...

فصل نہم اسمین ہے کہ بغیر ملانے کسی امر غیر قطعی کے متعدد آیات قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے تو حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت ہے حضرات اہل لعنت کیون انکار کرتے ہین

حضرات اہل لعنت کا بیان ہے کہ تمام موافقون کو معلوم ہو کر مخالفون کو معلوم ہونے کے خوف سے حضرت علی و دیگر ائمہ بعض باتون مین موافقون سے
بھی تقیہ کرتے تھے یعنے جسطرح مخالفون سے جھوٹ بولتے تھے ایسطرح موافقون سے بھی جھوٹ بولتے تھے پس حضرات اہل لعنت دیگر صحابہ کے
جو معائب بیان کرتے ہین وہ معائب صحابہ اور حضرت علی کا یہ تقیہ اگر واقعی ہونگے تو حضرت علی و دیگر کل صحابہ کا بہت سے جھوٹ پر اتفاق
کر لینا ثابت ہو کر آنحضرت علیہ التحیۃ کے دعوی نبوت کرنے اور معجزات سے منکرون کو عاجز کرنے اور اس قرآن کا حفاظت تامہ وصحت کاملہ
کے ساتھ آنحضرت سے منقول ہونے کا یقین صحابہ کی شہادت سے ہرگز نہو سکیگا پس غیر صحابہ مین تا قیامت رسول خدا پر کسیکا ایمان ہوگا
نہ کتاب خدا پر پس مسلمان اور مومن کہلانے والا کوئی رہے یا نہ رہے بہر صورت ایمان کسی مین نہوگا اسلام بالکل نہ باقی رہیگا یہی اصل غرض
ہے حضرات اہل لعنت کی محض اسی غرض سے بغیر ملانے کسی امر قطعی کے متعدد آیات قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے جو حقیت و راشدیت
ہر سہ خلافت بے شبہ ثابت ہے اُس سے انکار کرتے ہین اور اسمین عمداً ایسے بے بنیاد مناقشات پیدا کرتے ہین کہ علماے اہل لعنت کے
زمرہ یکتمون الحق وهم یعلمون سے ہونے مین شک نہین رہ سکتا ہے چنانچہ اس فصل مین روشن مثل شمع انجمن ہو جائے گا لیکن بوجہ
خوف طوالت جملہ دلائل قرآنیہ سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کے صرف دس دلیلون پر اکتفا کیا گیا۔

دلیل اول - حق سبحانہ وتعالی شانہ وتجلی برہانہ سورہ نور مین ارشاد فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
وعدہ دیا اللہ نے اُن لوگون کو جو ایمان لا چکے تم مین سے اور نیک کام کر چکے بیشک ضرور اللہ خلیفہ کریگا ان لوگون کو زمین مین جیسے خلیفہ کیا تھا اگلون کو

مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥-

اور بیشک ضرور قوی اور غالب کردیگا اُن لوگون کے واسطے اُن لوگون کے دین کو جو پسند کیا ہی اللہ نے اُن لوگون کے واسطے اور بیشک ضرور بدل دیگا اُن لوگون کے خوف کو امن سے وہ لوگ اللہ کی عبادت کرین گے اور نہ شریک کرینگے ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اور جو لوگ کفر کرین بعد اُسکے وہ لوگ بڑے سرکش ہین۔

اس آیہ کریمہ کو آیہ استخلاف کہتے ہین زمانہ خلافت مین اہر دشمنون پر غالب ہونے کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کا امام بحق خلیفہ راشد ہونا اور باستخلاف الٰہی خلیفہ ہونا اور نزول آیہ کریمہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونا اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنا اور دنیا سے مومن صالح جانا اور انکے زمانہ خلافت مین جو مومن صالح تھا اُس سے خوف دشمن دور ہونا اور جس سے خوف دشمن دور نہین ہوا اُسکا مومن صالح نہونا یہ سب باتین ہین ہر سہ خلیفہ کو زمانہ خلافت مین ہمارہ دشمنون پر غلبہ ہونے کے بعد جو لوگ اِن سب باتون کا اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کے کافر ہونے پر آیہ کریمہ ایسی قطعی الدلالت ہی کہ جسکو کچھ بھی خوف خالق یا شرم خلائق ہی وہ ہرگز انکار نہین کرسکتا ہی مگر کسن بلا کی بیخوفی خالق و بیشرمی خلائق ہی کہ حضرات اہل لعنت کسیطرح انکار سے باز نہین آتے ہین کبھی عالم اشکار بات سے منکر ہوتے ہین اور کبھی قطعی و قعی بات سے آنکھ بند کرکے ایسے بے سروپا مناقشات پیدا کرتے ہین کہ درحقیقت اِن حضرات کے زمرہ یکتمون الحق وہم یعلمون سے ہونے مین کسیطرح شک نہین رہ سکتا ہی ایسے مناقشات ہرگز لائق التفات ارباب تحقیقات نہین ہوسکتے ہین لیکن کسی اہل سنت کو اگر یہ خیال ہو کہ اِن مناقشات کا جواب ہو سکتا تو کیون نہوتا تو اُس اہل سنت کا ایمان باقی نہ رہیگا وہ مسلمان نہیگا صرف اسوجہ سے وہ مناقشات مع جوابات حوالہ قلم کیے جاتے ہین۔

مناقشہ یکم اس آیت مین ثلثہ سے کسیکے خلیفہ بحق ہونے پر دلالت ہی نہ مومن صالح ہونے پر اہل سنت کا یہ استدلال محض بیوجہ ہی۔

جواب علمائے کرام اہل سنت خیر الانام کا یہ استدلال ہرگز بیوجہ نہین ہی بلکہ بوجوہات بیشمار ہی بوجوہ طوالت صرف دس وجہون پر قناعت کیجاتی ہی لاقت ترو

وجہ اول پہلے چند امرون کو ذہن نشین کرلینا ضروری ہی تاکہ وجہ اول روشن مثل آفتاب روشن ہوجائے **امر اول** الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت سے صرف وہ مومنین صالحین مراد ہین جو کہ زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے تھے اور بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور اُسکے پیشتر سے مشرف باسلام ہوکر کامل ایمان رکھتے تھے اور نیک اعمال کرتے تھے چنانچہ لفظ منکم سے عیان غیر محتاج بیان ہونے کے علاوہ بجواب مناقشہ دوم قطعی دلیلون سے بھی اوضح ہوگا **امر دوم** حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم کی تفسیر یہ ہی ہر آئینہ خلیفہ گرداند البتہ ایشان را در زمین کفار از عرب و عجم ہمچنانکہ خلیفہ گردانید آنان را کہ بودند پیش از ایشان یعنی بنی اسرائیل

کہ زمین مصر و شام بدیشان داد" بیشک ضرور اللہ خلیفہ کریگا اُن لوگون کو زمین مین کافران عرب و عجم کے جیسے خلیفہ کیا تھا اُنکے اگلون
یعنی بنی اسرائیل کو زمین مصر و شام اُنکو دی" اور حضرات اہل لعنت کی معتبر ترین تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہی "مثل ادم و داؤد
و سلیمٰن علیہم السلام" مثل آدم اور داؤد اور سلیمان علیہم السلام کے" ان دونون عبارتون سے عیان و آشکار ہی کہ کما استخلف
الذین من قبلہم سے حضرت آدم اور خلفاے بنی اسرائیل مراد ہین مثل حضرت داؤد و حضرت سلیمان کے جو کہ پادشاہان و پیغمبران بنی اسرائیل سے
تھے اور مثل یوشع بن نون و کالب بن یوقنا کے جو کہ اصحاب حضرت موسیٰ سے تھے اور بعد حضرت موسیٰ کے یکے بعد دیگرے زمین مصر و شام
مین خلیفہ و پادشاہ ہو کر بہت شہرون کو فتح کر کے بنی اسرائیل سے خوف دشمن کو دور کر دیا تھا اور مثل حضرت طالوت کے جو کہ اصحاب حضرت
شمویل نبی سے تھے اور اپنے نبی کی حیات مین خلیفہ بالفعل تھے اور ان خلفاے بنی اسرائیل کی خلافتین بے شبہہ حقہ راشدہ
تھین پس عیان مثل آفتاب تابان ہو گیا کہ لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم سے مراد یہ ہی کہ خداوند کریم
نے جسطرح ان بنی اسرائیل کو زمین مین پادشاہ و امام بحق و خلیفہ راشد کیا تھا اُسیطرح اُن مومنین صالحین کو زمین مین پادشاہ و امام بحق
و خلیفہ راشد کریگا امر سوم حضرات اہل السنت کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم کی تفسیر یہ ہی
"و ہر آینہ ثابت سازد و با قوت گرداند برای آن مومنان صالح دین ایشان را آن دینے کہ پسندیدہ و برگزیدہ است برای ایشان یعنی دین اسلام
مراد آنست کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند" ضرور پایدار و قوت دار کریگا واسطے انھین نیک مومنون کے اُنکے دین کو وہ دین کہ
اللہ نے پسندیدہ اور برگزیدہ کیا ہی واسطے اُنھین کے یعنی دین اسلام مراد یہ ہی کہ دین اسلام کو سب دینون پر غالب کریگا" اور
حضرات اہل لعنت کی معتبر ترین تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہی "وتمکینہ ان یظہرہ علی الدین کلہ" اور تمکین دین اسلام
یہ ہی کہ غالب کر دے اُسکو سب دینون پر" ان دونون عبارتون سے صاف ظاہر ہی کہ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی
لہم سے مراد یہ ہی کہ اُنھین نیک مومنون کے [illegible] موعود بخلافت ہین زمانہ خلافت موعودہ مین دین
اسلام کو تمام باطل دینون پر ایسا غالب کر دیگا کہ باطل دینون سے کوئی دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر
نہ باقی رہیگا امر چہارم حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا کی
تفسیر یہ ہی" ہر آینہ بدل دہد ایشان را از پس ترس ایشان از دشمنان ایمنی از ایشان" ضرور بدل دیگا اُنھین نیک مومنون کو
بعد ڈر کے اُنھین کے دشمنون سے نڈری اُنھین دشمنون سے" اور حضرات اہل لعنت کی معتبر ترین تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہی
ای لینصرنہم الخ بیشک ضرور اللہ نصرت دیگا اُنھین نیک مومنون کو" ان دونون عبارتون سے صاف واضح ہی

کہ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا سے مراد یہ ہی کہ خداوند کریم اُنھین نیک مومنون کو جو موعود بخلافت ہین زمانہ خلافت موعودہ
مین دشمنون پر ایسی نصرت اور غلبہ دیگا کہ اُنسے خوف دشمن دور ہو جائیگا امر پنجم حضرات اہل السنت کی معتبر ترین تفسیر مجمع البیان
مین لکھا ہی تمکینہ باعزاز اہلہ واذلال اہل الشرک وتمکین اہلہ من اظہارہ یعنی غالب کردینا دین کا اہل دین
کو غالب کردینے اور اہل شرک کو ذلیل کردینے کے ساتھ ہی ف سبب ہی کہ غلبہ دین و غلبہ اہل دین دونون لازم و ملزوم ہین جب
ایک غالب ہوتا ہی دوسرا بھی ضرور غالب ہوتا ہی پس ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم زمانہ خلافت معودہ مین اُن مومنین
صالحین کے واسطے جو موعود بخلافت ہین دین اسلام کو سب دینون پر غالب یعنی قوت و شوکت مین سب دینون سے زیادہ کردینے کا
وعدہ ہی صراحۃً اور دشمنون پر غلبہ دیکے اُن مومنین صالحین سے خوف دشمن کو دور کردینے کا وعدہ ہی کنایۃً اور ولیبدلنہم من بعد
خوفہم امنا بالعکس یعنی زمانہ خلافت معودہ مین دشمنون پر غلبہ دیکے اُن نیک مومنون سے خوف دشمن کو دور کردینے کا وعدہ ہی صراحۃً اور
دین اسلام کو تمام باطل دینون پر غالب یعنی قوت و شوکت مین سب دینون سے زیادہ کردینے کا وعدہ ہی کنایۃً امر ششم حضرات اہل السنت کی
معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا کی یہ تفسیر ہی "یعنی خلافت و حکومت و جاہ ایشان ازعبادت
و توحید باز ندارد" مراد یہ ہی کہ خلافت اور حکومت اور حشمت اُن مومنین صالحین کو عبادت اور توحید سے باز رکھینگے" اور حضرات اہل السنت
کی تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہی "ہذا استیناف فی کلام الثناء علیہم ومعناہ لا یخافون غیری" یہ بھی صریح و ثنا ہی اُن
مومنین صالحین کی اور معنے اسکے یہ ہین کہ وہ مومنین صالحین غیر خدا سے نہین ڈرینگے" ان دونون عبارتون سے صاف ظاہر ہی کہ یعبدوننی
لا یشرکون بی شیئا سے مراد یہ ہی کہ وہ مومنین صالحین جو موعود بخلافت ہین بدستور ماضی و حال آیندہ بھی خدا کی وحدت و عبادت
پر قائم رہینگے یعنے کامل ایمان و نیک اعمال پر دائم رہینگے خلافت و ثروت سے دگرگون نہو جائینگے بلکہ کامل ایمان و نیک اعمال
کے ساتھ دنیا سے جائینگے فرق یہ ہی کہ حال مین مثل ماضی کے خوف خدا بھی ہی خوف دشمن بھی زمانہ خلافت موعودہ مین بعد حصول
غلبہ معہودہ کے خوف دشمن دور ہو جائیگا خوف خدا بدستور قائم رہیگا امر ہفتم حضرات اہل السنت کی تفسیر خلاصۃ المنہج مین ومن
کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون کی یہ تفسیر ہی "وہر کہ مرتد شود یا کفران ورزد درین نعمت بعد ازین وعدہ یعنی
پس از راست شدن آن پس آن گروہ مرتدان یا کافران نعمت ایشانند فاسقان کاملان در فسق بجہت مرتد شدن یا کفران ورزیدن درین
نعمت عظیمہ بعد از وضوح این آیات" اور جو لوگ مرتد ہون یا کفران کرین اس نعمت مین بعد اس وعدے کے یعنے بعد درست ہونے
اُس وعدے کے پس وہ گروہ مرتدون یا کفران نعمت کرنے والون کا وہی سرکش لوگ کامل ہین سرکشی مین بسبب مرتد ہونے یا کفران کرنیکے

اس نعمت عظیمہ مین بعد ظاہر ہونے ان علامات کے ف یہ عبارت برملا ندا دے رہی ہے کہ ومن کفر بعد ذلک فاولٓئک ھم
الفاسقون سے مراد یہ ہے کہ وعدۂ مذکورہ کے پورا ہونے کی علامت ظاہر ہونے کے بعد جو لوگ کفر یا کفران کرین یعنی اقرار نکرین وہ لوگ
فسق مین یعنی سرکشی مین کامل ہین اور عیان غیر محتاج بیان ہے کہ بعد نزول آیۂ مذکورہ کے زمرۂ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ
سے ایک یا یکے بعد دیگر چند شخصون کا زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا وعدۂ مذکورہ کے
پورا ہونے کی علامت ہے جس سے عیان مثل آفتاب تابان ہے کہ بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول
آیہ مذکورہ سے جو لوگ زمین مین خلیفہ اور زمانۂ خلافت مین برابر غالب بر اہل کینہ ہوئے ہین حصول غلبہ کے پیشتر سے
اُن لوگون کے ائمۂ برحق و خلفائے راشدین ہونے اور باستخلاف آلہی خلیفہ ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح
ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے اور ان کے زمانۂ خلافت مین جو مومن صالح تھا اُس سے
خوف دشمن دور ہونے اور جس سے خوف دشمن دور نہین ہوا اُسکے مومن صالح نہونے کا اقرار جو لوگ نکرین وہ لوگ فسق
مین یعنی سرکشی مین کامل ہین یعنی کافر ہین کیونکہ کمال سرکشی کفر ہے پس آیہ مذکورہ کے ہر ہر جملے کا یقینی صحیح مطلب واضح
ہوکر روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہوگیا کہ یقینی مراد اور قطعی مفاد آیہ مذکورہ کا یہ ہے کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ
مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین کو حق تعالی وعدہ اور بشارت
دیتا ہے کہ بیشک ضرور الله اُن مومنین صالحین کو زمین مین بادشاہ و امام برحق و خلیفہ راشد کریگا جیسے کہ اگلون کو
کیا تھا مثل طالوت و داود و سلیمان و کالب بن یوقنا و یوشع بن نون علیہم السلام کے جنکی خلافتین بے شبہہ حقہ راشدہ
تھین پس تشبیہ محض حقیت و راشدیت مین ہے اور اُسی خلافت مین اُنھین مومنین صالحین کے واسطے دین اسلام
کو روز بروز ایسا غلبہ دیگا کہ کوئی باطل دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر نہ باقی رہے گا اور اُن مومنین
صالحین کو روز بروز دشمنون پر ایسا غلبہ دیگا کہ اُن سے خوف دشمن دور ہو جائے گا خوف خدا بدستور قائم رہے گا
یعنے حال مین مثل ماضی کے خوف خدا بھی ہے خوف دشمن بھی زمانۂ خلافت موعودہ مین بعد حصول غلبۂ معہودہ کے
خوف دشمن دور ہو جائے گا خوف خدا بدستور قائم رہے گا اور وہ مومنین صالحین مثل گذشتہ و موجودہ کے آیندہ بھی
الله کی وحدت اور عبادت پر قائم رہین گے شرک و ریا سے بالکل پاک رہین گے یعنے کامل ایمان اور نیک اعمال پر
دائم رہین گے خلافت و ثروت سے دگرگون نہو جائین گے بلکہ کامل ایمان اور نیک اعمال کے ساتھ دنیا سے

جائین گے اور اُن مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے کے بعد حصول غلبہ کے پیشتر سے اُن مومنین صالحین کے ائمۂ بحق و خلفاے راشدین ہونے اور باستخلاف الٰہی خلیفہ ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومنین صالحین ہونے اور پھر ہمیشہ مومنین صالحین رہنے اور دنیا سے مومنین صالحین جانے اور اُن کے زمانۂ خلافت مین جو مومن صالح تھا اُس سے خوف دور ہونے اور جس سے خوف دشمن دور نہین ہوا اُسکے مومن صالح ہونے کا جو لوگ اقرار نکرین وہ لوگ فسق مین یعنی سرکشی مین کامل ہین یعنی کافر ہین کیونکہ کمال سرکشی کفر ہی یہ ہی قطعی مراد اور یقینی مفاد آیہ مذکورہ کا اور یہ معلوم ہی کہ بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا یہ دونون امر زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے بجز خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کسی مین نہین مجتمع ہوئے جس سے عیان مثل آفتاب تابان ہو گیا کہ جن کو زمین مین خلیفہ اور زمانۂ خلافت مین برابر غالب بر اہل کینہ کر کے خداوند کریم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہی وہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہین پس کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونے کی وجہ سے زمین مین خلیفہ زمانۂ خلافت مین برابر غالب بر اہل کینہ ہونے کے بعد سے نہ اُس کے قبل سے حصول غلبہ کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے اور باستخلاف الٰہی خلیفہ ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے اور اُن کے زمانۂ خلافت مین جو مومن صالح تھا اُس سے خوف دشمن دور ہونے اور جس سے خوف دشمن دور نہین ہوا اُسکے مومن صالح ہونے کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین فسق مین یعنے سرکشی مین کامل ہونا یعنے کافر ہونا اُن لوگون کا بوجہ کفر ہونے کمال سرکشی کے آیہ مذکورہ سے ایسا ہی آشکار کہ ہرگز نہین ہو سکتا ہی انکار جسکی تمثیل یہ ہی کہ باتفاق فریقین بطریق صحیح مروی ہی کہ جنگ خیبر مین دوسرے روز بہنگام شام سرور انبیاے کرام علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہی لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ کرار غیر فرار یفتح اللہ علی یدیہ بیشک ضرور ہم نشان دین گے کل کے روز

خدا اور رسول کے محبوب ومحب مرد کرار غیر فرار کو اللہ فتح دیگا اُسکے دونون ہاتھون پر ف اس حدیث کو حدیث رایت کہتے ہین اور حدیث لوا بھی کہتے ہین جنکے معنے نشان کے ہین بعد صدور اس حدیث کے باوصف بہت غور وفکر کرنے اور ادِھر اُدھر بہت خیال دوڑانے کل مجاہدین خیبر کے کسی طور سے کسی کو نہ معلوم ہوا کہ زمرۂ رجال مین وہ محبوب ومحب خدا اور رسول کون ہین جنکی نسبت اس حدیث مین رسول کریم نے فرمایا ہی کہ کل کے روز ہم اُسکو نشان دینگے خداوندکریم اُسکو فتح دیگا جب دوسرے روز رسول خدا سے نشان جنگ فضل خدا سے فتح جنگ دونون جناب امیر مین مجتمع ہوئے پھر اُسی دن زمرۂ رجال سے اور کسی مین یہ دونون مجتمع نہوئے تب یکبارگی سب کو عین الیقین سے علم الیقین علم الیقین سے حق الیقین ہو گیا کہ وہ مرد محبوب وخدا اور رسول جناب امیر ہین جنکی نسبت اس حدیث مین رسول کریم نے فرمایا ہی کہ مین کل کے روز اُسکو نشان دونگا خداوندکریم اُسکو فتح دیگا پس بوجہ ہونے آنجناب کے زمرۂ رجال سے صدور حدیث مذکور کے دوسرے روز رسولخدا سے نشان جنگ فضل خدا سے فتح جنگ دونون آنجناب مین مجتمع ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل سے صدور حدیث مذکور کے پیشتر سے آنجناب کا محبوب ومحب خدا ورسول ہونا اور پھر ہمیشہ محبوب ومحب خدا اور رسول رہنا حدیث مذکور سے ایسا ہی آشکار کہ خوارج ونواصب کا انکار ہرگز نہین ہوسکتا ہی قابل اعتبار اسی طور سے بعد نزول آیہ مذکورہ کے چند سال تک کسی کو معلوم نہ تھا کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ مین وہ مومنین صالحین کون ہین جنکو اس آیت مین خداوندکریم نے زمین مین خلیفہ کرنے اور زمانۂ خلافت مین برابر غالب بر اہل کینہ کرنے کا وعدہ فرمایا ہی بعد چند سال کے جب کہ بعد دیگر زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر غالب بر اہل کینہ ہونا یہ دونون ہرسہ خلیفہ مین مجتمع ہوئے پھر زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے اور کسی مین یہ دونون نہین مجتمع ہوئے تب عین الیقین سے علم الیقین علم الیقین سے حق الیقین ہو گیا کہ وہ مومنین صالحین زمرۂ مذکورہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہین جنکی نسبت اس آیت مین وعدہ ہی کہ خداوندکریم اُنکو مثل اگلون کے زمین مین بادشاہ وامام بحق وخلیفہ راشد کریگا اور زمانۂ خلافت مین برابر ایسا غالب بر اہل کینہ کریگا کہ خوف دشمن اُنسے دور ہوجائے گا پس بوجہ ہونے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے زمین مین خلیفہ زمانۂ خلافت مین برابر غالب بر اہل کینہ ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل سے حصول غلبہ کے پیشتر سے ہرسہ خلیفہ کے امام بحق وخلیفہ راشد ہونے اور باستخلاف الٰہی خلیفہ ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے

پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے اور اُنکے زمانۂ خلافت مین
جو مومن صالح تھا اُسکو خوف دشمن سے امن حاصل ہونے اور جسکو امن حاصل نہین ہوا اُسکے مومن صالح نہونے کا
اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین ہر سہ خلیفہ کو زمانۂ خلافت مین اور غلبہ بر اہل کین ہونے کے بعد ان لوگون کا فسق مین یعنے
سرکشی مین کامل یعنی کافر ہونا آیۂ مذکورہ سے ایسا ہی آشکار کہ روافض و نواصب کا انکار ہرگز نہین ہو سکتا ہی قابل
اعتبار **تقریر دیگر** یہ کہ زمرۂ رجال سے ہونا اور صدور حدیث مذکور کے دوسرے روز سرور عالم سے نشان جنگ
پانا اور اُسکے بعد اُسی دن جنگ مین فتح پانا یہ تینون امر بجز جناب امیر کے اور کسی مین نہین مجتمع ہوئے اسی وجہ
سے صدور حدیث مذکور کے پیشتر سے آنجناب کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے اور پھر ہمیشہ محبوب و محب خدا و رسول
رہنے پر حدیث مذکور ایسی قطعی الدلالت ہی کہ کسی منکر کا انکار ہرگز نہین ہو سکتا ہی قابل اعتبار اسی طور سے زمرۂ
کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول آیۂ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت
مین برابر دشمنون پر غالب ہونا یہ تینون امر بجز خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کسی مین نہین مجتمع ہوئے اسی وجہ
زمانۂ خلافت مین دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام برحق و خلیفہ راشد ہونے اور بہ استخلاف
الٰہی خلیفہ ہونے اور بعد نزول آیۂ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے
مومن صالح جانے اور اُنکے زمانۂ خلافت مین جو مومن صالح تھا اسکو خوف دشمن سے امن حاصل ہونے اور جسکو
امن حاصل نہین ہوا اُسکے مومن صالح نہونے کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین ہر سہ خلیفہ کے زمانۂ خلافت مین برابر
دشمنون پر غالب ہونے کے بعد اُن لوگون کے کافر ہونے پر آیۂ مذکورہ ایسی قطعی الدلالت ہی کہ کسی منکر کا انکار
ہرگز نہین ہو سکتا ہی قابل اعتبار **مخفی نرہے** کہ حدیث مذکور کی دلالت مذکورہ بے شبہہ ایسی قطعی ہی کہ تاویل
کسیطرح ممکن نہین ہی اور جناب امیر کا زمرۂ رجال سے ہونا بھی بے شبہہ ایسی قطعی ہی کہ کسیکا انکار کبھی
نہین ہو سکتا ہی قابل اعتبار لیکن نہ حدیث مذکور قطعی ہی نہ صدور حدیث مذکور کے دوسرے روز آنجناب کو
نشان و فتح ملنا قطعی بوجہ غیر قطعی ہونے ان تینون باتون کے یہ دلیل غیر قطعی ہی اور غیر قطعی دلیل شرعی سے
جو بات ثابت ہوتی ہی اُسکا منکر کافر نہین ہوتا ہی اور آیۂ مذکورہ کی دلالت مذکورہ بھی ایسی قطعی ہی کہ تاویل
کسیطرح ممکن نہین ہی اور آیۂ مذکورہ کا مثل دیگر آیات قرآنیہ کے بے شبہہ قطعی ہونے سے کون انکار کر سکتا ہی

اور ہر سہ خلیفہ کا کلمہ گویا اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا اور چند سال بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ
ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا بھی ایسی قطعی ہین کہ کسیکا انکار کبھی نہین ہوسکتا ہی قابل اعتبار
بوجہ قطعی ہونے ان سب باتون کے یہ دلیل بے شبہہ قطعی ہی اور قطعی دلیل شرعی سے جو بات ثابت ہوتی ہی اُسکا
منکر کافر ہی لہذا از زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونے کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام برحق و خلیفہ
راشد ہونے یا باستخلاف الٰہی خلیفہ ہونے یا نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے یا پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے
یا دنیا سے مومن صالح جانے یا انکے زمانہ خلافت مین جو مومن صالح تھا اُسکو خوف دشمن سے امن حاصل ہونے یا جسکو
امن حاصل نہین ہوا اُسکے مومن صالح نہونے کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین ہر سہ خلیفہ کا زمانہ خلافت مین برابر
دشمنون پر غالب ہونے کے بعد اُن لوگون کے کافر ہونے مین کوئی شک نہین رہ سکتا ہی جب ہی تو خداوند کریم
نے اُن لوگون کے حق مین ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون فرمایا ہی جسکی تفسیر مین
حضرات اہل لعنت کے معتبر مفسر صاحب خلاصۃ المنہج نے "ایشانند فاسقان کاملان در فسق" لکھا ہی کیونکہ کمال فسق
بے شبہہ کفر ہی اور یہ بھی مخفی نرہے کہ جو حصہ قرآن کا بعد ہجرت نازل ہوا ہی اُسکو مدنی کہتے ہین اور سورہ نور کے
جسمین آیہ مذکورہ ہی مدنی ہونے پر جمیع علماے فریقین کا اتفاق ہونا اور قرآن پاک مین اُسکا مدنی لکھا ہونا آیہ مذکورہ کے بعد
ہجرت نازل ہونے پر ایک دلیل برابر ہزار دلیل کے ہی اور واقعہ نزول آیہ مذکورہ جو عنقریب وجہ نہم مین منقول ہوگا
جسکو مفسرین فریقین نے بلا خلاف و اختلاف نقل کرکے اور آیت کے ساتھ ربط دیکے صحیح ظاہر کردیا ہی
وہ بھی صریح ہی آیہ مذکورہ کے بعد ہجرت نازل ہونے مین اور حسنین علیہما السلام کے چند سال بعد ہجرت
پیدا ہونے مین تو کلام ہو نہین سکتا ہی باوصف این مجتہد صاحب کا بوارق مین رقم طراز ہونا کہ حسنین علیہما السلام
بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے صریح ہی آیہ مذکورہ کے بعد ہجرت نازل ہونے مین اور آیہ مذکورہ کے حقیقت
و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعی الدلالت ہونے مین حضرات اہل لعنت نے جیسے مناقشات کیے ہین آیہ
مذکورہ کے بعد ہجرت نازل ہونے سے انکار کرکے بھی ویسا ایک مناقشہ کیا جاسکتا ہی تاہم آجتک
کسی اہل لعنت کو آیہ مذکورہ کے بعد ہجرت نازل ہونے سے انکار کرنیکی جرأت نہین ہوئی اسکا سبب سوائے
اسکے کیا ہوسکتا ہی کہ بعد ہجرت آیہ مذکورہ کے نازل ہونے سے یا قبل ہجرت ہر سہ خلیفہ کے کلمہ گویان اسلام مین

داخل ہونے سے کسیطرح انکار نہین ہوسکتا ہی لہذا جسطرح چند سال بعد نزول آیہ مذکورہ کے ہر سہ خلیفہ کے زمین
مین خلیفہ ہونے اور زمانہ خلافت برابر دشمنون پر غالب ہونے سے کسیکا انکار کبھی نہین ہوسکتا ہی قابل اعتبار اسیطرح
ہر سہ خلیفہ کے منجملہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ ہونے سے بھی کسیکا انکار کبھی نہین ہوسکتا ہی
قابل اعتبار غرض کہ مقدمہ خلفاے ثلثہ مین جن واقعات کو ملاکے آیہ مذکورہ سے اہل سنت نے استدلال کیا ہی
اُن واقعات مین کسی واقعہ سے انکار کرنے کی جرأت کسی اہل لعنت کو ابھی تک نہین ہوئی نہ کبھی ہوگی کیونکہ
یہ آیت خدا کی خاص حجت ہی اور مثل روایات شان نزول آیہ کریمہ انما ولیکم اللہ کے جن حکایات و روایات
کو ملاکے مقدمہ علی مرتضی مین حضرات اہل لعنت نے استدلال کیا ہی اُن روایات و حکایات سے برابر انکارون کا
بھرمار ہوتا آیا ہی اور ہوتا جائے گا ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا * ایسی حالت مین بعض آیات قرآنیہ
سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت بلکہ مذہب اہل سنت ثابت ہونے کا اقرار نکرنا بلکہ انکار کرنا اور بعض آیات قرآنیہ
سے بلافصل خلافت علی مرتضی بلکہ مذہب اہل لعنت ثابت ہونے کے دعوی سے باز نہ آنا بلکہ اُسپر اصرار کرنا بیخوفی
خالق و بے شرمی خلائق نہین ہی تو کیا ہی اور یہ بھی مخفی نرہے کہ جناب مولوی دلدار علی صاحب نے حسام مین
اگرچہ بہت زور و شور سے دعوی فرمایا ہی کہ بدون ملانے کسی امر غیر قطعی کے بعض آیات قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے
بلافصل خلافت حضرت علی ثابت ہی لیکن ثابت کرکے نہین دکھایا نہ تاقیامت کوئی اہل لعنت دکھا سکتا ہی اور
ہم نے بدون ملانے کسی امر غیر قطعی کے آیت استخلاف کی دلالت قطعیہ سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت
ہونا اس وجہ مین دکھا دیا اور بھی کئی وجہون مین دکھا دین گے بلکہ اسیطرح دس آیتون سے دکھا دین گے پس
اگرچہ اس وجہ مین ہوگیا طول لیکن بہت ہی اسمین حصول۔

وجہ دوم۔ اولاً یہ کہ تفاسیر فریقین مین یہ تصریح ہی کہ بعد نبی کے خلیفہ کرنا مراد ہی چنانچہ حضرات اہل لعنت
کی معتبر تفسیر صافی کی عبارت یہ ہی لیستخلفنہم فی الارض ای لیجعلنہم خلفاء بعد نبیہم یعنی بیشک
سرور امۃ خلیفہ کریگا اُن مومنین صالحین کو بعد نبی اُنھین کے **ثانیاً** یہ کہ زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ
مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین کو خلیفہ کرنے کا وعدہ ہی
اور حیات سرور کائنات مین نہ سرور کائنات پر خلیفہ کا اطلاق ہوا ہی نہ کسی کلمہ گوے اسلام پر **ثالثاً** یہ کہ

لغت مین ہی الخلیفۃ السلطان الاعظم پس معلوم ہوا کہ خلافت سلطنت عظیمہ کو کہتے ہین اور حیات سرورکائنات مین سلطنت اسلام عظیمہ نہ تھی **رابعاً** یہ کہ زمانۂ خلافت موعودہ مین دین اسلام کو تمام باطل دینون سے اور مومنین صالحین کو تمام باطل دین والون سے قوت و شوکت مین زیادہ کرنے کا وعدہ ہی اور حیات سرورکائنات مین سلطنت قیصر و کسریٰ کی وجہ سے دین مجوسی و دین نصرانی اور مجوسیون و نصرانیون کی قوت و شوکت کے مقابلے مین دین اسلام و مومنین صالحین کی قوت و شوکت قابل شمار نہ تھی۔ **خامساً** یہ کہ زمانۂ خلافت موعودہ مین مومنین صالحین سے دشمنون کے خوف کو ایسا دور کر دینے کا وعدہ ہی کہ سوائے خدا کے کسی کا خوف نہ باقی رہے اور حسب بیان حضرات اہل لعنت تا وفات سرورکائنات مومنین صالحین و سید المرسلین کو دشمنون کا خوف ایسا غالب تھا کہ مرض موت مین سرور بریت نے چاہا کہ لڑائی کے بھانے سے سب دشمنون کو اسامہ کے ساتھ مدینہ سے باہر کر دین جب دشمنون سے مدینہ خالی ہو جائے تب علی کو خلیفہ کر دین مگر دشمن لوگ کسی طرح مدینہ سے باہر نہ گئے علی کو خلیفہ کر دینے کی آرزوے نبی دل کی دل ہی مین رہگئی **سادساً** یہ کہ لیستخلفنھم فی الارض کی تفسیر مین حضرات اہل لعنت کے معتبر ترین مفسر صاحب مجمع البیان نے لکھا ای ارض الکفار من العرب والعجم اور صاحب منہج الصادقین نے لکھا ہی در زمین کفار از عرب و عجم انتہی ان دونون تفسیرون کی دونون عبارت بالکل صریح ہی اسبات مین کہ عرب اور عجم کی زمین مین خلیفہ کرنا مراد ہی اور یہ معلوم ہی کہ تا وفات سرورکائنات زمین عجم مین اہل اسلام کی خلافت نہین ہوئی تھی ان وجوہات ستہ سے صاف واضح ہو گیا کہ یہ ہرگز نہین کہا جاسکتا ہی کہ یہ وعدہ حیات سرورکائنات مین پورا ہوا ہی اور زمانۂ خلافت موعودہ مین روز بروز غلبہ دیکے مومنین صالحین کو تمام دشمنون سے اور دین سید المرسلین کو تمام باطل دینون سے قوت و شوکت مین زیادہ کر دینے کا وعدہ ہی جس سے خوف دشمن دور ہو جائے اور حضرت علی کی خلافت مین اسکے خلاف واقع ہوا یعنے روز بروز غلبہ زائل ہوتا رہا خوف دشمن زائد ہوتا رہا اور بوارق مین مجتہد کی عبارت مناقشہ اسی کو مشتمل صریح ہی اسمین کہ آیہ مذکورہ مین جو قوت و شوکت کا وعدہ ہی مطابق اُسکے حضرت علی کی خلافت مین واقع نہین ہوا اور حضرت علی اپنی خلافت مین دشمنون کے خوف سے کبھی حق بات زبان سے نہین نکال سکتے تھے پس واقعی طور سے بھی مجتہد اہل لعنت کے اقرار سے بھی جلوہ افروز مثل مہر نیمروز ہو گیا کہ یہ بھی ہرگز نہین کہا جاسکتا ہی

کہ یہ وعدہ حضرت علی کی خلافت مین پورا ہوا ہی اور چونکہ وعدہ اُن مومنین صالحین کو خلیفہ کرنے کا ہی کہ کلمہ گویان اسلام
از قبل نزول آیہ مذکورہ سے تھے اور بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اور بعد حضرت علی کے جن کلمہ گویان اسلام
کو سلطنت ہوئی ہی اور قیامت تک ہوگی وہ سب کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے خارج ہین لہذا یہ بھی
ہرگز نہین کہا جاسکتا ہی کہ یہ وعدہ بعد حضرت علی کے فلان وقت پورا ہوا ہی یا ابھی تک پورا نہین ہوا ہی آیندہ
کسی وقت یا فلان وقت پورا ہوگا یہ تو معلوم تھا کہ وعدۂ خدا خلاف نہین ہو سکتا ہی اب یہ معلوم ہوگیا کہ زمانہ
خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے قبل مین یا بعد مین کوئی زمانہ ایسا نہین ہی کہ جسمین اس وعدے کا پورا ہونا ممکن
ہو جس سے خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین اس وعدے کا پورا ہونا روز روشن سے بھی زیادہ روشن
ہوکر ہر سہ خلیفہ کے امام برحق و خلیفہ راشد ہونے اور باستخلاف الٰہی خلیفہ ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومن
صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے اور انکے زمانۂ خلافت مین جو مومن صالح
تھا اُسکو خوف دشمن سے امن حاصل ہونے اور جسکو امن حاصل نہین ہوا اسکے مومن صالح نہونے کا اقرار جو لوگ نہین
کرتے ہین ہر سہ خلیفہ کو زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ ہونے کے بعد فسق مین یعنی سرکشی اُن لوگون کے
کامل یعنے کافر ہونے پر آیہ مذکورہ ایسی قطعی الدلالت ہی کہ تاویل کسی طرح ممکن نہین ہی یاد رکھو یہ وجہ بھی کسی امر غیر
قطعی پر موقوف نہین ہی۔

وجہ سوم ۔ آیہ مذکورہ مین مومنین صالحین کے واسطے دین اسلام کو قوت و شوکت مین تمام باطل دینون سے
ایسا زیادہ کر دینے کا وعدہ ہی کہ کوئی باطل دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر نہ باقی رہے اور یہ وعدہ حیات
سرور کائنات مین پورا نہین ہوا چنانچہ ابھی وجہ دوم مین چھ وجہون سے معلوم ہوچکا اور بجواب مناقشہ چہل و دوم دس
وجہون سے معلوم ہوگا لہذا بعد وفات سرور کائنات زمانۂ صحابہ مین اس وعدے کا پورا ہونا ضروری ہی کیونکہ وعدہ
ان مومنین صالحین سے ہی جو کہ بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہوکر کامل ایمان
رکھتے تھے اور نیک اعمال کرتے تھے جنکے منجملہ صحابہ ہونے سے کوئی بھی انکار نہین کر سکتا ہی اور اس سے بھی
کوئی انکار نہین کر سکتا ہی کہ بعد وفات سرور کائنات زمانۂ صحابہ مین جو مذہب قوت و شوکت مین سب مذہبون
سے زیادہ ہوا ہی وہ مذہب اہل سنت ہی نہ مذہب اہل لعنت اور زمانۂ صحابہ مین جو مذہب سب سے زیادہ کمزور

اور صندوق تقیہ مین مستور ہوکے رہا ہی وہ مذہب اہل لعنت ہی نہ مذہب اہل سنت جس سے مذہب اہل سنت کا
دین اسلام پسندیدہ خالق انام ہونا اور مذہب اہل لعنت کا دین اسلام سے بالکل خارج ہونا آفتاب بے سحاب سے
تابان تر ہو کے آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا چودھوین شب کے ماہتاب بے سحاب سے درخشان تر ہوکے ہر سہ
خلیفہ کے امام برحق و خلیفہ راشد ہونے اور باستخلاف الٰہی خلیفہ ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے
اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے اور انکے زمانہ خلافت مین جو مومن صالح تھا اُسکو خوف دشمن
سے امن حاصل ہونے اور جسکو امن حاصل نہین ہوا اُسکے مومن صالح نہونے کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین دین اسلام مذہب
اہل سنت خیر الانام کو زمانہ صحابہ مین غلبہ حاصل ہونے کے بعد اُن لوگون کے فسق مین یعنی سرکشی مین کامل یعنی
کافر ہونے پر آیہ مذکورہ ایسی قطعی الدلالت ہی کہ تاویل کسی طرح ممکن نہین ہی جیسا کہ بروز فتح خیبر جناب امیر کو نشان و فتح
ملنے کے بعد اُسکے پیشتر سے آنجناب کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے اور پھر ہمیشہ محبوب و محب خدا اور رسول رہنے پر
حدیث رایت ایسی قطعی الدلالت ہی کہ تاویل کسی طرح ممکن نہین ہی یاد رکھو یہ وجہ بھی کسی امر غیر قطعی پر موقوف نہین ہی

وجہ چہارم - ابھی وجہ دوم مین چھ وجہون سے معلوم ہو چکا اور بجواب مناقشہ پہل و دوم دس وجہون سے
معلوم ہوگا کہ یہ وعدہ حیات سرور کائنات مین پورا نہین ہوا اور بجواب مناقشہ دوم آٹھ وجہون سے معلوم ہوگا کہ اس وعدے
مین تخصیص ہی اُن مومنین صالحین کی جو کہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے تھے بلکہ مہاجرین سے تھے جنکے
منجملہ صحابہ ہونے سے کسی طرح انکار نہین ہو سکتا ہی لہذا دیکھنا چاہیے کہ خلفاے صحابہ سے کسکی خلافت آیہ مذکورہ
سے مراد ہی پس واضح رہے کہ بعد حضرت امیر معاویہ کے زمرہ صحابہ سے کوئی خلیفہ نہین ہوا اور حضرت امیر معاویہ
نہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے تھے نہ مہاجرین سے چنانچہ بجواب مناقشہ سوم معلوم ہوگا لہذا امارت
حضرت امیر معاویہ آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہو سکتی ہی اور خلافت علی مرتضی و حسن مجتبی مین روز بروز مومنین صالحین کو
دشمنون پر غلبہ نہین ہوا نہ خوف دشمن زائل ہوا بلکہ روز بروز مومنین صالحین کا غلبہ زائل ہوتا رہا اور خوف دشمن زائد ہوتا رہا لہذا
نیز نہ خلافت حسن مجتبی مراد ہو سکتی ہی نہ خلافت علی مرتضی پس خلفاے صحابہ کے چھ خلافتون سے اخیر تین
خلافتین خارج ہوگئین پس چونکہ یہ وعدہ حیات سرور کائنات مین پورا نہین ہوا ہی اور اسمین صحابہ کی تخصیص ہی اور
وعدہ خدا خلاف نہین ہو سکتا ہی اور حقیقت صیغہ جمع بغیر تین کے درست نہین ہو سکتی ہی لہذا خلفاے صحابہ کی چھ خلافتون سے

اخیر مین خلافتون کے خارج ہونے سے اول تینون خلافتون کا یعنی خلافت خلفائے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہوکر زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونے کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام برحق و خلیفہ راشد ہونے اور بہ استخلاف الٰہی خلیفہ ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے اور انکے زمانہ خلافت مین جو مومن صالح تھا اسکو خوف دشمن سے امن حاصل ہونے اور جسکو امن حاصل نہین ہوا اسکے مومن صالح نہونے کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین فسق مین یعنی سرکشی مین اُن لوگون کے کامل یعنے کافر ہونے پر آیہ مذکورہ ایسی قطعی الدلالت ہو کہ تاویل کسی طرح ممکن نہین جیساکہ حدیث رایت مین تخصیص ہو اُس مرد کی جسکو بروز فتح خیبر نشان جنگ و فتح جنگ دونون حاصل ہوئے تھے لہذا روز فتح خیبر سے پہلے اور پیچھے جو نشانات و فتوحات بحیات سرور کائنات اہل اسلام کو حاصل ہوئے ہین وہ سب حدیث مذکور سے خارج ہو گئے اور اُن سب کے خارج ہونے سے بروز فتح خیبر حضرت علی کو جو جو حاصل ہوئے تھے اُس فتح و نشان کا حدیث مذکور سے مراد ہونا روز روشن سے زیادہ روشن ہوکر صدور حدیث مذکور کے پیشتر سے حضرت علی کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے اور پھر ہمیشہ محبوب و محب خدا اور رسول رہنے پر حدیث مذکور ایسی قطعی الدلالت ہو کہ تاویل کسیطرح ممکن نہین یاد رکھو کہ یہ وجہ بھی کسی امر غیر قطعی پر موقوف نہین ہو۔۔

وجہ پنجم حضرات اہل لعنت کی مستند تفسیر صافی مین لکھا ہو۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنہم فی الارض ای لیجعلنہم خلفاء بعد نبیہم کما استخلف الذین من قبلہم یعنی اوصیاء الانبیاء بعدھم۔ وعدہ کیا اللہ نے اُن لوگون سے جو ایمان لاچکے تم مین سے اور نیک کام کیے بیشک ضرور خلیفہ کرے گا انھین زمین مین یعنے بیشک ضرور اُنھین خلیفہ کریگا بعد نبی انھین کے جیساکہ خلیفہ کیا اگلون کو یعنی اوصیاء انبیا کو بعد انبیا کے۔ اس بنا پر کہ وعدہ اُن مومنین صالحین سے ہی جو کہ بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے یہ عبارت تفسیر صافی بر ملا ندا دیرہی ہو کہ اللہ جل جلالہ نے جسطرح انبیائے سابقین کے بعد اُنکے اوصیا کو زمین مین امام برحق و خلیفہ راشد کیا تھا اُسیطرح نبی آخر الزمان کے بعد مومنین صالحین مذکورین کو زمین مین امام برحق و خلیفہ راشد کریگا اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر ایسا غلبہ دیگا کہ اُن سے خوف دشمن دور ہو جائے گا اور بعد نبی آخر الزمان کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر

غالب ہونا یہ دونون امر زمرۂ مذکورہ سے بجز خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کسی مین مجتمع نہین ہوئے لہذا بجز خلافت و ثروت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کوئی خلافت و ثروت آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہو سکتے ہین جیسا کہ صدور حدیث رایت کے دوسرے روز یعنے فتح خیبر کے روز نشان و فتح دونون بجز جناب امیر کے زمرۂ رجال سے اور کسی مین نہین مجتمع ہوئے لہذا بروز فتح خیبر جناب امیر کو جو حاصل ہوئے اُس فتح و نشان کے سواے اور کوئی فتح و نشان حدیث مذکور سے نہین مراد ہو سکتے ہین بنا بر اسکے صدور حدیث مذکور کے پیشتر سے جناب امیر کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے اور پھر ہمیشہ محبوب و محب خدا و رسول رہنے پر حدیث مذکور ایسی قطعی الدلالت ہی کہ کسی کا انکار کبھی نہین ہو سکتا ہی قابل اعتبار اسیطرح بجز خلافت و ثروت خلفاے ثلثہ کے اور کوئی خلافت و ثروت آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہو سکتے ہین بنا بر اسکے زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونے کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے اور مستخلاف الٰہی خلیفہ ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے اور انکے زمانہ خلافت مین جو مومن صالح تھا اُس سے خوف دشمن دور ہونے اور جس سے خوف دشمن دور نہین ہوا اُسکے مومن صالح نہونے کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین اُن لوگون کے فاسق کامل یعنی کافر ہونے پر آیہ مذکورہ ایسی قطعی الدلالت ہی کہ کسی کا انکار کبھی نہین ہو سکتا ہی قابل اعتبار۔

وجہ ششم۔ اہل لعنت کے معتمد مفسر کاشانی نے وعدۂ آیہ مذکورہ کی نسبت لکھا ہی "ودر اندک زمانے حق تعالے بوعدۂ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسریٰ و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمودہ" اور تھوڑے زمانے مین حق تعالے نے ساتھ مومنون کے وعدہ پورا کر دیا کہ تمام ملک عرب اور ملک فارس اور ملک روم انکو دیے "حیات سرور کائنات مین صرف تھوڑے حصے پر ملک عرب کے اہل اسلام کا قبضہ ہوا تھا پھر ابتداے خلافت صدیقیہ سے انتہاے فتوحات ذی النورین تک تیئیس برس کے زمانے مین تمام ملک عرب اور ملک فارس اور ملک روم پر اہل اسلام کا قبضہ ہوا ہی پس بعد نزول آیہ مذکورہ تھوڑے زمانے کے اندر جس خلافت مین ملکہاے مذکورہ پر اہل اسلام کا قبضہ ہوا ہی وہ خلفاے ثلثہ رض کی خلافت ہی اور یہ عبارت تفسیر مذکور اسمین صریح ہی کہ بعد نزول آیہ مذکورہ تھوڑے زمانے کے اندر جس خلافت مین ملکہاے مذکورہ پر اہل اسلام کا قبضہ ہوا ہی وہی خلافت آیہ مذکورہ سے مراد ہی لہذا اسواے خلافت اور زمانۂ خلفاے

ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کوئی خلافت و زمانہ مراد و موعودہ آیۂ مذکورہ نہین ہوسکتا ہی **بعنوان دیگر** چونکہ موعودین بالخلافت کو زمانۂ خلافت موعودہ مین برابر دشمنون پر غلبہ دینے کا وعدہ صریح ہی بنظر اسکے عبارت مذکورہ بدلالت قطعیہ علانیہ ندا کر رہی ہی کہ بعد نزول آیۂ مذکورہ تھوڑے زمانے کے اندر جن خلفا کے زمانۂ خلافت مین اہل اسلام ملک عرب و ملک روم و ملک ایران پر قابض اور برابر دشمنون پر غالب ہوئے ہین اُن خلفا کی خلافت و زمانے کے سوائے اور کوئی خلافت و زمانہ مصداق و موعودہ آیۂ مذکورہ نہین ہوسکتا ہی اور یہ معلوم ہی کہ بعد نزول آیۂ مذکورہ تھوڑے زمانے کے اندر جن خلفا کے زمانۂ خلافت مین اہل اسلام ملک عرب و ملک روم و ملک ایران پر قابض اور برابر دشمنون پر غالب ہوئے ہین وہ خلفا حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہین بنا بر اسکے عبارت مذکورہ بصدائے مرفوعہ کر رہی افادہ کہ بجز خلافت و زمانۂ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کوئی خلافت و زمانہ مقصود و موعودہ آیۂ مذکورہ نہین ہوسکتا ہی بدین وجہ بھی ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے قبل سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانیکا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کا کفر اور فسق مین کامل ہونے پر آیۂ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ کسی منکر کا انکار ہرگز نہین ہوسکتا ہی قابل اعتبار۔

وجہ ہفتم۔ معتبر ترین تفسیر مجمع البیان اہل لعنت مین بذیل لیستخلفنهم فی الارض مرقوم ہی والمعنی لیورثنهم ارض الکفار من العرب والعجم فیجعلهم سکانها وملوکها اور معنے یہ ہین کہ ہر آئینہ ضرور وارث کریگا اُنکو زمین کفار کا عرب اور عجم سے پس کریگا انکو سکونت اور حکومت کرنے والے زمین عرب اور عجم کے اور تفسیر کاشانی مین لکھا ہی لیستخلفنهم فی الارض ہر آئینہ خلیفہ گرداند البتہ ایشان را در زمین کفار از عرب و عجم انتہی چونکہ موعودین بخلافت و ثروت کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا ضروری اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا لابدی ہی لہذا تفسیرین مذکورین کی مسطورہ دونون عبارتون سے عیان مثل روز روشن ہی کہ اراضی عرب و عجم قبضۂ کفار سے نکل کے زمرۂ مذکورہ سے جن خلفا کے قبضہ مین آئے ہین

اور وہ خلفا زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہوئے ہین وہی خلفا آیۂ مذکورہ سے مراد ہین اور
یہ معلوم ہی کہ اراضی عرب وعجم قبضۂ کفار سے نکل کر جن خلفاے زمرۂ مذکورہ کے قبضہ مین آگئے ہین اور
وہ خلفا زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہوئے ہین وہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہین جس سے
مثل آفتاب بے سحاب کے آشکارا اور مثل کامل ماہتاب بے حجاب کے نمودار ہوگیا کہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم
اور انکی خلافت آیۂ مذکورہ سے مراد ہین بدین وجہ بھی ہر سہ خلیفہ کے امام بحق وخلیفۂ راشد ہونے اور نزول
آیۂ مذکورہ کے قبل سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانیکا
جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کا کفر اور فسق مین کامل ہونے پر آیۂ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت
ہی کہ کسی منکر کا انکار ہرگز نہین ہوسکتا ہی قابل اعتبار۔

وجہ ہشتم تفسیر مجمع البیان مین بذیل ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم مرقوم ہی
وتمکینہ ان یظہرہ علی الدین کلہ اور تمکین دین اسلام یہ ہی کہ غالب کرے اُسکو کل ادیان پر اور
تفسیر خلاصۃ المنہج مین لکھا ہی ولیمکنن وہر آینہ ثابت سازد و باقوت گرداند لہم برائے مومنان صالح
دینہم دین ایشان را الذی ارتضی لہم آن دینے کہ پسندیدہ و برگزیدہ است برای ایشان یعنی
دین اسلام مراد آنست کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند انتہی نیز تفسیر خلاصۃ المنہج مین لکھا ہی
و در اندک زمانے حق تعالی بوعدۂ مومنان وفا نمودہ الخ ان دونون تفسیرون کی ان تینون عبارتون سے
آشکار غیر محتاج اظہار ہی کہ بعد نزول آیۂ مذکورہ تھوڑے زمانیکے اندر جس زمانے مین جو دین ترقی کرتے
کرتے دیگر کل ادیان پر غالب ہوا ہی یعنے قوت وشوکت مین دیگر سب دینون سے زیادہ ہوا ہی حتی کہ
کوئی دین قوت وشوکت مین ہم پلہ نہین رہا ہی وہی دین۔ دین اسلام ہی اور وہی زمانہ آیۂ مذکورہ سے
مراد ہی اور اُسی زمانہ مین وعدۂ آیۂ مذکورہ پورا ہوا ہی اور اُسی زمانے مین جن لوگون نے خلافت کی ہی اور
برابر دشمنون پر غلبہ حاصل کیا ہی وہی لوگ اور انھین لوگون کی خلافت آیہ مذکورہ سے مراد ہین اور یہ
معلوم ہی کہ بعد نزول آیۂ مذکورہ تھوڑے زمانیکے اندر جس زمانے مین جو دین ترقی کرتے کرتے دیگر کل ادیان
پر غالب یعنی دیگر سب دینون سے قوت وشوکت مین زیادہ ہوا ہی حتی کہ دوسرا کوئی دین قوت وشوکت مین

برابر نہین رہا ہو وہ دین مذہب اہل سنت ہی نہ مذہب اہل لعنت اور اُس زمانے مین زمرۂ کلمہ گویان
اسلام سے جن لوگون نے زمین مین خلافت کی ہو اور برابر دشمنون پر غلبہ حاصل کیا ہو وہ خلفاے ثلثہ
رضی اللہ عنہم ہین نہ غیر اُنکے جس سے مذہب اہل لعنت کا ادیان باطلہ اور مذاہب عاطلہ سے ہونا اور مذہب
اہل سنت خیر البریت کا حق اور دین اسلام پسندیدہ خالق انام ہونا اور خلافت و زمانۂ خلفاے ثلثہ رضی اللہ
عنہم کا آیۂ مذکورہ سے مراد ہونا کالشمس فی النہار آشکار نامجال انکار ہی بدینوجہ بھی ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و
خلیفہ راشد ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے قبل سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا
سے مومن صالح جانے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کا کفر او فسق مین کامل ہونے پر آیۂ مذکورہ
ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ کسی منکر کا انکار ہرگز نہین ہو سکتا ہی قابل اعتبار۔

وجہ نہم حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر کاشانی مین لکھا ہی کہ از ابی بن کعب مرویست کہ چون فقراے
مہاجرین بعد از ہجرت بمدینہ در منازل انصار جای گرفتند و قریش با اکثر قبائل عرب کہ در مکہ و یثرب بودند بر محاربۂ
ایشان اتفاق نمودند و شب و روز پیامہاے تہدید آمیز و سخنان فتنہ انگیز میفرستادند مہاجرین اکثر اوقات سلاح
با خود داشتندے و روزگار بہول و ہراس گذرانیدندے و با یکدیگر گفتندے آیا بر ما زمانے در آید کہ خود را ایمن و بفراغت
خاطر بینیم آیت آمد وعد اللہ الذین امنوا منکم الخ فریقین کی جس تفسیر بلکہ جس کتاب مین آیہ مذکورہ کا
واقعہ نزول مذکور ہی یہی مذکور ہی اسکے خلاف کسی فریق کی کسی کتاب مین مذکور نہین ہی اور یہ واقعہ مذہب
اہل لعنت کے حق مین زہر قاتل ہی چنانچہ ابھی واضح ہوگا تاہم آجتک کسی اہل لعنت کو اس واقعہ کی واقعیت سے
انکار کرنیکی جرأت نہین ہوئی بلکہ مفسرون نے ان کے بھی آیت کے ساتھ ربط دیکے صحت اور واقعیت کا اظہار
کر دیا ہی اس واقعہ سے ظاہر غیر محتاج مظہر ہی کہ آیۂ مذکورہ مین مومنین صالحین سے مہاجرین مراد ہین جس سے
یہ آشکار نامجال انکار ہو گیا کہ زمرۂ مہاجرین سے ہونا اور زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر
دشمنون پر غالب ہونا ان تینون امرون کا اجتماع جن کلمہ گویان اسلام مین ہوا ہی وہی کلمہ گویان اسلام اور
اُنکی خلافت آیۂ مذکورہ سے مراد ہین اور یہ معلوم ہی کہ کلمہ گویان اسلام سے بجز خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے
اور کسی مین ان تینون امرون کا اجتماع نہین ہوا جسکا بدیہی لابدی نتیجہ یہ ہی کہ بجز خلافت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے

اور کوئی خلافت آیۂ مذکورہ سے مراد نہین ہوسکتی ہی اور تمثال بیان بدین عنوان ہی کہ زمرۂ رجال سے ہونا
اور صدور حدیث رایت کے دوسرے روز دست خیر البشر سے نشان جنگ پانا پھر اُسکے بعد اُسی دن
فضل خالق اکبر سے جنگ مین فتح پانا ان تینون امرون کا اجتماع بجز جناب امیر کے اور کسی مین نہین ہوا
جسکا بدیہی لابدی نتیجہ یہ ہی کہ صدور حدیث مذکور کے دوسرے روز حضرت حبیب خدا نے حضرت شیر خدا کو
جو عطاے نشان جنگ سے سرفراز فرمایا تھا بجز اُسکے اور کوئی عطاے نشان جنگ حدیث مذکور سے مراد نہین
ہوسکتا ہی پس جس طور سے بجز اُسکے اور کوئی عطاے نشان جنگ مراد حدیث مذکور نہوسکنے کی وجہ سے
جناب امیر کا صدور حدیث مذکور کے قبل سے محبوب ومحب خدا ورسول ہونے اور پھر ہمیشہ محبوب ومحب خدا
ورسول رہنے پر حدیث مذکور ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ منکرون کا زمرۂ یکتمون الحق وھم یعلمون سے
ہونے مین کوئی عاقل خائف خدا یا صاحب حیا چون وچرا نہین کرسکتا ہی اسی طور سے بجز خلافت خلفاے ثلثہ
رضی اللہ عنہم کے اور کوئی خلافت آیۂ مذکورہ سے مراد نہوسکنے کی وجہ سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق اور خلیفہ راشد
ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے قبل سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح
جانیکا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کا کفر اور فسق مین کامل ہونے پر آیۂ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت
ہی کہ کوئی خائف خدا یا صاحب حیا یا ماہر اصول اسلام ہرگز چون وچرا نہین کرسکتا ہی۔
وجہ دہم ـ نہج البلاغت مین جسکو علامہ رضی اہل لعنت نے جناب امیر کے کلامون کو جمع کرنے
کے واسطے مدون کیا ہی اور حضرات اہل لعنت کے نزدیک تمامہ متواتر ہی مرقوم ہی ومن کلام لہ علیہ السلام
وقد استشارہ عمر بن الخطاب فی الشخوص لقتال الفارس بنفسہ ان ھذا الامر لم یکن نصرہ
ولا خذلانہ بکثرۃ ولا بقلۃ وھو دین اللہ الذی اظھرہ وجندہ الذی اعدہ وامدہ حتی
بلغ ما بلغ وطلع حیث طلع ونحن علی موعود من اللہ واللہ منجز وعدہ وناصر جندہ
ومکان القیم بالامر مکان النظام من الخرز یجمعہ ویضمہ فان انقطع النظام تفرق وذھب
ثم لم یجتمع بحذافیرہ ابدا والعرب الیوم وان کانوا قلیلا فھم کثیرون بالاسلام عزیزون
بالاجتماع فکن قطبا واستدر الرحی بالعرب واصلھم دونک نار الحرب انتھی

بقدر الحاجة (نہج البلاغة مطبوعہ مصر جزو اول صفحہ ۲۰۳) اور کلام سے جناب امیر علیہ السلام کے دران حالیکہ مشوہ
چاہا آن جناب سے عمر بن خطاب نے قتال فارس کیواسطے خود جانے کے بابت کہ بیشک اس امر کی فتح و شکست
نہین ہی بسبب کثرت و قلت کے یہ دین ہی اللہ کا غالب کرتا ہی اسکو اللہ اور لشکر ہی اللہ کا مستعد کرتا ہی اور
مدد دیتا ہی اسکو اللہ حتی کہ پہونچا جہانتک پہونچا اور چمکا جہانتک چمکا اور ہم لوگ اللہ کے وعدے پر
ہین اور اللہ اپنا وعدہ پورا کرنے والا ہی اور اپنے لشکر کو مدد دینے والا اور قائم بالامارت بجائے ڈورے
دانون کے ہی کہ جمع اور یکجا رکھتا ہی دانون کو جب ٹوٹ جاتا ہی ڈورا بکھر جاتے ہین دانے اور
جاتے رہتے ہین پھر سب جمع نہین ہوتے ہین کبھی اور عرب اسوقت اگرچہ قلیل ہین لیکن بسبب
اسلام کے کثیر اور بسبب اتفاق کے غالب ہین پس ہوجا تو قطب اور چلا چکی عرب سے اور ڈال اُن کو
آتش جنگ مین نہ اپنے کو یعنے خود نہ جا مجاہدین عرب کو بھیجدے **ف** کمال الدین ابن میثم
بحرانی اثنا عشری اپنی شرح نہج البلاغت مین لکھتے ہین وقوله ان هذا الامر الی قوله بالاجتماع
صدر للکلام لیبنی علیه الرای جناب امیر کا قول ان هذا الامر سے بالاجتماع تک صدر ہی
واسطے کلام کے یعنے تمہید کلام ہی تاکہ رائے اُسپر قائم کیجاے پس جناب امیر نے فاروق اعظم کو جو رائے
دی ہی کہ قتال فارس مین تم خود نہ جاؤ مجاہدین عرب کو بھیجدو اُسکو قائم و متفرع کرنے کے واسطے جو
تمہید کی ہی اُسمین آنجناب نے نحن علی موعود من الله والله منجز وعده فرمایا ہی لہذا رائے مذکور
سے اسکو ایسا ربط وارتباط ہونا چاہیے کہ رائے مذکور اُسپر قائم و متفرع ہوجاے والا تمہید کلام مخبوط عن
المرام ہوجائیگی جسکو کلام دانا و خیر الانام مین کوئی غیر متعصب تجویز نکریگا اور جناب امیر کا زمرۂ فاروق اعظم
مین داخل نہونے کی صورت مین بھی اور جو زمرہ موعود مذکور یہ ہین فاروق اعظم کا اُسمین معدود
نہونگی صورت مین بھی اور زمانہ موعود مذکور زمانہ خلافت فاروق اعظم کو شامل نہونے کی صورت مین بھی
اور فتح فارس موعود مذکور سے نہونے کی صورت مین بھی ایسا ربط وارتباط اور اقامت و تفریع رائے غیر ممکن
ہی لہذا متعین و متیقن ہوگیا کہ جناب امیر نے اپنے کو زمرۂ فاروق اعظم مین اور فاروق اعظم کو زمرۂ موعود
مذکور مین داخل اور زمانہ خلافت فاروقیہ کو زمانہ موعود مذکور مین شامل اور فتح فارس کو موعود مذکور مین

داخل کرکے نحن علی موعود من اللہ واللہ منجز وعدہ فرمایا ہے جسکی شرح مین ابن میثم بحرانی لکھتے ہین وھو النصرۃ والغلبۃ والاستخلاف فی الارض کما قال وعد اللہ الذین امنوا منکم آلخ جس سے عیان مثل روز شان ہے کہ موعود مذکورہ خلافت در زمین وغلبہ براہل کین ہے جو آیہ مذکورہ سے مراد ہے پس واضح ولائح ہوگیا کہ فاروق اعظم زمرۂ آیۂ مذکورہ مین داخل اور زمانہ آیہ مذکورہ زمانۂ خلافت فاروقیہ کو شامل اور فتح فارس فاروق موعودِ مذکور مین مندرج ہے چونکہ ہر سہ خلیفہ زمرۂ واحدہ سے ہین لہذا فاروق اعظم کا زمرۂ آیہ مذکورہ مین داخل اور زمانۂ خلافت فاروقیہ کو زمانہ آیہ مذکورہ شامل اور فتوحات فاروقیہ پر مشتمل ہونا جب ثابت ہوگیا ہر سہ خلیفہ کا زمرۂ آیہ مذکورہ مین دخل اور زمانہ آیہ مذکورہ کا زمانہ وفتوحات ہر سہ خلیفہ کو شامل ہونا بالبداھۃ ثابت ہوگیا نیز نہج البلاغت مین ہے ومن کلام لہ علیہ السلام وقد شاورہ عمر فی الخروج الی غزوۃ الروم بنفسہ وقد توکل اللہ لاجل ھذا الدین باعزاز الحوزۃ وستر العورۃ والذی نصرھم وھم قلیل لاینتصرون ومنعھم وھم قلیل لایمتنعون حی لایموت انک متی تسیر الی ھذا العدو بنفسک فتلقیھم فتنکب لاتکن للمسلمین کانفۃ دون اقصی بلادھم فلیس مرجع یرجعون الیہ فابعث الیھم مجربا واحفز معہم اھل البلاء والنصیحۃ فان اظھر اللہ فذاک ما تحب وان تکن الاخری کنت ردأ للناس ومثابۃ للمسلمین انتھی (نہج البلاغۃ مطبوعہ مصر جزو اول صفحہ ۲۱۷) اور کلام سے جناب امیر علیہ السلام کے دران حالیکہ مشورہ کیا آنجناب سے عمر نے غزوۂ روم مین خود جانیکی بابت کہ بیشک ضامن ہوا ہے اللہ اس دین والونکی جماعت کو عزت اور غلبہ دینے کا وہ اللہ کہ مدد کی ہے اس دین والون کی جبکہ تھوڑے تھے کسی سے مدد نہین پاتے تھے وہ اللہ زندہ رہنے والا ہے نہ مرنے والا بیشک جب تو خود جائیگا طرف ان دشمنون کے اور سامنا ہوگا تیرا اُن سے پس اگر صدمہ پہونچ جائے تجھکو تو ہوگی مسلمانون کے واسطے کوئی پناہ آخر ملک اسلام تک پھر نہین ہے کوئی جگہ کہ اُدھر مسلمان لوگ رجوع کرین پس ان دشمنون کی طرف کسی مرد جنگ آزمودہ کو بھیجدے اور تجربہ کار و نصیحت شعار لوگون کو اُسکے ساتھ کردے پس اللہ نے

اگر فتح دی تو یہی مقصود ہی اگر ہوئی دوسری صورت تو ہوگا تو مددگار وجائے پناہ مسلمانونکی **ف**
ابن میثم بحرانی اس کلام کی شرح مین لکھتے ہین قوله وقد توكل الله الى قوله لا يموت صدر
هذه النصيحة والراى نبه على وجوه التوكل على الله والاستناد اليه وخلاصتها انه
ضمن اقامة دينه واعزاز حوزة اهله آلخ قول جناب امیر کا وقد توکل اللہ سے لا یموت
تک صدر ہی یعنے تمہید ہی اس رائے اور نصیحت کی آگاہ فرمایا توکل علی اللہ اور استناد الی اللہ کی وجہون سے
اور خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ بیشک ضامن ہوا ہی اللہ جل جلالہ اس دین کو قائم رکھنے اور اس دین والونکی جماعت
کو عزت اور غلبہ دینے کا **ف** پس جناب امیر نے فاروق اعظم کو جو رائے دی ہی کہ قتال روم مین اگر
تم خود گئے اور خدانخواستہ تمکو صدمہ پہونچا یعنے تم شہید ہوگئے تو پھر مسلمانون کو کہین پناہ نہ ملیگی پس
تم خود نہ جاؤ کسی تجربہ کار شخص کو بھیجدو اور تجربہ کار و نصیحت شعار لوگون کو اُسکے ساتھ کردو اُسکی تمہید
مین آنجناب نے قد توکل اللہ لاجل هذا الدين باعزاز الحوزة وستر العورة فرمایا ہی
جسکا مفاد حسب تصریح ابن میثم بحرانی یہ ہی کہ اللہ جل جلالہ اس دین والون کی جماعت کو عزت و غلبہ
دینے کا ضامن ہوا ہی لہذا رائے مذکور سے اسکو ایسا ربط اور مناسبت ہونا لابدی ہی جیسا کہ مرام کلام
اور تمہید مقام مین ہوا کرتا ہی اور اللہ جل جلالہ جس جماعت کو جو عزت و غلبہ دینے کا ضامن ہوا ہی اُس
جماعت مین فاروق اعظم داخل اور زمانہ اُس عزت و غلبہ کا زمانہ خلافت فاروقیہ کو شامل نہونے کی
صورت مین ایسا ربط و مناسبت غیر ممکن ہی لہذا متعین و متیقن ہوگیا کہ فاروق اعظم اُس جماعت
مین داخل اور زمانہ اُس عزت و غلبہ کا زمانہ خلافت فاروقیہ کو شامل ہی پھر ابن میثم بحرانی نے بفاصلہ
کلمات چند لکھا ہی وهذا الحكم من قوله تعالى وعد الله الذين آمنوا منكم وعملوا الصلحت
ليستخلفنهم في الارض آلخ اور یہ حکم یعنے جماعت مذکورہ کو عزت و غلبہ دینے کی ضمانت یعنی وعدہ
ماخوذ ہی اللہ تعالی کا قول وعد الله الذين آمنوا آلخ سے **ف** پس حسب تصریح ابن میثم بحرانی
اثنا عشری شہادت علویہ مرتضویہ سے وا انکشاف ہوگیا کہ اللہ جل جلالہ نے آیۂ مذکورہ مین جس جماعت
مومنین صالحین کو عزت و غلبہ دینے کا وعدہ کیا ہی اُس جماعت مومنین مین فاروق اعظم داخل

اور زمانہ اُسکا زمانہ خلافت فاروقیہ کو شامل ہی چونکہ ہر سہ خلیفہ جماعت واحدہ اور ملت متحدہ سے ہین لہذا خلیفہ ثانی کا اُس جماعت مین داخل اور زمانہ اُسکا زمانہ خلافت فاروقیہ کو شامل ہونا جب ثابت ہوگیا ہر سہ خلیفہ کا اُس جماعت مین داخل اور زمانہ اُسکا زمانہ ہر سہ خلافت کو شامل ہونا بالبداھۃ ثابت ہوگیا پس بنا بر تصریح ابن میثم بحرانی اثنا عشری ہر دو کلام مذکور جناب امیر سے واضح ولائح ہوگیا کہ جناب امیر نے وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی کہ آیۂ مذکورہ مین جس جماعت مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا وعدہ ہی وہ جماعت مومنین صالحین جماعت خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہی جس مین آنجناب نے اپنا داخل ہونا بھی ظاہر کر دیا ہی بدینوجہ بھی ہر سہ خلیفہ کے امام بحق وخلیفہ راشد ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے قبل سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانیکا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کا کفر اور فسق مین کامل ہونے پر آیۂ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہی جیسا کہ جناب امیر کے محبوب ومحب خدا ورسول ہونے پر حدیث رایت قطعیت الدلالت ہی فرق اسقدر ہی کہ آیۂ مذکورہ کی دلالت مذکورہ بھی قطعیہ ہی ثبوت بھی قطعی لہذا جو لوگ حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت کا اقرار نہین کرتے ہین بحکم آیۂ مذکورہ اُن لوگون کے کافر ہونے مین کوئی خائف خدا یا صاحب حیا ماہر اصول ایمان وکفر ہرگز شک نہین کر سکتا ہی اور حدیث مذکور کی دلالت مذکورہ قطعیہ ہی مگر ثبوت قطعی نہین ہی لہذا جو لوگ جناب امیر کے محبوب ومحب خدا ورسول ہونے کا منکر ہین وہ لوگ بحکم حدیث مذکور کافر نہین قرار پا سکتے ہین پس بوجوہ عشرہ تلک عشرۃ کاملہ مناقشہ مذکورۂ اہل لعنت ہباءً منثورا وکان لم یکن شیئا مذکورا ہوگیا اور استدلال مذکور اہل سنت محکم مثل پایۂ عرش اعظم ومنور مثل نیر اکبر ہوگیا۔

مناقشۂ دوم اہل سنت کا یہ استدلال موقوف ہی آیۂ مذکورہ مین لفظ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات سے صرف وہ مومنین صالحین مراد ہونے پر جو کہ بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہوکر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے حالانکہ اگر ایسا ہوگا تو کل آیات قرآنیہ وجملہ احکام فرقانیہ مین مومنین زمانۂ نزول کی تخصیص ہو جائیگی جو کسیطرح

ممکن نہین ہی بلکہ کل آیات قرآنیہ مین یہ ہی کہ بعض لوگ مخاطب ہوتے ہین سب لوگ مراد ہوتے ہین
چنانچہ آیہ ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولئک حبطت اعمالھم
فی الدنیا والاخرۃ مین مومنین وقت نزول مخاطب ہین اور مومنین وقت نزول و بعد نزول
سب مراد ہین والا مومنین بعد نزول سے جو مرتد ہوکے ارتداد مین مریگا وہ کافر نہوگا حالانکہ اُسکا کافر
ہونا ضروری ہی علی ہذا آیۂ استخلاف مین مومنین وقت نزول مخاطب ہین اور جمیع مومنین وقت
نزول و بعد نزول مراد ہین صرف مومنین زمانۂ نزول مراد نہین ہین اور تخصیص مومنین زمانۂ نزول اقوال مفسرین
وروایات اہل سنت کے بھی خلاف ہی بیضاوی مین ہی الخطاب للرسول وللامۃ اولہ ولمن
معہ اور کشاف مین ہی الخطاب لرسول اللہ ولمن معہ اور مجاہد و ابن عباس سے روایت
ہی ان الآیۃ عامۃ فی امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ مناقشہ بوارق و دفع المغالطہ
وتحفۃ الاشعریہ سے ماخوذ ہی۔

جواب خود مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ کے صفحہ ۱۳۱ مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی مین
لکھا ہی کہ خطاب در آیہ ومن یرتدد منکم عن دینہ مخصوص ست بمہاجرین وانصار وبس انتہی
پس اگر کسی آیت قرآنیہ مین کسی گروہ کی تخصیص نہین ہوسکتی ہی تو آیہ ومن یرتدد منکم عن
دینہ مین گروہ مہاجرین وانصار کی تخصیص کیونکر ہوگئی اور اگر کسی آیت مین کسی گروہ کی تخصیص
ہونے سے کل آیات قرآنیہ وجملہ احکام فرقانیہ مین اُس گروہ کی تخصیص لازم آتی ہی تو آیہ ومن یرتدد
منکم عن دینہ کی تخصیص مہاجرین و انصار سے کل آیات قرآنیہ وجملہ احکام فرقانیہ مین تخصیص مہاجرین و انصار کیون نہین
لازم آتی ہی نیز اگر کسی آیت قرآنیہ مین کسی گروہ کی تخصیص نہین ہوسکتی ہی تو حضرات اہل لعنت بعض آیات قرآنیہ مین اپنے مزعومی اہلبیت
کی تخصیص کیون کرتے ہین اور اس سے کل آیات قرآنیہ وجملہ احکام فرقانیہ مین اہل لعنت کے مزعومی
اہل بیت کی تخصیص کیون نہین لازم آتی ہی بجز اسکے کیا کہا جاے کہ فقدان حافظہ کی خرابی یا بغرض
بلہ فریبی حضرات اہل لعنت سے یہ مناقشہ سرزد ہوا ہی اور کل آیات قرآنیہ مین یہ ہونا کہ مخاطب ہون
بعض لوگ مراد ہون سب لوگ ایسا بہتان صریح وافترا افضح ہی کہ بیان مین نہین آسکتا ہی کسی فریق کی

کسی کتاب مین ہرگز اسکا کوئی نام و نشان نہین ہی اگر ایسا ہوتا تو بعض آیتون کی تفسیر مین تخصیص خطاب
اور بعض آیتون کی تفسیر مین تعمیم خطاب نہ ہوتی حالانکہ یہ تعمیم و تخصیص ناظرین تفاسیر فریقین پر مخفی نہین ہی
نیز اگر ایسا ہوگا تو خطاب آیۂ تطہیر مین جو تخصیص اہل بیت ہی اُس سے بھی کل اشخاص امت مراد ہوجائے
حالانکہ اسکی ہوا کان مین لگ جائے تو حضرات اہل لعنت اپنے جامے سے باہر ہوجاوینگے در آیۂ کریمہ ومن یرتدد
منکم الخ مین صرف مومنین زمانۂ نزول کا مخاطب ہونا صحیح ہی لیکن مومنین بعد نزول کا بدون مخاطب
ہونے کے مراد ہونا ہذیان محض و بہتان بحت ہی کسی فریق کی کسی کتاب مین اسکی نہ کچھ اصل ہی نہ کچھ اثر اور
مطلب آیت کا یہ ہی کہ تم مومنین موجودین زمانۂ ہذا سے جو لوگ مرتد ہوکر ارتداد مین مر ین گے اُن سبھون مین کفر اور خسران
عقبیٰ و خسران دنیا تینون صفتون کا اجتماع ہوگا اس سے یہ نہین لازم آتا ہی کہ بعد والون سے جو لوگ مرتد ہوکر ارتداد مین
مرین اُن سبھون مین کفر اور خسران عقبیٰ دو صفتون کا اجتماع بھی نہو الہذا نہ ان سبھون سے کسیکا عدم کفر لازم آئیگا نہ عدم
خسران عقبیٰ بدینوجہ بھی سوا اسکے کچھ نہین کہا جاسکتا ہی کہ فقدان حافظہ کی خرابی یا بالغرض بلہ فریبی
حضرات اہل لعنت سے یہ مناقشہ سرزد ہوا ہی اور عبارت بیضاوی و کشاف سے جو اس مقام مین
تمسک کیا گیا ہی وہ ایسا ہی کہ فضلا تو فضلا عقلاے غیر فضلا کو اُس سے شرم کرنا چاہیے مگر اسکا
کیا علاج کہ فضلاے اہل لعنت کی کل باتین ایسی ہین عبارت مذکورۂ بیضاوی کا مطلب یہ ہی کہ آیۂ
مذکورہ مین دو احتمال ہین ایک اول یہ کہ مخاطب ہون نبی اور امت جو عبارت ہی زمانۂ نزول و
زمنۂ بعد نزول کے جمیع مومنین سے دوسرا یہ کہ مخاطب ہون نبی اور مومنین زمانۂ نزول
آیت فقط اور عبارت مذکورۂ کشاف کا مطلب یہ ہی کہ مخاطب ہین نبی اور مومنین زمانۂ نزول آیت
فقط پس بیضاوی نے صرف دو احتمالون کا ذکر کردیا ہی کون احتمال مرتفع ہی کون احتمال متعین
اُسکا کوئی ذکر نہین کیا اور صاحب کشاف نے نبی اور مومنین زمانۂ نزول آیت فقط مخاطب ہونا
معین کرکے احتمال دیگر کو مرتفع وکان لم یکن شیئا مذکورا کردیا ہی باوصف این بحوالۂ بیضاوی و کشاف
یہ کہنا کہ تخصیص مومنین زمانۂ نزول آیت خلاف مفسرین اہل سنت ہی ایسی کور چشمی یا کور چشمون کی
راہ زنی ہی کہ انتہا نہین ہی پھر ایک بیصرفہ روایت کو مجاہد و ابن عباس کیطرف منسوب کرکے یہ کہنا کہ تخصیص مذکور

روایات اہل سنت کے بھی خلاف ہی ایسی بیحیائی و بے شرمی ہی کہ بیان مین نہین آسکتی ہی اولاً اسلیے کہ صاحب بوارق مجتہد فائق نے بیان نہین کیا کہ یہ روایت کس کتاب مین ہی ایسی مجہول المقام والکلام روایت سے شکستہ حجت حقہ سے حامی ملت باطلہ کی گلوخلاصی غیر ممکن ہی ثانیاً اسلیے کہ خود مجتہد صاحب نے تشئید المبانی مین باربار اصرار فرمایا ہی کہ روایت ہر قسم در کتب فریقین مندرج شد پس باید فن تنقید را پیش نظر داشتن و بعد از اثبات صحت در محل استدلال آوردن انتہی ملخصاً یہ عبارت برملا ندا دیرہی ہی کہ کتب علما مین روایت کا موجود ہونا مستلزم صحت نہین ہی لہذا بعد اثبات صحت روایت کو محل استدلال مین لانا چاہیے پس اپنے خصم کو یہ ہدایت کرنا کہ بعد اثبات صحت روایت کو محل استدلال مین لانا چاہیے پھر خود بدون اثبات صحت بصیرفہ روایت مجہول المقام والکلام سے استدلال کرنا بیحیائی و بیشرمی نہین ہی تو کیا ہی ثالثاً اسلیے کہ نیز تشئید المبانی مین مجتہد صاحب کا ارشاد ہی کہ استدلال بروایتے باشد کہ از ثقات بہم رسد و سندش را ارباب تنقید قبول کنند انتہی ذرا اولیائے اجتہاد مآب ارشاد تو فرماوین کہ اس بصیرفہ روایت کی سند کہان ہی اور مجاہد وابن عباس سے کن ثقات نے بہم پہونچائی اور کن ارباب تنقید نے قبول کیا ہی سبحان اللہ اپنے خصم کو تو کہا جائے کہ استدلال ایسی روایت سے ہوتا ہی کہ ثقات سے بہم پہونچی ہو اور اُسکی سند مقبول ارباب تنقید ہو اور خود ایسی روایت سے استدلال کرین جو بالکل بصیرفہ و بے پتہ ہو یہ بیحیائی و بے شرمی نہین ہی تو کیا ہی۔ رابعاً اسلیے کہ نیز تشئید المبانی مین بجواب حدیث سمع و بصر صدوق اہل لعنت مجتہد صاحب کا ارشاد ہی کہ اکثر روایات مطروحہ و ماولہ در کتب فریقین اندراج یافتہ و علما آن را تلقی بقبول نکردہ اند الخ یہ عبارت برملا ندا دیرہی ہی کہ کتب علما مین مندرج ہونا روایت کا متلقی بقبول علما ہونیکی دلیل نہین ہی اور بدون متلقی بقبول علما ہونیکے حدیث محل اعتماد نہین ہوتی پس حضرات اہل لعنت سے پوچھا تو جائے کہ روایت ان الآیۃ عامۃ کس کتاب مین ہی اور کن علمائے متلقی بقبول کیا ہی بھلا خصم کو ایسی ہدایت کرنا پھر ایسی روایت سے حجت لانا بیحیائی و بیشرمی نہین ہی تو کیا ہی خامساً اسلیے کہ والد ماجد مجتہد منقد صوارم مین ارشاد فرماتے مین

کم مذہبی خواہد بود کہ بعضے از روایات بے اصل یا اول دران مذہب بنا شد الخ پس بفرض محال
اگر اہل سنت خیر البریت کی کسی کتاب مین روایت ان الآیۃ عامۃ ہی تو محض بے اصل ہوگی
اس سے احتجاج کرنا جہل یا تجاہل سے خالی نہین ہوسکتا ہی سادسًا اسلیے کہ شیخ طوسی اثنا عشری
اپنی کتاب مسمی بتہذیب مین فرماتے ہین کہ قال محمد بن الحسن ما یتضمن ھذا الخبر
من قوله ان اوصی به کله فهو جائز وهم من الراوی حاصل اسکا یہ ہی کہ اس خبر مین جو
بیان جواز وصیت کل ہی وہ راوی کا وہم ہی پھر شیخ موصوف کتاب وقف مین فرماتے ہین قال
محمد بن الحسن ما تضمن هذا الخبر الی ما قال فانه غلط من الراوی حاصل یہ ہی کہ
جو اس خبر کے ضمن مین ہی وہ راوی کی غلطی ہی پس روایت ان الآیۃ عامۃ بفرض محال اگر اہل سنت
خیر البریت کی کسی کتاب مین ہی تو ضرور وہم راوی و غلطی حاکی ہی اسواسطے کہ یہ چشم دید ہی کہ مومن
صالح کی خلافت و قوت و شوکت و غلبہ بر اہل عداوت جو آیۂ مذکورہ مین موعود ہی ہر زمانۂ امت مین
نہین ہی لہذا آیہ مذکورہ کا عام فی الامت ہونا خلاف چشم دید ہی اور جو روایت امر چشم دید کے خلاف
ہوتی ہی وہ اتہام یا وہم راوی ہوتی ہی پس روایت ان الآیۃ عامۃ ضرور وہم یا اتہام راوی ہی ایسی
روایت سے مقام احقاق حق مین تمسک کرنا ضرور ابلہی یا ابلہ فریبی ہی اور مناقشہ سبت و ہفتم مین
معلوم ہوگا کہ بوارق مین خود مجتہد صاحب کی تصریح ہی کہ اسپر امامیہ کا اجماع ہی کہ آیۂ مذکورہ سے زمانۂ
امام مہدی مراد ہی اور مفسرین و متکلمین اہل سنت کی تصریح ہی کہ آیۂ مذکورہ سے زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہی
بنا براسکے روایت ان الآیۃ عامۃ مردود فریقین ہوگئی ایسی روایت سے تشبث کرنا جو مردود
فریقین ہی مصداق الغریق یتشبث بکل حشیش ہونیکا اظہار کرنا ہی بالجملہ عیان مثل روز روشن ہوگیا
کہ کسی آیت مین کسی گروہ کی تخصیص ہونے سے کُل آیات قرآنیہ و جملہ احکام فرقانیہ مین اُس گروہ
کی تخصیص نہین لازم آتی ہی بلکہ بعض آیات قرآنیہ مین بعض اقوام کی تخصیص ہونا غیر ممکن الاخفا امر ہی
اور مومنین زمانۂ نزول کی تخصیص آیۂ مذکورہ نہ خلاف اقوال مفسرین اہل سنت ہی نہ خلاف روایات
اہل صداقت بلکہ موافق تصریح متکلمین و مفسرین اہل رشادت ہی بدینوجہ یہ مناقشہ بھی ہبادًا منثورًا

وکان لم یکن شیأ مذکور اہو گیا اور حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت برآیۂ مذکورہ جیسی قطعیت الدلالت تھی
ویسی قطعیت الدلالت رہی اور ہمیشہ ویسی قطعیت الدلالت رہیگی اگر کہا جاوے کہ اگر کسی آیت مین
کسی گروہ کی تخصیص ہوتی ہی تو اُسکی کوئی وجہ ہوتی ہی آیۂ مذکورہ یعنی آیۂ استخلاف مین اگر مومنین
زمانۂ نزول کی تخصیص ہی تو اُسکی وجہ کیا ہی تو جواب یہ کہ اُسکے وجوہ بسیار آشکار نامجال انکار ہی۔
وجہ اول۔ رسالۂ روشنی جلد پنجم صفحہ ۳۲۔ مین لکھا ہی بیشک اس آیت مین خطاب اُن لوگون
سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اس آیت کے نازل ہونے سے
پہلے دولت اسلام سے مشرف ہو کر عمل صالح کرتے تھے انتہی بلفظہ پھر صفحہ ۴۲۔ مین لکھا ہی
اس سے ہمکو انکار نہین کہ وعدہ اُن لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود
تھے اور اُس سے پہلے ایمان قبول کرکے عمل صالح کرتے تھے انتہی ایضاً بلفظہ یہ دونون عبارتین
صریح ہین مومنین صالحین موجودین وقت نزول کی تخصیص آیۂ مذکورہ مین۔
وجہ دوم۔ مفسرین اہل لعنت سے صاحب تفسیر عمدۃ البیان آیۂ مذکورہ کی تفسیر مین لکھتے
ہین کہ اس آیت مین خطاب ہی جمیع مومنین کی طرف جو کہ اُس زمانے مین تھے انتہی بلفظہ اسمین
شک نہین ہو سکتا ہی کہ اس عبارت مین لفظ اُس زمانے سے زمانۂ نزول آیۂ مذکورہ مراد ہی اسی سے
یہ عبارت نص صریح ہی آیۂ مذکورہ مین مومنین صالحین موجودین وقت نزول کے تخصیص ہونے پر۔
وجہ سوم۔ مولوی حکیم علی اظہر صاحب اپنی کتاب مسمی بذوالفقار حیدری مین لکھتے ہین یا ایہا
الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ کا تنفس ہی کہ مرتدین صحابہ مخاطبین سے ہون
جیسا کہ مقتضاے لفظ منکم ہی انتہی بلفظہ بحذف الزوائد پھر صفحہ بھر کے بعد لکھتے ہین یا ایہا الذین
امنوا من یرتد منکم عن دینہ کا صاف صاف مقتضا یہ ہی کہ صحابہ موجودین حاضرین مخاطبین
سے کچھ لوگ مرتد ہون انتہی بقدر الحاجت آیۂ مرقومہ کو آیۂ قتال مرتدین کہتے ہین اور اسمین شک
نہین ہی کہ صحابہ موجودین مخاطبین عبارت ہی مومنین موجودین وقت نزول آیۂ مرقومہ سے
بدینوجہ ہر دو عبارت مذکورہ سے عیان مثل روز روشن ہی کہ بوجہ لفظ منکم کے آیۂ مرقومہ کا صریح

مقتضایہ ہی کہ مومنین موجودین وقت نزول آیہ مرقومہ سے کچھ لوگ مرتد ہون اسی طور سے بوجہ لفظ
منکم کے آیہ استخلاف کا صریح مقتضایہ ہی کہ مومنین صالحین موجودین وقت نزول آیہ مذکورہ سے
کچھ لوگون کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ ہو یہی مراد ہی تخصیص مومنین
صالحین از زمانہ نزول سے۔

وجہ چہارم متکلمین معتمدین اہل لعنت سے جناب مولوی عمار علی صاحب مجتہد دہلوی دفع
المغالطہ صفحہ ۴۴ مین لکھتے ہین خدا تعالی در آیہ استخلاف وعدہ مالکیت و وراثت زمین و تمکین دین
و زوال خوف کہ بمہاجرین کردہ بود تا آنچہ گفتہ کہ مقید کردن مہاجرین را با ولین نہایت بیجاست بلکہ
این حکم در شان مہاجرین مطلق ست یعنے جمیع مہاجرین انتہی بلفظہ جواب مناقشہ کم کی وجہ نہم مین
معتبر تفسیر کا شانی اثنا عشری سے واقعہ نزول آیہ مذکورہ جو نقل کیا گیا ہی وہ اور یہ عبارت مجتہد دہلوی
دونون صریح ہین اسمین کہ آیہ مذکورہ مین مومنین صالحین سے خاص مہاجرین مراد ہین جس مین
غیر مومنین موجودین وقت نزول آیہ مذکورہ سے کوئی داخل نہین ہی یہی مراد ہی تخصیص مومنین
زمانہ نزول سے۔

وجہ پنجشم مجتہد لکھنوی سلطان العلماء اثنا عشری بوارق مین فرماتے ہین کہ اصل حمل لفظ عربی بر معنای
لغویست مادامی کہ نقل آن از معنای اصلی بمعنای اصطلاحی ثابت نشود الخ یہ عبارت صریحۃ الدلالت
ہی اسپر کہ جو لفظ عربی منقول اصطلاحی نہین ہی وہ لفظ عربی معنای اصلی لغوی پر محمول ہوتا ہی اور اسمین
شک نہین ہی کہ لفظ کم لغت مین حاضرین موجودین وقت خطاب کیواسطے موضوع ہی اور منقول
از معنی لغوی بھی نہین ہی بضمیمہ اسکے عبارت مذکورۂ بوارق سے خوب واضح ہو گیا کہ بوجہ لفظ کم کے آیہ
مذکورہ مین تخصیص مومنین موجودین وقت نزول آیہ مذکورہ لابدی ہی۔

وجہ ششم معالم الاصول مین جو کہ حضرات اہل لعنت کی کتب معتبرۂ اصول فقہ سے ہی لکھا
ہی وما وضع لخطاب المشافھۃ نحو یا ایھا الناس و یا ایھا الذین امنوا لا یعم
بصیغتہ من تاخر عن زمن الخطاب وانما یثبت حکمہ لھم بدلیل اخر انتھی

نقلا عن هدایات الرشید جو لفظ موضوع ہی خطاب مشافہ کیواسطے جیسا کہ یا ایہا الناس اور
یا ایہا الذین امنوا وہ لفظ موضوع بصیغہ خود نہین شامل ہوتا ہی زمانہ خطاب کے بعد والون کو اور
نہین شامل ہوتا ہی حکم اُسکا زمانہ خطاب کے بعد والون کو مگر دوسری دلیل سے **ف** یہ عبارت
نص جلی ہی اسپر کہ جو لفظ خطاب مشافہ کیواسطے موضوع ہی آیات قرآنیہ مین بھی وہ لفظ زمانہ نزول
خطاب کے بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہی بلکہ درصورت نہونے کسی دلیل خارجی کے اُسکا حکم بھی
زمانہ خطاب کے بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہی بلکہ لفظ اور حکم دونون زمانہ خطاب والون کے ساتھ
خاص ہوتے ہین اور لفظ کم بے شبہہ خطاب مشافہ کے واسطے موضوع ہی اور آیہ مذکورہ کا زمانہ خطاب
کے بعد والون کو شامل ہونے کی کوئی دلیل نہین ہی لہذا آیہ مذکورہ مین لفظ اور حکم دونون زمانہ نزول
خطاب یعنے زمانہ نزول آیہ مذکورہ کے ایمان والون کے ساتھ خاص ہونے مین کوئی شک نہین رہا۔

وجہ ہفتم آیہ مذکورہ مین جو مومنین صالحین کو خلافت اور غلبہ دینے کا وعدہ ہی مطابق اُسکے ہر زمانہ
امت محمدیہ مین واقع نہین ہی لہذا ہر زمانیکے مومنین صالحین امت مراد نہین ہوسکتے ہین بلکہ قطعاً
کسی زمانہ خاص کے مومنین صالحین مراد ہونگے اور وہ زمانہ خاص ازمنہ بعد نزول آیہ مذکورہ سے
نہین ہوسکتا ہی کیونکہ ازمنہ بعد خطاب سے کسی زمانیکے اشخاص کے ساتھ لفظ کم کا خاص ہونا
کسی خطاب مین کوئی نہین دکھا سکتا ہی اور بوجہ صیغہ جمع مذکر حاضر غیر منقول شرعی ہونے کے
موجودین زمانہ نزول آیت کا اصل اور حقیقت لفظ کم ہونے سے کوئی انکار نہین کرسکتا ہی لہذا
جس زمانہ خاص کے مومنین صالحین آیہ مذکورہ سے مراد ہین بوجہ لفظ کم کے وہ زمانہ خاص
بجز زمانہ نزول آیہ مذکورہ کے اور کوئی زمانہ نہین ہوسکتا ہی لہذا آیہ مذکورہ مین مومنین صالحین
موجودین زمانہ نزول آیہ مذکورہ کی تخصیص ہونے مین کوئی عاقل ذرا بھی چون وچرا نہین کرسکتا ہی۔

وجہ ہشتم آیہ مذکورہ مین لفظ منکم تاکید نہین ہوسکتا ہی **اولاً** اسلیے کہ تاسیس اصل ہی تاکید
غیر اصل اور بدون متعذر ہونیکے اصل متروک نہین ہوتا ہی اور تاسیس ہونا جو اصل ہی آیہ مذکورہ کے
منکم مین متعذر نہین ہی لہذا آیہ مذکورہ مین لفظ منکم تاکید نہین ہوسکتا ہی بلکہ قطعاً تاسیس ہی

ثانیاً اسلیے کہ تاسیس مین افادۂ جدید ہوتا ہی اسی سے بدون تعذر کے ترک مین نہین آسکتا ہی اور تاکید مین افادۂ جدید نہین ہوتا ہی اسی سے بدون تعذر کے ارتکاب مین نہین آسکتا ہی اور آیۂ مذکورہ کی لفظ منکم مین نہ وہ تعذر ہی جس سے ترک افادۂ جدید ہو نہ وہ تعذر جس سے ارتکاب عدم افادۂ جدید ہو بدینوجہ آیۂ مذکورہ مین لفظ منکم تاکید نہین ہوسکتی ہی بلکہ یقیناً تاسیس ہی **ثالثاً** اسلیے کہ اہل لغت کے نزدیک آیۂ مذکورہ مین لفظ منکم قاطبۃ بیان ہی جو کسی حال مین تاکید نہین ہوتا ہی بدینوجہ بھی لفظ منکم آیۂ مذکورہ مین تاکید نہین ہوسکتی ہی بلکہ جزماً تاسیس ہی **رابعاً** اسلیے کہ رسالۂ کافیہ تک جسکی مبلغ عربیت ہی اُسپر بھی مخفی نہین ہی کہ تاکید لفظی بدون تکرار لفظی کے نہین ہوتی ہی اور آیہ مذکورہ مین لفظ منکم مکرر نہین ہی لہذا تاکید لفظی نہین ہوسکتی ہی اور جن الفاظ کے ساتھ تاکید معنوی ہوتی ہی لفظ منکم اُن الفاظ مین داخل نہین ہی لہذا تاکید معنوی بھی نہین ہوسکتی ہی پس آیۂ مذکورہ مین لفظ منکم نہ تاکید لفظی ہی نہ تاکید معنوی بلکہ یقیناً ہی تاسیس اصلی اور قرآن پاک کی جن آیتون مین اہل ایمان سے خطاب ہی اُن آیتون مین لفظ کم اور اُسکے مثل سے وقت نزول آیت والے اور بعد والے جمیع مومنین مراد ہوتے ہین تغلیباً جب عموم حکم ضروری ہوتا ہی اور صرف وقت نزول آیت والے جمیع مومنین مراد ہوتے ہین حقیقۃً جب عموم حکم ضروری نہین ہوتا ہی ان دونون طریقون کے سوائے اور کسی طریق سے اہل ایمان کے خطاب مین لفظ کم اور اُسکے مثل کا استعمال کوئی نہین دکھا سکتا ہی نفس آیت مین ایسی تفسیر موجود ہونے کے بغیر جیسی کہ یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت مین لفظ اہل البیت لفظ کم کی تفسیر ہی اور یہ کھلا ہوا ہی کہ آیۂ استخلاف مین جو بخطاب اہل ایمان ہی جس طور سے لفظ منکم تاکید نہین ہی اُسی طور سے لفظ کم کی تفسیر بھی نہین ہی لہذا آیۂ مذکورہ مین لفظ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت سے یا وقت نزول اور بعد نزول آیت کے جمیع مومنین صالحین بدون استثنا کسیکے مراد ہون گے تغلیباً یا صرف وقت نزول آیت کے جمیع مومنین صالحین بدون استثنا کسیکے مراد ہون گے حقیقۃً ان دو احتمالون کے سوائے تیسرا کوئی احتمال یہان نہین پیدا ہوسکتا ہی

اوران دونون احتمالون مین احتمال اول یعنے وقت نزول اور بعد نزول آیت کے جمیع مومنین صالحین مراد ہونا غیر ممکن ہی اولاً اسلیے کہ معنے حقیقی سے معنی غیر حقیقی کی طرف لفظ کم کا عدول ہوجائیگا جو بغیر ضرورت داعیہ کے کسی حال مین جائز نہین ہی اوراس آیت مین کوئی ضرورت داعیہ اس عدول کی نہین ہی بدینوجہ وقت نزول اور بعد نزول کے جمیع مومنین کسی طرح مراد نہین ہوسکتے ہین۔ **ثانیاً** اسلیے کہ بغیر ضرورت عموم حکم کے وقت نزول اور بعد نزول کے جمیع مومنین مراد نہین ہوتے ہین اور یہ آیت احکام کی آیتون سے نہین ہی بلکہ اخبار غیب کی آیتون سے ہی پس ضرورت عموم حکم اس آیت مین نہین ہوسکتی ہی بدینوجہ بھی وقت نزول اور بعد نزول کے جمیع مومنین کسی طرح مراد نہین ہوسکتے ہین۔ **ثالثاً** اسلیے کہ مومنین صالحین کا زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا جو آیۂ مذکورہ مین موعود ہی مطابق اُسکے ہر زمانے مین واقع نہین ہی بدینوجہ بھی وقت نزول اور بعد نزول کے جمیع مومنین صالحین کسی طرح مراد نہین ہوسکتے ہین۔ **رابعاً** اسلیے کہ بدون لفظ منکم کے وقت نزول اور بعد نزول کے جمیع مومنین صالحین بے شبہہ مراد ہوسکتے ہین پس لفظ منکم محض بیکار و بیفائدہ ہوجائے گا بدینوجہ بھی وقت نزول اور بعد نزول کے جمیع مومنین صالحین کسیطرح مراد نہین ہوسکتے ہین پس جب احتمال اول یعنے وقت نزول اور بعد نزول آیت کے جمیع مومنین صالحین مراد ہونا غیر ممکن ہوگیا تب احتمال دوم یعنے صرف وقت نزول آیت کے جمیع مومنین صالحین مراد ہونا متعین و متیقن ہوگیا خلاصہ یہ کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے صرف وہی مومنین صالحین مراد ہونیکے بغیر نہ آیۂ مذکورہ مین لفظ کم کا استعمال صحیح ہوسکتا ہی نہ لفظ منکم کا کوئی فائدہ باقی رہ سکتا ہی لہذا کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے صرف اُنھین مومنین صالحین کا آیۂ مذکورہ سے مراد ہونے مین جسکو کچھ بھی خوف خالق یا شرم خلائق ہی وہ ہرگز چون و چرا نہین کرسکتا ہی یہی مراد ہی زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جو مومنین صالحین

بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین کی تخصیص سے جب یہ تخصیص ثابت ہوگئی تب یہ کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ آیۂ مذکورہ مین جن مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین اعدا پر غلبہ عطا کرنیکا وعدہ ہی اُن مومنین صالحین کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا لابدی ہی اور یہ معلوم ہی کہ زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا ان دونون امرون کا اجتماع زمرۂ مذکورہ سے بجز خلفاے ثلٰثہ رضی اللہ عنہم کے اور کسی مین نہین ہوا جس سے کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ جن مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ عطا کرکے خداوند کریم نے اپنا وعدہ پورا کردیا ہی وہ مومنین صالحین خلفاے ثلٰثہ رضی اللہ عنہم ہین لہذا ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ حاصل ہونے کے بعد حصول غلبہ کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام برحق و خلیفۂ راشد ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانیکا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کا کفر اور فسق مین کامل ہونے پر آیۂ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہی جیساکہ صدور حدیث رایت کے دوسرے روز جناب امیر کو نشان جنگ حضرت خیر البشر سے اور فتح جنگ فضل خالق اکبر سے دونون حاصل ہونے کے بعد آنجناب کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے پر حدیث مذکور قطعیت الدلالت ہی۔

مناقشۂ سوم وہ ہی جسکو مجتہد لکھنوی نے بوارق مین اور مجتہد دہلوی نے دفع المغالطین اور اُن کے صاحبزادے نے تحفۃ الاثنعشریہ مین اور مولوی ناصر حسین صاحب نے اپنے رسالۂ ناصریہ معروف بر رسالۂ روشنی مین جسکو ایک جاہل کے نام سے شایع کیا ہی نہایت طمطراق سے لکھا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ معاویہ و دیگر اکثر امرا و سلاطین مابعد کو اپنی اپنی امارت و سلطنت مین خلفاے ثلٰثہ سے زیادہ غلبہ براعدا ہوا ہی باوصف اِن معاویہ اور اُن امرا و سلاطین کے خلفاے برحق ہونے پر آیۂ مذکورہ مین دلالت اہل سنت کے نزدیک بھی نہین ہی پھر محض غلبہ براعدا ہونیکی وجہ سے حقیت خلافت ثلٰثہ پر آیۂ مذکورہ مین کیونکر دلالت ہوسکتی ہی ہرگز نہین ہوسکتی ہی۔

جواب کلام اہل سنت مین جن امور کی تصریح موجود ہی اُن اُمور سے چشم پوشی کرکے عوام کی راہزنی کرنے پر خدا کی لعنت فرشتگان خدا کی لعنت کل بندگان خدا کی لعنت ازالۃ الخفا و تحفہ اثنا عشریہ ودیگر کتب اہل سنت مین وانشگاف مذکور ہی کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے آیۂ مذکورہ مین اُنھین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ عطا کرنیکا وعدہ ہی لہذا آیۂ مذکورہ مین حقیت وراشدیت خلافت پر دلالت ہونے کے واسطے خلیفہ کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا بھی ضروری ہی اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا بھی ضروری حضرت امیر معاویہ ودیگر اکثر امرا وسلاطین مابعد اگرچہ اپنی اپنی امارت وسلطنت مین اعدا پر غالب ہوئے ہین لیکن زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے نتھے اسوجہ سے امیر معاویہ اور اُن امرا وسلاطین کے خلفا بحق ہونے پر آیۂ مذکورہ مین دلالت نہین ہوسکتی ہی اور خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے بھی تھے اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب بھی ہوئے اسی سے حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت پر آیۂ مذکورہ کی دلالت ایسی قطعیہ ہی جیسا کہ جناب امیر کے محبوب ومحبوب خدا ورسول ہونے پر حدیث رایت کی دلالت قطعیہ ہی چونکہ یہ امر کسیطرح مخفی نہین ہوسکتا ہی کہ صرف زمانۂ خلافت مین خلیفہ کا برابر اعدا پر غالب ہونا استدلال آیۂ مذکورہ کی بنا نہین ہی بلکہ خلیفہ کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا بھی ضروری ہی لہذا مجتہد دہلوی نے دفع المغالطہ مین **ایک دوسرا کلام** ارقام فرمایا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ معاویہ نزول آیۂ مذکورہ سے پہلے زمرۂ کلمہ گویان اسلام مین داخل ہوچکا تھا اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب بھی ہوا تھا باوصف این اہل سنت کے نزدیک بھی آیۂ مذکورہ حقیت وراشدیت خلافت معاویہ پر دال نہین ہی پھر خلفاے ثلثہ کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونے اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونیکی وجہ سے حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت پر آیۂ مذکورہ کیون دال ہوگی ہرگز نہوگی۔

جواب یہ کہ ابھی بجواب مناقشۂ اکم معرض بیان مین آچکا ہی کہ اہل لعنت کی معتبر تفسیر کاشانی
مین آیۂ مذکورہ کا واقعہ نزول یہ مذکور ہی کہ فقرا ے مہاجرین بعد از ہجرت بمدینہ در منازل انصار
جاے گرفتند و قریش با اکثر قبائل عرب کہ در مکہ و یثرب بودند بر محاربۂ ایشان اتفاق نمودند و شب
و روز پیامہای تہدید آمیز و سخنان فتنہ انگیز میفرستادند مہاجرین سلاح با خود داشتندے و روزگار
بہول و ہراس گذرانیدندے و با یکدیگر گفتندے آیا بر ما زمانے در آید کہ خود را ایمن و بفراغت خاطر
بینیم آیت آمد وعد اللہ الذین آمنوا منکم الآیۃ اسمین شک نہین ہی کہ مہاجرین کا منازل
انصار مین رہنا اور کفار مکہ کی دہشت آمیز خبرون سے ترسان و ہراسان و با سلاح رہنا اور آپس مین
یہ کہنا کہ ایسا بھی کوئی زمانہ ہوگا کہ ہم اپنے کو امینی اور فارغ البالی مین دیکھین یہ حالت مہاجرین
کی اول سال ہجرت مین جنگ بدر سے پہلے تھی جسمین آیۂ مذکورہ نازل ہوئی جسکے سات برس
بعد یوم حدیبیہ کو حضرت امیر معاویہ نے اسلام قبول کیا ہی چنانچہ تطہیر الجنان ابن حجر ہیتمی مین
بوجہ احق مذکور و مسطور ہی اور ازالۃ الخفا مین ہی کہ جب یہ معلوم ہوگیا کہ آیۂ مذکورہ مین منکم عبارت
ہی مومنین موجودین وقت نزول آیۂ مذکورہ سے معاویہ و دیگر امرا و سلاطین بعد معاویہ خارج
ہون گے پس حضرات اہل لعنت کم از کم اپنی کتب سے حضرت معاویہ کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از
قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا ثابت کرین والا اپنے مجتہد دہلوی کے جناب مین بکمال ادب
لعنۃ اللہ علے الکاذبین تلاوت فرمائین اور سینیے ابھی بجواب مناقشۂ دوم آیۂ مذکورہ مین
تخصیص مومنین زمانۂ نزول ہونیکی وجہ چہارم مین خود مجتہد موصوف کی عبارت جو منقول
ہوچکی ہی وہ عبارت اور واقعہ نزول آیۂ مذکورہ صریح ہین اسمین کہ آیۂ مذکورہ کی دلالت بر حقیقت و
راشدیت خلافت کے واسطے صرف خلیفہ کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے
ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا کافی نہین ہی بلکہ خلیفہ کا زمرۂ مہاجرین سے
ہونا بھی ضروری ہی اور حضرت معاویہ زمرۂ مہاجرین سے نہ تھے اور رہر سہ خلیفہ کا زمرۂ مہاجرین
سے ہونا ایسا ہی کہ ہرگز انکار نہین ہو سکتا ہی اسی سے جناب امیر نے آیۂ مذکورہ کو خلافت

خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم پر محمول کیا ہی اور وقتاً فوقتاً اُسکی شہادت دی ہی چنانچہ بجواب مناقشہ ٔ کم واضح ہو چکا اور مفسرین معتمدین امامیہ سے ملا کاشانی نے خلاصۃ المنہج ومنہج الصادقین وشرح نہج البلاغت مین زمانہ ٔ خلفاے ثلثہ مین وعدۂ آیہ ٔ مذکورہ کا پورا ہونا ایسی عبارت سے بیان کردیا ہی کہ سبیل توجیہ وتاویل بالکل مسدود ہی چنانچہ نیز بجواب مناقشہ ٔ کم واضح ہو چکا اور آیہ ٔ مذکورہ کی دلالت برحقیت خلافت معاویہ کا جواسوقت تک کوئی قائل نہین ہی بلکہ سب منکر ہین وہ دلیل اس امر کی ہی کہ اسوقت تک سب کو معلوم ہی کہ معاویہ نہ زمرۂ مہاجرین سے تھے نہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ ٔ مذکورہ سے بدینوجہ اس مناقشہ کا افتراء صریح وبہتان فضیح ہونا آشکار نا مجال انکار ہو کر استدلال اہل سنت زیادہ استوار از سکندری جدار ہو گیا۔

مناقشہ ٔ چہارم آیہ ٔ مذکورہ مین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ ٔ خلافت مین بر اعدا پر غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی اور ثلثہ ایمان وعمل صالح دونون سے عاری تھے پہلے ثلثہ کا ایمان وعمل صالح ثابت کرنا چاہیے وجوہ کاملہ ودلائل قویہ سے جو کہ مسکت خصم ہون بغیر اسکے حقیت خلافت ثلثہ پر آیہ ٔ مذکورہ سے استدلال کرنا خرط القتاد ہی اور آیہ ٔ مذکورہ سے ثلثہ کا ایمان وعمل صالح ثابت کرنا مستلزم دور ہی کما لا یخفی اس مناقشہ کو مجتہد لکھنوی نے بوارق مین اور مجتہد دہلوی نے دفع المغالطہ مین نہایت دھوم دھام سے ارقام فرمایا ہی چنانچہ عبارت مجتہد لکھنوی یہ ہی ارادۂ خلافت ثلثہ از آیہ ٔ مسطورہ غیر معقول ست بچند وجہ اول آنکہ حق تعالی مومنین صالحین را وعدۂ استخلاف وسائر امور مزبورہ فرمودہ وخلفاے شما از ایمان وعمل صالح اصلا بہرہ نداشتند تا انچہ گفتہ کہ اولا اثبات ایمان وعمل صالح آنہا نماید بعد ازان احتجاج باین آیہ واثبات ایمان وعمل صالح آنہا از ہمین آیہ مستلزم دور ست کما لا یخفی انتہی بلفظہ اور عبارت مجتہد دہلوی یہ ہی اول می باید کہ استقامت ایمان ثلثہ وصلاحیت عمل ایشان بوجوہ کاملہ ودلائل قویہ کہ مسکت خصم باشند باثبات رسانند من بعد ادعای شمول ایشان در وعدۂ استخلاف بکنند ودونہ خرط القتاد انتہی بلفظہ۔

جواب آفتاب پر کسیکے ڈالنے سے خاک نہین پڑتی ہی بلکہ ڈالنے والے کے سر پر آتی ہی چنانچہ

دونون مجتہدون کے کہنے سے ہرسہ خلیفہ کا مومن صالح ہونا آیۂ مذکورہ سے ثابت کرنے مین خرط القتاد ہوا یہ مستلزم دور بلکہ دونون مجتہدون کا زمرۂ ومن کفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون اور زمرۂ یکتمون الحق وهم یعلمون سے ہونا آشکار کالشمس فی نصف النہار ہوگیا کیونکہ ہرسہ خلیفہ کا مومن صالح ہونا آیۂ مذکورہ سے ثابت کرنے مین اگر خرط القتاد یا مستلزم دور ہوگا تو اہل لعنت کے کل دلائل خلافت بلافصل علی مین بھی خرط القتاد اور مستلزم دور ہوگا مثلا حضرات اہل لعنت آیہ انما ولیکم اللہ سے خلافت بلافصل علی پر جو استدلال کرتے ہین اُسمین اس کلام ہر دو مجتہد قمقام سے ضرور یہ کلام پیدا ہوگا کہ ایمان کامل واقامت صلوۃ وایتای زکوۃ وخشوع کامل صفات اربعہ کاملہ کے جامع شخص کو اس آیت مین ولی کہا ہی اور اہل لعنت کے علی صفات اربعہ مذکورہ سے بالکل عاری تھے پہلے علی کو جامع صفات اربعہ مذکورہ ثابت کرنا چاہیے وجوہ کاملہ ودلائل قویہ سے جوکہ مسکت خصم ہون بغیر اسکے خرط القتاد ہی اور اس آیت سے علی کو جامع صفات اربعہ مذکورہ ثابت کرنا مستلزم دور ہی کما لایخفی اور حضرات اہل لعنت حدیث غدیر یعنی من کنت مولاہ فعلی مولاہ مین مولا بمعنے اولی بالتصرف لیکے خلافت بلافصل علی پر جو استدلال کرتے ہین اُسمین بھی اس کلام ہر دو مجتہد طمطام سے ضرور یہ کلام پیدا ہوگا کہ یہ استدلال موقوف ہی علی کے اولی بالتصرف ہونے پر حالانکہ اہل لعنت کے علی اولی بالتصرف نہ تھے پہلے علی کو اولی بالتصرف ثابت کرنا چاہیے وجوہ کاملہ ودلائل قویہ سے جوکہ مسکت خصم ہون بغیر اسکے خرط القتاد ہی اور اسی حدیث سے علی کو اولی بالتصرف ثابت کرنا مستلزم دور ہی کما لایخفی اور حضرات اہل لعنت حدیث رایت یعنی لاعطین الرایۃ غدًا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کرارًا غیر فرار یفتح علی یدیہ سے خلافت بلافصل علی پر جو استدلال کرتے ہین اُسمین بھی اس کلام ہر دو مجتہد والامقام سے ضرور یہ کلام پیدا ہوگا کہ اس حدیث مین مرد محبوب ومحب خدا اور رسول موعود برایت اور مبشر بنصرت ہی اور اہل لعنت کے علی محبوب ومحب خدا اور رسول نہ تھے پہلے علی کو محبوب ومحب خدا اور رسول ثابت کرنا چاہیے وجوہ کاملہ ودلائل قویہ سے جوکہ مسکت خصم ہون بغیر اسکے خرط القتاد ہی اور اس

حدیث سے علی کو محبوب و محب خدا اور رسول ثابت کرنا مستلزم دور ہی کما لا یخفی بالجملہ مقدمہ علی مرتضی
مین آیت یا حدیث سے جو استدلال کیا جائے گا اُسمین اسطور سے خرط القتاد بھی پیدا ہوگا مستلزم
دور بھی پیدا ہوگا پس مذہب اہل لعنت کی جڑ کٹ گئی مذہب اہل سنت محکم پامثل عرش کبریا ہوگیا کیونکہ
اہل سنت کے نزدیک حدیث مذکور مین جو خبر ہی کہ بروز فردا ایک مرد محبوب و محب خدا اور رسول کو
دست مصطفے سے نشان جنگ اور فضل خدا سے فتح جنگ دونون حاصل ہونگے اور صدور حدیث مذکور
کے دوسرے دن نشان جنگ از دست مصطفے اور فتح جنگ از فضل خدا دونون کا اجتماع زمرۂ رجال
سے بجز علی مرتضی کے اور کسی مین نہین ہوا بنا بر اسکے حدیث مذکور سے علی مرتضی کا محبوب و محب خدا
ورسول ثابت ہونا بالکل صاف وصریح ہی اُسمین نہ خرط القتاد ہی نہ مستلزم دور اسمین خرط القتاد یا مستلزم
دور بتانا محض اپنی ابلہی یا ابلہ فریبی کا افشا کرنا ہی اسی طور سے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ
مذکورہ سے بلکہ زمرۂ مہاجرین سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین
صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ عطا کرنے کا وعدہ آیۂ مذکورہ مین ہی
اور بعد نزول آیۂ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا ان دونون
امرون کا اجتماع زمرتین مذکورتین سے بجز خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کسی مین نہین ہوا بنا بر اسکے
آیۂ مذکورہ سے ہر سہ خلیفہ کا مومن صالح ثابت ہونا بالکل صاف وصریح ہی اُسمین نہ خرط القتاد ہی نہ مستلزم
دور اُسکو خرط القتاد یا مستلزم دور کہنا محض اپنی ابلہی یا ابلہ فریبی کا افشا کرنا ہی لہذا اُس سے اہل سنت
کا استدلال بآیۂ مذکورہ ہرگز ضعیف نہین ہوسکتا ہی بلکہ زیادہ قوی ہوتا ہی اسی سے مجبور ہوکے مفسرین معتمدین
اہل لعن سے ملا کاشانی نے تفسیر خلاصۃ المنہج اور تفسیر منہج الصادقین اور شرح نہج البلاغت مین وعدۂ
آیۂ مذکورہ کا خلفاے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہونا ایسی عبارت سے بیان کردیا ہی کہ سبیل تاویل
بالکل مسدود ہی چنانچہ بجواب مناقشہ یکم واضح ہوچکا اور سینے جناب امیر نے آیۂ مذکورہ سے زمانۂ خلفاے
ثلثہ مراد ہونیکی وقتاً فوقتاً شہادت دی ہی چنانچہ نیز بجواب مناقشہ یکم واضح ہوچکا لہذا اہل سنت کے
استدلال بآیۂ مذکورہ مین کلام کرنا جناب امیر کی تخطیہ کرنا ہی جو کہ حسب مذہب اہل لعنت کفر شدید ہی

پس اہل سنت کے استدلال بآیۂ مذکورہ مین ضعف پیدا کرنیکے واسطے حضرات اہل لعنت حسب قرارداد خود کفر شدید کے مرتکب ہوتے ہین جس سے اہل سنت کے استدلال مذکور کا استوار مثل پایہ عرش کردگار ہونا آشکار نامجال انکار ہوکر حضرات اہل لعنت کا زمرۂ ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون اور زمرۂ یکتمون الحق وهم یعلمون سے ہونا اظہر من الشمس وابین من الامس ہوتا ہی پس بدستور مناقشات سابقہ یہ مناقشہ بھی خاک سیاہ ہوگیا اور استدلال اہل سنت مثل پایہ عرش رب العزت محکم ومستحکم ہوگیا۔

مناقشۂ پنجم اس آیت مین استخلاف سے استخلاف شرعی مراد نہین ہی بلکہ استخلاف لغوی مراد ہی اور نزاع مابین الفریقین استخلاف شرعی مین ہی نہ استخلاف لغوی مین پس یہ استدلال غیر محل نزاع مین واقع ہی یہ مناقشہ بھی بوارق ودفع المغالطہ وتحفۃ الاشعریہ مین بہت زور دیکے سر کیا گیا ہی اور صاحب اظہار الحق ملا عبد اللہ مشہدی کا یہ ایجاد ہی۔

جواب اول یہ کہ لغت مین استخلاف کے چند معنے آئے ہین ازانجملہ وارث زمین و مالک سلطنت کرنا ہی اور اس آیت مین یہی معنی مراد ہین بوجوہ بسیار **اول** یہ کہ مناقشین الائمکین بیجخود مولوی عمار علی صاحب مولف دفع المغالطہ اپنی تفسیر عمدۃ البیان مین لکھتے ہین کہ حق تعالی تسلی مومنین کے واسطے فرماتا ہی وعد اللہ الذین امنوا منکم الخ یہ عبارت برملا ندا دیرہی کہ اس آیت مین استخلاف سے وارث زمین اور مالک سلطنت کرنا مراد ہی کیونکہ استخلاف کے اور کسی معنے سے تسلی متصور نہین ہی **دوم** یہ کہ عنقریب مذکور ہوچکا ہی کہ حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین لکھا ہی لیستخلفنهم ہرآینہ خلیفہ گرداند البتہ ایشان را فی الارض در زمین کفار از عرب وعجم انتہی یہ عبارت صریحۃ الدلالت ہی اس آیت مین استخلاف سے وارث زمین و مالک سلطنت کرنا مراد ہونے پر کیونکہ مومنین موعودین بالخلافت کو عرب وعجم کی زمین مین خلافت دینا کھلا ہوا وارث زمین اور مالک سلطنت کرنا ہی **سوم** یہ کہ نیز تفسیر مذکور مین بذیل یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا لکھا ہی یعنے خلافت وحکومت وجاہ ایشان را زعبادت وتوحید باز ندارد انتہی یہ عبارت صریح بتا رہی ہی کہ اس آیت مین استخلاف سے زمین مین حکومت

اور جاہ وعزت دینا مراد ہی جسکو وارث زمین و مالک سلطنت کرنا کہتے ہین چہارم یہ کہ نیز تفسیر مذکور مین بذیل ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم لکھا ہی کہ مراد آنست کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند انتہی دین اسلام کا کل ادیان باطلہ پر غالب ہونا جو عبارت ہی کل ادیان باطلہ سے دین اسلام کا قوت وشوکت مین زیادہ ہونے سے بدون سلطنت اہل اسلام کے متصور نہین ہی بدینوجہ یہ عبارت بنہایت وضاحت افادہ کر رہی ہی کہ اس آیت مین استخلاف سے وارث زمین و مالک سلطنت کرنا مراد ہی پنجم یہ کہ نیز تفسیر مذکور مین ہے ولیبدلنھم وہر آئینہ بدل دہد ایشان را من بعد خوفھم از ترس ایشان از دشمنان امنا ایمنے از ایشان انتہی ظاہر بات ہی کہ اُس زمانے مین کفار روم وکفار فارس بھی بوجہ دعوت اسلام کے اہل اسلام کے دشمن جان ومال اور عدو دین وایمان تھے ایسی سلطنت قاہرہ دہیبت باہرہ والے دشمنون کا خوف بدون حصول سلطنت عظیمہ وقوت شدیدہ کے زائل نہین ہو سکتا ہی حالانکہ حسب مفاد اس عبارت کے خلافت موعودہ آیۂ مذکورہ مین مومنین موعودین بالخلافت سے خوف دشمن زائل ہونا ضروری ہی بنابراسکے اس عبارت سے آشکار نا مجال انکار ہو گیا کہ اس آیت مین استخلاف سے وارث زمین و مالک سلطنت کرنا مراد ہی ششم یہ کہ نیز تفسیر مذکور مین وعدۂ خلافت آیۂ مذکورہ کی نسبت لکھا ہی ودر اندک زمانے حق تعالی بوعدۂ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب ودیار کسری وبلاد روم بدیشان ارزانی فرمودہ انتہی یہ عبارت بلیغہ بصوت رفیعہ ندا دیر ہی ہی کہ اس آیت مین استخلاف سے قطعا وجدا وارث زمین و مالک سلطنت کرنا مراد ہی کیونکہ مومنین موعودین بالخلافت کو ملک روم وملک فارس وملک عرب ارزانی فرمانا صریح سلطنت عظیمہ عطا کرنا ہی ہفتم یہ کہ جناب مولوی عمار علی صاحب مذکور نے دفع المغالطہ مین لکھا ہی کہ مراد از آیہ مذکورہ این است کہ خدا ے تعالی بمومنین صالحین وعدہ کردہ میفرماید کہ شمارا مالک و وارث زمین خواہم کرد انتہی یہ عبارت نص صریح ہی اس آیت مین استخلاف سے تخت نشین سلطنت کرنا مراد ہونے پر کیونکہ وارث زمین مالک سلطنت کو کہتے ہین ہشتم یہ کہ حق تعالی نے استخلاف موعود کو جو استخلاف سابقین سے تشبیہ دی ہی اُسکی نسبت مولوی صاحب موصوف نے اپنی کتاب مذکور مین لکھا ہی کہ حق تعالی بعد ہلاک فرعون وقوم او سائر بنی اسرائیل را در عہد حضرت موسی مالک

ووارث زمین ایشان گردانید انتہی فرعون سلطنت عظیمہ کا مالک تھا لہذا فرعون اور قوم فرعون کو ہلاک کر کے بنی اسرائیل کو مالک اور وارث زمین کرنا صریح مالک سلطنت کرنا ہی بنا بر اسکے یہ عبارت بھی صریح الدلالت ہی اس آیت مین استخلاف سے مالک سلطنت کرنا مراد ہونے پر **نہم** یہ کہ حضرات اہل لعنت کی غایت درجہ کی معتبر تفسیر مجمع البیان مین لیستخلفنہم کی تفسیر مین لکھا ہی والمعنی لیورثنھم ارض الکفار من العرب والعجم فیجعلھم سکانھا وملوکھا انتہی اور مراد یہ ہی کہ بیشک وارث یعنے پادشاہ کریگا زمین کفار عرب وعجم کا پس کریگا ساکنان وشاہان اس زمین کے **ف** یہ عبارت صریح نص جلی ہی اس آیت مین استخلاف سے پادشاہت اور سلطنت عطا کرنا مراد ہونے پر **دہم** یہ کہ نیز تفسیر مذکور مین لکھا ہی ولیمکنن لھم دینہم الذی ارتضی لھم یعنی دین الاسلام الذی امرھم ان یدینون بہ وتمکینہ ان یظہرہ علی الدین کلہ الی ان قال تمکینہ باعزاز اھلہ واذلال اھل الشرک وتمکین اھلہ من اظہارہ الخ دیکھو اس عبارت مین یہ بھی تصریح ہی کہ اللہ نے جو اس آیت مین اپنے پسندیدہ دین کو تمکین دینے کا وعدہ دیا ہی اُس سے دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب کردینا مراد ہی اور یہ بھی تصریح ہی کہ تمکین دین تمکین اہل دین سے ہوتی ہی اور تمکین اہل دین اہل دین کو غالب کردینا ہی دیگر ادیان والون پر ان تصریحات سے عیان مثل روز روشان ہی کہ اس آیت مین استخلاف سے پادشاہت وسلطنت دینا مراد ہی کیونکہ دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر اور اہل اسلام کو کل غیر اہل اسلام پر غالب یعنی قوت وشوکت مین زیادہ کردینا بدون سلطنت قاہرہ اہل اسلام کے متصور نہین ہی **یازدہم** یہ کہ تفاسیر معتبرۂ اہل لعنت سے تفسیر صافی مین لکھا ہی وعن الباقرؑ ولقد قال اللہ فی کتابہ لولاۃ الامر من بعد محمد خاصۃ وعد اللہ الذین الخ ولاۃ الامر جمع ہی والی الامر کی جسکے معنے صاحب حکومت ہی لہذا یہ روایت صریح نص جلی ہی اس آیت مین جو وعدہ ہی زمین مین خلافت عطا کرنیکا اس سے زمین مین حکومت عطا کرنا مراد ہونے پر جو عبارت ہی پادشاہت اور سلطنت سے **دوازدہم** یہ کہ مجتہد صاحب بوارق مین لکھتے ہین روی العیاشی باسنادہ عن علی بن الحسین علیہ السلام انہ قرأ الآیۃ وقال ھم واللہ شیعتنا اھل البیت یفعل ذلک بھم علی یدی رجل منا وھو

مھدی ھذہ الامۃ الی ان قال مثلہ عن ابی جعفر وابی عبد اللہ علیہما السلام
روایت کی عیاشی اثنا عشری نے باسناد خود امام زین العابدین علیہ السلام سے کہ بیشک پڑھی اُنھون نے
آیت اور فرمایا قسم ہے خدا کی وہ لوگ ہم گروہ اہل بیت ہین کریگا اللہ وہ ساتھ اُن لوگون کے ویرہ دونون
ہاتھ ایک مرد کے ہم گروہ اہل بیت سے اور وہ مرد مہدی اس امت کا ہے اور مثل اسکے مروی ہے ابی جعفر
اور ابی عبد اللہ علیہما السلام سے **ف** ان جھوٹی روایتون مین افترا کرکے جو بیان کیا گیا ہے کہ امام زین العابدین
امام ابو عبد اللہ وامام ابو جعفر علیہم السلام نے اس آیت کو تلاوت کرکے فرمایا ہے کہ وہ ہم گروہ اہل بیت
ہین اسکو پورا کریگا اللہ ہم مین سے ایک رجل کے ہاتھون پر وہ مہدی اس امت کا ہے اس سے بھی
اس آیت مین خلافت سے وراثت وسلطنت زمین مراد ہونا آشکارا نامجال انکار ہے کیونکہ ایمۂ گذشتہ
کو جو حاصل نہ تھا اور امام مہدی کو حاصل ہوگا وہ امر جدید بھی سلطنت قاہرہ وغلبۂ شدیدہ بر اہل کینہ ہے
سوائے اسکے دوسرا متصور نہین ہے چنانچہ بوارق ودفع المغالطہ مین تصریح بھی کی گئی ہے کہ مطابق وعدۂ
آیت استخلاف کے امام مہدی کو بلکہ کل ایمۂ کو زمانہ رجعت مین وراثت وسلطنت زمین ہوگی اور غلبات
شدیدہ بر اہل کینہ حاصل ہونگے بالجملہ وجوہ مذکورہ سے عیان مثل روز روشن ہے کہ اس آیت مین خلافت سے
وراثت وسلطنت زمین مراد ہونا ایسا آشکارا نامجال انکار ہے کہ اگر کوئی نابکار پیش لاوے بالکار تو ہرگز نہین
ہوسکتا ہے اُسکا اعتبار اور اول وسوم دو وجہون کے سوائے کل وجہون سے استخلاف بعد نبی مراد ہونا بھی کالشمس
اذا تجلی ہے اور یہ بدیہی امر ہے کہ اللہ جل جلالہ موافق اپنے وعدہ صادقہ کے جس مومن صالح کو بعد نبی رئیس عام
کے زمین مین خلیفہ یعنے بادشاہ کریگا نبی رئیس عام کے طور سے بجبر وقہر شاہانہ لوگون کو نیک کامون مین
لگانا بُرے کامون سے باز رکھنا شر کفار کو دین اسلام واہل اسلام سے دفع ومنع کرنا ناموس اہل اسلام
کو محفوظ رکھنا حدود الٰہیہ کو قائم احکام شرعیہ کو جاری کرنا فتنہ وفساد کو فرو کرنا ابواب جور وجفا کو مسدود رکھنا
درستی جیوش کرنا تدبیر حروب کرنا تعیین عمال وحکام کرنا صدقات وزکوٰۃ کو تحصیل کرکے فقرا وغربا پر تقسیم
کرنا محافظت انتظام واعلاء شعائر اسلام کرنا جہاد سیفی وسنانی اعلاء کلمۃ اللہ واشاعت ملت حقہ کرنا
مثلا اُس مومن صالح کا حق بلکہ فرض منصب ہوگا لہذا وہ مومن صالح من جانب اللہ قائم مقام ونائب نبی

رئیس عام ہوگا پس وہ مومن صالح خلیفۃ اللہ بھی ہوگا خلیفۃ الرسول بھی ہوگا بدینوجہ اُسکی خلافت ضرور خلافت شرعیہ ہوگی کیونکہ خلافت شرعیہ نہین ہی مگر خلافت خلیفہ خدا مثل خلافت داؤد وطالوت کے یا خلافت خلیفہ خدا اور رسول مثل خلافت یوشع بن نون وکالب بن یوقنا کے جو بعد حضرت موسی کے خلیفہ حضرت موسی ہوے تھے اور مثل خلافت امام مہدی کے جو نبی آخر الزمان کے خلیفہ ہونگے جنکا خلیفۃ اللہ وخلیفۃ الرسول ہونا متفق علیہ بین الفریقین ہی پس خلافت موعودہ آیہ مذکورہ یا تو خلافت لغویہ عین خلافت شرعیہ ہی بوجہ مُسند الی اللہ ومضاف الی الرسول ہونیکے یا تو خلافت لغویہ مستلزم خلافت شرعیہ ہی لہذا اگر کہا جاے کہ اس آیت مین خلافت شرعیہ مراد ہی تو سواے مجادل ومکابر کے بلکہ سواے حق کو باطل اور باطل کو حق بنلانے والون کے دوسرا کوئی لم ولا نہین کرسکتا ہی بدینوجہ استخلاف لغوی مراد لینے سے حضرات اہل لعنت کا کچھ نہ بنا بلکہ زیادہ بگڑا اور ہمیشہ زیادہ بگڑتے رہیگا اور حضرات اہل سنت کا کچھ نہ بگڑا بلکہ زیادہ بن گیا اور ہمیشہ زیادہ بنتے رہیگا بالجملہ چونکہ اس آیت مین خلافت لغویہ عین خلافت شرعیہ یا مستلزم خلافت شرعیہ ہی لہذا اہل سنت خیر البریت کا استدلال بآیہ مذکورہ غیر محل نزاع مین نہین ہوسکتا ہی بلکہ مرکز دائرۂ نزاع مین ہی اسکو غیر محل نزاع مین کہنا محض کور چشمی یا کور چشمون کی راہ زنی ہی۔

جواب دوم اس آیت مین استخلاف لغوی بمعنی وارث زمین ومالک سلطنت کرنا بالفرض محال اگر عین استخلاف شرعی بھی نہین ہی مستلزم استخلاف شرعی بھی نہین ہی تو بھی یہ آیت مثبت حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت ومبطل مطاعن ہر سہ خلیفہ ہی کیونکہ جو مومنین صالحین نزول اس آیت کے قبل سے ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے اور بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے انھین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت بمعنے سلطنت اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ عطا کرنیکا وعدہ اس مین دیکر حق تعالی نے یہ شہادت دی ہی کہ وہ مومنین صالحین خلافت وحکومت وغلبہ بر اہل عداوت سے مغرور نہو جائین گے بلکہ بدستور ماضی وحال تا دم مرگ ہمیشہ مومن صالح رہین گے کبھی کسی قسم کے جور وجفا کے مرتکب نہونگے اور مومن صالح دنیا سے جائین گے

اور بعد ظہور علامت خلافت موعودہ موعودین بالخلافت کا حصول غلبہ کے پیشتر سے ائمۂ بحق و خلفائے راشدین ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے پیشتر سے مومنین صالحین ہونے اور پھر ہمیشہ مومنین صالحین رہنے اور دنیا سے مومنین صالحین جانیکے جو لوگ اقرار نکرین وہ لوگ نہایت سرکش کافر ہین اسی شہادت پر آیت کا اختتام ہی اور زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول آیۂ مذکورہ زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا ان تینون امرون کا اجتماع علامت خلافت موعودہ ہی اور یہ اجتماع ہر سہ خلیفہ مین ہوا ہی نہ اور کسی مین بدینوجہ قطعاً معلوم ہو گیا کہ ہر سہ خلیفہ نے زمین مین جو خلافت و سلطنت کی ہی وہ خلافت و سلطنت اُنکے حق تھی اور اُنکے واسطے آیۂ مذکورہ مین موعودہ من اللہ تھی متغلبہ و مغتصبہ نہ تھی اور نزول اس آیت کے قبل سے ہر سہ خلیفہ مومن صالح تھے اور بعد مومن صالح ہونیکے تا دم مرگ ہمیشہ مومن صالح رہے اور دنیا سے مومن صالح گئے کبھی جور و جفا کے مرتکب نہین ہوئے اور جو لوگ لسان و جنان سے ان سب باتون کا اقرار نہین کرتے ہین ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہونے کے بعد وہ لوگ نہایت سرکش کافر ہین اور جس خلیفہ کا مومن صالح ہونا شہادت الٰہیہ سے ثابت ہی وہ خلیفۂ راشد ہی پس محض خلافت لغویہ مراد ہونے کی صورت مین بھی اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت اور مبطل مطاعن ہر سہ خلیفہ ہونا اور طاعنین خلفا کا نہایت سرکش کافر ہونے پر دال ہونا آشکار نا مجال انکار ہی لہذا محض خلافت لغویہ مراد ہونیکی صورت مین بھی اہل سنت خیر البریۃ کا استدلال بآیۂ مذکورہ غیر محل نزاع مین نہین ہی بلکہ ایسا محل نزاع مین ہی کہ مذہب اہل لعنت کا بیخ کن و گردن زن ہی۔

جواب سوم یہ کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہو کر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے اُنھین مومنین صالحین کے واسطے دین اسلام پسندیدۂ خالق انام کو کل ادیان باطلہ پر غالب اور قوت و شوکت مین کل ادیان باطلہ سے زیادہ کر دینے کا وعدہ حق تعالی نے آیۂ مذکورہ مین دیا ہی اور وعدۂ خدا خلاف نہین ہوتا ہی اور مومنین صالحین مذکورین بیشبہہ زمرۂ صحابہ سے ہین لہذا قطعاً معلوم ہو گیا کہ قبل اختتام زمانۂ صحابہ جو مذہب دیگر مذاہب پر غالب

ہوا ہی وہ مذہب دین اسلام پسندیدۂ خالق انام ہی اور قبل اختتام زمانہ صحابہ جو مذہب مغلوب و منکوب ہوا ہی وہ مذہب دین اسلام پسندیدۂ خالق انام نہین ہی اور قبل اختتام زمانہ صحابہ جو مذہب دیگر مذاہب پر غالب اور قوت و شوکت مین کل مذاہب سے زیادہ ہوا ہی وہ مذہب اہل سنت ہی نہ مذہب اہل لعنت اور قبل اختتام زمانہ صحابہ جو مذہب سب سے زیادہ مغلوب و منکوب ہوا ہی حتی کہ سوائے گوشۂ تقیہ کے کہین پناہ نہین پائی ہی وہ مذہب اہل لعنت ہی نہ مذہب اہل سنت لہذا یقیناً معلوم ہوگیا کہ مذہب اہل سنت پسندیدۂ رب العزت ہے مذہب اہل لعنت پسندیدۂ رب العزت نہین ہی جس سے حقیت مذہب اہلسنت عیان و باطلیت مذہب اہل لعنت نمایان ہوکر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت تابان و باطلیت خلافت بلافصل علی درخشان ہوگئی اور کفر طاعنین خلفا کالنہار اذ التجلی ہوگیا پس استخلاف سے کوئی معنے مراد نہ ہوسکنے کی صورت مین بھی یہ آیت مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت و مبطل مطاعن ہر سہ خلیفہ و مظہر کفر طاعنین خلفا ہی لہذا اہل سنت خیر البریت کا یہ استدلال غیر محل نزاع مین نہین ہی بلکہ ایسا محل نزاع مین ہی کہ مذہب اہل لعنت کا گردن زن بھی بیخ کن بھی ہی۔

مناقشہ ششم اس آیت مین استخلاف سے عطاے خلافت بالفعل مراد نہین ہی بلکہ انزال نص خلافت مراد ہی اور اہل سنت کے نزدیک بھی ثلثہ مین کوئی نص نہین ہی لہذا یہ حجت ناشی از غفلت ہی یہ مناقشہ حضرات اہل لعنت کی کسی کتاب ین راقم اثم کی نظر سے نہین گذرا لبعض معاصرین اہل سنت کے کلام سے پایا جاتا ہی کہ یہ کلام کسی اہل لعنت سے صادر ہوا ہی احتیاطاً اس سے تعرض کیا گیا تاکہ یہ نہ کہا جاوے کہ فلان کلام کا جواب نہو سکا پس واضح رہے کہ یہ کلام محض فاسد القوام ہی **اولاً** اسلیے کہ ابھی تو استخلاف لغوی بمعنے وراثت و سلطنت زمین عطا کرنا مراد تھا ابھی انزال نص مراد ہوگیا یہ دروغ گورا حافظہ نباشد کا حساب نہین ہی تو کیا ہی **ثانیاً** اسلیے کہ حضرات اہل لعنت کی نہایت معتبر تفسیر صافی مین لیستخلفنھم کی تفسیر مین لکھا ہی لیجعلھم خلفاء بعد نبیھم وحی غیر نبی پر نازل نہین ہوتی ہی اسوجہ سے بعد نبی کے سبیل انزال نص مفقود ہی لہذا مع اقرار استخلاف بعد نبی مراد ہونیکے یہ کہنا کہ استخلاف سے انزال نص خلافت مراد ہی فقدان حافظہ کی خرابی نہین ہی تو کیا ہی **ثالثاً** اسلیے کہ ابھی مناقشہ بالا کے

جواب اول مین مذکور ہوچکا ہی کہ حضرات اہل لعنت اپنے ائمہ سے ناقل اور قائل ہین کہ اس آیت کا وعدہ امام مہدی کے زمانے مین پورا ہوگا حالانکہ وہ زمانہ امام کا ہی نہ زمانہ نبی کا اُسمین انزال نص متصور نہین ہوسکتا ہی لہذا مع اصرار اس بات کے کہ یہ وعدہ امام مہدی کے زمانے مین پورا ہوگا یہ کہنا کہ اس آیت مین استخلاف سے انزال نص خلافت مراد ہی غلبۂ نسیان کی خرابی نہین ہی تو کیا ہی **رابعًا** اسلیے کہ اس آیت مین جو استخلاف کا وعدہ ہی اُسکی نسبت حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر کاشانی مین لکھا ہی و در اندک زمانے حق تعالے بوعدۂ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسریٰ و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمودہ انتہی اور تفسیر مجمع البیان سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہی جس سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ اس آیت مین استخلاف سے انزال نص خلافت مراد نہین ہی بلکہ جزائر عرب و دیار کسریٰ و بلاد روم کو موعودین بالخلافت کے قبضۂ تصرف مین دینا مراد ہی **خامسًا** اسلیے کہ اہل لعنت کی قوی حدیثون سے ثابت ہی کہ جناب امیر نے اس آیت کو خلافت فاروقیہ پر صراحۃً اور خلافت سہ گانہ پر کنایۃً محمول کیا ہی اور وقتًا فوقتًا اسکی شہادت دی ہی چنانچہ جواب مناقشۂ نہم مین گذر چکا بنا بر اسکے شہادت علویہ سے بھی واضح ہوگیا کہ اس آیت مین استخلاف سے انزال نص خلافت مراد نہین ہی بلکہ عطاے خلافت بالفعل مراد ہی **سادسًا** اسلیے کہ ابھی مناقشۂ بالا کے جواب اول مین واضح ہوچکا کہ حضرات اہل لعنت کی نہایت معتبر تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہی والمعنی لیورثنہم ارض الکفار من العرب والعجم فیجعلہم سکانہا وملوکہا انتہی اور مراد یہ ہی کہ بیشک وارث یعنے پادشاہ کریگا زمین کفار عرب و عجم کا بس کریگا ساکنان و شاہان اُس زمین کے **ف** یہ عبارت بر ملا ندا دیرہی ہی کہ اس آیت مین استخلاف سے انزال نص خلافت مراد نہین ہی بلکہ عطاے فعلیت خلافت زمین عرب و عجم مراد ہی **سابعًا** اسلیے کہ مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین لکھا ہی کہ اموریکہ در آیۂ استخلاف موعود من اللہ اند آن را در زمان حضرت صاحب الامر معتبر می دانیم انتہی چونکہ نزول وحی جسکے افراد سے نزول نص ہر منصوص شرعی ہی اہل لعنت کے نزدیک بھی زمانۂ نبی مین ہوتا ہی زمانۂ امام مین نہین ہوتا ہی کما مر مرارًا اور یہ عبارت نص صریح ہی اسبات پر کہ وعدۂ آیت استخلاف زمانۂ نبی مین پورا نہین ہوا ہی زمانہ امام مہدی مین پورا ہوگا جس مین باب نزول نص مسدود ہی لہذا حسب مذہب اہل لعنت بھی یہ استخلاف

بمعنے انزال نص نہین ہوسکتا ہی بلکہ بمعنے عطاے فعلیت خلافت ہی ثامنًا اسلیے کہ مجتہد صاحب نے بوارق
مین لکھا ہی کہ مراد از آیہ بخصوص عترت طاہرہ کہ احد الثقلین اند زمان صاحب الامر والزمان است انتھی
بحذف سبہ اس عبارت سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ اس آیت مین استخلاف بمعنے انزال نص خلافت
نہین ہی بلکہ بمعنے عطاے فعلیت خلافت ہی کیونکہ استخلاف بمعنے انزال نص سے زمانۂ امام مہدی مراد ہونا
بےمعنے ہی تاسعًا اسلیے کہ نیز مجتہد صاحب نے بوارق مین لکھا ہی کہ انچہ در آیہ وافی ہدایہ وعدۂ قوت وشوکت
شان شدہ آن را موقوف بر زمان ظہور خاتم اوصیا داشتہ انتھی بحذف الزوائد یہ عبارت بھی برملا ندا دیتی
کہ اس آیت مین استخلاف سے انزال نص خلافت مراد نہین ہی بلکہ عطاے فعلیت خلافت مراد ہی کیونکہ یہ عبارت
بتا رہی ہی کہ قوت وشوکت موعودہ موقوف بر ظہور خاتم الائمہ ہی یہ نہین بتا رہی کہ نزول نص موقوف ہی
پس معلوم ہوا کہ اسمین ذکر نص نہین ہی عاشرًا اسلیے کہ اس آیت مین اگر وعدۂ استخلاف سے انزال نص
خلافت مراد ہوگا تو وعدۂ تمکین دین سے انزال نص تمکین دین مراد ہوگا اور وعدۂ تبدیل خوف مومنین
سے انزال نص تبدیل خوف مومنین مراد ہوگا لیکن یہ دونون امر بدیہی البطلان ہین پس وعدۂ استخلاف سے
انزال نص خلافت مراد ہونا بدیہی البطلان ہی عطاے فعلیت خلافت مراد ہونا ضروری الایقان بالجملہ
اس آیت مین استخلاف سے انزال نص خلافت مراد نہونا بلکہ عطاے فعلیت خلافت بمعنے سلطنت
زمین مراد ہونا جسپر مدار احتجاج اہل سنت ہی بوجوہ بسیار آشکار نا مجال انکار ہی لہذا یہ حجت اہل سنت خیر البریت
ناشی از غفلت نہین ہی بلکہ ناشی از غایت متانت ونہایت رزانت ہی۔

مناقشۂ ہفتم جناب اجتہاد مآب بوارق مین فرماتے ہین کہ ظاہر آیہ مقتضے استخلاف جمیع مومنین صالحین
است وخلافتیکہ در صدد اثبات آنست برای جمیع مومنین ثابت نیست وتخصیص خلاف الاصل والظاہر خلا
یصار الیہ من غیر دلیل انتھی پھر بعد پانچ صفحہ کے فرماتے ہین کہ لیستخلفنہم شامل جمیع مومنین صالحین ست آ
وتبعیضیت من مخالف تصریح قاضی بیضاوی وغیرہ صنادید مفسرین ست معہذا موعودین بالنصر والتمکین
جمیع مومنین اند پس استخلاف بمعنے عام باشد والا لیستخلفنہم منکم میفرمود فتامل جدا جیدا و مطلوب
مستدل حاصل نمی شود مگر بر تقدیر بعضیت مستخلفین ولیس فلیس ولا دلالۃ علیہ بوجہ بلی اگر بجاے لیستخلفنہم

لیستخلفن منکم یا منصم می بود راہی بدہ میداشت وہذا من سوانح الوقت لم نعثر علیہ فی زبر الاولین والمعاصرین انتہی جناب اجتہاد مآب کو اس مناقشہ کے ایجاد پر اگرچہ بہت ناز و افتخار ہی لیکن اہل البصیرت کے نزدیک یہ مناقشہ دیگر مناقشات سے بڑھکے پچر و پوچ ہی جسکا بیان بدین عنوان ہی بیانہ ظاہر آیہ مقتضے استخلاف جمیع مومنین صالحین ہست **بطلانہ** اس سے اگر یہ غرض ہی کہ ظاہر آیہ مقتضے ہی استخلاف جمیع مومنین صالحین کو لیکن استخلاف جمیع مومنین صالحین مراد نہین ہی تو نہ مفید اہل لعنت ہی نہ مضر اہل سنت بلکہ ترانۂ دیوانہ ہی اور اگر یہ غرض ہی کہ استخلاف جمیع مومنین صالحین مراد ہی تو خلاف مذہب اہل لعنت بھی ہی خلاف مذہب اہل سنت بھی خلاف مذہب محقق بھی اما خلاف مذہب اہل لعنت پس اسواسطے کہ ابھی مناقشۂ بالا کے جواب مین معلوم ہو چکا ہی کہ خود مجتہد صاحب نے لکھا ہی کہ مراد از آیہ بنصوص عترۃ طاہرہ کہ احد الثقلین اند زمان امام صاحب الامر والزمان ست انتہی پس معلوم ہوا کہ بزعم اہل لعنت آیت استخلاف سے کل ازمنۂ امت محمدیہ مراد نہین ہی بلکہ صرف زمانۂ امام مہدی مراد ہی جس سے آشکارا نامجال انکار ہی کہ حسب مذہب اہل لعنت فقط استخلاف امام مہدی مراد ہی استخلاف جمیع مومنین صالحین مراد نہین ہی واما خلاف مذہب اہل سنت پس اسواسطے کہ اہل سنت خیر البریت کے نزدیک قاطبہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا زمانہ مراد ہی بدینوجہ حسب مذہب اہل سنت استخلاف ہر سہ خلیفہ مراد ہی نہ استخلاف جمیع مومنین صالحین واما خلاف مذہب محقق پس اسواسطے کہ اس آیت مین جو مومنین صالحین کو زمین مین خلافت بمعنے سلطنت اور قوت و شوکت و غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا وعدہ ہی مطابق اسکے ہر زمانے مین واقع نہین ہی کما ہو الاظہر جدا پس معلوم ہوا کہ کل ازمنۂ امت محمدیہ مراد نہین ہی بلکہ ازمنۂ مذکورہ سے کوئی خاص زمانہ مراد ہی جس سے متیقن ہو گیا کہ جمیع مومنین صالحین کا استخلاف مراد نہین ہی بلکہ کسی زمانۂ خاص کے مومنین صالحین کا استخلاف مراد ہی نیز اس آیت کے خطاب مین مومنین موجودین وقت نزول کی تخصیص ہی چنانچہ مناقشۂ دوم کے جواب مین دلائل قویہ و براہین قطعیہ کے ساتھ مُبیَّن ہو چکا ہی لہذا استخلاف جمیع مومنین صالحین مراد نہین ہو سکتا ہی بلکہ قطعاً استخلاف مومنین صالحین وقت نزول آیت مراد ہی پس عیان مثل روز روشن ہو گیا

کہ مجتہد قمقام کا یہ کلام خلاف مذہب اہل لعنت بھی ہی خلاف مذہب اہل سنت بھی خلاف مذہب محقق بھی
ایسے فاسد القوام کلام سے اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونے مین ہرگز کوئی ضعف
نہین پیدا ہو سکتا ہی بلکہ قوت زیادہ پیدا ہوتی ہی **بیانہ** و خلافتیکہ درصدد اثبات آنست برای جمیع مومنین
ثابت نیست **بطلانہ** ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفۂ راشد ہونا اس آیت کی دلالت قطعیہ سے ثابت ہی
اور ہر مومن کا امام بحق و خلیفۂ راشد ہونا نہ اس آیت سے مستفاد ہی نہ اور کسی آیت یا روایت سے پس
خلافتیکہ درصدد اثبات آنست بدلالت قطعیۂ آیت استخلاف برای خلفاے ثلثہ ثابت است نہ برای جمیع
مومنین **بیانہ** و التخصیص خلاف الاصل و الظاہر فلا یصار الیہ من غیر دلیل **بطلانہ** ظاہر اس آیت مین تخصیص
ہی کیونکہ صیغۂ مشافہہ ہی بغیر دلیل کے زمانہ خطاب کے بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہی کما فی معالم الاصول
بفرض محال اگر تسلیم کیا جاے کہ یہ تخصیص خلاف ظاہر ہی تو بوجہ اُن دلائل قویہ و براہین قطعیہ کے جو ذکر
کیے گئے ہین مناقشۂ دوم کے جواب مین یہ تخصیص لابدی ہی **بیانہ** لیستخلفنہم شامل جمیع مومنین
صالحین ست **بطلانہ** اس آیت کے خطاب مین تخصیص ہی مومنین زمانۂ نزول کی چنانچہ مناقشۂ دوم
کے جواب مین دلائل قویہ و براہین قطعیہ کے ساتھ مذکور ہو چکا ہی لہذا لیستخلفنہم زمانۂ نزول آیت کے
مومنین صالحین کے ساتھ مختص ہی جمیع مومنین صالحین کو ہرگز شامل نہین ہی معہذا یہ چشم دیدہ امر ہی
کہ مومنین صالحین کی بادشاہت و غلبہ بر اہل عداوت جو موعود بآیت ہی مطابق اُسکے ہر زمانے مین واقع
نہین ہی باوصف این یہ کہنا کہ لیستخلفنہم جمیع مومنین صالحین کو شامل ہی ایسی کور چشمی و کر گوشی ہی
کہ انتہا نہین ہی اس سے بڑھکے یہ ہی کہ جس زبان سے فرما چکے ہین کہ زمانۂ امام مہدی مراد ہی اُسی زبان سے
فرماتے ہین کہ لیستخلفنہم جمیع مومنین صالحین کو شامل ہی بجز اسکے کیا کہا جائے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد
و باطل جو را خوف و حیا نبود **بیانہ** و تبعیضیت من مخالف تصریح قاضی بیضاوی وغیرہ صنادید مفسرین ست
بطلانہ بعض متکلمین اہل سنت نے اگرچہ تقریر استدلال باین آیت ذی الجلال مین بیان کیا ہی کہ یہ من تبعیضیہ
ہی لیکن یہ بھی ظاہر کر دیا ہی کہ تبعیضیت من پر یہ استدلال موقوف نہین ہی چنانچہ صاحب قوت قدسیہ نے
تحفۂ اثنا عشریہ مین لکھا ہی کہ من تبیینیہ ضمیر پر داخل نہین ہوتا ہی پس من تبعیضیہ ہی پھر بعد چند سطرون کے

جو لکھا ہی حاصل اسکا یہ ہی کہ من تبعیضیہ ہو خواہ تبیینیہ بہر حال مومن موعودہ آیۂ استخلاف کل ازمنۂ امت محمدیہ مین
واقع نہین ہین فلابد کوئی خاص زمانہ مراد ہوگا اور حسب شہادت و لایت بطریق اہل سنت وہ خاص زمانہ زمانۂ خلفاے
ثلثہ ہی اور آیۃ اللہ فی العالمین حضرت شاہ ولی المحدثین نے ازالۃ الخفا مین استدلال باین آیت ذی الجلال کی
جو تقریر کی ہی اس مین تبعیضیت من کو بالکل دخل نہین ہی جواب مناقشۂ ثالثہ کو ملاحظہ کرنے سے ناظرین کو
معلوم ہو جائیگا کہ اس آیت کی دلالت بر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کی کسی وجہ مین تبعیضیت من کو
دخل نہین ہی بالجملہ اہل سنت خیر البریت کا استدلال باین آیت ذی الجلال کی کوئی وجہ تبعیضیت من پر موقوف
نہین ہی لہذا تبعیضیت من پر استدلال مذکور کا موقوف ہونا ظاہر کرکے مناقشہ پیدا کرنا کور چشمی یا کور چشمون
کی راہ زنی نہین ہی تو کیا ہی **بیانہ** معہذا موعودین بالنصر والتمکین جمیع مومنین اند **بطلانہ** یہ تکرار بیکار ہی
کیونکہ ظاہر آیہ مقتضے استخلاف جمیع مومنین صالحین ست سے بھی اور لیستخلفنہم شامل جمیع مومنین
صالحین ست سے بھی یہ افادہ فاسدہ ہو چکا ہی لہذا بعد بیان بطلان ان دونون کے اسکا بطلان
مستغنے عن البیان ہی **بیانہ** پس استخلاف ہم بمعنی عام باشد **بطلانہ** یہ مبنی و مبتنی ہی جمیع مومنین موعودین
بالنصر والتمکین ہونے پر لہذا جب ثابت ہو گیا فقط مومنین صالحین زمانۂ نزول آیت موعودین بالنصر
والتمکین ہین نہ جمیع مومنین تب یہ بناے فاسد بر فاسد و ابتناے کاسد بر کاسد ہو گیا تعجب ہی کہ مجتہد صاحب
یہ بھی کہتے ہین کہ زمانۂ امام مہدی مراد ہی پھر یہ بھی کہتے ہین کہ یہ استخلاف عام ہی یہ نہین غور کرتے ہین کہ اگر
استخلاف عام ہوگا تو کل ازمنۂ امت محمدیہ کو شامل ہوگا فقط زمانۂ امام مہدی کیونکر مراد ہوگا اور اس کو
آنکھون سے دیکھتے ہین کہ استخلاف مومنین صالحین مع النصر والتمکین ہر زمانے مین واقع نہین ہی پھر بھی
کہتے ہین کہ یہ استخلاف عام ہی ایسی چشم پوشی اور کور چشمون کی راہ زنی کی سزا بجز خدا کے کون دیسکتا ہی
بیانہ والالیستخلفن منکم میفرمود فتامل جدا جید **بطلانہ** اے جناب اجتہاد مآب آپ ہی نے
فرمایا ہی کہ زمانۂ امام مہدی مراد ہی پس کہنے والا کہتا ہی کہ فقط زمانۂ امام مہدی مراد نہین ہی بلکہ کل ازمنۂ
امت محمدیہ مراد ہی والالیستخلفن منکم فرماتا فتامل جدا جیدا پس جو جواب اس کہنے والے کا آپ کی جانب
سے ہوگا وہی جواب اس جانب سے آپ قبول کرلین جائے غور بلکہ جائے تماشا ہی کہ یہ کیون خیال مین

نهین آتا ہی کہ اگر زمانۂ امام مہدی مراد ہوتا تو لیستخلفن منکم فرماتا یہ کیون خیال مین آتا ہی کہ اگر زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہوتا تو لیستخلفن منکم فرماتا بجز اسکے کیا کہا جاے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد و باطل جو راعیا نمود بیانہ و مطلوب مستدل حاصل نمی شود مگر بر تقدیر بعضیت مستخلفین ولیس فلیس و لا دلالۃ علیہ بوجہ بطلانہ اولا یہ معلوم نہین مجتہد صاحب اسقدر مغلوب نسیان کیون ہو گئے خود آپ ہی نے فرمایا ہی کہ زمانۂ امام مہدی مراد ہی پس کہنے والا کہتا ہی کہ مراد مجتہد یعنے مراد بودن زمانۂ امام مہدی فقط حاصل نمی شود مگر بر تقدیر بعضیت مستخلفین ولیس فلیس و لا دلالۃ علیہ بوجہ فالجواب الجواب ثانیا یہ کہ مجتہد صاحب کے اس بیان سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ اس آیت مین استخلاف بعض مومنین صالحین مراد ہونیکی صورت مین مطلوب مستدل حاصل ہوتا ہی یعنے اس آیت سے حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت ہوتی ہی اور یہ چشم دید امر ہی کہ مومنین صالحین کی خلافت و قوت و شوکت و غلبہ بر اہل عداوت جو اس آیت مین موعود ہین مطابق اُسکے کل ازمنۂ امت محمدیہ مین واقع نہین ہی لہذا استخلاف جمیع مومنین صالحین امت محمدیہ مراد نہین ہوسکتا ہی بلکہ استخلاف بعض مومنین صالحین امت محمدیہ مراد ہونا لابدی ہی پس چونکہ خود مجتہد صاحب کا اعتراف ہی کہ استخلاف بعض مومنین صالحین مراد ہونیکی صورت مین اس آیت سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت ہوتی ہی لہذا جب امور موعودۂ آیت استخلاف کا کل ازمنۂ امت محمدیہ مین نہ واقع ہونے سے قطعاً معلوم ہوگیا کہ استخلاف جمیع مومنین صالحین امت محمدیہ مراد نہین ہی بلکہ استخلاف بعض مومنین صالحین امت محمدیہ مراد ہی تب یہ متیقن ہوگیا کہ اس آیت سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت ہی ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ✤ بیانہ بلی اگر بجاے لیستخلفنہم لیستخلفن منکم یا منہم می بود راہی بدہ می داشت بطلانہ یہ اوپر والے لیستخلفن منکم می فرمود کی تکرار بیکار ہی لہذا اسکا بطلان مستغنی عن البیان ہی لیکن استیفاے کلام کے لیے بیان کیا جاتا ہی پس واضح رہے کہ اس بیان سے غرض اجتہاد مآب یہ ہی کہ اگر بجاے لیستخلفنہم کے لیستخلفن منہم ہوتا تو زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونیکی راہ پیدا ہوتی اذلیس فلیس اور کہنے والا کہتا ہی کہ اگر بجاے لیستخلفنہم کے لیستخلفن منہم ہوتا تو زمانۂ امام مہدی مراد ہونیکی راہ پیدا ہوتی

اذ لیس فلیس پس جو جواب زمانۂ امام مہدی مراد لینے والون کی طرف سے ہوگا وہی جواب زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد لینے والون کی طرف سے ہوگا پس مجتہد صاحب کا یہ کلام زمانۂ امام مہدی مراد لینے والون کا بھی خلاف ہی زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد لینے والون کا بھی خلاف معلوم نہین آپ کس فرقہ کے مجتہد ہین اور محل مقام یہ ہی کہ اس آیت کے خطاب مین مومنین صالحین زمانۂ نزول کی تخصیص ہی چنانچہ مناقشۂ دوم کے جواب مین دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کے ساتھ مذکور ہوچکا ہی لہذا اگر تسلیم کیا جاے کہ من تبیینیہ ہی تبعیضیہ نہین ہوسکتا ہی تو بھی لیستخلفنھم جمیع مومنین صالحین کو شامل نہین ہوسکتا ہی بلکہ مومنین صالحین زمانۂ نزول آیت کے ساتھ مختص ہین اگر کہا جاے کہ اس صورت مین استخلاف جمیع مومنین صالحین زمانۂ نزول آیت مراد ہوگا خلفاے ثلثہ کی تخصیص کیا ہی تو

جواب اول یہ کہ حضرات اہل لعنت جو کہتے ہین کہ زمانۂ امام مہدی مراد ہی اُسپر بھی کہا جا سکتا ہی کہ اس صورت مین استخلاف جمیع مومنین صالحین زمانۂ امام مہدی مراد ہوگا امام مہدی کی تخصیص کیا ہی پس جو جواب زمانۂ امام مہدی مراد لینے والون کی طرف سے ہوگا وہی جواب زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد لینے والون کی طرف سے ہوگا۔

جواب دوم یہ کہ اللہ جل جلالہ نے اس استخلاف کو استخلاف سابقین کے ساتھ تشبیہ دیکر لیستخلفنھم کما استخلف الذین من قبلھم فرمایا ہے اور استخلاف سے زمین کا بادشاہ کرنا مراد ہی چنانچہ مناقشۂ پنجم کے جواب مین بدلائل فراوان و براہین بیکران مُبیّنؔ ہوچکا ہی اور یہ قطعاً معلوم ہی کہ مثل یوشع بن نون و کالب بن یوقنا و داؤد و سلیمان و طالوت کے بعض سابقین خلیفہ یعنے بادشاہ زمین تھے کل سابقین خلیفہ یعنے بادشاہ زمین نتھے پس جس طور سے کما استخلف الذین من قبلھم سے استخلاف بعض سابقین مراد ہی اُسی طور سے لیستخلفنھم سے استخلاف بعض مومنین صالحین وقت نزول آیت مراد ہے جنکے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونے مین چون و چرا نہین ہوسکتا ہی اور وہ بعض مومنین صالحین خلفاے ثلثہ ہین کیونکہ خلفاے کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے بجز خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنھم کے اور کسی کو زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ نہین ہوا۔

جواب سوم یہ کہ حضرات اہل لعنت کی نہایت معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین کما استخلف الذین من قبلھم کی تفسیر مین لکھا ہی کہ یعنے بنی اسرائیل کہ زمین مصر وشام بدیشان داد بعد از اہلاک جبابرہ تا تصرف کردند دران چنانکہ تصرف ملوک در ملوک خود انتہی اس عبارت سے دو امر عیان غیر محتاج بیان ہی امر اول یہ کہ کما استخلف الذین من قبلھم سے بنی اسرائیل مراد ہین امر دوم یہ کہ استخلاف سے زمین کا پادشاہ کرنا مراد ہی اور یہ معلوم ہی کہ جمیع بنی اسرائیل زمین کے پادشاہ نہ تھے خصوصا جس زمانے مین بعد ہلاکت جبابرہ ملک مصر وشام پر بنی اسرائیل کا قبضہ ہوا ہی اُس زمانے مین یکے بعد دیگر یوشع بن نون وکالب بن یوقنا پادشاہ تھے کل بنی اسرائیل پادشاہ نہ تھے پس معلوم ہوا کہ استخلاف بعض سابقین مراد ہی لہذا لیستخلفنھم سے بھی استخلاف بعض مومنین صالحین وقت نزول آیت مراد ہی اور وہ بعض خلفاے ثلثہ ہین بوجہ مذکور جواب بالا۔

جواب چہارم یہ کہ وعدہ آیۂ مذکورہ کی نسبت تفسیر مذکور مین لکھا ہی کہ و در اندک زمانے حق تعالے بوعدہ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسری وبلاد روم بدیشان ارزانی فرمودہ انتہی یہ عبارت سراسر بشارت بر ملا ندا دیرہی ہی کہ نزول اس آیت کے بعد تھوڑے زمانے کے اندر جس زمانے مین جزائر عرب و دیار کسری وبلاد روم پر اہل اسلام کا قبضہ ہوا ہی اُس زمانے مین یہ وعدہ پورا ہوا ہی اور یہ معلوم ہی کہ اُس زمانے مین کل مومنین صالحین خلیفہ وپادشاہ نہ تھے بلکہ یکے بعد دیگر صرف خلفاے ثلثہ پادشاہ وخلیفہ تھے لہذا استخلاف جمیع مومنین صالحین وقت نزول آیت مراد نہین ہی بلکہ استخلاف بعض مومنین صالحین مذکورین مراد ہی اور وہ بعض مومنین صالحین موعودین بالخلافت خلفاے ثلثہ ہین۔

جواب پنجم یہ کہ اس آیت مین استخلاف سے زمین کا پادشاہ کرنا مراد ہی چنانچہ مناقشۂ پنجم کے جواب مین دلائل قاطعہ کثیرہ وبراہین ساطعہ ظفیرہ کے ساتھ مبین ہو چکا ہی اور حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج کی عبارت مذکورۂ جواب سوم وچہارم سے بھی عیان غیر محتاج بیان ہی اور یہ بدیہی امر ہی کہ پادشاہت سے پادشاہ کی قوم کو اعدا پر غلبہ وثروت وشوکت ہوتی ہی اس سے بدون حرف تبعیض کے پادشاہت قوم کی طرف منسوب کی جاتی ہی دران حالیکہ قوم کا ہر شخص پادشاہ نہین ہوتا ہی چنانچہ

مولوی ناصر حسین صاحب لکھنوی نے اپنے رسالہ ناصریہ معروف بر سالۂ روشنی مین جسکو ایک جاہل کے
نام سے شائع کیا ہی لکھا ہی کہ بعض حصۂ زمین پر شیعہ مسلمانون کی سلطنت ہی اور بعض حصۂ زمین پر سنی مسلمانون
کی سلطنت ہی انتہی بلفظہ حالانکہ کسی حصۂ زمین کا ہر شیعہ بادشاہ نہین ہی اور کسی حصۂ زمین کا ہر سنی بھی
بادشاہ نہین ہی لیکن یہ بدون حرف تبعیض کے کہا جاتا ہی کہ ایران مین شیعون کی بادشاہت ہی روم مین
مسلمانون کی سلطنت ہی بالجملہ تمام اہل زمین کا روزمرہ یہ ہی کہ بدون حرف تبعیض کے بادشاہت قوم
کی طرف منسوب کی جاتی ہی لیکن قوم کے ہر شخص کا بادشاہ ہونا مراد نہین ہوتا ہی پھر اللہ جل جلالہ نے اس
آیت مین زمانۂ نزول کے مومنین صالحین کی جماعت کو جو زمین مین خلافت بمعنے سلطنت عطا کرنیکا
وعدہ دیا ہی اُس سے جماعت مذکورہ کے ہر شخص کو خلیفہ یعنے بادشاہ کرنا کیونکر مراد ہو سکتا ہی ہرگز نہین
ہو سکتا ہی بلکہ قطعاً جماعت مذکورہ کے ایک شخص کو یا یکے بعد دیگرے چند شخصون کو خلیفہ کرنا مراد ہی تاکہ حقیقۃً
یا حکماً جماعت مذکورہ کے کل اشخاص کو قوت و ثروت و غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہو اور روزمرۂ تمام
اہل زمین کے مطابق بدون حرف تبعیض کے جماعت مذکورہ کی طرف خلافت موعودہ مسطورہ کی نسبت
صحیح ہو اور حقیقۃً یا حکماً کل اشخاص جماعت مذکورہ کو اس خلافت سے نفع پہونچانے کا جو ارادہ و وعدہ
ہی اُسکا اشعار ہو اور لیستخلفن منہم اس اشعار کی منافی اور روزمرۂ تمام اہل زمین کے خلاف ہی
اسی سے حق تعالی نے حرف تبعیض کے ساتھ لیستخلفن منہم نہین فرمایا ہی بلکہ روزمرۂ تمام اہل زمین
کے مطابق بدون حرف تبعیض کے لیستخلفنہم فرمایا ہی جس سے صریح مستفاد ہوتا ہی کہ وقت نزول
آیت کے جماعت مومنین صالحین سے جنکے منجملہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ ہونے مین
مجال چون وچرا نہین ہی ایک شخص کو یا یکے بعد دیگرے چند شخصون کو خلیفہ یعنے بادشاہ کرکے حقیقۃً یا حکماً
جماعت مذکورہ کے کل اشخاص کو بذریعہ خلافت مذکورہ کے قوت و ثروت و غلبہ بر اہل عداوت عطا
کرنا مراد و موعود ہی اور جماعت مذکورہ کے جن اشخاص کو خلیفہ کرنا مراد ہی وہ خلفاے ثلثہ ہین کیونکہ
کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا
اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا ان تینون امرون کا اجتماع بجز خلفاے ثلثہ

رضی اللہ عنہم کے اور کسی مین نہین ہوا۔

جواب ششم یہ کہ تبعیضیت من سے استخلاف جمیع مومنین صالحین بزمانہ نزول آیت مراد ہونا ثابت نہین ہوتا ہی بلکہ زمانۂ نزول آیت کے جو مومنین صالحین آیت کے لفظ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت سے مراد ہین اُن مومنین صالحین کا استخلاف مراد ہونا ثابت ہوتا ہی اور اُن مومنین صالحین کا کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا لابدی ہی چنانچہ بجواب مناقشۂ دوم واضح ہو چکا اور موعودین بالخلافت کو زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ عطا کرنیکا وعدہ ہی لہذا کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا ان تینون امرون کا اجتماع اُن مومنین صالحین موعودین بالخلافت کی علامت ہی اور یہ معلوم ہی کہ ان تینون امرون کا اجتماع بجز خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اور کسی مین نہین ہوا ہی پس وہ مومنین صالحین موعودین بالخلافت خلفائے ثلثہ ہین اور کوئی نہین ہی پس درصورت تبعیضیت من بھی تخصیص خلفائے ثلثہ آشکار ناامجال انکار ہی۔

جواب ہفتم یہ کہ آیۂ کریمہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشدآء علی الکفار سے اہل سنت جو استدلال کرتے ہین اُسکے جواب مین حضرات اہل لعنت کہتے ہین کہ رسول خدا کے ساتھ رہنے والون مین منافقین بھی تھے پس معلوم ہوا کہ والذین معہ سے رسولخدا کے کل ساتھ رہنے والے مراد نہین ہین بلکہ بعض ساتھ رہنے والے مراد ہین پس جاے غور و انصاف ہی کہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے ہونا اور بعد نزول آیت استخلاف کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا موعودین بالخلافت بآیت استخلاف کی علامت ہی اور کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے بعض لوگ بعد نزول آیت استخلاف کے زمین مین خلیفہ بھی ہوئے اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب بھی ہوئے اور وہ بعض خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہین اور اُنمین سے بعض لوگ بعد نزول آیت استخلاف زمین مین خلیفہ ہوئے لیکن زمانۂ خلافت مین اعدا پر غالب نہین ہوئے بلکہ برابر مغلوب اعدا ہوے وہ بعض علی مرتضی ہین اور اُنمین سے بعض لوگ زمین مین خلیفہ بھی نہین ہوئے اعدا پر

نہین ہوے باوصف این آیت استخلاف مین لیستخلفنہم سے استخلاف بعض مومنین صالحین زمانہ نزول آیت مراد ہونا کیون نہین معلوم ہوتا ہی اور بزعم اہل لعنت ہمیشہ رسول خدا کے ساتھ رہنے والو نمین منافقین کے ہونے سے آیت محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار مین والذین معہ سے رسولخدا کے بعض ساتھ رہنے والے مراد ہونا کیون معلوم ہوتا ہی اور ابھی جواب بالا مین واضح ہو چکا ہی کہ تمام اہل زمین کا روزمرہ یہ ہی کہ خلافت و پادشاہت قوم اور جماعت کیطرف منسوب کی جاتی ہی دران حالیکہ قوم اور جماعت کے بعض اشخاص خلیفہ و پادشاہ ہوتا ہی باوجود اسکے آیت استخلاف مین لیستخلفنہم سے استخلاف بعض مومنین صالحین مراد ہونا کیون نہین معلوم ہوتا ہی اور الذین مع فلان سے بعض رفقاے فلان مراد ہونا بالکل خلاف روزمرہ اہل زمین ہی باوصف این آیہ محمد رسول اللہ مین والذین معہ سے رسولخدا کے بعض ساتھ رہنے والے مراد ہونا کیون معلوم ہوتا ہی بجز اسکے کیا کہا جاے کہ دروغ گویون کو حافظہ نہین ہوتا ہی اور دیدہ و دانستہ کتمان حق کرنیوالون کا یہی حال ہوتا ہی۔

جواب ہشتم یہ کہ رسالۂ روشنی کے جلد پنجم مین وعدۂ آیت استخلاف کی نسبت لکھا ہی کہ خدا نے وعدہ قومی سلطنت مسلمانون کا عہد پیغمبر مین پورا کردیا تو اُسکا نتیجہ یہ تھا کہ عہد پیغمبر مین بحیثیت قومی مسلمان بادشاہ ہوگئے لیکن قوم کا پادشاہ پیغمبر تھا انتہی بلفظہ فاضل ناصر نے جو اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونا ظاہر کیا ہی اُسکا قلع و قمع مناقشۂ چہل و دوم کے جواب مین ہوگا یہان غرض یہ ہی کہ اس عبارت سے دو امر ظاہر غیر محتاج مظہر ہی اول یہ کہ اس آیت مین خلافت سے سلطنت و پادشاہت مراد ہی دوم یہ کہ قوم کو جو پادشاہت ہوتی ہی اور دیجاتی ہی اُسمین قوم کا ایک شخص پادشاہ ہوتا ہی پس حق تعالی نے موافق اپنے وعدۂ صادقہ کے جماعت مومنین صالحین زمانۂ نزول آیت استخلاف کو خلافت و سلطنت عطا کی تھی اُس جماعت کا خلیفہ و پادشاہ حسب استخلاف کبریا صدیق اکبر تھے بعدہ فاروق اعظم تھے بعدہ ذی النورین معظم تھے پس یہ استخلاف اگرچہ جمیع مومنین صالحین زمانۂ نزول آیت کو شامل ہی لیکن حضرات خلفاے ثلثہ کی یہ تخصیص ہی کہ یہ حضرات یکے بعد دیگر باستخلاف الٰہی ان مومنین صالحین کے بھی پادشاہ و خلیفہ تھے درحقیقت اس سے کوئی عاقل ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی کہ قوم و جماعت کی

جو پادشاہت ہوتی ہی اُسمین ہمیشہ قوم اور جماعت کا ایک شخص پادشاہ ہوا کرتا ہی اسی طور سے حسب وعدۂ صادقہ جماعت مومنین صالحین زمانۂ نزول آیت استخلاف کو جو خلافت و پادشاہت ہوئی تھی اُسمین یکے بعد دیگر خلفائے ثلثہ خلیفہ و پادشاہ تھے اسی سے آیت استخلاف حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہی ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل سے پس مجتہد صاحب کا یہ مناقشہ بھی بکل حروفہا خاک سیاہ ہوگیا اور اس آیت کا ثبوت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ ثابت و قائم رہیگا۔

مناقشہ ہشتم اہل سنت اس آیت کو خلافت ثلثہ پر محمول کرتے ہین با وصف این لفظ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا کو مستقبل لیتے ہین اور یہ ترجمہ کرتے ہین کہ عبادت کرینگے میری شریک نکرینگے ساتھ میرے کسی شئ کو جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ تا وقت نزول اس آیت کے ثلثہ موحد واحد مطلق و عابد معبود بحق تھے حقیقت مین لفظ مذکور حال ہی اور ترجمہ یہ ہی کہ عبادت کرتے ہین میری شریک نہین کرتے ہین ساتھ میرے کسی شئ کو یہ وہ مناقشہ ہی جسکو مولوی عمار علی صاحب نے اپنے صاحبزادے کے نام سے تحفۃ الاشعریہ مین سر کیا ہی۔

جواب اول یہ کہ خود اولیائے مولوی صاحب سے جناب مولوی ناصر حسین صاحب لکھنوی نے رسالۂ روشنی مین لفظ مذکور کا یہ ترجمہ کیا ہی عبادت کرینگے میری شریک نکرینگے ساتھ میرے کسی شئ کو انتہی بلفظہ پس حضرات اہل لعنت بھی لفظ مذکور کو مستقبل لیتے ہین لیکن استدلال اہل سنت خیر البریت کے جواب مین ایسے از خود رفتہ ہوجاتے ہین کہ اپنے گفتار و کردار کے خلاف لاف و گذاف کرنے لگتے ہین اس قسم کے لاف و گذاف سے استدلال اہل سنت مین ضعف نہین پیدا ہوتا ہی بلکہ قوت و متانت ظاہر ہوتی ہی۔

جواب دوم یہ کہ حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین لفظ مذکور کی تفسیر مین لکھا ہی کہ یعنے خلافت و حکومت و جاہ ایشان را از عبادت و توحید باز ندارد انتہی بلفظہ زمانۂ خلافت موعودہ زمانۂ نزول آیہ کے بعد ہونے مین شک نہین ہو سکتا ہی لہذا اس عبارت مین جو لفظ مذکور کی یہ تفسیر کی گئی ہی کہ خلافت و حکومت ان لوگون کو عبادت اور توحید سے باز نرکھیگی اُس سے لفظ مذکور کا مستقبل ہونا

آشکار نا مجال انکار ہی بدینوجہ بھی مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ لفظ مذکور حال ہی نہ مستقبل صریح خلاف مولف ومخالف لاف وگزاف ہی اس قسم کے لاف وگزاف سے استدلال اہل حق جو سد سکندری ہی جنبش نہین کھا سکتا ہی بلکہ زیادہ مستحکم ہوتا ہی۔

جواب سوم یہ کہ بحال نزول آیت بلکہ از قبل نزول آیت موعودین بالخلافت کا موحد کردگار وعابد پروردگار ہونا کلمہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت سے منصوص صریح ہی لہذا لفظ یعبدوننی اگر حال ہوگا تو محض تکرار بیکار ہوگی اور مستقبل ہوگا تو موعودین بالخلافت کا تا وقت نزول آیت توحید وعبادت سے بے بہرہ ہونا مستفاد نہوگا بلکہ یہ مستفاد ہوگا کہ بدستور ماضی وحال زمانہ استقبال مین بھی ہمیشہ توحید وعبادت مین ثابت وقائم رہین گے خلافت وحکومت وثروت پا کے اللہ کو بھول نجائینگے پس لفظ مذکور حال ہونیکی صورت مین تکرار بیکار ہوتی ہی اور مستقبل ہونیکی صورت مین یہ تازہ فائدہ پیدا کرتا ہی کہ موعودین بالخلافت بدستور ماضی وحال زمانہ استقبال مین بھی ہمیشہ موحد کردگار وعابد پروردگار رہین گے لہذا لفظ مذکور کا مستقبل ہونا ضروری لابدی ہی اسکو حال بنانا کلام الٰہی مین تحریف معنوی کرکے جناب باریکو مرتکب تکرار بیکار ٹھہرانا ہی تعالی شانہ عن ذلک علوا کبیرا جناب باری کو مرتکب تکرار بیکار بنانے والی گفتار ناہنجار سے استدلال اہل سنت مین کوئی اختلال نہین پیدا ہو سکتا ہی بلکہ زیادہ استقلال ہویدا ہوتا ہی۔

جواب چہارم یہ کہ خود مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین لفظ مذکور کا ترجمہ صیغہ مستقبل کے ساتھ کیا ہی وہ یہ ہی عبادت خواہند کرد مرا نہ شریک خواہند نمود بمن چیزی را انتہی لہذا یہان پر مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ لفظ مذکور حال ہی دروغ گو را حافظہ نباشد کا حساب ہی اس قسم کی دروغ گوئی سے استدلال اہل حق مین خامی نہین پیدا ہو سکتی ہی بلکہ زیادہ استواری پیدا ہوتی ہی۔

جواب پنجم یہ کہ اس آیت کا مثبت حقیت وراشدیت ہرسہ خلافت ہونا نہ لفظ مذکور کے مستقبل ہونے پر موقوف ہی نہ لفظ مذکور کا حال ہونا اُسکے منافی لہذا ہی یہ مناقشہ ترانہ دیوانہ جس سے نہین ہو سکتا ہی اختلال در استدلال بآیت ایزد تعال بلکہ زیادہ ہوتی ہی قوت ورحجت اہل سنت بالجملہ یہ مناقشہ بھی بدستور مناقشات سابق کے

کا بعض لمنقوش ہو گیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ ثابت و قائم رہے گا۔

مناقشہ نہم یہ کہ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون سے ظاہر ہی کہ اس آیت مین جن لوگون کو خلیفہ کرنے کا وعدہ ہی وہ لوگ بعد خلیفہ ہونے کے کفر یا کفران کرکے فسق مین کامل ہو جاینگے پس یہ آیت اگر خلافت ثلثہ پر محمول ہوگی تو بعد خلیفہ ہونیکے ثلثہ کا کفر یا کفران کرکے فسق مین کامل ہونا ثابت ہوگا یہ وہ مناقشہ ہی جسکو رسالۂ روشنی مین نہایت دھوم دھام سے ارقام کیا ہی۔

جواب اول یہ کہ خود رسالۂ روشنی مین یہ بھی مرقوم ہی کہ عہد پیغمبر مین یہ وعدہ پورا ہو گیا ہی پس جاے غور ہی کہ زمانۂ نبوت پر اس آیت کے محمول ہونے سے بعد پورا ہونے اس وعدیکے معاذ اللہ معاذ اللہ نبی کا کفر یا کفران کرکے فسق مین کامل ہونا تو نہین ثابت ہوتا ہی پھر زمانۂ خلفاے ثلثہ پر اس آیت کے محمول ہونے سے بعد پورا ہونے اس وعدیکے خلفاے ثلثہ کا کفر یا کفران کرکے فسق مین کامل ہونا کیون ثابت ہوتا ہی بجز اسکے کیا کہا جاے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد باطل جو را حیا نبود۔

جواب دوم یہ کہ مجتہد صاحب نے بوارق مین اور مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین اور دیگر علماے اہل لعنت نے دیگر کتابون مین جو لکھا ہی کہ یہ آیت زمانۂ امام مہدی پر محمول ہی اُس سے تعرض کرکے یہ کیون نہین کہا جاتا ہی کہ اگر یہ آیت زمانۂ امام مہدی پر محمول ہوگی تو حسب مفاد ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون بعد پورا ہونے اس وعدے کے کفر یا کفران کرکے امام مہدی کا فسق مین کامل ہونا ثابت ہوگا اور اہل سنت جو کہتے ہین کہ یہ آیت زمانۂ خلفاے ثلثہ پر محمول ہی اُس سے تعرض کرکے یہ کیون کہا جاتا ہی کہ اگر یہ آیت زمانۂ ثلثہ پر محمول ہوگی تو حسب مفاد ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون بعد پورا ہونے اس وعدیکے کفر یا کفران کرکے ثلثہ کا فسق مین کامل ہونا ثابت ہوگا بجز اسکے کیا کہا جاے کہ حضرات اہل لعنت حجت اہل سنت سے عاجز ہو کے صریح کفر بکنے لگتے ہین۔

جواب سوم یہ کہ خود صاحب رسالہ نے اس آیت کی لفظ بعد و نفی لایشرکون بی شیئا کا

ترجمہ کیا ہی میری عبادت کرین گے میرے ساتھ کسی کو شریک نکرینگے انتہی بلفظہ اس ترجمہ سے ظاہر ہی کہ لفظ مذکور مستقبل ہی اور حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین لفظ مذکور کی تفسیر مین لکھا ہی یعنے خلافت و حکومت و جاہ ایشان را از عبادت و توحید باز ندارد انتہی اس عبارت سے ظاہر ہی کہ لفظ مذکور سے مراد یہ ہی کہ موعودین بالخلافت والحکومت خلافت اور حکومت سے اللہ کو بھول نہ جائین گے بلکہ ہمیشہ اللہ کی توحید اور عبادت پر ثابت اور قائم رہین گے پس حق تعالی نے اس آیت مین قبل وعدہ خلافت موعودین بالخلافت کے حق مین اٰمنوا اور عملوا الصّٰلحٰت فرمایا تاکہ ظاہر ہوجائے کہ موعودین بخلافت و غلبہ بایہ مذکورہ نزول آیۂ مذکورہ کے قبل سے ایمان کامل رکھتے ہین اور اعمال صالحہ کرتے ہین اور بعد وعدہ خلافت کے بصیغہ مستقبل یعبدوننی لایشرکون بی شیئا فرمایا تاکہ واضح ہوجائے کہ موعودین بالخلافت و الحکومت خلافت اور حکومت سے دگرگون نہوجائین گے بلکہ بدستور گذشتہ و موجودہ آیندہ بھی ہمیشہ ایمان کامل رکھین گے اور اعمال صالحہ کرین گے کبھی کفر یا کفران کے مرتکب نہونگے اس آیت مین موعودین بالخلافت والنصرت کے حق مین اس شہادت الٰہیہ کے موجود ہونیکی وجہ سے موعودین بالخلافت سے کسیکا کفر یا کفران کرکے فسق مین کامل ہوجانا کسی اہل ایمان کے خواب و خیال مین بھی نہین آسکتا ہی لہذا موعودین بالخلافت سے کوئی بھی ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون کا مصداق نہین ہوسکتا ہی بلکہ اعدائے موعودین بالخلافت اسکے مصداق ہین لہذا جب خلفائے ثلثہ کا موعودین بالخلافت ہونا ثابت ہو گیا اعدائے خلفائے ثلثہ کا اسکے مصداق ہونا واضح ہو گیا جس سے اعدائے خلفائے ثلثہ کا کفر اور فسق مین کامل ہونا آشکارا مجال انکار ہو گیا پس وانشگاف ہو گیا کہ صاحب مناقشہ کا یہ کہنا کہ ومن کفر الخ سے ظاہر ہی کہ اس آیت مین جن لوگون کو خلیفہ کرنے کا وعدہ ہی وہ لوگ بعد خلیفہ ہونیکے کفر یا کفران کرکے فسق مین کامل ہوجائین گے برعکس نہند نام زنگی کافور کا حساب ہی۔

جواب چہارم یہ کہ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون مین دو احتمال ہین ایک یہ کہ حسب وعدۂ الٰہیہ زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہونیکے بعد موعودین بالخلافت و الحکومت سے جو مرتکب کفر یا کفران کا ہوجائے وہ فسق مین کامل ہی دوسرا یہ

کہ موعودین بالخلافت کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہونے کے بعد موعودین بخلافت و غلبہ کے ائمۂ بحق و خلفاے راشدین ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے قبل سے مومنین صالحین ہونے اور پھر ہمیشہ مومنین صالحین رہنے اور دنیا سے مومنین صالحین جانے کے جو لوگ اقرار نکرین وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہین یہی دو احتمال ہین تیسرا کوئی احتمال نہین ہی اما احتمال اول پس خلاف مذہب اہل لعنت بھی ہی خلاف مذہب اہل سنت بھی خلاف مذہب محقق بھی اما خلاف مذہب اہل لعنت پس اسواسطے کہ اسمین شبہہ نہین ہی کہ موعودین بالخلافت وہ مومنین صالحین ہین جو کہ اس آیت کے لفظ الذین امنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت سے مراد ہین مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین مومنین صالحین آیت استخلاف کی نسبت لکھا ہی کہ نزد شیعہ مقصود از مومنین صالحین جناب علی مرتضیٰ و اولاد امجاد وی علیہ السلام اند انتہی اس عبارت سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ بزعم اہل لعنت اس آیت کے لفظ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت سے جو مومنین صالحین مراد ہین وہ دوازدہ امام ہین پس بزعم اہل لعنت موعودین بالخلافت دوازدہ امام ہین اور صاحب بوارق مجتہد فوائق نے صاحب قوت قدسیہ مصنف تحفۂ اثنا عشریہ کے استدلال بآیۂ مذکورہ کے جواب مین اولا یہ تمہید کی ہی کہ قرآن مین ظہور و بطون بہت ہوتے ہین لہذا بحکم حدیث ثقلین اخبار اہل بیت کی طرف رجوع کرنا چاہیے بعد اس تمہید کے لکھا ہی روی العیاشی باسنادہ عن علی ابن الحسین علیہما السلام انہ قرء الاٰیۃ و قال ھم واللہ شیعتنا اھل البیت یفعل ذلک بھم علی یدی رجل منا وھو مھدی ھذہ الامۃ الخ حاصل مفاد اس روایت کا یہ ہی کہ امام زین العابدین نے اس آیت کو پڑھکے فرمایا کہ قسم ہی خدا کی موعودین بالخلافت باین آیت ہم گروہ اہل بیت ہین پورا کریگا اللہ اسکو اوپر دونون ہاتھ ایک رجل کے ہم گروہ اہل بیت سے وہ مہدی امت ہی پس معلوم ہوا کہ بزعم اہل لعنت موعودین بالخلافت اہل بیت ہین جن سے صدور کفر و کفران حسب مزعوم اہل لعنت محال ہی جس سے عیان مثل روز روشن ہوگیا کہ موعودین بالخلافت بآیۂ مذکورہ کا مصداق ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون ہونا خلاف مذہب اہل لعنت ہی اما خلاف مذہب اہل سنت پس اسواسطے

کہ مفسرین و متکلمین اہل سنت نے تصریح کی ہی کہ اول جن اشقیا نے اس نعمت عظیمہ کا کفران کیا ہی وہ قاتلان عثمان ہین اما خلاف مذہب محقق پس اسواسطے کہ ابھی جواب بالا مین جو مبین ہو چکا ہی اُس سے ظاہر ہی کہ خود اس آیت مین حق تعالی نے یہ شہادت دی ہی کہ موعودین بالخلافت ایمان کامل سے سرفراز اور اعمال صالحہ سے ممتاز ہین اور آیندہ ہمیشہ ایمان کامل اور اعمال صالحہ سے سرفراز و ممتاز رہین گے کبھی کفر و کفران کے مرتکب نہونگے پس عیان کالشمس فی المعان ہو گیا کہ احتمال اول یعنی موعودین بالخلافت سے کسیکا مصداق ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون ہونا خلاف مذہب اہل لعنت بھی ہی خلاف مذہب اہل سنت بھی خلاف مذہب محقق بھی لہذا احتمال ثانی یعنی موعودین بالخلافت کے معاندین و منکرین کا مصداق ومن کفر بعد ذلک فاُولئک هم الفاسقون ہونا متیقن ہو گیا بدین وجہ بھی صاحب مناقشہ کا یہ کہنا کہ اس آیت مین جن لوگون کو خلیفہ کرنے کا وعدہ ہی وہ لوگ بعد خلیفہ ہونے کے کفر یا کفران کر کے فسق مین کامل ہو جائین گے برعکس نہند نام زنگی کافور کا حساب ہی۔

جواب پنجم یہ کہ جو اس آیت مین موعود بالخلافت ہوگا اُسکی خلافت مغتصبہ و متغلبہ نہو گی بلکہ اُسکے حق ہو گی اور اُسکے لیئے موعودہ من اللہ باین آیت اللہ ہو گی اور اس آیت سے اُسکے لیے ثابت ہو گی اور جو خلافت آیت یا حدیث متواتر سے ثابت ہوتی ہی وہ خلافت حقہ راشدہ ہوتی ہی اور خلافت حقہ راشدہ کفر و کفران کے ساتھ ایک وقت ایک ذات مین جمع نہین ہوتی ہی کما ہو المقرر عند الفریقین لہذا موعودین بالخلافت باین آیت مصداق ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون نہین ہو سکتے ہین بلکہ موعودین بالخلافت کے معاندین و منکرین اسکے مصداق ہین لہذا جب یہ معین ہو گیا کہ موعودین بالخلافت خلفاے ثلثہ ہین تب یہ متیقن ہو گیا کہ خلفاے ثلثہ کے معاندین و منکرین ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون کے مصداق ہین بدین وجہ بھی صاحب مناقشہ کا یہ کہنا کہ اس آیت مین جن لوگون کو خلیفہ کرنیکا وعدہ ہی وہ لوگ بعد خلیفہ ہونیکے کفر یا کفران کر کے فسق مین کامل ہو جائین گے برعکس نہند نام زنگی کافور کا حساب ہی۔

مناقشۂ دہم جناب اجتہاد مآب تشئید المبانی مین فرماتے ہین کہ اگر بنظر انصاف ملاحظہ فرمایند خلافت عثمان بسبب مخالفت اہل مصر وعدم شرکت اہل مدینہ تا آنکہ نوبت بقتل رسید مصداق تمکین دین نیست انتہی حاصل مفاد اس عبارت کا یہ ہی کہ اہل مصر نے عثمان کی مخالفت کی اور اہل مدینہ نے عثمان کی شرکت نہ کی حتی کہ قتل کی نوبت پہونچی لہذا خلافت عثمان مصداق تمکین دین نہین ہوسکتی ہی۔

جواب اول یہ کہ آیہ کریمہ فمنهم من يمشي على بطنه ومنهم من يمشي على رجلين ومنهم من يمشي على اربع کی نسبت مفسرین فریقین نے لکھا ہی کہ جو حیوان اقسام ثلثہ مذکورہ آیہ مین داخل نہین ہی وہ نادر کالمعدوم ہی لائق اعتبار نہین ہی اسی طور سے خلافت ذی النوریہ کے فتوحات عظیمہ وغلبات شدیدہ بر اہل کینہ کے مقابلے مین وہ بلوا جو بالکل آخر عمر مین ذی النورین کے ہوا ہی جسمین ذی النورین شہید ہوے ہین ضرور نادر کالمعدوم ہی لائق اعتبار نہین ہوسکتا ہی لہذا خلافت ذی النوریہ بھی مثل خلافت صدیقیہ وفاروقیہ کے مصداق آیت استخلاف ہوسکتی ہی اور رہی۔

جواب دوم یہ کہ مقدمۂ شہادت ذی النوریہ مین اہل مدینہ کا ذی النورین کے شریک نہو نا کذب صریح وبہتان فضیح ہی کیونکہ جب بلوائیون نے بلوا برپا کیا مہاجرین وانصار ودیگر اہل مدینہ نے کہا کہ ان بلوائیون نے ہماری تلوار سے بیتاب ہوکر اسلام قبول کیا ہی اب اپنی ہستی کو بھول گئے آپ منع نہ کیجیے ہم ان لوگونکی ہستی پھر ان لوگون کو یاد دلادین حضرت عثمان نے کہا کہ اگر عثمان کی خوشی چاہتے ہو تو عثمانکی حیات مین ان بلوائیون سے نہ بولو اسکا سبب اشتراط ظہور امام کی بحث مین مبین ہوچکا پس مہاجرین و انصار ودیگر اہل مدینہ نے مع حضرت علی کے یہ تجویز کیا کہ خانۂ عثمان کے در پر چند آدمی حفاظت کیواسطے رہا کرین چنانچہ ایک دن علی مرتضی نے حسنین علیہما السلام کو متعین کردیا بلوائیون نے جب دیکھا کہ درخانہ سے گذر مشکل ہی تب دوسری طرف سے بزدلی وپوشیدگی دیوار مین نقب لگاکر اپنا کام پورا کیا یعنے حضرت ذی النورین کو شہید کیا بعد اطلاع کے علی مرتضی نے بہت خفا ہوکے حسنین کو تھپڑ مارا اور کہا کہ کیسے بیخبر تھے کہ جسکی حفاظت کررہے تھے وہ شہید ہوگئے اور تمکو خبر نہوئی اس بیان سے خوب واضح ہوگیا کہ مقدمۂ شہادت ذی النوریہ مین اہل مدینہ ضرور حضرت عثمان کے شریک تھے لیکن

جس طور سے ابن ملجم نے بذردی و پوشیدگی علی مرتضی کو شہید کیا اُسی طور سے بلوائیون نے بذردی و پوشیدگی ذی النورین کو شہید کیا پس جس طور سے واقعۂ شہادت علویہ سے کوئی کہ نہین سکتا ہی کہ مقدمۂ قتل علی مین کوئی علی کا شریک نہوا اُسی طور سے واقعۂ شہادت ذی النوریہ سے کوئی نہین کہہ سکتا ہی کہ مقدمۂ قتل عثمان مین کوئی عثمان کا شریک نہو الهذا بنظر واقعۂ شہادت ذی النوریہ کے یہ کہنا کہ خلافت عثمان مصداق تمکین دین نہین ہوسکتی ہی ابلہی یا ابلہ فریبی سے خالی نہین ہی اور یہ واقعہ بالکل آخر عمر ذی النورین مین ہوا تھا اور اس سے پہلے خلافت ذی النوریہ مین عرصۂ دس گیارہ برس تک برابر فتوحات عظیمہ و غلباب شدیدہ براہل کینہ ہوتے رہے لہذا مثل خلافت صدیقیہ و فاروقیہ کے خلافت ذی النوریہ بھی مصداق آیت استخلاف ہوسکتی ہی اور رہی۔

جواب سوم یہ کہ مدعا یہ ہی کہ اس آیت سے حقیقت و راشدیت ہرسہ خلافت ثابت ہی اور بفرض محال اگر خلافت ذی النوریہ مصداق تمکین دین نہین ہوسکتی ہی تو اس آیت کے مصداق ہونیکی وجہ سے حقیت و راشدیت خلافت صدیقیہ و فاروقیہ ثابت ہوکر خلافت فاروقیہ کے فرع ہونیکی وجہ سے حقیت و راشدیت خلافت ذی النوریہ بھی ثابت ہوگی پس مثل خلاقت صدیقیہ و فاروقیہ کے درصورت مصداق تمکین دین ہونے خلافت ذی النوریہ کے حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت ثابت بدلالت مطابقت آیت ہی اور درصورت مصداق تمکین دین نہونے خلافت ذی النوریہ کے حقیت و راشدیت خلافت صدیقیہ و فاروقیہ ثابت بدلالت مطابقی آیت اور حقیت و راشدیت خلاقت ذی النوریہ ثابت بدلالت التزامی آیت ہی بہرحال اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت ہونا ایسا نور قلل طور ہی کہ مجتہد صاحب کا یہ مناقشہ بلکہ کل مناقشات اہل لعنت اُس نور کے آگے حجاب خانۂ عنکبوت ہی جس سے وہ نور کسی طرح نہین ہوتا ہی مستور۔

جواب چہارم یہ کہ بارہا چندبار مُبیَّن ہوچکا ہی کہ جس خلافت مین تین امرون کا اجتماع ہوا ہی وہ خلافت مصداق آیت استخلاف ہی امر اول خلیفہ کا کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا امر دوم خلافت کا بعد نزول آیہ مذکورہ ہونا امر سوم زمانۂ خلافت مین خلیفہ اور گروہ خلیفہ کو برا عداء غلبہ ہونا

اور مجتہد صاحب کا یہ مناقشہ اشارہ بتا رہا ہی کہ خلافت صدیقیہ وفاروقیہ مین کل امور ثلثہ مذکورہ موجود تھے لہذا اس آیت کے مصداق ہو سکتے ہین اور ہین اور صراحۃً بتا رہا ہی کہ خلافت ذی النوریہ مین امرین اولین موجود تھے اور امر سوم مفقود لہذا اس آیت کے مصداق نہین ہو سکتی ہی اور نہین ہی پس اقسم اثم بکمال ادب عرض کرتا ہی کہ جب خلافت صدیقیہ وفاروقیہ اس آیت کے مصداق ہو سکتی ہین اور ہین تب اس آیت سے حقیت و راشدیت خلافت صدیقیہ وفاروقیہ ثابت ہو کر خلافت بلافصل علی باطل ہو گئی مذہب اہل لعنت خاک مین مل گیا اب کہیے کہ بزعم مجتہد صاحب خلافت ذی النوریہ اگر مصداق تمکین دین نہین ہو سکتی ہی تو مجتہد صاحب کو کیا ملا یہی ملا کہ جب اس آیت سے خلافت بلافصل حضرت علی باطل ہو گئی مذہب اہل لعنت خاک مین مل گیا جب مذہب اہل لعنت خاک مین مل گیا مذہب اہل سنت حق ہو گیا جب مذہب اہل سنت حق ہو گیا حقیت ہر سہ خلافت ثابت ہو گئی خلافت ذی النوریہ مصداق تمکین دین ہو یا نہو۔

جواب پنجم یہ کہ بجواب مناقشہ نہم اس آیت کے وجوہ دلالت بر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کو جو بنظر غور دیکھ لیگا اُسکو معلوم ہو جائے گا کہ اس آیت کے اکثر وجوہ دلالت بر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت خلافت کے مصداق تمکین دین ہونے پر موقوف نہین ہی لہذا مجتہد صاحب کا یہ کہنا کہ خلافت عثمان مصداق تمکین دین نہین ہو سکتی ہی محض اُن وجہون سے کور چشمی یا چشم پوشی ہی ایسی چشم پوشی و کور چشمی سے اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ضعیف نہین ہو سکتا ہی بلکہ زیادہ قوی ہوتا ہی ان سب باتون سے اگر درگذر کیا جائے تو فقط اس وجہ سے یہ مناقشہ جاے تماشا ہی کہ بالکل آخر عمر مین حضرت ذی النورین کے جو بلوا ہوا ہی جس مین وہ حضرت شہید ہوے ہین جو اُن حضرت کے مرض موت کے حکم مین ہی اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ خلافت ذی النوریہ مصداق تمکین دین نہین ہو سکتی ہی اور اُس سے پہلے خلافت ذی النوریہ مین جو عرصہ دس گیارہ برس تک برابر فتوحات عظیمہ و غلبات شدیدہ بر اہل کینہ ہوئے ہین اور سلطنت اسلام مین وسعت اور ملت اسلام مین قوت ہوئی ہی اُس سے یہ نہین ثابت ہوتا ہی کہ خلافت ذی النوریہ مصداق تمکین دین ہو سکتی ہی ان هذا لشی عجاب فاعتبروا یا اولی الالباب۔

مناقشہ یازدہم سقیفہ مین قبل بیعت ابوبکر انصار نے مہاجرین سے کہا تھا کہ منا امیر و منکم امیر

ایک امیر ہم سے ایک امیر تم سے۔ ابو بکر نے کہا کہ رسول خدا نے فرمایا ہی الائمۃ من القریش غیر قریش امام نہین ہو سکتا ہی پس اگر یہ آیت مثبت خلافت ہوتی تو اُسوقت کوئی خلیفہ یا کوئی طرفدار خلفا ضرور تمسک کرتے حدیث مذکور کے دامن مین ہاتھ نہ مارتے یہ وہ مناقشہ ہی جسکو مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین اور مجتہد صاحب نے بوارق و تشئید المبانی مین ارقام فرمایا ہی تشئید المبانی کی عبارت یہ ہی وقتیکہ انصار گفتہ بودند منا امیر و منکم امیر و زبیر وغیرہ انکار بیعت نمودہ بودند البتہ احد الخلفامی گفت کہ ما بموجب وعدہ الٰہی خلیفہ ہستیم انکار شما بیوجہ است و دست بدامن الائمۃ من القریش نمی زد انتہی بلفظہ۔

جواب اول یہ کہ غزوہ خیبر مین دوسرے دن شام کو آنحضرت علیہ التحیۃ نے فرمایا لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ کرار اغیر فرار یفتح اللہ علی یدایہ بیشک ضرور دینگے ہم نشان بروز فردا محبوب و محب خدا و رسول مرد کرار غیر فرار کو فتح دیگا اللہ اسکے دونون ہاتھون پر **ف** باتفاق فریقین موعود برایت و ظفر باین قول خیر البشر علی مرتضی ہین لیکن اس مناقشہ سے اسمین یہ کلام پیدا ہوتا ہی کہ بعد صدور اس حدیث کے دوسرے دن جسوقت تک جناب امیر کو نشان جنگ نہین ملا تھا اور آنجناب کے ہاتھون پر فتح خیبر نمایان نہین ہوا تھا اُسوقت تک کل مجاہدین خیبر جن مین اصحاب مقبولین اہل لعنت بھی تھے بہت غور و فکر کرتے رہے اور آپسمین پوچھ پاچھ کرتے رہے کہ موعود برایت و ظفر باین قول خیر البشر کون ہی اور بہت لوگ اسکے اُسکے نام لیتے رہے علی مرتضی کا نام کسی نے نہ لیا نہ کسیکا خیال علی مرتضی کی طرف گیا پس اگر علی مرتضی موعود برایت و ظفر باین قول خیر البشر ہوتے تو اُس وقت اصحاب مقبولین اہل لعنت ضرور کہتے کہ موعود برایت و ظفر باین قول خیر البشر علی بن ابی طالب ہین تم لوگون کا ادھر اُدھر خیال دوڑانا اور اُسکا اسکا نام لینا بیوجہ ہی پس جو جواب اس کلام کا ہوگا وہی جواب اس مناقشہ کا ہوگا اور حل مقام یہ ہی کہ جس طور سے بعد صدور اس حدیث کے جسوقت تک جناب امیر کو نشان جنگ نہین ملا تھا اور آنجناب کے ہاتھون پر فتح خیبر نمایان نہین ہوا تھا اُسوقت تک آنجناب کا موعود برایت و ظفر باین قول خیر البشر ہونا کسی کو معلوم نہ تھا اسی سے اُسوقت تک کسی نے نہین کہا کہ موعود برایت و ظفر باین قول خیر البشر علی بن ابی طالب ہین اگر کوئی کہتا تو قابل اعتبار اولی الابصار نہوتا

لیکن صدور اس قول کے دوسرے دن جسوقت آنجناب کو نشان جنگ ملا اور آنجناب کے ہاتھون پر فتح خیبر نمایان ہوا اُسکے بعد آنجناب کا موعود برایت و ظفر باین قول خیر البشر ہونا معلوم ہوگیا اور آنجناب کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے پر اس حدیث مین دلالت پیدا ہوگئی اُس سے پہلے نہ تھی اسی سے آنجناب کے مقدمہ مین جو اس حدیث سے استدلال کرتا ہی وہ صدور اس حدیث کے دوسرے دن آنجناب کو نشان جنگ ملنے اور آنجناب کے ہاتھون پر فتح خیبر نمایان ہونے کا ذکر ضرور کرتا ہی اسی طور سے بعد نزول آیت استخلاف کے جسوقت تک کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے کسی کو خلافت و غلبہ دونو کا مجموعہ حاصل نہین ہوا تھا اُسوقت تک کسیکو معلوم نہ تھا کہ موعودین بالخلافت بآیت استخلاف کون لوگ ہین اسی سے سقیفہ کے روز بلکہ اسکے بعد بھی جسوقت تک کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے کسیکو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل نہین ہوا تھا اُسوقت تک مقدمۂ خلافت مین آیت استخلاف کا نام بھی نہین لیا گیا اگر کوئی نام لیتا تو قابل اعتبار اولی الابصار نہوتا لیکن جب نزول آیت استخلاف کے چند سال بعد کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے یکے بعد دیگرے ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت ہوئی اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ ہوا اور بجز خلفائے ثلثہ کے کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے اور کسی مین خلافت و غلبہ کا اجتماع نہوا اُسکے بعد صرف خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا موعود بالخلافت بآیت استخلاف ہونا معلوم ہوگیا اور اس آیت مین دلالت بر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پیدا ہوگئی اُس سے پہلے نہ تھی اسی سے مقدمۂ خلافت مین جب اس آیت سے استدلال کیا جاتا ہی تب ہر سہ خلیفہ کا کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے ہونے اور بعد نزول آیت استخلاف کے یکے بعد دیگرے زمین مین خلیفہ ہونے اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونے اور بعد خلفائے ثلثہ کے کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے کسی اور مین خلافت و غلبہ کا اجتماع نہونیکا ذکر ضرور کیا جاتا ہی اگر کوئی اپنے کو کور چشم اور کر گوش بنا کے اُسکو آنکھون سے نہ دیکھے اور کانون سے نہ سنے اور یہی کہتا جائے کہ اگر اس آیت سے خلافت خلفائے ثلثہ ثابت ہوتی تو سقیفہ مین خلیفۂ اول حدیث الائمة من القریش کے دامن کیون پکڑتے اس آیت سے کیون تمسک نکرتے تو اُسکا علاج بجز خدا کے کوئی نہین کر سکتا ہی بالجملہ جس طرح بوجہ زمرۂ رجال سے ہونے

جناب امیر کے خیبر مین تیسرے روز آنجناب کو نشان و فتح ملنے کے بعد مقدمۂ آنجناب مین حدیث مذکور سے استدلال کرنا صحیح ہوا ہی قبل اُسکے صحیح نہ تھا اُسی طرح بوجہ ہونے ہر سہ خلیفہ کے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین ابراعدا پر غلبہ ہونے کے بعد مقدمۂ خلافت مین آیۂ مذکورہ سے استدلال کرنا صحیح ہوا ہی قبل اُسکے صحیح نہ تھا اسی سے سقیفہ مین آیۂ مذکورہ کا ذکر نہین آیا تھا لیکن جسطور سے خیبر مین جناب امیر کو نشان اور فتح ملنے کے قبل حدیث مذکور کے ساتھ آنجناب کے ذکر نہ آنے سے آنجناب کو خیبر مین نشان اور فتح ملنے کے بعد آنجناب کا صدور حدیث مذکور کے پیشتر سے محبوب و محب خدا و رسول ہونے پر حدیث مذکور کے قطعیت الدلالت ہونے مین مجال لاولم نہین ہی اُسی طور سے ہر سہ خلیفہ کو خلافت و غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہونے کے قبل سقیفہ مین یا اور کسی مقام و ایام مین آیۂ مذکورہ کے ساتھ کسی خلیفہ کے ذکر نہ آنے سے ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہونے کے بعد ہر سہ خلیفہ کا حصول غلبہ کے پیشتر سے امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ پیشتر سے مومن صالح ہونے اور بعد نزول آیۂ مذکورہ تا دم مرگ ہمیشہ مومن صالح رہنے اور مومن صالح راہی ملک بقا ہونے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کا نہایت سرکش کافر ہونے پر آیۂ مذکورہ کے قطعیت الدلالت ہونے مین مجال لاولم نہین ہی لہذا مجتہد صاحب کا یہ مناقشہ بھی خاک سیاہ ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ثابت و قائم رہا اور رہمیشہ رہے گا۔

جواب دوم یہ کہ جناب امیر نے اس آیت کو زمانۂ خلفاے ثلثہ پر محمول کیا ہی چنانچہ مناقشۂ یکم کے جواب مین حضرات اہل لعنت کی ایسی قوی روایتون سے واضح ہوچکا ہی کہ آجتک کسی اہل لعنت کو اُن روایتو کی صحت و قوت سے انکار کرنیکی جرأت نہین ہوئی لہذا سقیفہ کے روز مقدمۂ خلافت مین آیت استخلاف سے تمسک نکرنا آیت استخلاف کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونیکی منافی نہین ہوسکتا ہی بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بیخ و بُن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ ثابت و قائم رہیگا۔

مناقشۂ دوازدہم اگر یہ آیت مثبت خلافت ہوتی تو خلافت کے واسطے شورے کی ضرورت

کیون ہوتی اور شورے سے کیون خلیفہ مقرر ہوتا اس آیت کے حکم سے کیون خلیفہ مقرر نہوتا۔

جواب اول یہ کہ مناقشہ تیم کے جواب مین اس آیت کی دلالت برحقیت وراشدیت ہر سہ خلافت کی وجہ دہم مین واضح ہوچکا ہی کہ جناب امیر نے اس آیت کو زمانۂ خلفاے ثلثہ پر محمول کیا ہی اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی اور حسب تصریح شارح نہج البلاغت ابن میثم بحرانی اثنا عشری بحکم اس آیت کے آنجناب نے جماعت فاروقیہ کی نسبت فرمایا ہی کہ اللہ نے اس جماعت کو غالب کردینے کا وعدہ دیا ہی پس اگر ہر سہ خلیفہ موعود بخلافت و غلبہ بآیہ مذکورہ نہوتے تو آنجناب آیۂ مذکورہ کو زمانۂ خلفاے ثلثہ پر کیون محمول کرتے اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت کیون دیتے اور حسب تصریح ابن میثم بحرانی اثنا عشری آنجناب بحکم اس آیت کے جماعت فاروقیہ کی نسبت یہ کیون فرماتے کہ اللہ نے اس جماعت کو غالب کردینے کا وعدہ دیا ہی درحقیقت جناب امیر کا اس آیت کو زمانۂ خلفاے ثلثہ پر محمول کرنے کے بعد اس آیت کا مثبت حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت ہونے سے انکار کرنا آنجناب کو تفسیر آیت قرآنیہ مین خاطی بنانا ہی جو کہ حسب مزعوم اہل لعنت صریح کفر ہی پس جناب امیر کی تخطیہ کرکے حسب مزعوم خود دائرۂ کفار مین داخل ہونا حضرات اہل لعنت کو گوارا ہی حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت ثابت ہونا ان حضرات کو گوارا نہین ہی اسی کو اختیار نار بر عار کہتے ہین اہل بصیرت کے نزدیک اس قسم کا اختیار نار بر عار سے اس آیت کا مثبت حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت ہونا ضعیف نہین ہوتا ہی بلکہ زیادہ قوی ہوتا ہی۔

جواب دوم یہ کہ حدیث رایت یعنی قول آنحضرت علیہ التحیۃ لاعطین الرایۃ الخ باتفاق فریقین جناب امیر کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر قطعیت الدلالت ہی لیکن جسطورسے آیت استخلاف یعنی قول خالق بریت وعد اللہ الذین امنوا منکم الخ کا حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہونے مین یہ مناقشہ پیدا کیا گیا ہی اسی طور سے حدیث مذکور کا جناب امیر کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر قطعیت الدلالت ہونے مین یہ کلام پیدا ہوتا ہی کہ اگر حدیث مذکور آنجناب کے محبوب و محب خدا ورسول ہونے پر قطعیت الدلالت ہوتی تو خیبر مین آنجناب کو نشان و فتح ملنے کے قبل کل مجاہدین خیبر تعیین مراد و مورد حدیث مذکور مین بغایت مبالغہ کیون خوض و غوص کرتے اور ادھر ادھر خیال دوڑاتے

اور اسکا اُسکا نام لیتے علی مرتضی کی طرف کیون کسی کا خیال نہ جاتا علی مرتضی کا نام کیون کوئی نہ لیتا اگر علی مرتضی کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر حدیث مذکور مین دلالت ہوتی تو اُسی دلالت سے علی مرتضی کا مورد و مراد حدیث مذکور ہونا کیون معین و متیقن نہوتا پس جو جواب اس کلام کا ہوگا وہی جواب اس مناقشہ کا ہوگا اگر اس کلام کا یہ جواب دیا جائے کہ خیبر مین جناب امیر کو نشان و فتح ملنے کے بعد آنجناب کا مورد و مراد حدیث مذکور ہونا معلوم ہوا ہی اور حدیث مذکور مین آنجناب کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر دلالت قطعیہ پیدا ہوئی ہی اُس سے پہلے نہ آنجناب کا مورد و مراد حدیث مذکور ہونا معلوم تھا نہ آنجناب کے محبوب و محب خدا ورسول ہونے پر حدیث مذکور مین دلالت تھی بدینوجہ اُس سے پہلے تعیین مورد و مراد حدیث مذکور مین خوض و غوص کی ضرورت تھی اور خائضین و غائصین کا ادھر اُدھر خیال جانا اور اسکا اُسکا نام لینا وقوع مین آیا تھا لیکن خیبر مین آنجناب کو نشان و فتح ملنے کے بعد آنجناب کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر حدیث مذکور کے قطعیت الدلالت ہونے مین مجال لا و لم نہین ہی تو اس مناقشہ کا یہ جواب قبول کیا جائے کہ ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہونے کے بعد ہر سہ خلیفہ کا موعود بالخلافت بآیت استخلاف ہونا معلوم ہوا ہی اور آیۂ مذکورہ مین دلالت قطعیہ بر حقیت و راشدیت خلافت صدیقیہ و فاروقیہ و ذی النوریہ پیدا ہوئی ہی اُس سے پہلے نہ ہر سہ خلیفہ کا موعود بالخلافت بآیۂ مذکورہ ہونا معلوم تھا نہ حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر آیۂ مذکورہ مین دلالت تھی بدینوجہ اُس سے پہلے تعیین خلیفہ مین شورے کی ضرورت تھی اور شورے سے خلیفہ مقرر ہونا وقوع مین آیا ہی لیکن ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانہ مین غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہونے کے بعد ہر سہ خلیفہ کا حصول غلبہ کے پیشتر سے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے پر آیۂ مذکورہ کے قطعیت الدلالت ہونے مین مجال لا و لم نہین ہی بدینوجہ یہ مناقشہ بھی بیخ و بن سے منہدم ہو گیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ ثابت و قائم رہے گا۔

مناقشہ سیزدہم کلام خلیفۂ رسول مین ہے اگر رسول خدا ابوبکر کو خلیفہ کرتے تو ابوبکر خلیفۂ رسول ہوتے اذ لیس فلیس پس ثلثہ مین کسی کا خلیفۂ رسول ہونا نہ اس آیت سے ثابت ہو سکتا ہی نہ اور کسی آیت یا حدیث سے

یہ وہ مناقشہ ہی جسکو مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین اور اُن کے صاحبزادے نے تحفۃ الاثنعریہ مین مرتب کیا ہی۔

جواب اول باتفاق فریقین ثابت ہی کہ رسولخدا نے یہ خبر دی ہی کہ عادلون کی بادشاہت ہوگی اور یہ بھی خبر دی ہی کہ ظالمون کی بادشاہت ہوگی اور یہ بھی خبر دی ہی کہ ہماری نسل سے ایک کو تمام زمین کی بادشاہت ہوگی اور وہ عدل سے زمین کو پُر کریگا اور اُس سے پہلے تمام زمین ظالم بادشاہون کے ظلم سے پُر رہیگی اور یہ خبر دینا خلیفہ کرنا نہین ہی کیونکہ ظالم کو خلیفہ کرنا رسول کا کام نہین ہی پس رسول خدا نے خلافت امام مہدی کی خبر دی ہی لیکن رسولخدا نے امام مہدی کو خلیفہ نہین کیا ہی جیسا کہ انبیاے سابقین نے نبی آخرالزمان کی خبر دی ہی لیکن انبیاے سابقین نے نبی آخرالزمان کو نبی نہین کر دیا ہی پس بغیر خلیفہ کرنے رسول کے امام مہدی کیون خلیفہ رسول ہو سکتے ہین اور بغیر خلیفہ کرنے رسول کے ابوبکر کیون خلیفۂ رسول نہین ہو سکتے ہین بجز اسکے کیا کہا جائے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔

جواب دوم حضرات اہل لعنت جن آیات قرآنیہ سے بزعم خود حضرت علی کا بلافصل خلیفۂ رسول ہونا ثابت کرتے ہین اُن آیتون مین رسولخدا کا شیر خدا کو خلیفہ کرنے کا کوئی ذکر نہین ہی چنانچہ خود حضرات استدلال بآیہ انما ولیکم اللہ مین بیان کرتے ہین کہ اللہ نے علی کو ولی مقرر کیا ہی یہ نہین بیان کرتے ہین کہ رسول نے علی کو ولی مقرر کیا ہی پس بزعم امامیہ جو بحکم آیہ انما ولیکم اللہ علی کو اللہ نے ولی مقرر کیا ہی نہ رسول نے اُس سے علی کا خلیفۂ رسول ہونا کیون ثابت ہوتا ہی اور بحکم آیت استخلاف ہر سہ خلیفہ کو جو اللہ نے خلیفہ کیا ہی اُس سے ہر سہ خلیفہ کا خلیفۂ رسول ہونا کیون نہین ثابت ہوتا ہی بجز اسکے کیا کہا جائے کہ یہ دیدہ و دانستہ عوام کی راہ زنی کرنا ہی۔

جواب سوم کتب لغت بیک طرف منتخب کے باب استفعال مین بھی لکھا ہی کہ الاستخلاف کسی را بجای خویش یا بجای دیگر نشانیدن انتہی اس عبارت سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ مثلاً زید نے اگر کسی کو اپنا جانشین کیا تو وہ شخص بھی خلیفۂ زید ہی اگر زید نے کسی کو اپنا جانشین نہ کیا بلکہ بعد زید کے اور کسی نے کسی شخص کو زید کا جانشین کیا تو وہ شخص بھی خلیفہ زید ہی اور عرف عام بھی اسکے مطابق ہی

اور بعد رسول خدا کے اللہ جل جلالہ نے بھی ہر سہ خلیفہ کو جانشین رسول کیا ہی اور مہاجرین والضار نے بھی
چنانچہ ابھی مناقشہ آتیہ کے جواب مین معلوم ہوگا پس لغت کی راہ سے بھی عرف عام کی راہ سے بھی
ہر سہ خلیفہ کا خلیفۂ رسول ہونا ثابت ہی بغیر خلیفہ کرنے رسول کے لہذا مولوی صاحب موصوف کا یہ فرمانا
کہ اگر رسولخدا ابو بکر کو خلیفہ کرتے تو ابو بکر خلیفۂ رسول ہوتے اذلیس فلیس سوائے جاہلی یا جاہلون کی
راہ زنی کے کیا ہو سکتا ہی۔

جواب چہارم منتخب اور صراح مین ہی خلافت بالکسر بجاے کسے بودن درکارے انتہی اس عبارت
سے آشکار نامجال انکار ہی کہ خلافت کے معنے ہین کسیکا کسی کام مین کسی کی جگہہ پر ہونا یہ قید نہین ہی کہ جسکی جگہہ
ہو اُسکے کرنے سے ہو بلکہ عام ہی اس سے کہ اُسکے کرنے سے ہو یا اُسکے بعد اور کسیکے کرنے سے ہو یا بغیر
کرنے کسیکے ہو یہی عرف عام بھی ہی اور بعد رسولخدا کے یکے بعد دیگر ہر سہ خلیفہ اشاعت دین و تنفیذ احکام
شرع متین مین رسولخدا کی جگہہ پر ہوئے اللہ کے کرنے سے بھی اور مہاجرین والضار کے کرنے سے بھی
چنانچہ ابھی مناقشہ آتیہ کے جواب مین واضح ہوگا لہذا موافق لغت کے بھی اور موافق عرف عام کے بھی
ہر سہ خلیفہ کا خلیفۂ رسول ہونا بے شبہ ثابت ہی بدینوجہ بھی مولوی صاحب موصوف کا یہ فسانہ کہ اگر
رسول خدا ابو بکر کو خلیفہ کرتے تو ابو بکر خلیفۂ رسول ہوتے اذلیس فلیس محض نادانی یا شیطانی
کا ترانہ ہی۔

جواب پنجم یہ کہ ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفۂ راشد و خلیفۃ اللہ ہونا ثابت ہونے کے بعد بفرض محال
اگر خلیفۂ رسول ہونا ثابت نہو گا تو نہ اہل لعنت کا نفع ہی نہ اہل سنت کا نقصان لہذا یہ مناقشہ ہی
دیوانے کا ہذیان۔

مناقشۂ چہاردہم اس آیت مین اللہ نے خلیفہ کرنے کا وعدہ کیا ہی اور ابو بکر کو عمر نے خلیفہ کیا ہی
نہ اللہ نے اور عمر کو ابو بکر نے خلیفہ کیا ہی نہ اللہ نے اور عثمان کو عبد الرحمن بن عوف وغیرہ نے خلیفہ کیا ہی
نہ اللہ نے لہذا ثلثہ مین کوئی موعود بخلافت و غلبہ بآیۂ مذکورہ نہین ہو سکتا ہی یہ مناقشہ بھی مولوی
عمار علی صاحب کے دفع المغالطہ مین موجود ہی۔

جواب یہ کہ اہل لعنت کی کتاب نہج البلاغت مین ہی کہ جناب امیر اپنے نامہ بنام معاویہ مین فرماتے ہین بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر و عمر و عثمان علی ما بایعوھم فلم یکن للشاھد ان یختار ولا للغائب ان یرد فانما الشوری للمھاجرین والانصار انتہی حاصل اسکا یہ ہی کہ جناب امیر معاویہ سے فرماتے ہین کہ جن لوگون نے جس بنا پر ابوبکر و عمر و عثمان کی بعیت کی تھی اُن لوگون نے اُسی بنا پر میری بعیت کی ہی پس نہ کوئی حاضر اور کسی کو پسند کر سکتا ہی نہ کوئی غائب اسکو رد کر سکتا ہی کیونکہ شوری خاص ہی مہاجرین و انصار کے لیے یعنے شوری کرکے امام مقرر کرنے کا اختیار مہاجرین و انصار کو ہی اور کسیکو نہین ہی **ف** اس کلام داماد خیر الانام سے طشت از بام ہی کہ فقط عمر کا ابوبکر کو خلیفہ کرنا اور فقط ابوبکر کا عمر کو خلیفہ کرنا اور فقط مع عبدالرحمن بن عوف کے چند اشخاص قلیلہ کا عثمان کو خلیفہ کرنا محض دروغ بیفروغ ہی ایسے دروغ بیفروغ سے اس آیت کا ثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ضعیف نہین ہو سکتا ہی بلکہ زیادہ قوی ہوتا ہی اگر یہ مناقشہ کیا جائے کہ اس آیت مین اللہ نے خلیفہ کرنے کا وعدہ کیا ہی اور پیغمبر کے بعد دیگر ہر سہ خلیفہ کو مہاجرین و انصار نے خلیفہ کیا ہی نہ اللہ نے لہذا اس آیت مین کوئی خلیفہ موعود بالخلافت نہین ہو سکتا ہی تو

جواب اول یہ کہ خود مولوی صاحب نے اسے دفع المغالطہ مین اور مجتہد صاحب نے بوارق مین تصریح کی ہی کہ اس آیت مین خلیفہ کرنے سے زمین مین بادشاہ کرنا مراد ہی اور یہ وعدہ زمانہ امام مہدی مین پورا ہوگا اور یہ بھی حضرات اہل لعنت کا بیان ہی کہ جسوقت امام مہدی ظاہر ہونگے اسوقت چالیس مومن امام کے ساتھ ہو جائینگے اُنھین چالیس مومنون کو لیکے امام جہاد شروع کرینگے اور جہاد کرکے تمام زمین پر تسلط حاصل کرینگے پس جس طور سے اہل سنت خیر البریہ کے استدلال بآیت استخلاف مین جناب مولوی صاحب موصوف نے یہ مناقشہ پیدا کیا ہی اُسی طور سے اس بیان اہل لعنت مین یہ کلام پیدا ہوتا ہی کہ چالیس آدمی مل کے امام مہدی کو خلیفہ کرینگے بعدہ امام زمان بزور سیف و سنان اعوان رفتہ رفتہ تمام زمین پر تسلط حاصل کرلینگے حسب وعدہ آیت استخلاف اللہ کا خلیفہ کرنا کجا پس جو جواب اس کلام کا اولیائے مولوی صاحب تجویز کرین وہی جواب اس مناقشہ کا قبول کرین

اگر کہا جائے کہ جو لوگ امام مہدی کو خلیفہ کرینگے اُن لوگون کے خلیفہ کرنے کے پردے مین اللہ کا خلیفہ کرنا ضرور واقع ہی کوئی با ایمان عاقل ذی حیا اس سے انکار نہین کرسکتا ہی کیونکہ احادیث بسیار و اخبار بشمار سے یہ ثابت ہی کہ خداوندکریم امام مہدی کو زمین مین خلیفہ کریگا تو یہ قبول کرلیا جائے کہ مہاجرین و انصار کا خلفائے ثلثہ کو خلیفہ کرنے کے پردے مین خداوندکریم کا خلیفہ کرنا ضرور واقع ہی کوئی با ایمان عاقل ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی کیونکہ آیت استخلاف مین اللہ نے خلیفہ کرنے کا وعدہ دیا ہی اور کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے ہونا اور بعد نزول آیت استخلاف کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا ان تینون امرون کا مجموعہ موعودین بالخلافت بآیت استخلاف کی علامت ہی چنانچہ بجواب مناقشہ سوم مُبَیَّن ہوچکا ہی اور اسمین مجال لا و لم نہین ہی کہ ہر سہ خلیفہ مین یہ علامت پائی گئی اور کسی مین نہین پائی گئی لہذا مہاجرین و انصار کے خلیفہ کرنے کے پردے مین خداوندکریم کا ہر سہ خلیفہ کو خلیفہ کرنے سے کوئی با ایمان عاقل ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی اور جو لوگ عار سے نار کو بہتر سمجھ کے انکار کرین جیسا کہ مولوی صاحب موصوف نے کیا ہی وہ لوگ ضرور ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھُمُ الفاسقون کے مصداق ہین۔

جواب دوم تفسیر خلاصۃ المنہج مین جو کہ تفاسیر معتبرۂ اہل السنت سے ہی اس آیت کے لفظ کما استخلف الذین من قبلھم کی تفسیر مین لکھا ہی ہمچنانکہ خلیفہ گردانید خدای آنان را کہ بودند پیش از ایشان یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر و شام بدیشان داد بعد از ہلاکت جبابرہ تا تصرف کردند دران چنانکہ تصرف ملوک در ملوک خود انتہی حسبطو سے مولوی صاحب موصوف نے مناقشہ پیدا کرکے فرمایا ہی کہ اس آیت مین اللہ نے خلیفہ کرنے وعدہ کیا ہی اور خلفائے ثلثہ کو مہاجرین و انصار نے خلیفہ کیا ہی نہ اللہ نے اُسی طور سے اس تفسیر اہل السنت مین یہ کلام پیدا ہوتا ہی کہ بعد حضرت موسی کے اصحاب موسی نے یکے بعد دیگرے یوشع بن نون و کالب بن یوفنا کو خلیفہ قبول کیا تھا اُن دونون نے بزور سیف و سنان اعوان ملک مصر اور ملک شام کے شہرون پر تسلط حاصل کرکے خلافت و بادشاہت قائم کرلی تھی اور بنی اسرائیل کو خوف اعدا سے مامون و مطمئن کرلیا تھا خداوندکریم کا بنی اسرائیل کو خلیفہ کرنا اور ملک مصر و شام عطا کرنا کجا

پس جو جواب اُس کلام کا حضرات اہل لعنت کیطرف سے ہوگا وہی جواب اُس مناقشہ کا اہل سنت خیر البریت کیطرف سے ہوگا درحقیقت اصحاب موسی کا یکے بعد دیگر یوشع بن نون وکالب بن یوقنا کو خلیفہ قبول کرنا اور اُن دونون کا بزور سیف وسنان اعوان ملکہاے مذکورہ پر شاہانہ تسلط حاصل کرنا اور بنی اسرائیل کو خوف اعداسے مامون ومطمئن کرنا یہ سب ظاہری امور ہین جنکے پردے مین انھین بنی اسرائیل کو خداوندکریم کا خلیفہ کرنا اور مملکت مصر وشام عطا کرنا ایسا باطنی یقینی امر ہی کہ ہرگز کوئی باایمان عاقل ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی کیونکہ انھین بنی اسرائیل کا من جانب خدا موعود بالخلافت ہونا مُبَیَّن فی القرآن ہی اسی طور سے مہاجرین وانصار کا خلفاے ثلثہ کو خلیفہ کرنا اور خلفاے ثلثہ کا بزور سیف وسنان اعوان عرب وعجم وروم وشام کے ملکون پر شاہانہ تسلط حاصل کرنا اور اپنے گروہ کو خوف اعداسے مامون ومطمئن کرنا یہ سب ظاہری امور ہین جنکے پردے مین خداوندکریم کا خلفاے ثلثہ کو خلیفہ کرنا ایسا باطنی یقینی امر ہی کہ ہرگز کوئی باایمان عاقل ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی کیونکہ مومنین صالحین از قبل نزول آیت استخلاف کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ براہل عداوت عطا کرنیکا وعدہ حق تعالی نے آیۂ مذکورہ مین دیا ہی اور کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے خلفاے ثلثہ مین خلافت وغلبہ براہل عداوت کا اجتماع ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا ہی لہذا ظاہری امور مذکورہ کے پردے مین خداوندکریم کا خلفاے ثلثہ کو خلیفہ کرنے سے کوئی باایمان عاقل ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی اور جو لوگ عار سے نار کو غنیمت سمجھ کے انکار کرین اُن لوگون کا ومن کفر بعد ذلک فاولٰئک ھم الفاسقون کے مصداق ہونے مین کوئی شبہہ نہین ہوسکتا ہی۔

جواب چہارم جنگ خیبر مین آنحضرت علیہ التحیۃ نے فرمایا ہی لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کرارا غیر فرار یفتح اللہ علی یدیہ بیشک ضرور دینگے ہم نشان بروز فردا خدا اور رسول کے محبوب ومحب مرد کرار غیر فرار کو فتح دیگا اللہ اُن کے ہاتھون پر ف مولوی صاحب ممدوح کا یہ مناقشہ ایسا ہی جیسا کہ کہا جائے کہ اس حدیث مین یہ بیان ہی کہ اللہ اُس رجل کے ہاتھون پر فتح دیگا اور صدور اس حدیث کے دوسرے دن علی مرتضی نے بزور تلوار فتح حاصل کرلیا تھا اللہ نے فتح نہین دی تھی لہذا اس حدیث مین جس رجل کا ذکر ہی وہ رجل

علی مرتضی نہین ہو سکتے ہین لیکن جسکو کچھ بھی ایمان اور عقل ہی اسکو ضرور جزم ہوگا کہ صدور اس حدیث کے دوسرے دن بزور تلوار حیدر کرار نے جو فتح حاصل کر لیا تھا وہ ضرور اللہ کا فتح دینا ہی کیونکہ رسول خدا نے اس حدیث مین فرمایا ہی کہ بروز فردا ہم جس رجل کو نشان دینگے اُس رجل کو اللہ فتح دیگا اسی طور سے جسکو کچھ بھی ایمان اور عقل ہی وہ ضرور جزم کریگا کہ خلفاے ثلثہ کو مہاجرین و انصار نے جو خلیفہ کیا تھا اور خلفاے ثلثہ نے بزور سیف و سنان اعوان تمام جزائر عرب و تمام مملکت قیصر و کسریٰ پر قبضہ لیا تھا وہ ضرور ہی سہ خلیفہ کو اللہ کا خلیفہ کرنا ہی کیونکہ آیہ استخلاف مین اللہ نے وعدہ دیا ہی مومنین صالحین از قبل نزول آیہ مذکورہ کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا اور کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے خلفاے ثلثہ مین خلافت و غلبہ بر اہل عداوت کا اجتماع ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا لہذا جسکو کچھ بھی ایمان اور عقل ہی وہ ضرور جزم کریگا کہ خلفاے ثلثہ کو مہاجرین و انصار نے جو خلیفہ کیا تھا وہ بھی اور خلفاے ثلثہ نے بزور سیف و سنان اعوان ملکہاے مذکورہ پر جو قبضہ حاصل کر لیا تھا وہ بھی خلفاے ثلثہ کو اللہ کا خلیفہ کرنا ضرور ہی جو اسکا اقرار نکرے وہ ضرور و من کفر بعد ذلک فاولٰئک ھم الفاسقون کے مصداق ہی۔

جواب پنجم جناب امیر کو ضرور معلوم تھا کہ اس آیت مین اللہ نے خلیفہ کرنے کا وعدہ کیا ہی اور خلفاے ثلثہ کو مہاجرین و انصار کا خلیفہ کرنا بھی معلوم تھا باوصف این آنجناب نے اس آیت کو زمانہ خلفاے ثلثہ پر محمول کیا ہی چنانچہ جواب مناقشہ نہم کی وجہ دہم مین حضرات اہل لعنت کی ایسی قوی حدیثون سے مبین ہو چکا ہی کہ آجتک اُن حدیثون کے ثبوت مین کلام کرنیکی جرأت کسی اہل لعنت کو نہین ہوئی اور نہ ہوگی بنابر اسکے جناب امیر کی شہادت سے بھی معلوم ہو گیا کہ اگرچہ ظاہر مین ہر سہ خلیفہ کو مہاجرین و انصار نے خلیفہ کیا ہی لیکن حقیقت مین براے ایفاے وعدہ آیت استخلاف خاص اللہ ہی نے ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلیفہ کیا ہی اور بظاہر مہاجرین و انصار کا خلیفہ کرنا حقیقت مین خدا کا خلیفہ کرنے کی منافی نہین ہی۔

جواب ششم مناقشہ پنجم کے جواب اول مین گذر چکا ہی کہ خود مولوی صاحب ممدوح نے اُسی

دفع المغالطہ مین تصریح کی ہی کہ اس آیت مین خلیفہ کرنے سے مالک سلطنت زمین کرنا مراد ہی اور یہ ظاہر ہی کہ اللہ کا کسی کو خلیفہ بمعنے مالک سلطنت زمین کرنا اس طور سے بھی ہو سکتا ہی کہ جسکو خلیفہ بمعنی مالک سلطنت زمین کرنا منظور ہو اُسکے زمانے مین جن لوگون کے گفتار و کردار کا وقار و اعتبار ہو وہ لوگ مشیت باری و مقلب القلوبی کردگاری سے مجتمع و متفق ہو کر بعیت خلافت کر کے اُسکے مطیع و معین ہو جائین جس سے خلافت موعودہ قائم ہو جائے اور اس طور سے بھی ہو سکتا ہی کہ خداوند کریم اپنی تائید غیبی سے جس حصۂ زمین مین اُسکو خلیفہ کرنا منظور ہو اُس حصۂ زمین پر اُسکو مسلط اور دشمنون پر غالب کر دے جس سے خلافت موعودہ قائم و محکم ہو جائے ان دونون طورون سے خداوند کریم کا ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلیفہ کرنا حقا تیقن ہی کیونکہ زمانۂ نزول آیت استخلاف کے مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ بر اعدا و عطا کرنے کا حق تعالی نے وعدہ فرمایا ہی اور یہ معلوم ہی کہ زمانۂ نزول آیہ مذکورہ کے زمرۂ کلمہ گویان اسلام سے خلفائے ثلثہ کو زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ ہوا ہی اور بعد خلفائے ثلثہ کے زمرۂ مذکور سے جسکو خلافت ہوئی ہی اُسکو زمانۂ خلافت مین اعدا پر غلبہ نہین ہوا ہی بلکہ غلبۂ خوف اعدا ہوا ہی اور یہ بھی معلوم ہی کہ اُس زمانے مین مہاجرین و انصار کے گفتار و کردار کا وقار و اعتبار تھا اور مہاجرین و انصار مجتمع و متفق ہو کر بعیت کر کے یکے بعد دیگر ہر سہ خلیفہ کے مطیع و معین ہو گئے تھے اور با وصف قلت انصار و کثرت اعدائے نابکار کے تائید غیبی سے برابر ہر سہ خلیفہ کو بڑے بڑے ملکون پر تسلط اور دشمنون پر غلبہ ہوا ہی لہذا حقا تیقن ہو گیا کہ خداوند کریم نے موافق اپنے وعدۂ آیت استخلاف کے دونون طریق مذکور سے ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلیفہ کیا ہی کوئی با ایمان عاقل ذی حیا اس سے انکار نہین کر سکتا ہی اور مثل مولوی صاحب موصوف کے عار سے نار کو خفیف سمجھکے جو انکار کرے وہ دائرۂ و من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون سے خارج نہین ہو سکتا ہی پس یہ مناقشہ بھی بدستور مناقشات سابقہ کے کالعہن المنفوش ہو گیا اور ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے قبل سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے کے جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگونکا کفر اور فسق مین کامل ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ رہیگا ۔

مناقشۂ پانزدہم اگر خلافت ثلثہ مصداق آیت استخلاف ہوتی تو سرور کائنات علیہ التسلیمات ضرور فرماتے کہ اس آیت مین جو وعدہ ہی موافق اُسکے ابوبکر و عمر و عثمان خلیفہ ہونگے حالانکہ آنحضرت علیہ التحیۃ کا ایسا فرمانا کسی روایت سے ثابت نہین ہی یہ مناقشہ بھی دفع المغالطہ مین مذکور ہی۔

جواب اول اتفاق فریقین ہی کہ حدیث رایت یعنے لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللّٰہ ورسولہ ویحبہ اللّٰہ ورسولہ کرارا غیر فرار یفتح اللّٰہ علے یدیہ مین جس رجل کا ذکر ہی وہ رجل علی ابن ابی طالب ہی اور بطور اس مناقشہ کے اسمین یہ کلام پیدا ہوتا ہی کہ اس حدیث مین جس رجل کا ذکر ہی وہ رجل اگر علی ابن ابی طالب ہوتے تو رسول خدا ضرور فرماتے کہ ہمارے اس قول کے مطابق علی کو ہم سے نشان ملیگا خدا اسے ظفر دیگا لیکن آنحضرت علیہ التحیۃ کا ایسا فرمانا کسی روایت سے ثابت نہین ہی پس جو جواب اس کلام کا ہوگا وہی جواب اس مناقشہ کا ہوگا اگر تعصب کو چھوڑ کے دیکھا جاے تو جس طور سے آنحضرت علیہ التحیۃ نے یہ نہین فرمایا ہی کہ ہمارے اس قول کے مطابق علی ہمسے فائز نشان اور خدا سے فائز ظفر ہوگا لیکن بوجہ رجال سے ہونے جناب امیر کے صدور اس قول کے دوسرے دن انجناب کو نشان و فتح ملنے سے قطعاً معلوم ہوگیا ہی کہ وہ رجل آنجناب ہی اسی طور سے آنحضرت علیہ التحیۃ نے یہ نہین فرمایا ہی کہ اس آیت مین جو وعدہ ہی مطابق اُسکے ابوبکر و عمر و عثمان خلیفہ ہونگے لیکن بوجہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونے ہر سہ خلیفہ کے نزول آیۂ مذکورہ کے بعد ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت ہونے سے ہر سہ خلافت کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا ایسا کھل گیا ہی کہ جس عاقل کو کچھ بھی خوف خدا یا پاس حیا ہی وہ ہرگز انکار نہین کرسکتا ہی۔

جواب دوم جناب مولوی صاحب کے سید العلما نے بوارق مین لکھا ہی کہ سائر مفسرین محامل صحیحہ براے آیات ذکر می کنند گو مطابق آن حدیثی وارد نشدہ باشد کما لایخفے علی من طالع کتب التفسیر انتہی پس چونکہ حسب تصریح سید العلماے مولوی صاحب بدون ورود ارشاد فیض بنیاد سرور کائنات مفسرین فریقین آیات قرآنیہ کے محامل صحیحہ بیان کرتے ہین لہذا مولوی صاحب کا یہ فرمانا کہ اگر خلافت ثلثہ مصداق آیت استخلاف ہوتی تو سرور کائنات ضرور فرماتے کہ بحکم اس آیت کے ابوبکر و عمر و عثمان خلیفہ ہونگے اولیس فلیس

بے نہایت جہالت ہے ایسی جہالت بے نہایت سے اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ضعیف نہین ہو سکتا ہے بلکہ زیادہ قوی ہوتا ہے۔

جواب سوم مناقشۂ دوم کے جواب مین جناب امیر کا اس آیت کو خلافت خلفاے ثلثہ پر محمول کرنا اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دینا حضرات اہل لعنت کی ایسی قوی روایتون سے واضح ہو چکا ہے کہ اُن روایتون کے ثبوت مین آجتک کسی اہل لعنت کو حرف زنون کی جرأت نہین ہوئی نہ ہو گی لہذا مولوی صاحب ممدوح کا یہ فرمانا کہ اگر خلافت ثلثہ مصداق آیت استخلاف ہوتی تو سرور کائنات ضرور فرماتے کہ بحکم اس آیت کے ابو بکر و عمر و عثمان خلیفہ ہونگے او ذلیس فلیس صریح جناب امیر کو خاطی بناتا ہے جو کہ بزعم اہل لعنت کفر فضیح ہے ایسے کلام کفر انجام سے اس آیت کے مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونے مین ضعف نہین پیدا ہو سکتا ہے بلکہ زیادہ قوت پیدا ہوتی ہے۔

جواب چہارم حضرات اہل لعنت کی اعلی درجہ کی معتبر تفسیر مجمع البیان مین آیۂ کریمۂ قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی بأس شدید الخ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ داعی رسولخدا ہین اور قوم اولی بأس شدید ہوازن یعنے اہل حنین ہین حالانکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ آنسرور کا داعی ہونا مروی ہے نہ ہوازن کا قوم اولی بأس شدید ہونا مروی باوصف این حضرات اہل لعنت اسکو رگ جان سے قبول کیے ہوئے ہین لہذا مولوی صاحب جو فرماتے ہین کہ اگر خلافت ثلثہ مصداق آیت استخلاف ہوتی تو سرور کائنات ضرور فرماتے کہ بحکم اس آیت کے ابو بکر و عمر و عثمان خلیفہ ہونگے اذلیس فلیس اسپر بجز اسکے کیا کہا جائے کہ یہ محض نابلدی نابلدون کی راہ زنی ہے اس قسم کی نابلدی یا نابلدونکی راہ زنی سے اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونے مین ہرگز کوئی اختلال نہین پیدا ہو سکتا ہے بلکہ زیادہ استحکام و استقلال پیدا ہوتا ہے۔

جواب پنجم یہ تو باتفاق فریقین رسول خدا سے مروی ہے کہ امام مہدی خلیفہ ہونگے اور زمین کو عدل سے معمور کرینگے لیکن یہ ہرگز رسولخدا سے مروی نہین ہے کہ وعدۂ آیت استخلاف زمانۂ امام مہدی مین پورا ہوگا باوصف این خود مولوی صاحب نے اسی دفع المغالطہ مین تصریح کی ہے کہ وعدۂ آیت استخلاف زمانۂ

امام مہدی مین پورا ہوگا کما مر اراٰنکہ بوارق مین بھی یہ تصریح موجود ہی کما مرایضا مرا اسّیں یہ سو لحذا اسے
مروی ہونے کے بغیر آیہٗ مذکورہ کو زمانہٗ امام مہدی پر محمول کرنا پھر سو لحذا اسے مروی نہونیکی بنا پر آیہٗ مذکورہ
کا زمانہٗ خلفاے ثلثہ پر محمول ہونے کو باطل قرار دینا صریح دیوانگی کا ترانہ اور ناخدا ترسی کا فسانہ ہی بہر نہج
یہ مناقشہ بھی بدستور مناقشات سابقہ کے خاک سیاہ ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ
خلافت ہونا ثابت وقائم رہا اور ہمیشہ ثابت وقائم رہیگا۔

مناقشہٗ شانزدہم مجتہد صاحب بوارق مین فرماتے ہین کہ ابو بکر کے زمانے مین بنو حنیفہ وغیرہ
بتہمت ارتداد قتل کیے گئے اور فاطمہ سے فدک چھین لیا گیا اور قصد احراق خانہٗ فاطمہ کیا گیا پھر امن
کہان سے آیا کیا امن غیر اہل بیت مراد ہی اور زمانہٗ عثمان مین کثرت فسادات سے مجبور ہوکر لوگون نے
عثمان کو قتل کیا یہ کیسا امن ہی انتہی ملخص ترجمۃ کلامہ اور مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین لکھا
ہی کہ زمانہٗ ثلثہ مین ہرگز مومنین صالحین کو امن حاصل نہ تھا اول نے جب ثانی کو خلیفہ کیا صحابہ نے کہا
کہ تم فظ غلیظ کو خلیفہ کرتے ہو خدا کو کیا جواب دوگے ثالث کو مومنین صالحین نے مجبور ہوکر قتل
کیا اگر امن ہوتا یہ نوبت کیون آتی اور اگر امن ہوتا تو فاطمہ کیون حق سے محروم ہوتی اور آزردگی و بیدماغی
کے ساتھ کیون دنیا سے رحلت فرماتی اور تادم رحلت شیخین سے بیزار و بیگفتار کیون رہتی اور علی کیون
بیعت ابو بکر سے بیزار ہوکر خانہ نشین ہوتے اور لوگ کیون علی سے روگردان ہوتے اور احراق خانہٗ فاطمہ کیواسطے
ہیزم و آتش لانے کی نوبت کیون آتی اور شکم فاطمہ مین محسن کیون شہید ہوتے اور علی و عباس خانہٗ فاطمہ
مین کیون پناہ گیر ہوتے اور یہ حکم کیون صادر ہوتا کہ علی و عباس اگر بیعت سے انکار کرین تو قتل کیے جائین اور
مثل عمار و ابن مسعود و سعد ابن عبادہ کے اصحاب اخیار کیون مضروب و مقتول ہوتے اور اصحاب
رسول گھر کا محاصرہ کرکے عثمان کو کیون قتل کرتے خصوصاً ثانی سے صحابہ استقدر خوفناک تھے کہ عباس
سے پوچھا گیا کہ عمر کی زندگی مین تمنے عول کا حکم کیون نہ بیان کیا جواب دیا کہ عمر کے خوف سے نہ بیان کرسکا
انتہی ملخص ترجمۃ کلامہ یہ سب مطاعن کی باتین ہین معلوم نہین کہ مجتہد و مولوی صاحبان ممدوحان نے
کل مطاعن کا ذکر کیون نہین فرمایا اگر یہ خیال تھا کہ اہل سنت ایک طعن کا تو جواب نہین دیسکتے ہین

کل مطاعن کے ذکر سے کیا فائدہ تو تین خلیفہ کے تین طعنون کا ذکر کافی تھا اسقدر طعنون کے ذکر کی کیا
ضرورت تھی اگر مزید قوت منظور تھی تو کل مطاعن کے ذکر سے اور زیادہ قوت ہوتی بہر حال بنو حنیفہ وغیرہ
تہمت ارتداد سے نہین قتل کیے گئے بلکہ ثبوت ارتداد سے تہ تیغ و اصل جہنم کیے گئے چنانچہ استدلال
بآیت قتال مرتدین مین واضح ہوگا انشاء اللہ تعالی معہذا جو مومنین صالحین بوقت نزول اس آیت
کے موجود تھے اور اُسکے قبل سے ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے انھین مومنین صالحین
کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ عطا کرکے خوف اعدا سے مامون و مطمئن کر دینے
کا وعدہ حق تعالی نے اس آیت مین دیا ہی چنانچہ مناقشہ دوم کے جواب مین دلائل قاطعہ کثیرہ و براہین
ساطعہ عدیدہ سے واضح ہوچکا ہی اور جسوقت یہ آیت نازل ہوئی ہی اُسوقت تک بنو حنیفہ اور اُنکے
امثال کا زمرہ کلمہ گویان اسلام مین داخل ہونا حیز منع مین ہی لہذا اس مقام مین قتل بنو حنیفہ اوران کے
امثال کا ذکر کرنا ع چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا * الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا * کے قبیل
سے ہی علاوہ اسکے یہ نہایت ظہور مین ہی کہ مومنین صالحین موعودین بالخلافت کو خوف اعدا سے
مامون و مطمئن کر دینے کا وعدہ ہی اور بنو حنیفہ و امثال اُنکے موعودین بخلافت و غلبہ بایہ مذکورہ مین نہ بنابر
مذہب اہل لعنت کے داخل ہین نہ بنابر مذہب اہل سنت کے لہذا مجتہد صاحب کا اس مقام مین قتل بنو حنیفہ
اور اُنکے امثال کا ذکر کرنا اہل سنت و اہل لعنت دونون سے خارج ہوکر خارجیون مین داخل ہوتا ہی اور
واقعہ شہادت ذی النورین کا اس مقام مین ذکر کرنا اور بھی تعجب خیز ہی حضرت ذی النورین بارہ برس
تک خلافت کرکے مرتبہ شہادت سے سرفراز ہوگئے اور قبل واقعہ شہادت کے برابر نہایت شان و شوکت
کے ساتھ فتوحات عظیمہ و غلبات شدیدہ بر اہل کینہ حاصل کرتے رہے جس سے سلطنت اسلام اور
ملت خیر الانام مین قوت اور وسعت ہوتی رہی جو صریح دلیل حصول امن ہی اور اشتراط ظہور امام یعنے فصل چہارم
مین واضح ہوچکا ہی کہ واقعہ شہادت ذی النورین مرض موت کے حکم مین ہی پس ابتدائے خلافت سے بقیہ
سے انتہائے فتوحات ذی النوریہ تک بلکہ ابتدائے واقعہ مذکورہ تک خلافت موعودہ آیہ مذکورہ قائم رہی
اور وعدہائے آیہ مذکورہ پورے ہوگئے اور واقعہ مذکورہ حقیقۃً علامت ہی ختم وعدہ ہائے مذکورہ کی

اور جگکا مرض موت ہی خاتم موعودین بالخلافت بآیہ مذکورہ خالق بریت کا لہذا واقعہ مذکورہ کا دامن
بکر کے خلافت ذی النوریہ مین جو برابر امن حاصل ہا۔ اُس پر خاک ڈالنا آفتاب پر خاک ڈالنا ہی علاوہ
اسکے قصۂ شہادت ذی النوریہ کو مجتہد صاحب نے تشئید المبانی مین اُس عنوان سے ذکر کیا ہی جو کہ
مناقشۂ دہم مین مع جوابات صبائبہ گذر چکا ہی دیکھ لینا چاہیے اعادت مین طوالت ہی اور اس مناقشہ
شانزدہم کے کل امور کے مختصر جواب تفصیلی مین بھی طوالت موجب ملالت ہی اور اس کتاب کی فصل دستور الکلام
یعنے فصل سوم کو جو دیکھ لیگا اُسکو کل امور مذکورہ کا بلکہ کل مطاعن خلفا کا دندان شکن بلکہ گردن شکن جواب
اجمالی ملیگا لیکن تنشیط خاطر ناظرین کے واسطے علاوہ اُسکے دیگر چند جوابات اجمالیہ عرض کیے جاتے ہین۔

جواب اول یہ کہ جب اہل سنت خیر البریت کی حجت بآیت خالق بریت سے حضرات اہل لعنت پر
شبہات مسدود ہو جاتے ہین تب یہ حضرات اپنے فرعومی حصن حصین مطاعن خلفاے راشدین مین
پناہ لیتے ہین اور گمان کرتے ہین کہ یہان کسی کو قابو نہ ملیگا یہ خیال نہین کرتے ہین کہ الحق یعلو ولا یعلے
کیونکر غلط ہوگا اہل سنت خیر البریت کو کیونکر اُسمین قابو نہ ملیگا اہل سنت خاتم نبوت کو تو اُسمین ایسا قابو حاصل
ہی کہ اہل لعنت کو دائرۂ اسلام سے خارج اور دائرۂ کفار فجار مین والج کر دیتا ہی کیونکہ حضرات اہل لعنت کسی خلیفہ
کا کوئی طعن کسی آیت قرآنیہ سے نہین بیان کرتے ہین بلکہ روایات وحکایات غیر قرآنیہ سے کل مطاعن خلفا
بیان کرتے ہین اور اہل سنت جو آیات قرآنیہ سے حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت ثابت کرتے ہین وہ اُسکے
جواب مین اُن آیات قرآنیہ کا دلالت بر حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت سے عاری ہونا ثابت کرنیکے
بغیر اُن مطاعن خلفا کا ذکر کرتے ہین چنانچہ مجتہد ومولوی صاحبان ممدوحان نے اس مناقشہ مین ذکر
کیا ہی حالانکہ یہ بر ملا روایات وحکایات غیر قرآنیہ سے آیات قرآنیہ کو رد کرنا ہی جو بے شبہ کفر ہی فسق ہی فجور
ہی بجواب مناقشۂ یکم اس آیت کی دلالت بر حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت کی وجہ اول مین جو مدلل مذکور
ہو چکا ہی خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ بوقت نزول آیت استخلاف جو مومنین صالحین موجود تھے اور اُسکے قبل سے
مشرف باسلام ہو کر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے جنکا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول
آیۂ مذکورہ سے ہونا ایسا ہی کہ انکار نہین ہو سکتا ہی اُنھین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین

برابر اعدا پر غلبہ عطا کر کے خوف اعدا سے مامون و مطمئن کر دینے کا وعدہ دیگر حق تعالی نے آیہ مذکورہ مین
یہ شہادت دی ہی کہ وہ مومنین صالحین موعودین بالخلافت بدستور ماضی وحال تادم مرگ ہمیشہ ایمان
کامل اور اعمال صالحہ پر ثابت و قائم رہین گے اور ایمان کامل و اعمال صالحہ کے ساتھ دنیا سے جائین گے
اور بعد وقوع خلافت و غلبہ موعودہ کے موعودین بالخلافت کا حصول غلبہ کے پیشتر سے ائمہ بحق و خلفائے
راشدین ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومنین صالحین ہونے اور پھر ہمیشہ مومنین صالحین رہنے
اور دنیا سے مومنین صالحین جانے کا جو لوگ اقرار نکرین وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہین اور یہ معلوم ہی
کہ زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا ان دونون امرون کا اجتماع زمرہ کلمہ
گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے یکے بعد دیگرے سہ خلیفہ مین ہوا ہی زمرہ مذکورہ سے اور کسی مین اجتماع
نہین ہوا جیسا کہ خیبر مین صدور حدیث لاعطین الرایۃ الخ کے دوسرے دن نشان ملنا اور فتح ملنا دونون
امرون کا اجتماع زمرہ رجال سے جناب امیر مین ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا لہذا جس طرح بوجہ زمرہ
رجال سے ہونے آنجناب کے صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن آنجناب کو نشان و فتح دونون ملنے
کے بعد آنجناب کے موعود برایت و ظفر بحدیث مذکور خیر البشر ہونے پر خود حدیث مذکور قطعیت الدلالت ہی اور
اس بات پر بھی قطعیت الدلالت ہی کہ آنجناب اُسکے قبل سے محبوب و محب خدا و رسول تھے اسیطرح بوجہ زمرہ کلمہ گویان
اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونیکے یکے بعد دیگرے سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت
مین برابر اعدا پر غلبہ حاصل ہونے کے بعد ہر سہ خلیفہ کا موعود بالخلافت بآیہ مذکورہ ہونے پر خود آیہ مذکور قطعیت
الدلالت ہی اور اس بات پر بھی قطعیت الدلالت ہی کہ زمانہ ہر سہ خلافت مین جو مومن صالح تھا اسکو امن
حاصل تھا اور جسکو امن حاصل نہ تھا وہ مومن صالح نہ تھا اس دلالت قطعیہ سے آیہ مذکورہ کا عاری ہونا ثابت
کرنیکے بغیر بجواب استدلال بآیہ مذکورہ روایات و حکایات غیر قرآنیہ مین بزعم اہل لعنت جو مطاعن خلفا مذکور ہین
اُنمین سے چند مطاعن کا دامن پکڑ کے یہ بیان کرنا کہ زمانہ خلفائے ثلثہ مین مومنین صالحین کو امن حاصل
نہ تھا جیسا کہ مجتہد و مولوی صاحبان ممدوحان نے اس مناقشہ مین کیا ہی بے شبہ آیت قرآنیہ کو روایات
و حکایات غیر قرآنیہ سے رد کرنا ہی جو صریح کفر ہی فسق ہی فجور ہی اسی طور سے برابر اہل سنت خیر البریت کے

استدلالات بآیات کے جواب مین حضرات اہل لعنت روایات وحکایات غیر قرآنیہ سے آیات قرآنیہ کو رد کیا کرتے ہین اور کفار فجار مین معدود ہونے سے پروا نہین کرتے ہین پس معلوم ہوا کہ روایات وحکایات غیر قرآنیہ سے آیات قرآنیہ کو رد کر کے کفار فجار مین معدود ہونا حضرات اہل لعنت کو گوارا ہی حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کا اقرار کرنا گوارا نہین لیکن بحکم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون خداوند کریم نے اپنی آیات قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے آفتاب حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کو ایسا تابان و درخشان کر دیا ہی کہ اکراہ کفار فجار سے اُسپر خاک نہین پڑسکتی ہی جیسا کہ اکراہ یہود و ہنود سے آفتاب رسالت پر خاک نہین پڑسکتی ہی اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ مذہب اہل سنت کی بنیاد آیات قرآنیہ پر ہی اور مذہب اہل لعنت کی بنیاد آیات قرآنیہ کے مخالف روایات وحکایات پر جس سے خوب واضح ہو گیا کہ اہل سنت خیر البریت قرآن سے متمسک ہین اور قرآن کے مخالف حکایات و روایات سے منحرف اور حضرات اہل لعنت قرآن سے منحرف ہین اور قرآن کے مخالف حکایات وآیات سے متمسک پس ہر سہ خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے پر آیہ مذکورہ کا قطعیت الدلالت ہونا اس مناقشہ سے ضعیف نہوا بلکہ زیادہ قوی ہو کر خوب ظاہر ہو گیا کہ اہل لعنت کو آیات قرآنیہ کا اعتبار نہین ہی بلکہ آیات قرآنیہ کے مخالف روایات وحکایات کا اعتبار ہی ورنہ اس مقام مین آیہ مذکورہ کا دلالت مذکورہ سے عاری ہونا ثابت کرنے کے بغیر اُن مطاعن خلفا کا دامن کیون پکڑتے جو کہ قرآن مین بھی نہین ہین اور مثل قرآن فی الثبوت مین بھی نہین ہین پس ناظرین انصاف سے رائے قائم کرلین کہ آیت قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے جو ثابت ہی وہ لائق قبول ہی یا آیات قرآنیہ کے مخالف حکایات و روایات مین جو بزعم اہل لعنت مذکور ہی وہ لائق قبول۔

جواب دوم یہ کہ جناب مولوی ناصر حسین صاحب لکھنوی نے اپنے رسالہ روشنی مین لکھا ہی کہ کتب مذہب شیعہ مین احادیث ائمہ اہل بیت موجود ہین جنمین اُنھون نے اسی موجودہ قرآن پر عمل اور قرأت کی ہدایت فرمائی ہی اور یہان تک جتا دیا ہی کہ اگر تمھارے پاس کوئی حدیث آوے پس عرض کرو تم اُسکو کتاب اللہ پر پس جو کچھ کہ موافق ہو کتاب اللہ کے پس لو تم اُسکو اور جو کچھ کہ مخالف ہو کتاب اللہ کے پس چھوڑ دو تم اُسکو انتہی بلفظہ یہ عبارت نص صریح ہی اس بات پر کہ اہل لعنت سے انکے ائمہ نے کہدیا ہی

کہ جو حکایت و روایت و قول مخالف ہو قرآن کے اُسکو چھوڑ دو اور ابھی جواب بالا مین بیان کیا گیا ہی پھر
بیان کیا جاتا ہی کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیت استخلاف موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف
باسلام ہوکر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے اُنھین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ
خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ عطا کر کے خوف اعدا سے مامون و مطمئن کر دینے کا وعدہ حق تعالی نے آیۂ مذکورہ مین دیا
ہی اور یہ معلوم ہی کہ جو لوگ بوقت نزول آیہ مذکورہ کے موجود تھے اور اُسکے قبل سے زمرۂ کلمہ گویان اسلام مین داخل
تھے منجملہ اُن لوگون کے یکے بعد دیگرے ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ ہوا ہی
بجز خلفاے ثلثہ کے زمرۂ مذکورہ سے اور کسیکو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل نہین ہوا ہی جیسا کہ صدور
حدیث لاعطین الرایۃ کے دوسرے دن نشان و فتح دونون امرون کا مجموعہ زمرۂ رجال سے جناب امیر کو
حاصل ہوا ہی اُسدن زمرۂ رجال سے اور کسیکو امرین مذکورین کا مجموعہ حاصل نہین ہوا لہذا جسطرح کہ بوجہ زمرۂ رجال
سے ہونے آنجناب کے صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن آنجناب کو نشان و فتح دونون ملنے کے بعد آنجناب
کا موعود برایت و بشر نظر بقول مذکور خیر البشر اور محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر حدیث مذکور قطعیت الدلالت
ہی اسیطرح بوجہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونیکے ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانہ
خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ حاصل ہونیکے بعد ہر سہ خلیفہ کا موعود بالخلافت بآیہ مذکورہ ہونے اور مومنین صالحین
کو ہر سہ خلافت مین امن حاصل ہونے پر آیہ مذکورہ قطعیت الدلالت ہی اس دلالت قطعیہ سے آیہ مذکورہ کا عاری
ہونا ثابت کرنیکے بغیر حکایات و روایات غیر قرآنیہ مین بزعم حضرات اہل لعنت جو مطاعن خلفا مذکور ہین اُنمین
سے چند مطاعن کے دامن پکڑکر اس مقام مین یہ بیان کرنا کہ خلفاے ثلثہ کے زمانے مین مومنین صالحین کو
امن حاصل نہ تھا صریح قرآن کو غیر قرآن سے رد کرنا ہی چونکہ ائمہ اہل بیت کا حکم ہی کہ جو شی قرآن کے مخالف ہو اُسکو
چھوڑ دو لہذا اہل سنت خیر البریت کے استدلالات بآیات کے جواب مین حضرات اہل لعنت حکایات و روایات
غیر قرآنیہ سے آیات قرآنیہ کو جو رد کیا کرتے ہین جیسا کہ اس مناقشہ مین کیا ہی اُس سے اہل سنت کے استدلالات
بآیات ضعیف نہین ہوتے ہین بلکہ زیادہ قوی ہوکر آشکارا ناحجال انکار ہوتا ہی کہ اہل سنت خیر البریت قرآن و اہل بیت
سید الانس و الجان دونون سے متمسک ہین اور جو شی قرآن و اہل بیت سید الانس و الجان کے مخالف ہی

اُس سے منحرف اور حضرات اہل لعنت بالعکس یعنے قرآن و اہل بیت سید الانس والجان دونون سے منحرف ہین
اور قرآن واہل بیت سید الانس والجان کے مخالف حکایات و روایات سے متمسک جس سے واشگاف ہوگیا
کہ قرآن وفرمان اہل بیت سید الانس والجان بنیاد مذہب اہل سنت ہی اور قرآن وفرمان اہل بیت سید الانس و
الجان کے مخالف حکایات و روایات بنیاد مذہب اہل لعنت پس معلوم ہوا کہ حضرات اہل لعنت کا یہ کہنا کہ
اہل لعنت قرآن اور اہل بیت سے متمسک ہین کذب صریح و نفاق فضیح ہی اور حضرات اہل سنت کا یہ کہنا کہ ہم قرآن
اور اہل بیت دونون سے متمسک ہین صدق صریح اور وفق نصیح ہی الحمد للہ علی وضوح الحق وفضوح
الباطل قابل تنبیہ بات ہی کہ لکھنؤ مین ایک مقام پر ایک اہل لعنت ایک اہل سنت کے سامنے مطاعن خلفا کی گنتی
گنانے لگے اہل سنت مذکور نے کہا کہ جن کتابون کی جن روایات و حکایات مین بزعم اہل لعنت مطاعن خلفا مذکور ہین
اُن کتابون کی اُن روایات و حکایات سے ہمارے نزدیک آیات قرآنیہ کا اعتبار زیادہ ہی بلکہ جو روایت و حکایت
قرآن کے مخالف ہی ہمارے نزدیک وہ روایت و حکایت کسی راوی کی غلطی یا افترا پردازی ہی اور مطاعن
خلفا کی روایات و حکایات تمامہا قرآن کے مخالف ہین کیونکہ خلفاے ثلثہ کی خلافت وجلالت متعدد آیات
قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے ثابت ہی لہٰذا مطاعن خلفا کی روایات و حکایات قطعاً وجداً راویون کی غلطی یا افترا پردازی
ہی پس آپ اگر سچے ہین تو ہمارے علما جن آیات قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت کرتے ہین
اُن آیات کا اُس دلالت سے عاری ہونا ثابت کر دیجیے بدون ذکر کسی طعن کسی خلیفہ کے اہل لعنت مذکور نے کہا کہ بدون ظہور
امام کے اسکا فیصلہ نہوگا اہل سنت مذکور نے کہا کہ آپ لوگونکی یہ خوب عادت ہی جہان دلائل مذہب سے ناواقف
اہل سنت کو دیکھتے ہین وہان مناقب شیر خدا یا مثالب خلفا کی گنتی گنانا شروع کر دیتے ہین اور اُسی حالت مین
جب کوئی بصیرت والا اہل سنت ظاہر ہو جاتا ہی آپ لوگ یہ کہدیا کرتے ہین کہ بدون ظہور امام کے اسکا فیصلہ
نہوگا اگر بدون ظہور امام کے اسکا فیصلہ ممکن نہین ہی تو آپنے اسوقت مطاعن خلفا کی گنتی گنانا کیون شروع
کر دی تھی اور آپ کے علما اس باب مین ہزارہا مجلدات کیون لکھ گئے اور کیون لکھتے چلے جاتے ہین اہل لعنت
مذکور نے کہا کہ حضرت آیندہ مین کبھی ایسا تذکرہ نکرونگا اب مین رخصت ہوتا ہون سلام علیک قصہ ختم شد
درحقیقت یہ غایت ظہور مین ہی کہ آیت قرآنیہ سے جو استدلال کیا جاے اُسکے جواب مین آیت کا دلالت بر مدعاے مستدل سے

عاری ہونا ثابت کرنیکے بغیر مدعاے مستدل کے منافی حکایات وروایات غیر قرآنیہ کا دامن پکڑنا جیسا کہ اس مناقشہ مین علماے اہل لعنت نے پکڑا ہی بے شبہہ اعتراف اس امر کا ہی کہ آیات قرآنیہ سے مدعاے مستدل ثابت ہی لیکن سائل کے نزدیک آیات قرآنیہ کا اعتبار نہین ہی بلکہ اُن روایات وحکایات کا اعتبار ہی جو سائل نے ذکر کیا ہی بنا بر اسکے اس مناقشہ سے ظاہر ہی کہ علماے اہل لعنت کو یہ اعتراف ہی کہ خلفاے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے پر آیہ مذکورہ قطعیت الدلالت ہی لیکن اہل لعنت کے نزدیک اُن روایات غیر قرآنیہ کا اعتبار ہی جن مین مطاعن خلفا مذکور ہین اور آیات قرآنیہ کا اعتبار اہل لعنت کے نزدیک بالکل نہین ہی اس اعتراف اہل لعنت سے خلفاے ثلثہ کے زمانے مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے پر آیہ مذکورہ کا قطعیت الدلالت ہونا زیادہ قوی ہوگیا۔ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

جواب سوم یہ کہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے پر خود آیہ مذکورہ کا قطعیت الدلالت ہونے کے علاوہ کتب اہل لعنت مین اسکے شواہد بہت ہین بطور نمونے کے چند شواہد یہان ذکر کیے جاتے ہین **ازانجملہ** یہ کہ بذیل جواب مناقشہ دیم آیہ مذکورہ کی دلالت بر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کی وجہ دہم مین نہج البلاغت اہل لعنت سے نہایت قوی الثبوت دو حدیث جناب امیر کی نقل کی گئی ہی اُن دونون حدیثون سے آشکار نامجال انکار ہی کہ آنجناب نے خلفاے ثلثہ کی خلافت پر آیہ مذکورہ کو محمول کیا ہی اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی کما مر بیانہ ثمہ پس اگر خلفاے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہوتا تو آنجناب آیہ مذکورہ کو خلفاے ثلثہ کی خلافت پر محمول نکرتے لیکن آنجناب نے آیہ مذکورہ کو خلفاے ثلثہ کی خلافت پر محمول کیا ہی اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی بنا بر اسکے آنجناب کی شہادت سے ثابت ہوگیا کہ خلفاے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل تھا اور جن روایات وحکایات مین بزعم اہل لعنت وہ امور ہین جن سے ظاہر ہوتا ہی کہ خلفاے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہ تھا شہادت علویہ کے مقابلے مین اُن روایات وحکایات کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی جیسا کہ حسب تصریح مجتہد صاحب در تشئید المبانی روایات مناقب ابن عباس کے مقابلے مین کتب اہل لعنت کی روایات مثالب ابن عباس کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی اور حسب تصریح والد ماجد مجتہد صاحب در صوارم حسام کتب اہل لعنت کی

روایات مناقب ہشامین کے مقابلہ مین زُبرِ اہل لعنت کی روایات مثالب ہشامین کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی
اُکس بلا کا تعصب ہی کہ ائمہ اہل بیت نے جو فرمایا ہی کہ قرآن کے مخالف حکایات و روایات کا اعتبار نکرو اُسکو بھی
نہین مانتے ہین اور ابو الائمہ نے جو شہادت دی ہی کہ خلفاے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل تھا
اُسکو بھی نہین مانتے ہین اور اقرار حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کو ایسا عار سمجھتے ہین کہ نار کو اُس سے غنیمت شمار
کرتے ہین اور سخن پروری کو مظہر کمال بکلم خیال کرتے ہین لیکن اہل بصیرت کے نزدیک خلفاے ثلثہ کی خلافت
مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونا بوجہ دلالت آیت قرآنیہ و شہادت علویہ کے ایسا آفتاب تابان ہی کہ اس قسم
کی سخن پروری سے اُس آفتاب بیحجاب پر خاک نہین پڑسکتی ہی **ازانجملہ** یہ ہی کہ نہج البلاغت مین ہی کہ جناب
امیر کا قول ہی و ولیھم وال فاقام واستقام حتی ضرب الدین بجرانہ ملا فتح اللہ کاشانی اثنا عشری
اپنی شرح البلاغت مین بذیل و ولیھم وال لکھتے ہین والی ایشان شد والی کہ آن عمر بن خطاب ست انتہی
اور بذیل حتی ضرب الدین بجرانہ لکھتے ہین تا آنکہ بزد دین پیش سینہ خود را بر زمین و این کنایت
از استقرار دین و تمکین اہل اسلام انتہی یہ عبارت بر ملا ندا دیرہی ہی کہ مراد جناب امیر یہ ہی کہ عمر بن خطاب کی خلافت
مین اہل اسلام کو نہایت درجے کا استقرار و قرار یعنے انتہا درجے کا امن و اطمینان اور غایت درجے کی تقویت و تمکین یعنے منتہا
درجے کی قوت و شوکت روز افزون نہین جو صریح دلیل ہو مومنین موقنین کو امن حاصل ہونے کی ہی اللہ اکبر جناب امیر تو
بار بار اشتہار دین کہ خلافت فاروقیہ مین مومنین موقنین کو نہایت درجہ امن و اطمینان حاصل تھا اور اہل لعنت
معادعا اتباع آنجناب کہین کہ تینون خلافتون سے کسی خلافت مین مومنین کو امن حاصل نہ تھا کیا اتباع
معصوم اسی کو کہتے ہین کہ معصوم بار بار جو اشتہار دین اُسکی تکذیب کرین حقیقت امر یہ ہی کہ حضرات اہل لعنت کو
سخن پروری سے غرض ہی اور اسی سخن پروری سے اگر امام معصوم کی تکذیب ہوجائے تو بھی پروا نہین رسول
کی تکذیب ہوجائے تو بھی پروا نہین خدا کی تکذیب ہوجائے تو بھی پروا نہین لیکن اس قسم کے ترانہ ملحدانہ
سے اہل بصیرت کے نزدیک خلفاے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے کے آفتاب
جہانتاب پر خاک نہین پڑسکتی ہی **ازانجملہ** یہ کہ نیز نہج البلاغت مین ہی کہ جناب امیر کا قول ہی کہ واللہ
لاسلمن ما سلمت امور المسلمین ولم تکن فیھا جور الا علی خاصۃ واللہ مین مُسَلَّم رکھون گا

جب تک درست رہین امور مسلمانون کے اور نہو خلافت مین ظلم سوا میرے کسی پر ف ابن میثم بحرانی اہل لعنت اپنی شرح نہج البلاغت مین اس قول جناب امیر کی شرح مین لکھتے ہین ای لاترکن المناقشة فی هذا الامر مهما سلمت امور المسلمین من الفتنة وفیه اشارة الی ان غرضه من المناقشة فی هذا الامر هو صلاح حال المسلمین واستقامة امورهم وسلامتهم عن الفتن وقد کان لهم بمن سلف من الخلفاء استقامة الامر انتهی یعنے ہرگز ہرگز جھگڑا نکرونگا مین امر خلافت مین جب تک سلامت رہین امور مسلمانون کے فتنے سے اور اسمین اشارہ ہی طرف اس بات کے کہ بیشک غرض جناب کی امر خلافت مین جھگڑا نکرنے سے صلاح حال مومنین و استقامت امور مومنین ہی فتنے سے اور بیشک تھی مسلمانون کے واسطے خلفاے گذشتہ کی خلافتون مین استقامت امر ف جناب امیر نے اپنے اس قول پاک مین بھی عالم آشکار اشتہار دیدیا ہی کہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت مین صلاح مومنین و استقامت امور مسلمین تھی جو صریح عبارت ہی مومنون کو امن حاصل ہونے سے کہان ہین سالکین مسلک انصاف و تارکین تعصب و اعتساف جو غور کرین اور انصاف فرماوین کہ نہج البلاغت ایسی معتبر کتاب اہل لعنت مین جو اسقدر شہادتین جناب امیر کی خلفاے ثلثہ کے زمانے مین مومنون کو امن حاصل ہونے پر موجود ہین اور آیات قرآنیہ کے مطابق ہین کیون حضرات اہل لعنت کے نزدیک قابل اعتبار و لائق التفات نہین ہین اور کلام خالق بریت و احکام اہل بیت رسالت کے مخالف روایات و حکایات مطاعن خلفا کیون قابل اعتبار و لائق احتجاج ہین بجز اسکے کیا کہا جاے کہ محاسن خلفا اگر اقوال ایمہ اہل بیت سے ثابت ہون تو بھی ناقابل اعتبار ہین اور اگر احادیث نبویہ سے ثابت ہون تو بھی ناقابل اعتبار اور اگر آیات قرآنیہ سے ثابت ہون تو بھی ناقابل اعتبار اور مطاعن خلفا اگر محض بے سند قول سے ثابت ہون ضرور قابل اعتبار ہین لیکن جن روایات و حکایات سے بزعم اہل لعنت یہ ثابت ہوتا ہی کہ خلفاے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل نتھا آیات قرآنیہ اور شہادات علویہ اور ارشادات ایمہ کے مقابلے مین کوئی باایمان اہل بصیرت کے نزدیک اُن روایات و حکایات کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی **ازانجملہ** یہ کہ ابن میثم بحرانی نے شرح نہج البلاغت مین جناب امیر کا خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم سے قتال نکرنے اور معاویہ سے قتال کرنے کی توجیہ مین لکھا ہی ان الفرق بین الخلفاء الثلثة وبین معاویة فی اقامتهم حدود الله والعمل بمقتضی اوامره

ونواھیہ ظاھر ہے بیشک فرق درمیان خلفائے ثلثہ اور درمیان معاویہ کے اللہ کے حدود قائم کرنے اور اللہ کے اوامر و نواہی کے مطابق عمل کرنے مین ظاہر ہے **ف** یہ عبارت نص صریح ہے اس بات پر کہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین برابر اللہ کے حدود قائم ہوتے تھے اور برابر اللہ کے اوامر و نواہی کے مطابق عمل ہوتا تھا اور اس سے کوئی انکار نہین کرسکتا ہے کہ ابتدائے فتوحات صدیقیہ سے انتہائے فتوحات ذی النوریہ تک برابر خلیفہ وقت کو فتوحات عظیمہ اور اعدا پر غلبات خدیدہ حاصل ہوتے رہے اور جو خلیفہ اپنے اعدا پر غالب ہو اور حدود الہیہ و اوامر و نواہی ربانیہ کے بالکل پابند ہو اُس خلیفہ کے زمانے مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہونا بالبداہہ خلاف عقل ہے لہذا جب یہ امر واضح ہوگیا کہ خلفائے ثلثہ برابر اعدا پر غالب ہوتے رہے اور حدود الٰہیہ و اوامر و نواہی ربانیہ کے بالکل پابند تھے تب یہ متیقن ہوگیا کہ جن روایات و حکایات مین ایسے امور مذکور ہین جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خلفائے ثلثہ کے زمانے مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہ تھا بحکم درایت وہ سب راویون کی غلطی یا افترا پردازی ہین مقدمہ دینیہ مین اس قسم خلاف درایت و خلاف ائمہ اہل بیت رسالت و خلاف آیت خالق بریت حکایات و روایات کا اعتبار کرنا جیسا کہ حضرات اہل لعنت اعتبار کرتے ہین کسی با ایمان عاقل ذی حیا کا کام نہین ہے اور اس قسم حکایات و روایات کا اعتبار نکرنا جیسا کہ اہل سنت خیر البریت اعتبار نہین کرتے ہین ان با ایمان عقلا کا کام ہے جو کہ قرآن اور اہل بیت اور عقل موید بالشرع سے متمسک ہین از انجملہ یہ کہ محقق جیلانی اہل لعنت فتح السبل مین لکھتے ہین کہ سبب دیگر در تقویت حسن ظن مردم بعاقدین بیعت آن شد کہ آنہا نفوس خود را از اموال باز داشتند و شیوۂ زہد در دنیا پیش گرفتند و رغبت بدنیا و زینت آن را ترک کردند و قناعت بتقلیل و اکل خشن و لباس کرباس ملک خود ساختند در حالتیکہ اموال برای ایشان حاصل و دینار و کردہ بود و آن را درمیان قوم قسمت میکردند و خود را بآن اصلا آلودہ نمی کردند پس دلہای مردم با ایشان مائل شد و ایشان را دوست داشتند و ظنون مردم با ایشان نیک شد ہر کس را کہ دربارۂ ایشان شبہ در خاطر بود یا توقفی داشت با خود گفت کہ اگر ایشان بہوای نفس مخالفت نص پیغمبر کردہ بودند بایست کہ اہل دنیا باشند و ترک اموال و لذات نکنند تا خسران دنیا و آخرت ہر دو برای ایشان نباشد و اینہا اہل عقل و رای صحیح اند چگونہ خسران دنیا و عقبی ہر دو را پسندیدہ باشند پس فعل ایشان صحیح است و کسی را شکے در صلاح ایشان باقی نماند و اعتقاد بولایت ایشان کردند و افعال ایشان را پسندیدند انتہی بلفظہ

یہ عبارت بر ملا ندا دیرہی ہی کہ حضرات خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے اقوال و افعال و تدابیر کی شائستگی و بائستگی و پختگی
سے اُن حضرات کے زمانے مین ہر سہ خلافت کی صحت و حقیت مین کسیکو کوئی شبہہ نہ تھا جس سے قطعاً معلوم ہوگیا
کہ جس طور سے حسب تصریح مجتہد صاحب در ضربۂ حیدریہ و حسب تصریح والد ماجد مجتہد صاحب در صوارم و حسام
اہل لعنت کی اصح الکتب کافی کلینی کی احادیث مثالب ہشامین ساختہ و بافتۂ حاسدان و معاندان ہین
اُسی طور سے مطاعن خلفا کی روایات و حکایات بالکل ساختہ و بافتۂ حاسدان و معاندان ہین زمانۂ خاتم الانبیا
سے زمانۂ خاتم الخلفا تک اُن مطاعن کا ہرگز وجود نہ تھا چونکہ یہ مناقشہ چند مطاعن خلفا پر مبنی ہی لہذا جب یہ
معلوم ہوگیا کہ مطاعن خلفا بالکل ساختہ و بافتۂ حاسدان و معاندان ہین زمانۂ خلافت علویہ تک اُن مطاعن
کا ہرگز وجود نہ تھا تب یہ مناقشہ بجمیع اجزا اُسکا بیخ و بُن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت
ہر سہ خلافت ہونا اور ہر سہ خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ ثابت و قائم
رہیگا از انجملہ یہ کہ قاضی عبد الجبار معتزلی نے مغنی مین لکھا ہی کہ امام حسین خلافت یزید کو ناجائز سمجھتے تھے
اسی سے مخالفت کرکے شہید ہوگئے علی ہذا اگر جناب امیر تین خلافتون مین کسی خلافت کو ناجائز سمجھتے تو
ضرور مخالفت کرکے مثل امام حسین کے شہید ہوجاتے یا خلافت پر قابض ہوجاتے علم الہدی اہل لعنت نے
اسکے جواب مین لکھا ہی کہ یزید کے زمانے مین سب لوگ جانتے تھے کہ یزید مین نہ خلافت کی قابلیت نہ امامت
کی کوئی شرط وہ فسق و فجور علانیہ کرتا ہی دین کی کچھ پروا نہین کرتا ہی بخلاف اصحاب ثلثہ کے کہ ایسے
جمیل الظاہر تھے کہ اُنکے زمانے مین سب لوگ اُنکی صالحیت و صلاحیت کو ایسے غایت قصوی پر سمجھتے تھے
کہ اُنکو امامت سے اعلی منصب کے لائق سمجھتے تھے اور امامت کو اُنکے رتبے سے کم سمجھتے تھے چنانچہ بیان علم الہدی
کے آخری الفاظ یہ ہین وکیف یکون الخوف من مظہر الفسق والخلاعة ولا شبهة فی ان امامته
ملك وغلبة وانه لا شرط من شرائط الامامة فیه کالخوف من مقدم معظم جمیل الظاهر
یری اکثر الامة ان الامامة دونه وانها ادنی منازله انتهی بقدر الحاجة پس بیان
علم الہدی اہل لعنت سے خوب ظاہر ہوگیا کہ حضرات خلفاے ثلثہ کے زمانے مین لوگ اُن حضرات کو لائق خلافت
اور جامع شرائط امامت جانتے تھے بلکہ اُن حضرات کی صالحیت و صلاحیت کو ایسے غایت قصوی پر سمجھتے تھے

کہ اُن حضرات کو امامت سے اعلیٰ منصب کے لائق سمجھتے تھے اور امامت کو اُن حضرات کے لیے ادنی منصب سمجھتے تھے اور یہ معلوم ہی کہ اُن حضرات کو زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ ہوتا رہا اور جو خلفا اپنے عہد خلافت مین اپنے اعدا پر غالب ہون اور اُن خلفا کے زمانے کے لوگ اُن خلفا کی صالحیت و صلاحیت اس درجہ پر سمجھتے ہون کہ اُن خلفا کو امامت سے اعلیٰ منصب کے لائق اعتقاد کرتے ہون اور خلافت کو اُنکے لیے ادنی منصب جانتے ہون اُن خلفا کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہونا خلاف بداہۃ عقل بلکہ خلاف مشاہدہ ونقل ہی لہٰذا لحکم والفضل ما شہدت بہ الاعداء علم الہدیٰ اہل لعنت اور محقق جیلانی اہل شنعت کی شہادت سے جب طشت از بام ہو گیا کہ حضرات خلفائے ثلثہ کے زمانے مین اُن حضرات کے اقوال و افعال و تدابیر کی شائستگی و بائستگی و پختگی سے صحت و حقیت ہر سہ خلافت مین کسیکو کوئی شبہہ نہ تھا اور جمال سیرت ہر سہ خلیفہ کا ایسا ظاہر تھا کہ زمانۂ ہر سہ خلافت مین لوگ صالحیت و صلاحیت ہر سہ خلیفہ کو اس درجہ پر سمجھتے تھے کہ ہر سہ خلیفہ کو امامت و خلافت سے اعلیٰ منصب کے لائق اعتقاد کرتے تھے اور امامت و خلافت کو اُنکے لیے ادنی منصب شمار کرتے تھے اور یہ معلوم ہی کہ مشائخ ثلثہ کو خصوصاً شیخین کو عہد خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ ہوتا رہا تب کالشمس اذا تجلی ہو گیا کہ خلافت خلفائے ثلثہ مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہونا خلاف بداہۃ عقل بلکہ خلاف مشاہدہ و نقل ہی لہٰذا جن روایات و حکایات مین ایسے امور بیان کیے گئے ہین کہ اُنسے خلفائے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہونا ظاہر ہوتا ہی وہ روایات و حکایات بوجہ خلاف عقل و خلاف مشاہدہ ہونیکے بالکل ساقط از درجۂ اعتبار ہین جیسا کہ حسب تصریح مجتہد صاحب در تشئید المبانی کتب اہل لعنت کی روایات مثالب ابن عباس بالکل ساقط از درجۂ اعتبار ہین بنوجہ یہ مناقشہ بھی بدستور دیگر مناقشات کے خاک سیاہ ہو گیا اور اس آیت کا ثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا اور ہر سہ خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے پر قطعیت الدلالت ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ ثابت و قائم رہیگا واضح رہے کہ کتب اہل لعنت مین اس قسم شواہد بیشمار ہین جنکا احاطہ ایک مجلد ضخیم مین بھی دشوار ہی اسی سے بطور نمونہ چند شواہد کے ذکر پر اکتفا کیا جو کہ اہل نصفت و بصیرت کے نزدیک ضرورت سے زیادہ ہین بلکہ عاقل منصف کے نزدیک اس مناقشہ کو خاک سیاہ کرنیکے واسطے ایک حرف کافی ہی وہ یہ ہی کہ ہر سہ خلافت مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے پر آیہ مذکورہ قطعیت الدلالت ہی اور اس مناقشہ کے کل امور حکایات و روایات غیر قرآنیہ سے ماخوذ ہین اور

آیت قرآنیہ کے مقابلے مین حکایات و روایات غیر قرآنیہ کا اعتبار نہین ہو سکتا ہی حضرات اہل لعنت کو اگر مردِ میدان ہونیکا ادعا ہو تو آیہ مذکورہ کا دلالت مذکورہ سے عاری ہونا ثابت کرکے دکھادین بدون ذکر کسی طعن کسی خلیفہ کے لیکن یہ امر دائرۂ امکان سے باہر ہی جسکا جی چاہے اہل لعنت سے مکالمہ کرکے دیکھ لے۔

مناقشۂ ہفتد ہم ۔ مجتہد صاحب بوارق مین فرماتے ہین کہ روایات مخالفین دلالت می کند برآنکہ خلافت ثلثہ مراد ازان نیست از انجملہ آنچہ ابن مسعود روایت کردہ قال وقعت الخلافۃ من اللّٰہ لثلثۃ نفر آدم فی قولہ تعالیٰ انی جاعل فی الارض خلیفۃ و داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض و امیر المومنین لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم داود و سلیمان ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم یعنی الاسلام ولیبدلنھم من بعد خوفھم من اھل مکۃ امنا یعنی فی المدینۃ یعبد وننی یعنی یوحدوننی ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون یعنی العاصین للّٰہ ولرسولہ کذا نقل عن السدی انتہی مراد مجتہد صاحب یہ ہو کہ روایات اہل سنت کی دلالت اس بات پر ہی کہ آیۂ مذکورہ مین خلافت خلفائے ثلثہ مراد نہین ہو از انجملہ ابن مسعود کی یہ روایت ہی جیسا کہ سدی سے نقل کی گئی ہی۔

جواب اول یہ کہ مجتہد منفتد نے اسی بوارق کے مقامات شتی مین کتاب منقول عنہ کے نام کی تصریح مکرر نے پر از بس کہ زبان درازی فرمائی ہو اور اپنے خصم کو سہام ملام کا نشانہ بنایا ہی پھر خود اس مقام مین کتاب منقول عنہ کے نام کی تصریح نہین فرمائی خود را فضیحت دیگرے را نصیحت کا حساب ہی قال صاحب التحفۃ صاحب جامع الاصول نقل کردہ کہ خطیب از شریف مرتضی برادر رضی احادیث شیعہ روایت کردہ الخ قال صاحب العبقات اولا افادہ نفرمودند کہ صاحب جامع الاصول این مضمون را در کدام کتاب ذکر فرمودہ تا مراجعت بآن نمودہ تمیز صدق از کذب توان کرد یقول الراقم الاثم جناب اجتہاد مآب افادہ نفرمودند کہ در کدام کتاب اہل سنت این روایت مجعولہ از سدی نقل کردہ شد بلکہ این ہم نفرمودند کہ کدام سنی نقلش کردہ تا پردۂ کذب آنجناب فاش نگردد و این ہم نفرمودند کہ از سدی کبیر سنی نقل کردہ شد یا از سدی صغیر شیعی تا حجاب تلبیس وا نبود بالجملہ چونکہ اس روایت کے ناقل و منقول عنہ و منقول فیہ سب مجہول ہین لہذا ہرگز قابل اعتنا نہین ہو سکتی ہی۔

جواب دوم حضرت حیدر المتکلمین نے صدوق اہل لعنت کے عیون الاخبار کی حدیث سمع و بصر سے جو استدلال فرمایا ہی

بجواب اُسکے مجتہد صاحب تشئید المبانی مین فرماتے ہین کہ درج روایت ضعیفہ در کتب احادیث دلیل بر مقبولیت آن روایت نزد محدثین نمی تواند شد زیراکہ اکثر روایات مطروحہ وماولہ در کتب فریقین اندراج یافتہ وعلماآن را تلقی بقبول نکردہ اند انتہی بقدر الحاجۃ اس عبارت سے غایت مجتہد عالی منزلت یہ ہی کہ کتب علما مین درج ہونا حدیث کا مقبول علما ہونیکی دلیل نہین ہی اور بدون مقبول علما ہونے کے حدیث قابل احتجاج نہین ہوسکتی ہی پس حدیث سمع وبصر اگرچہ عیون صدوق اہل لعنت مین موجود ہی لیکن مقبول علما نہین ہی لہذا قابل احتجاج نہین ہوسکتی ہی جاے تماشا ہی کہ حدیث سمع وبصر جو صدوق اہل لعنت کی کتاب عیون الاخبار معلوم کل کبار اصغار مین موجود ہی اور خصم مجتہد منقد نے مع تصریح اسم کتاب مذکور سے نقل کی ہی وہ تو غیر مقبول علما اور غیر قابل احتجاج ہوگئی اور روایت مجعولہ وقعت الخلافت جسکا ناقل ومنقول عنہ ومنقول فیہ کچھ معلوم نہین ہی مقبول علما اور قابل احتجاج ہوگئی بات یہ ہی کہ استغراق سخن پروری مین حافظہ نابود حیا مفقود ہوجاتے ہین بالفرض اگر کسی کتاب اہل سنت مین یہ روایت ہی تو مقبول علما نہین ہی لہذا قابل اعتبار نہین ہوسکتی ہی اور چونکہ مجتہد منقد کا یہ اعتراف ہی کہ درج کتب ہونا حدیث کا مقبول علما ہونیکی دلیل نہین ہی اور بدون مقبول ہو نیکے حدیث قابل احتجاج نہین ہوسکتی ہی لہذا بدون اثبات مقبولیت علما روایت مذکورہ سے احتجاج کرنا محض ہوس نفسانی اور شرم وحیا کی خون ریزی ہی۔

جواب سوم مجتہد صاحب نے تشئید المبانی مین یہ بھی ارشاد فرمایا ہی کہ استدلال بروایتے باشد کہ از ثقات بہم سد وسندش را ارباب تنقید قبول کنند انتہی ذرا اولیاے مجتہد صاحب ارشاد تو فرماوین کہ اس روایت کی سند کہان ہی اور ارباب تنقید نے کہان قبول کیا ہی اور کون ثقہ ابن مسعود سے اسکا ناقل ہی اور کس ثقہ سے کس ثقہ کو یہ روایت بہم پہونچی ہی سبحان اللہ خصم سے تو کہا جاے کہ استدلال ایسی روایت سے ہوتا ہی جو ثقات سے بہم پہونچی ہو اور مقبول السند ارباب تنقید ہو اور خود بالکل مجہول المحل والحال روایت سے استدلال کرین یہ شرم وحیا کی خونریزی نہین ہی تو کیا ہی اور سنیے مجتہد منقد نے تشئید المبانی مین یہ بھی ارشاد فرمایا ہی کہ روایت ہر قسم در کتب فریقین مندرج شد پس باید فن تنقید را پیش نظر داشتن وبعد از تصحیح در محل استدلال آوردن انتہی محصلا حاصل مفاد اس عبارت کا یہ ہی کہ بدون اثبات صحت بپابندی فن تنقید روایت کو محل استدلال مین لانا جائز نہین ہی پس مجتہد صاحب اپنے خصم کو ہدایت فرماتے ہین کہ بدون اثبات صحت بپابندی فن تنقید روایت کو محل استدلال مین لانا جائز نہین ہی اور خود بدون اثبات صحت

ابا بندی فن تنقید روایت مذکورہ سے احتجاج کرتے ہین جو فضیحت در فضیحت دیگر نصیحت کا حساب ہے۔

جواب چہارم یہ کہ اس روایت کے اول مین حصر الخلافت من اللہ فی الثلثۃ کا اثبات ہے بعد مین آدم داؤد امیر المومنین سلیمان چار کے واسطے خلافت من اللہ ہونے کا بیان ہے جو کہ نفی حصر مذکور ہے بنابر اسکے اس روایت مین حصر مذکور کی اثبات و نفی دونون موجود ہین جو کہ تناقض صریح محال فضیح ہے اور جو خبر فی نفسہ محال ہے وثاقت رواۃ سے صحیح نہین ہوسکتی ہے کما فی التلویح لہذا بالفرض محال اگر یہ روایت کسی کتاب اہل حق مین موجود ہے اور ثقہ سے ثقہ کو بہم پہونچی ہے اور مقبول السند ارباب تنقید بھی ہے تاہم یہ روایت صحیح نہین ہوسکتی ہے بوجہ تناقض مذکور کے۔

جواب پنجم لفظ امیر المومنین کو دیکھکے مجتہد منقد جامہ سے باہر ہوگئے یہ خبر نہین کہ زمانہ خلافت صدیقیہ مین لوگ صدیق اکبر کو امیر المومنین کہتے تھے لہذا اس روایت کا مضمون اگر زمانہ خلافت صدیقیہ مین صادر ہوا ہے تو اس روایت مین لفظ امیر المومنین سے صدیق اکبر مراد ہونگے نہ علی مرتضی اور زمانہ خلافت فاروقیہ مین لوگ فاروق اعظم کو امیر المومنین کہتے تھے لہذا مضمون روایت مذکورہ اگر زمانہ خلافت فاروقیہ مین صادر ہوا ہے تو روایت مذکورہ مین لفظ امیر المومنین سے فاروق اعظم مراد ہونگے نہ علی مرتضی اور خلافت علویہ کا زمانہ ابن مسعود نے نہین پایا لہذا روایت مذکورہ مین لفظ امیر المومنین سے علی مرتضی ہرگز مراد نہین ہوسکتے ہین بلکہ قطعا و جدا صدیق اکبر مراد ہین یا فاروق اعظم بنابر اسکے آیہ مذکورہ مثبت حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ہے کما مر لہذا روایت مذکورہ کا دامن پکڑکے مجتہد منقد کا یہ فرمانا کہ روایات مخالفین دلالت می کند بر آنکہ خلافت ثلثہ مراد از ان نیست محض ابلہی یا ابلہ فریبی ہے۔

جواب ششم جس طور سے خیبر مین صدور حدیث لاعطین الرایۃ غدا رجلا الخ کے دوسرے دن زمرۂ رجال سے جناب امیر کو نشان فتح ملنے کے بعد حدیث مذکور سے جناب امیر مراد ہونے پر خود حدیث مذکور ایسی قطعیت الدلالت ہے کہ اگر کوئی روایت و حکایت اس بات پر دلالت کرے کہ حدیث مذکور سے جناب امیر مراد نہین ہین بلکہ خالد بن ولید مراد ہین تو ہرگز قابل اعتبار نہین ہوسکتا ہے اسی طور سے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ حاصل ہونیکے بعد آیہ مذکورہ سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونے پر خود آیہ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہے کہ اگر کوئی روایت و حکایت غیر قرآنیہ اس بات پر دلالت کرے کہ خلافت خلفائے ثلثہ آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہے بلکہ خلافت علی

مراد ہی تو ہرگز قابل اعتبار نہین ہو سکتا ہی اسی سے ائمہ اہل بیت کی بھی یہی ہدایت ہی کہ جو حکایت و روایت غیر قرآنیہ کسی آیت قرآنیہ کا مخالف ہو اُسکا اعتبار نکرو کما مر غیر مرۃ لہذا بدستور مناقشات بالا کے مجتہد صاحب کا یہ مناقشہ بھی خاک سیاہ ہو گیا اور آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ ثابت و قائم رہیگا۔

مناقشہ ہشتدہم مجتہد صاحب نے بوارق اور تشئید المبانی مین لکھا ہی کہ اگر آیہ مذکورہ سے خلافت ثلثہ مراد ہوگی تو جہل ثلثہ از مراد آیہ مذکورہ لازم آویگا کیونکہ اول کا قول انا الخالفۃ بعدہ اور اقیلونی اقیلونی اور لیتنی سالت رسول اللہ ھل للانصار فی ھذا الامر حق اور ثانی کا قول ان بیعت ابی بکر کانت فلتۃ الخ تمام دال ہین اسپر کہ خلافت ثلثہ بتخلاف الٰہی نہ تھی انتہی محصل ترجمۃ کلامہ۔

جواب اول یہ کہ صدور انا الخالفۃ بعدہ از صدیق اکبر ممنوع و غیر مسلم ہی اہل سنت کے کسی مذہبی کتاب مین ہرگز موجود نہین ہی نہایۃ اللغت کے حوالہ سے مجتہد صاحب نے نقل کیا ہی جو مذہبی کتاب نہین ہی بلکہ لغت کی کتاب ہی طرفہ یہ ہی کہ اُسمین بھی سند نہین ہی پس ممکن ہی کہ راوی اہل لعنت ہو اور طعن خلفا مین اہل لعنت راوی کا اعتبار نہین ہی جیسا کہ طعن اہل بیت مین خوارج و نواصب کا اعتبار نہین ہی نیز یہ روایت نہ مع السند ہی نہ کسی امام فن حدیث کے ملتزم الصحت کتاب مین ہی نہ کسی امام فن حدیث کا بلکہ نہ کسی عالم کا تصحیح گفتہ ہی ایسی روایت قابل اعتبار نہین ہو سکتی ہی اور سنیے حدیث لو جزانفی جو کہ اہل لعنت کے کشف الغمہ وغیرہ مین موجود ہی بجواب اُسکے اسی بوارق کے ایک مقام مین مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ خبر واحد کذائی حجیت را نشاید انتہی خبر واحد اُس خبر صحیح السند کو کہتے ہین جو کہ متواتر نہو پس ارشاد ہو کہ صحیح السند خبر لو جزانفی کیون لائق حجیت نہین ہی اور مفقود السند خبر انا الخالفۃ کیون لائق حجیت ہی نیز مجتہد صاحب بوارق مین بجواب خبر جزانفی ارشاد فرما چکے ہین کہ صدور این کلام از امام شہید ثابت نیست انتہی جاے انصاف ہی کہ اہل لعنت کی مذہبی کتاب کشف الغمہ وغیرہ مین حدیث جزانفی سند کے ساتھ موجود ہی باوجود اسکے اس حدیث کا امام سے صادر ہونا ثابت نہین ہی حدیث انا الخالفۃ جو محض بے سند ہی اور کسی مذہبی کتاب مین نہین ہی صرف ایک لغت کی کتاب مین ہی اُسکا صدیق اکبر سے صادر ہونا کیونکر ثابت ہو گیا نیز مجتہد صاحب بجواب حدیث سمع و بصر تشئید المبانی مین فرماتے ہین لانسلم کہ حدیث مذکور صحیح السند باشد الخ جاے غور ہی کہ جو حدیث اہل لعنت کے کتب احادیث مین مثل عیون الاخبار صدوق کے مع سند موجود ہی اُسکا

تو صحیح السند ہونا غیر مسلم ہوگیا اور حدیث انا المخالفة جو محض بے سند ہی اور کسی دینی کتاب مین بھی نہین ہی
اُسکا صحیح السند ہونا کیون کر مسلم ہوگیا نیز مجتہد صاحب بجواب حدیث مذکور تشئید المبانی مین ارشاد فرماتے ہین کہ اکثر
روایات مطروحہ وماولہ در کتب فریقین اندراج یافتہ وعلما آن را تلقی بقبول نکردہ انتہی بقدر الحاجۃ پس ارشاد ہوا کہ حدیث
سمع وبصر سند کے ساتھ اہل لعنت کے کتب دینیہ مین موجود ہونیکے باوجود کیون مطروح ہی اور حدیث انا المخالفہ
جو محض بے سند ہی اور کتب دینیہ سے کسی کتاب مین نہین ہی وہ کیون مطروح نہین ہی اور حدیث سمع وبصر سند کے
ساتھ کتب دینیہ اہل لعنت مین موجود ہونیکے باوجود کیون متلقی بقبول علما نہین ہی اور حدیث انا المخالفہ جو محض
بے سند ہی اور کتب دینیہ سے کسی کتاب مین نہین ہی وہ کیون متلقی بقبول علما ہی اور حدیث سمع وبصر جو کہ سند
کے ساتھ اہل لعنت کے کتب دینیہ مین موجود ہی وہ کیون بدون ثبوت متلقی بقبول علما ہونے کے لائق حجیت نہین
ہی اور حدیث انا المخالفہ جو محض بے سند ہی اور کتب دینیہ سے کسی کتاب مین نہین ہی وہ کیون بدون ثبوت
متلقی بقبول علما ہونے کے لائق حجیت ہوگئی نیز تشئید المبانی مین مجتہد صاحب کا یہ ارشاد ہی کہ روایت ہر قسم در کتب
فریقین مندرج شد پس باید فن تنقید را پیش نظر داشتن بعد از تصحیح در محل استدلال آوردن ایضاً استدلال بروایتی
باشد کہ از ثقات بہم رسد وسندش را ارباب تنقید قبول کنند الخ پس ارشاد ہو کہ فن تنقید کو پیش نظر رکھ کے روایت
انا المخالفہ کی تصحیح کہان کی گئی ہی اور صاحب نہایۃ اللغت کو یہ روایت کس ثقہ سے بہم پہونچی ہی اور اسکی سند کہان
ہی اور اسکی سند کو ارباب تنقید نے کہان قبول کیا ہی بس خوب واضح ہوگیا کہ حدیث انا المخالفہ کا صدیق اکبر سے
صادر ہونا بالکل ثابت نہین ہی مجتہد صاحب نے دیگر مقام بوارق مین لکھا ہی کہ روایت خالفہ منتخب کنز العمال مین
بھی مسطور ہی اور اسکو فروتنی وکسر نفسی پر محمول کرنا عذر از گناہ بدتر ہی کیونکہ فروتنی وکسر نفسی یا تو مناجات مین ہوتی ہی
یا تو بحد مبالغہ در مدح کے مقابلہ مین ہوتی ہی یہ نہین ہوتا ہی کہ نبی سے کوئی پوچھے کہ آپ نبی ہین نبی جواب دین کہ
مین نبی نہین ہون اور فروتنی وکسر نفسی ارادہ کرین یہ خود صورت صحت نہین رکھتا ہی بلکہ اگر کوئی مقلد کسی مجتہد سے
پوچھے کہ تو مجتہد ہی مجتہد جواب دے کہ مین مجتہد نہین ہون بلکہ مقلد ہون اور فروتنی وکسر نفسی کا ارادہ کرے تو عقلا
کے نزدیک قبیح ہوگا انتہی ترجمۃ الفاظہ اس سے روایت مذکورہ کا صدیق اکبر سے صادر ہونا ثابت نہین ہوتا ہی
جیسا کہ حسب ارشاد مجتہد نقاد صدوق اہل لعنت کے عیون الاخبار مین سند کے ساتھ موجود ہونے سے حدیث سمع

و بصر کا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہونا ثابت نہین ہوتا ہی اور کشف الغمہ وغیرہ مین موجود ہونے سے حدیث جزالفی کا
امام شہید سے صادر ہونا ثابت نہین ہوتا ہی اور کافی کلینی مین موجود ہونے سے احادیث مثالب ہشامین کا ائمہ سے صادر ہونا
ثابت نہین ہوتا ہی بالجملہ قول انا الخالفۃ کا صدیق اکبر سے صادر ہونا ثابت نہین ہی نہ ثابت ہو سکتا ہی لہذا
اس روایت کا دامن پکڑ کے مجتہد منقد الفریق تشبث بکل حشیش کے مصداق ہوگئے اور بالفرض محال اگر قول مذکور کا صدیق اکبر
سے صادر ہونا ثابت ہو جاے تو بھی مدعاے مجتہد صاحب حاصل نہین ہو سکتا ہی **اولاً** اسلیے کہ خود مجتہد صاحب اسی بوارق مین بجواب
حدیث نعم الصدیق فرماتے ہین کہ اطلاق صدیق بر ابوبکر مثل اطلاق امیرالمومنین بود باشد بر سائر خلفاے جور انتہی راقم آثم عرض کرتا ہی
کہ اطلاق امیرالمومنین بر خلیفہ جور ائمہ اہل لعنت سے کثیر الوقوع ہی لیکن اطلاق صدیق بر غیر صدیق ہنوز کتم عدم سے وجود
مین نہین آیا ہی لہذا اطلاق صدیق بر صدیق اکبر مثل اطلاق امیرالمومنین بر خلیفہ جور نہین ہو سکتا ہی لیکن صدیق اکبر نے
اگر فرمایا ہی کہ مین خلیفہ نہین ہون بلکہ خالفہ ہون تو یہ فرمانا البتہ ایسا ہو گا جیسا کہ بعض موقع پر حضرت خاتم رسالت نے
فرمایا ہی کہ مین افضل البشر نہین ہون افضل البشر ابراہیم ہین پس جسطور سے آنحضرت کا یہ فرمانا فروتنی و کسر نفسی ہی اسیطور
سے صدیق اکبر کا وہ فرمانا فروتنی و کسر نفسی ہی **ثانیاً** اسلیے کہ نیز مجتہد صاحب اسی بوارق مین بجواب حدیث اہلکم ارشاد
فرماتے ہین کہ چون اجماع اہل بیت و سائر شیعیان آنحضرت منعقد ست برآنکہ امام معصوم من قبل اللہ می باشد البتہ حدیث
مزبور ماول خواہد بود انتہی چونکہ بعد بیعت و اتفاق اہل حل و عقد کے زمانہ خلافت مین بعض امور کا وقوع مین آنیکے بعد
خلافت صدیقیہ کا بلکہ ہر سہ خلافت کا استخلاف الٰہی ہونے پر سائر اہل سنت کا اجماع منعقد ہی لہذا حدیث مذکور بر تقدیر
صدور از صدیق اکبر البتہ ماول ہو گی **ثالثاً** اسلیے کہ خود مجتہد منقد نے ضربت حیدریہ مین لکھا ہی کہ وجوب تاویل در
بعض آیات کہ بظاہر ہا منافی ادلہ قطعیہ است مثل آیہ کریمہ ید اللہ فوق ایدیھم و امثال آن مستلزم وجوب
تاویل در جمیع ظواہر آیات نیست انتہی یہ عبارت صریحۃ الدلالت ہی اس بات پر کہ جو آیت قرآنیہ بظاہر خلاف ادلہ
قطعیہ ہی اس آیت قرآنیہ کی تاویل واجب ہی پس روایت مذکورہ جو بظاہر خلاف ادلہ قطعیہ ہی کیون واجب التاویل
نہو گی ضرور ہو گی چنانچہ از جملہ ادلہ قطعیہ مذکورہ یہ ہی کہ جسطور سے حدیث لاعطین الرایۃ الخ قطعیت الدلالت
ہی جناب امیر کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے پر اور زمرہ رجال سے ہونا اور صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن
نشان جنگ پانا اور اسیدن جنگ مین فتح پانا ان تینون امرون کا اجتماع جناب امیر مین ہونیکے بعد حدیث مذکور مین

یہ دلالت پیدا ہوئی ہی اُسی طور سے ہر سہ خلافت کا باستخلاف الٰہی ہونے پر آیہ مذکورہ قطعیت الدلالت ہی اور منجملہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ ہونا اور بعد نزول آیہ مذکورہ زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا ان تینون امرون کا اجتماع ہر سہ خلیفہ مین ہونے کے بعد آیہ مذکورہ مین یہ دلالت پیدا ہوئی جسکے بعد ہر سہ خلافت کا باستخلاف الٰہی ہونے پر سائر اہل سنت کا اجماع ہوگیا ہی لہذا روایت مذکورہ صدیق اکبر سے صادر ہونیکی تقدیر پر ضرور واجب التاویل ہوگی اور تاویل یہ ہی کہ یہ محض فروتنی اور کسر نفسی ہی جیسا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بعض موقع پر فرمانا کہ مین افضل البشر نہین ہون ابراہیم افضل البشر ہین محض فروتنی و کسر نفسی ہی **قولہ** روایت خالفہ منتخب کنز العمال مین بھی مسطور ہی **جواب** کنز العمال مین دیکھنے کی ضرورت نہین ہی کیونکہ مراد مجتہد اگر یہ ہی کہ کنز العمال مین ہونے سے حدیث مذکور کا صدیق اکبر سے صادر ہونا ثابت ہوتا ہی تو کذب صریح و بہتان فضیح ہی اسواسطے کہ کنز العمال مین ہونے سے حدیث مذکور کا صدیق اکبر سے صادر ہونا کسیطرح ثابت نہین ہوتا ہی کما مر آنفاً **قولہ** اور اسکو فروتنی و کسر نفسی پر محمول کرنا عذر از گناہ بدتر ہی **جواب** چونکہ روایت مذکورہ بظاہر خلاف ادلہ قطعیہ ہی لہذا واجب التاویل ہی اور فروتنی و کسر نفسی پر محمول کرنا ایسی تاویل لائق قبول نبیل ہی کہ اس سے بہتر اس روایت کی تاویل نہین ہو سکتی ہی فرط تعصب و عناد نے جسکو اندھا کر دیا ہی اُسکے سوا دوسرا کوئی بھی اس تاویل کو عذر از گناہ بدتر نہین کہہ سکتا ہی **قولہ** کیونکہ فروتنی و کسر نفسی یا تو مناجات مین ہوتی ہی یا تو بسبب مبالغہ در مدح کے مقابلے مین ہوتی ہی **جواب** یہ کذب صریح و بہتان فضیح ہی فروتنی و کسر نفسی غیر مناجات اور غیر مقابلہ بسبب مبالغہ در مدح مین بھی ہوتی ہی اگر کوئی ذی رتبہ شخص اپنے سے کسی کم رتبہ شخص کو بدون کسی غرض دنیاوی کے اپنے برابر جگہ دے تو کون احمق کہیگا کہ وہ فروتنی و کسر نفسی نہین ہی اور یہان مناجات کہان ہی اور مقابلہ بسبب مبالغہ در مدح کہان ہی تعجب ہی کہ والا اجتہاد کو یہ بھی یاد نرہا جو کہ ہر طفل دبستان ہندوستان کے زبان زد ہی ~ تواضع ز گردن فرازان نکوست * گدا گر تواضع کند خوی اوست * معلوم ہوتا ہی کہ جو شخص مجتہد صاحب کے مُنھ پر بسبب مبالغہ در مدح کرتا تھا اُسی کے ساتھ مجتہد صاحب فروتنی و کسر نفسی کرنا جانتے تھے اور کسی سے فروتنی و کسر نفسی کرنا نہین جانتے تھے حق تو یہ ہی کہ جو عار سے نار کو غنیمت جانے گا وہ فروتنی و کسر نفسی کیا جانے گا **قولہ** یہ نہین ہوتا ہی کہ نبی سے کوئی پوچھے کہ آپ نبی ہین نبی جواب دین کہ مین نبی نہین ہون اور فروتنی و کسر نفسی ارادہ کرین یہ خود صورت صحت نہین رکھتا ہی **جواب** جس مقام مین جس

نبی کا نبی ہونا ادعاء نبوت اور اظہار معجزہ سے ظاہر ہوگا اُس مقام مین اس نبی کا یہ کہنا کہ مین نبی نہین ہون بلکہ کمترین بندۂ خدا ہون فروتنی وکسر نفسی ہونا آشکار ناممجال انکار ہوگا لہذا یہ قطعا صورت صحت رکھتا ہی اور اگر کسی ولی کامل سے پوچھا جائے کہ تو خدا کا ولی ہی اور ولی کامل ہا رادۂ فروتنی وکسر نفسی جواب مین کہین کہ مین خدا کا ولی نہین ہون بلکہ خدا کا ہیچ و پوچ بندہ ہون تو ضرور صورت صحت رکھتا ہی اسی طور سے بنا بر اسکے کہ خالفہ بمعنی ہیچ پوچ بھی مستعمل ہوتا ہی اگر خلیفہ باستخلاف الٰہی سے پوچھا جائے کہ تو خلیفہ ہی اور بارادۂ فروتنی وکسر نفسی جواب مین کہین کہ مین خلیفہ نہین ہون بلکہ خالفہ یعنے ہیچ پوچ ہون ضرور صورت صحت رکھتا ہی اور چونکہ خالفہ بمعنی ہیچ و پوچ مستعمل ہوتا ہی لہذا یہان پر بمعنی بسیار خلاف گو لینا تحکم بحت ہوگا جسکو بجز معاند متعصب کے کوئی بھی بات سے نہ نکالیگا **قولہ** بلکہ اگر کوئی مقلد کسی مجتہد سے پوچھے کہ تو مجتہد ہی مجتہد جواب دے کہ مین مجتہد نہین ہون بلکہ مقلد ہون اور فروتنی وکسر نفسی ا رادہ کرے تو عقلا کے نزدیک قبیح ہوگا **جواب** جو کہ مغلوب ہوائے نفسانی ہوگا وہ تو ہر فروتنی وکسر نفسی کو قبیح جانے گا لیکن اُسکے قبیح جاننے سے فی الواقع قبیح ہونا کجا مجتہد صاحب کو یہ قدرت کہان ہی کہ فروتنی وکسر نفسی کا کوئی کلمہ زبان سے نکالین پھر مجتہد صاحب کلمۂ فروتنی کو قبیح نہ کہین گے تو کون کہیگا اگر کوئی مجتہد بارادۂ فروتنی وکسر نفسی یہ کہین کہ مین مجتہد نہین ہون بلکہ مقلد ہون تو ہرگز قبیح نہوگا بلکہ تواضع زگردن فرازان نکوست * کے قبیل سے ہوگا اور اس جگہ مجتہد صاحب سے لفظ مقلد محض بیموقع صادر ہوا ہی روایت مین اگر یہ ہوتا کہ مین خلیفہ نہین ہون بلکہ رعیت ہون تو البتہ لفظ مقلد باموقع ہوتا اذلیس فلیس چونکہ روایت مین یہ ہی کہ مین خلیفہ نہین ہون بلکہ ہیچ پوچ ہون لہذا باموقع یہ ہوتا کہ مین مجتہد نہین ہون بلکہ ہیچ پوچ ہون بہت غنیمت ہی کہ کوئی اپنے منہ سے اپنے کو ہیچ پوچ کہے اُسکے کسر نفسی ہونے سے انکار کرنا مجتہد صاحب کو دشوار تو ہوا اگر اسکے کسر نفسی ہونے سے بھی انکار کر دیتے تو کوئی کیا بنا لیتا بالجملہ روایت مذکورہ صدیق اکبر سے صادر ہونا ثابت نہین ہی معہذا خلافت صدیقیہ کا باستخلاف الٰہی ہونے کے منافی نہین جو دلائل قطعیہ سے ثابت ہی لہذا روایت مذکورہ کے دامن مین پناہ لینا اپنے کو الغریق یتشبث بکل حشیش کا مصداق بنانا ہی اور روایت اقیلونی کا جواب فصل هفتم مین گذر چکا ہی اعادہ مین اطالہ ہی مختصر یہ ہی کہ یہ روایت ہرگز اہل سنت کی کسی کتاب مین نہین ہی صواعق محرقہ مین اس روایت کی نسبت لکھا ہی

کہ فهو من مفتریاتهم یعنی وہ قول مفتریات اہل لعنت سے ہی اور فصل ششم مین گذر چکا ہی کہ اہل لعنت کی
نہج البلاغت مین ہی کہ بعد قتل عثمان کے جب لوگون نے امامت جناب امیر کی بعیت کرنیکا ارادہ کیا آنجناب نے
لوگون سے کہا کہ مجھکو چھوڑ دو اور کسی کو امام بنالو میرا امام ہونا بہتر نہین ہی میرا وزیر ہونا بہتر ہی پس جناب امیر کا یہ قول
کیون خلافت آنجناب کا باستخلاف آلہی ہونیکی منافی نہین ہی اور مفتریکا افترا قبیلونی کیون خلافت صدیقیہ کا باستخلاف
آلہی ہونیکی منافی ہی بالجملہ یہ روایت نہ اہل سنت کی کسی کتاب مین ہی نہ خلافت صدیقیہ کا باستخلاف آلہی ہونے کی
منافی ہی علی ہذا روایت لیتنی بھی نہ اہل سنت کی کسی کتاب مین ہی نہ خلافت صدیقیہ کا باستخلاف آلہی ہونیکی
منافی اور روایت فلتة کا جواب فصل پنجم مین گذر چکا ہی اور اس مقام کے مناسب مختصر جواب یہ ہی کہ خداوندکریم
کا اپنے استخلاف سے ابوبکر کو خلیفہ کرنا منظور تھا اسی سے بعیت ابوبکر کا مضمون لوگون کے دلون مین بمشیت
ایزدی ایسا جوش زن ہوگیا کہ بعض لوگون نے فلتة بعیت کرلی بنابراسکے اہل بصیرت کے نزدیک یہ روایت
خلافت صدیقیہ کا باستخلاف آلہی ہونے پر دال ہی مجتہد صاحب خطاے اجتہادی سے اسکو خلافت صدیقیہ
کا باستخلاف آلہی ہونیکی منافی سمجھ گئے حالانکہ اس قسم کی خطاے اجتہادی لیاقت اجتہاد کی منافی ہی
آخری سخن یہ ہی کہ مجتہد صاحب ضربت حیدریہ مین فرماتے ہین کہ چون روایات مثالب ہشامین ومن
یحذو حذوہما مخالف اجماع فرقہ حقہ ومعارض بروایات متواترہ است لامحالہ محتمل الطرح یا ماول باشد انتہی
یہ عبارت نص صریح ہی اسبات پر کہ کافی کلینی کی احادیث مثالب ہشامین یا تو متروک ومردود ہین یا تو ماول
پس روایات مندرجہ مناقشہ بالفرض اگر کتب اہل سنت مین ہین تو لامحالہ مطروح ہین یا ماول لهذا ان روایتون
سے خلافت صدیقیہ کا بغیر استخلاف آلہی ہونا کسیطرح ثابت نہین ہوسکتا ہی درحقیقت کافی کلینی کی روایات
مثالب ہشامین کی نسبت یہ فرمانا کہ لامحالہ متروک یا ماول ہین پھر روایات مندرجہ مناقشہ سے احتجاج کرنا
ایسی بے غیرتی ہی کہ انتہا نہین ہی بالجملہ روایات مندرجہ مناقشہ نہ قابل اعتبار ہین نہ خلافت صدیقیہ کا
بغیر استخلاف آلہی ہونے پر دال معہذا جس طور سے جناب امیر کا زمرۂ رجال سے ہونیکی وجہ سے حدیث لاعطین
الرایة غدا رجلا الخ آنجناب کے محبوب ومحب خدا اور رسول ہونے پر قطعیت الدلالت ہی خیبر مین آنجناب کو
نشان فتح دونون حاصل ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل سے اُسی طور سے ہر سہ خلیفہ کا منجملہ کلمہ گویان اسلام

از قبل نزول آیت استخلاف ہونیکی وجہ سے ہر سہ خلافت کا باستخلاف الٰہی ہونے پر آیہ مذکورہ قطعیت الدلالت ہی ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ حاصل ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل سے پس بالفرض اگر روایات مندرجہ مناقشہ کتب اہل سنت مین موجود بھی ہون اور خلافت صدیقیہ کا بغیر استخلاف الٰہی ہونے پر دال بھی ہون تو جسکا جی چاہے آیہ مذکورہ کے دلالت قطعیہ کے مطابق اعتقاد کر کے روایات مذکورہ کو چھوڑ دے اور جسکا جی چاہے روایات مذکورہ کو سر و آنکھون پر رکھکے آیت قرآنیہ کو چھوڑ دے لیکن ائمہ اہل بیت کا حکم ہی کہ جو چیز کسی آیت قرآنیہ کی مخالف ہو اُسکو چھوڑ دو چنانچہ فصل ہشتم مین واضح ہو چکا ہی اور مناقشہ شانزدہم کے جواب دوم مین بھی لائح ہو چکا بالجملہ روایات مندرجہ مناقشہ کتب اہل سنت مین ہون یا نہون اور خلافت صدیقیہ کا استخلاف الٰہی ہونیکی منافی ہون یا نہون بہر حال ہر سہ خلافت کا باستخلاف الٰہی ہونے پر آیہ مذکورہ کا قطعیت الدلالت ہونا ثابت و قائم ہی اور ہمیشہ ثابت و قائم رہیگا۔

مناقشہ نوزدہم مجتہد صاحب بوارق مین فرماتے ہین کہ منافی مذہب اہل سنت ست چہ نزد ایشان از جانب الٰہی استخلاف احدی واقع نشدہ وانما کان خلافۃ الثلثۃ من اتفاق شرذمۃ من الاصحاب پس خلف وعدہ لازم آید انتہی مراد مجتہد صاحب یہ ہی کہ آیہ مذکورہ سے خلافت ثلثہ مراد ہونا مخالف مذہب اہل سنت ہی کیونکہ اہل سنت کے نزدیک منجانب الٰہی استخلاف کسی کا نہین ہوا بلکہ ان کے نزدیک خلافت ثلثہ ایک جماعت اصحاب کی اتفاق سے تھی۔

جواب یہ کہ اہل سنت کے نزدیک منجانب الٰہی استخلاف کسیکا نہونا ایسا بیہودہ مفوہ کاذبہ ہی کہ انتہا نہین ہی نہ اہل سنت کے یہان اسکی تصریح ہی نہ کسی کلام اہل سنت سے یہ نکلتا ہی اگر اولیائے مجتہد صاحب کہین کہ اہل سنت کے نزدیک کسی خلیفہ مین نص نہین ہی مہاجرین و انصار کی بیعت و اطاعت سے خلافت ہوئی ہی اس سے یہ نکلتا ہی کہ اہل سنت کے نزدیک منجانب الٰہی استخلاف کسی کا نہین ہوا ہی تو۔

جواب اول یہ کہ ازالۃ الخفا کے شروع مین جو بیان کیا گیا ہی اُس سے ظاہر ہی کہ کسی خلیفہ مین نص نہونا کل اہل سنت کا قول نہین ہی بلکہ اس مین اختلاف ہی ایک گروہ اہل سنت کے نزدیک خلیفہ مین نص ہی ایک گروہ اہل سنت کے نزدیک خلیفہ مین نص نہین ہی یعنی آیہ کریمہ ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا حضرت طالوت خلیفہ مین جیسی نص ہی اس امت کے کسی خلیفہ مین ویسی کوئی نص نہین ہی پس ایک گروہ اہل سنت جو قائل

ہین کہ خلیفہ مین نص نہین ہی اُس سے منجانب الٰہی استخلاف کسیکا نہونا ثابت نہین ہو سکتا ہی **اولاً** اسلیے کہ ایک گروہ اہل سنت جو خلیفہ مین نص ہونے کا قائل ہین اُس سے منجانب الٰہی استخلاف ہونا ثابت ہوتا ہی **ثانیاً** اسلیے کہ نص نہونیکے قول سے آیۂ کریمہ ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا طالوت خلیفہ مین جس قسم کی نص ہی اُس قسم کی نص نہونا مراد ہی اور یہ ظاہر ہی کہ اُس قسم کی نص نہونے سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ اور قسم کی نص بھی نہو اور یہ بھی ظاہر ہی کہ جب کسی قسم کی نص ہو گی تب منجانب الٰہی استخلاف ہونا ثابت ہو گا درصورت قول خدا ہونے اُس نص کے ظاہر ہی اور درصورت قول رسول ہونیکے بیان مطلب پس بیان یہ کہ اہل لعنت کے نزدیک ہر قول رسول وحی ہوتا ہی اور اہل سنت کے نزدیک جس قول رسول کے بعد مخالف وحی نازل نہو وہ قول رسول تقریر خدا ہی لہذا کلام خدا یا کلام رسول مین کسی قسم کی نص خلیفہ مین پائے جانے سے منجانب الٰہی استخلاف ہونا ثابت ہو گا پس ایک گروہ اہل سنت جو خلیفہ مین نص نہونے کے قائل ہین اُس سے منجانب الٰہی استخلاف نہونا ثابت نہین ہوتا ہی اور ایک گروہ اہل سنت جو خلیفہ مین نص ہونے کے قائل ہین اُسسے منجانب الٰہی استخلاف ہونا ثابت ہوتا ہی لہذا نص درخلیفہ مین دو گروہ اہل سنت جو اختلاف رکھتے ہین اُس سے اہل سنت کے نزدیک منجانب الٰہی استخلاف نہونا ہرگز ثابت نہین ہوتا ہی لہذا مجتہد معاند کا یہ کہنا کہ اہل سنت کے نزدیک منجانب الٰہی استخلاف کسیکا نہین ہی محض ہفوہ کاذبہ ہی۔

جواب دوم یہ کہ استخلاف الٰہی کچھ نص پر موقوف نہین ہی بدون نص کے اس طور سے بھی ہو سکتا ہی کہ جس زمانے مین جسکا استخلاف منظور الٰہی ہو اُس زمانے مین جن لوگون کے گفتار و کردار کا وقار و اعتبار ہو جناب الٰہی اُن لوگون کے دلون مین یہ ارادہ پیدا کر دے کہ بعیت خلافت کر کے اُسکے مطیع و معین ہو جائین جس سے اُسکی خلافت کرسی نشین ہو جائے اور اس طور سے بھی ہو سکتا ہی کہ جناب الٰہی اپنی تائید غیبی سے اُسکو دشمنون پر غالب و مسلط کر دے جس سے اُسکی خلافت صورت پذیر ہو جائے ان دونون صورتون سے استخلاف الٰہی ہو سکتا ہی اور ہر سہ خلیفہ کا استخلاف منجانب الٰہی انھین دونون صورتون سے ہوا ہی جیسا کہ مناقشہ چہاردہم کے جواب دوم مین واضح ہو چکا ہی لہذا بعض اہل سنت جو خلیفہ مین نص نہونیکے قائل ہین اُس سے یہ نہین نکل سکتا ہی کہ اہل سنت کے نزدیک منجانب الٰہی استخلاف کسیکا نہو بدینوجہ مجتہد صاحب کا یہ فرمانا کہ اہل سنت کے

نزدیک منجانب آلہی استخلاف کسی کا نہین ہوا ہی بالکل ہفوہ کاذبہ ہی نہ اہل سنت کے یہان اسکی تصریح ہی نہ کسی کلام اہل سنت سے یہ نکلتا ہی اس قسم ہفوہ کاذبہ سے حجت اہل سنت کا انہدام نہین ہوسکتا ہی بلکہ زیادہ استحکام ہوتا ہی اور سنئیے اہل سنت کی کتب تفسیریہ اور کتب کلامیہ مین باصرار بسیار مذکور ہی کہ آیت استخلاف سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہی جس سے اہل سنت کے نزدیک منجانب آلہی استخلاف ہونا کھلا ہوا ہی پس ناظرین ملاحظہ فرماوین کہ مجتہد منقد نے اہل سنت کے نزدیک منجانب آلہی استخلاف نہونا کہان سے نکالا ہی بجز اسکے کیا کہا جائے کہ ہفوہ کاذبہ سے نکالا ہی بالجملہ بعض اہل سنت جو خلیفہ مین نص نہونے کے قائل ہین وہ منجانب آلہی استخلاف ہونے کی منافی نہین ہی اور نہ جمیع اہل سنت جو قائل ہین آیت استخلاف سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونیکے اُس سے اہل سنت کے نزدیک منجانب آلہی استخلاف ہونا آشکار نا مجال انکار ہی لہذا مجتہد معاند کا یہ کہنا کہ اہل سنت کے نزدیک منجانب آلہی استخلاف کسی کا نہین ہوا ہی گوز شتر بے مہار ہی بدینوجہ یہ مناقشہ بھی بدستور مناقشات سابقہ خاک سیاہ ہوگیا اور ہر سہ خلافت کا باستخلاف آلہی ہونا ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ ثابت و قائم رہیگا۔

مناقشہ بستم جناب اجتہاد مآب بوارق مین فرماتے ہین کہ حق تعالی این استخلاف را نظیر استخلاف سابقین کردہ بقولہ کما استخلف الذین من قبلھم وظاہر ست کہ استخلاف سابقین مثل حضرت آدم و داؤد و ہارون بنص من اللہ بودہ باجماع و اتفاق چند کس انتہی۔

جواب یہ کہ دروغی را نمی باشد فروغی مثل داود و آدم کے ہارون کا خلفائے مشبہ بہم مین داخل ہونا کذب صریح ہی کیونکہ مثل داود و آدم کے شاہانہ تصرف در زمین ہارون کو حاصل نہ تھا اسی سے صاحب تفسیر مجمع البیان نے جنکو اجتہاد مآب نے بوارق مین مولانا الطبرسی لکھا ہی حضرت ہارون کو خلفائے مشبہ بہم مین نہین لکھا ہی صرف حضرت آدم و داؤد و سلیمان علیہم السلام کو خلفائے مشبہ بہم مین لکھا ہی چنانچہ عبارت مجمع البیان کی یہ ہی مثل ادم و داود و سلیمان علیہم السلام ویدال علے ذلک انی جاعل فی الارض خلیفۃ ویاداود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض انتہی بلفظہ اس سے یہ بھی ظاہر ہی کہ خلافت سے بادشاہت زمین مراد ہی بغیر اسکے حضرت آدم و داود و سلیمان علیہم السلام کی تخصیص معقول نہین ہوسکتی ہی اور حضرت آدم کی زندگی مین کثرت اولاد سے زمین آباد ہونیکے بعد حضرت آدم بالفعل خلیفہ ہوئے اُس سے

پہلے بالقوہ خلیفہ تھے نہ بالفعل اور یہ بھی یاد رہے کہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ نص خلافت ہی نہ یا
داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض نص خلافت چنانچہ بیان اسکا مجلد اول فصل ششم مین ہو چکا
اور خلفاے سابقین سے سواے حضرت طالوت کے کسی خلیفہ مین نص ہونا نہ کلام خدا سے ثابت ہی نہ کلام رسول
سے لہذا استخلاف سابقین بنص من اللہ بود کہنا کذب صریح و بہتان فضیح ہی اور بفرض محال اگر استخلاف سابقین
بنص من اللہ تھا تو اس استخلاف کا بنص من اللہ ہونا ہرگز لازم نہین ہو سکتا ہی **اولاً** اسلیے کہ استخلاف سابقین
انبیا کو شامل ہی یہ استخلاف انبیا کو شامل نہین پس استخلاف سابقین کا انبیا کو شامل ہونے سے اس استخلاف
کا انبیا کو شامل ہونا لازم نہین آتا ہی پھر استخلاف سابقین کا بنص من اللہ ہونے سے اس استخلاف کا بنص
من اللہ ہونا کیونکر لازم آسکتا ہی ہرگز نہین آسکتا ہی **ثانیاً** اسلیے کہ استخلاف سابقین ابو البشر سے شروع ہی یہ
استخلاف ابو البشر سے شروع نہین ہی پس استخلاف سابقین کا شروع از ابو البشر ہونے سے اس استخلاف کا
شروع از ابو البشر ہونا لازم نہین آتا ہی پھر استخلاف سابقین کا بنص من اللہ ہونے سے اس استخلاف کا
بنص من اللہ ہونا کیونکر لازم آسکتا ہی ہرگز نہین آسکتا ہی **ثالثاً** اسلیے کہ استخلاف سابقین جن لوگون کو شامل ہی
انمین سے کسیکی خلافت غصب مین نہین گئی اور بزعم اہل لعنت یہ استخلاف جن لوگون کو شامل ہی اُن لوگون
کی خلافت سب غصب مین چلی گئی پس استخلاف سابقین مین غصب نہ واقع ہونے سے اس استخلاف مین
غصب نہ واقع ہونا تو لازم نہین آتا ہی پھر استخلاف سابقین کا بنص من اللہ ہونے سے اس استخلاف کا بنص من اللہ
ہونا کیونکر لازم آسکتا ہی ہرگز نہین آسکتا ہی **رابعاً** اسلیے کہ بزعم فاسد مجتہد یہ وعدۂ الٰہی ابتک پورا نہین ہوا ہی
امام مہدی کے زمانے مین پورا ہوگا جب تمام زمین مین خلافت ہوگی پس استخلاف سابقین کا تمام زمین
مین نہونے سے اس استخلاف کا تمام زمین مین نہونا لازم نہین آتا ہی پھر استخلاف سابقین کا بنص من اللہ ہونے
سے اس استخلاف کا بنص من اللہ ہونا کیونکر لازم آسکتا ہی ہرگز نہین آسکتا ہی **خامساً** اسلیے کہ تفسیر
خلاصۃ المنہج اہل لعنت مین بذیل کما استخلف الذین من قبلھم لکھا ہی کہ یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر
و شام بدین شان داد بعد از اہلاک جبابرہ تا تصرف کردند دران چنانکہ تصرف کنند ملوک درملوک خود انتہی اس عبارت
سے ظاہر ہی کہ استخلاف سابقین سے استخلاف بنی اسرائیل مراد ہی اور یہ بھی ظاہر ہی کہ استخلاف سابقین مقصود

برزمین مصر وشام تھا اور یہ بھی ظاہر ہی کہ استخلاف سے شاہانہ تصرف درزمین مراد ہی پس استخلاف سابقین کے مقصور برزمین مصر وشام ہونے سے اس استخلاف کا مقصور برزمین مصر شام ہونا تو لازم نہین آتا ہی پھر استخلاف سابقین کے بنص من اللہ ہونے سے اس استخلاف کا بنص من اللہ ہونا کیونکر لازم آسکتا ہی ہرگز نہین آسکتا ہی لطف یہ ہی کہ جب اہل سنت کہتے ہین کہ سابقین مین خلیفہ بلافصل کو زمانۂ خلافت بلافصل مین خلافت ہوئی ہی پس اس استخلاف مین ایسا ہونا چاہیے کیونکہ اللہ نے اس استخلاف کو استخلاف سابقین کے ساتھ تشبیہ دی ہی تب حضرات اہل لعنت فرمانے لگتے ہین کہ تشبیہ نفس استخلاف مین ہی کل امور مین نہین ہی پس ارشاد ہو کہ جب تشبیہ نفس استخلاف مین ہی کل امور مین نہین ہی پھر استخلاف سابقین کے بنص من اللہ ہونے سے اس استخلاف کا بنص من اللہ ہونا کیونکر لازم آسکتا ہی ہرگز نہین لازم آسکتا ہی بالجملہ استخلاف سابقین کا بنص من اللہ ہونا کذب صریح ہی معہذا استخلاف سابقین کا بنص من اللہ ہونے سے اس استخلاف کا بنص من اللہ ہونا لازم نہین آتا ہی کیونکہ تشبیہ نفس استخلاف مین بلکہ محض حقیت و راشدیت مین ہی نہ کل امور مین چنانچہ امور مذکورہ سے عیان مثل روز روشن ہی۔

جواب دوم یہ کہ نہج البلاغت اہل لعنت کے قوی حدیثون سے بے شبہہ ثابت ہی کہ جناب امیر نے اس آیت کو استخلاف خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم پر محمول کیا ہی چنانچہ مناقشہ یکم کے جواب مین واضح ہو چکا ہی بنا بر اسکے یہ کلام مجتہد تمقام تخطیۂ داماد خیر الانام ہی جو کہ حسب مقال اہل ضلال صریح کفر ہی لیکن آیت استخلاف سے استخلاف خلفاے ثلثہ مراد ہونا ایسا نور تابان ہی کہ ایسے کلام کفر انجام سے پنہان نہین ہوسکتا ہی واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

جواب سوم یہ کہ کلام تو یہ ہی کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیت استخلاف موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہو کر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے جو کہ بشبہہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے تھے اُنھین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ بر اعدا پر غلبہ عطا کرنیکا وعدہ حق تعالی نے آیۂ مذکورہ مین دیا ہی اور یہ معلوم ہی کہ بعد نزول آیۂ مذکورہ کے زمرۂ مذکورہ سے ہر سہ خلیفہ کو یکے بعد دیگرے زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر غلبہ بر اہل عداوت دونون

امرون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی زمرۂ مذکورہ سے اور کسی کو ان دونون امرون کا مجموعہ حاصل نہین ہوا ہی لہذا نص من اللہ ہو یا نہو بہر حال آیہ مذکورہ سے ہر سہ خلافت کا باستخلاف الٰہی ہونا ایسا آشکار نا مجال انکار ہی کہ اگر کوئی نابکار انکار کرے تو ہرگز قابل اعتبار نہین ہو سکتا ہی بالجملہ چونکہ بدون نص من اللہ ہونے کے آیہ مذکورہ سے ہر سہ خلافت کا باستخلاف الٰہی ہونا آشکار نا مجال انکار ہی لہذا یہان پر نص من اللہ نہونے کا ذکر محض نابلدی یا نابلدون کی راہ زنی ہی بس بدستور مناقشات بالا یہ مناقشہ بھی کالعہن المنفوش ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا قائم و محکم رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

مناقشہ بست و یکم مجتہد صاحب بوارق مین فرماتے ہین کہ اگر خلافت ثلثہ استخلاف الٰہی سے ہوگی تو یزید اور اُسکے امثال کی خلافت بھی استخلاف الٰہی سے ہوگی کیونکہ خلافت یا اتفاق قوم سے ہوتی ہی یا استخلاف خلیفہ سے ہوتی ہی یا تسلط و غلبہ سے ہوتی ہی خلافت یزید اتفاق قوم سے بھی تھی استخلاف معاویہ سے بھی تھی تسلط و غلبہ سے بھی تھی۔

جواب یہ کہ یہ کلام بالتمام سوال از آسمان جواب از ریسمان کا حساب ہی **اولاً** اسلیے کہ استخلاف خلیفہ اور اتفاق قوم اور تسلط و غلبہ سب کے سب محض طریق قیام خلافت ہی دلیل حقیت خلافت نہین ہی اور قوم کا بدون خوف و جبر کے برضا و رغبت خود خلیفہ کرنا جو دلیل حقیت خلافت ہی وہ خاصہ ہی مہاجرین و انصار کا ہر قوم کیواسطے یہ بات نہین ہی **ثانیاً** اسلیے کہ اس مقام مین اہل سنت نہ یہ کہتے ہین کہ فلان خلافت اتفاق قوم سے ہی لہذا استخلاف الٰہی سے ہوگی نہ یہ کہتے ہین کہ فلان خلافت استخلاف خلیفہ سے ہی لہذا استخلاف الٰہی سے ہوگی نہ یہ کہتے ہین کہ فلان خلافت تسلط و غلبہ سے ہی لہذا استخلاف الٰہی سے ہوگی اس مقام مین تو یہ کلام ہی کہ ہر سہ خلیفہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے ہین اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہوئے ہین اور جو خلیفہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے ہی اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہوا ہی اُسکی خلافت کا استخلاف الٰہی سے ہونے پر آیت استخلاف قطعیت الدلالت ہی پس خلافت کا استخلاف الٰہی سے ہونے پر آیت استخلاف کے قطعیت الدلالت ہونے مین خلیفہ کا زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونے کے ساتھ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا جو ضروری اور واقعی امر ہی اُس سے چشم پوشی کرکے مقاکی

راہ زنی کرنے پر خدا کی لعنت فرشتون کی لعنت کل بندگان خدا کی لعنت اولیا مجتہد صاحب اگر مردان میدان ہون تو اپنے امام یزید پلید کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے ہونا ثابت کرین امر واقعی ضروری ہے چشم پوشی کر کے حمقا کی راہ زنی نہ کیا کرین لیکن اہل لعنت کے امام یزید پلید کا کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے ہونا محال ہی بدینوجہ یہ کلام مجتہد قمقام بھی بین الانہدام ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا قائم و محکم رہا اور ہمیشہ رہے گا ۔

مناقشۂ بست و دوم مجتہد صاحب بوارق مین فرماتے ہین کہ ابوبکر کو خلیفہ رسول کہنے والے پر جناب امیر نے انکار فرمایا ہی کما رواہ ابن قتیبۃ من اہل السنۃ پس اگر خلافت ابوبکر باستخلاف الٰہی ہوتی تو آنجناب کیون انکار فرماتے ۔

جواب یہ کہ ابن قتیبہ ہرگز اہل سنت سے نہ تھا بلکہ رافضی غالی تھا بالفرض اگر کسی اہل سنت نے اسکو سنی لکھا ہی تو غیر مطاع و ناقابل اتباع ہوگا جیسا کہ حسب تصریح مجتہد صاحب مجالس المومنین مین قاضی نور اللہ کا محقق دوانی و سید جرجانی کو شیعہ لکھنا غیر مطاع و ناقابل اتباع ہی اور اس روایت کا جناب امیر سے صادر ہونا اسوجہ سے بھی ثابت نہین ہوسکتا ہی کہ ممکن ہی کہ یہ محض ساختہ و بافتہ مریدان ابن سبا ہو جیسا کہ حسب تصریح مجتہد صاحب در ضربت حیدریہ کافی کلینی کی احادیث مثالب ہشامین ممکن ہی کہ محض ساختہ و باختہ حاسدان و معاندان ہشامین ہون معہذا یہ روایت جناب امیر کی اُن حدیثون کا معارضہ نہین کرسکتی ہی جو کہ نہج البلاغت اہل لعنت سے مناقشۂ یکم کے جواب مین منقول ہوچکی ہین جن مین آنجناب نے اس آیت کو خلافت خلفائے ثلثہ پر محمول کیا ہی اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی اگر ان سب سے درگذر کیا جاسے تو زمانۂ نزول آیت استخلاف کے مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا حق تعالیٰ نے وعدہ دیا ہی اور زمانۂ نزول آیہ مذکورہ کے زمرۂ کلمہ گویان اسلام سے خلفائے ثلثہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہوا ہی زمرۂ مذکورہ سے اور کسی مین خلافت در زمین و غلبہ بر اہل کین دونون کا اجتماع نہین ہوا ہی لہذا ہر سہ خلافت کا باستخلاف الٰہی ہونے پر آیہ مذکورہ قطعیت الدلالت ہی بنا بر اسکے یہ روایت اس آیت قرآنیہ کے خلاف ہی اور جو روایت کسی آیت قرآنیہ کے خلاف ہی باتفاق فریقین راوی کی غلطی یا افترا پردازی ہی چنانچہ مناقشۂ شانزدہم کے

جواب دوم مین واضح ہوچکا ہی بس یہ روایت بھی راوی کی غلطی یا افترا پردازی ہی ایسی روایت کے دامن مین پناہ لینا اپنے کو الغریق یتشبث بکل حشیش کا مصداق بنانا ہی بس یہ مناقشہ بھی بیخ و بُن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا قائم و محکم رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

مناقشۂ بست و دوم مجتہد صاحب بوارق مین فرماتے ہین کہ خلاف اقوال محققین مفسرین سنت یعنی آیہ مذکورہ سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونا محققین مفسرین اہل سنت کے خلاف ہی مجتہد صاحب نے اسکی تائید مین تفسیر کشاف اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر مدارک اور تفسیر بیضاوی کی عبارتین نقل فرمائی ہین اور عبارت کو مفید مدعا بنانے کے واسطے موافق اپنی عادت کے قطع و برید سے کام لیا ہی چنانچہ کشاف مین یہ موجود ہی فان قلت هل فی هذه الاية دليل علی امر الخلفاء الراشدين قلت اوضح دليل وابينه لان المستخلفين الذين امنوا وعملوا الصلحت هم هم اور مدارک مین ہی والاية اوضح دليل علی صحة خلافة الخلفاء الراشدين رضی الله عنهم اجمعين لان المستخلفين الذين امنوا وعملوا الصّلحت هم هم مجتہد صاحب نے فرط دیانت سے ان لفظون کو چھوڑ دیا ہی تاکہ عبارت مفید مطلب ہو مگر بفحوائے الحق یعلو ولا یعلی باوصف چھوڑ دینے ان لفظون کے بھی عبارت منقولہ مجتہد کی کسی لفظ سے بھی تو نہین آتی ہی کہ آیہ مذکورہ سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونا کسی مفسر کے خلاف ہی بلکہ جو کچھ مجتہد صاحب نے بحذف و اسقاط نقل فرمایا ہی وہ بھی آیہ مذکورہ سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونے کی تائید کرتا ہی چنانچہ مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت کشاف مین یہ موجود ہی وذلك ان رسول الله (صلی الله عليه وسلم) واصحابه مكثوا بمكة عشر سنين خائفين ولما هجروا كانوا بالمدينة يصبحون فی السلاح ويمسون فيه حتی قال رجل ما ياتی علينا يوم نامن فيه ونضع السلاح فقال لا تغبرون الا يسيرا حتی يجلس الرجل منكم فی ملأ العظيم محتبيا ليس فيه حديدة فانجز الله وعده واظهرهم علی جزيرة العرب وفتحوا بعد بلاد المشرق والمغرب ومزقوا ملك الاكاسرة وملكوا خزائنهم واستولوا علی الدنيا الخ ترجمہ۔ اور یہ واقعہ اس طرح ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ مین

دس برس (نہایت) خوف کی حالت مین رہے اور جب ہجرت کرکے مدینہ مین آئے تو انکی یہ حالت تھی کہ صبح
وشام (غرض ہر وقت) ہتیار بند رہتے تھے یہانتک کہ ایک شخص نے کہا کہ کوئی دن ایسا نہین ہوتا جسمین ہم
بیخوف ہون اور ہتیار اُتار کر رکھدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھوڑے ہی دن گذرتے ہین کہ تم مین سے
ایک شخص بڑی بڑی جماعت پر گذریگا اور کوئی ہتیار اسکے پاس نہوگا پس اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور صحابہ
کو جزیرۂ عرب پر غالب کردیا اور اسکے بعد مشرق اور مغرب کے شہر انھون نے فتح کرلیے اور بڑے بڑے
بادشاہون کی سلطنت انھون نے پارہ پارہ کردی اور انکے خزانون کے مالک ہوگئے اور تمام دنیا پر غالب آگئے
ف یہ الفاظ نص صریح ہین اس بات پر کہ بعد نزول آیہ مذکورہ جس زمانے مین جزائر عرب اور خزائن وبلاد
اکاسرہ روم وفارس پر اہل اسلام کا قبضہ ہوا ہی اُسی زمانے مین وعدۂ آیہ مذکورہ پورا ہوا ہی اور یہ معلوم ہی کہ
وہ زمانہ خلفاے ثلثہ کا تھا بنا بر اسکے آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا عیان غیر محتاج بیان
ہی حتی کہ اسکو خلاف قول صاحب کشاف بتانا ایسا ہی جیسا کہ بوم شوم آفتاب جہانتاب کو بے نور بتاتا ہی اور
مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت نیشاپوری مین یہ موجود ہی قال اہل السنۃ فی الآیۃ دلالۃ علی
امامۃ الخلفاء الراشدین لان قولہ منکم للتبعیض وذلک البعض یجب ان یکون من
الحاضرین فی وقت الخطاب ومعلوم ان الائمۃ الاربعۃ کانوا من اہل الایمان
والعمل الصالح وکانوا حاضرین یومئذ وقد حصل لھم الاستخلاف والفتوح فوجب
ان یکونوا مرادًا من الآیۃ اسکے بعد صیغۂ تمریض کے ساتھ اہل بدعت کے اعتراضون کا ذکر ہی بس
جن عبارتون مین یہ تصریح موجود ہی کہ آیت مین امامت خلفا پر دلالت ہی اور یہ بھی تصریح ہی کہ واجب ہی کہ خلفا
مراد ہون آیت سے اُس عبارت کو آیت سے خلافت خلفا مراد ہونے کا مخالف بتانا کس قبیل سے ہوگا ناظرین خود
ملاحظہ کرین راقم آثم کو کہنے کی ضرورت نہین ہی اور مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت بیضاوی مین یہ موجود
ہی وفیہ دلیل علی صحۃ النبوۃ بالاخبار عن الغیب علی ما ہو بہ وخلافۃ الخلفاء الراشدین
اذ لم یجتمع الموعود والموعود علیہ لغیرھم بالاجماع ناظرین ملاحظہ کرین کہ اس عبارت بیضاوی
کو پیش نظر رکھکے کوئی عاقل ذی حیا یہ کہہ سکتا ہی کہ آیہ مذکورہ سے خلافت خلفا مراد ہونا قول بیضاوی کے

خلاف ہی ہرگز نہین کہہ سکتا ہی بیچارے بیضاوی تو کس صفائی سے بیان کر رہے ہین کہ خلفاء راشدین مین موعود موعود علیہم
کا اجتماع ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا ہی اسی سے آیت مین دلیل ہی صحت خلافت خلفاء راشدین پر باوجود
اسکے خلافت خلفاے ثلثہ مراد از آیہ مذکورہ ہونے کو جو خلاف بیضاوی کہے اُسکا جواب بجز احکم الحاکمین کے
کون دیسکتا ہی اور سنیے مجتہد صاحب بعد نقل عبارت کشاف فرماتے ہین کہ این کلام صریح ست درین کہ
مراد از استخلاف تمکین و تصرف در زمین ست چنانچہ بنی اسرائیل را حاصل بود و ازین لازم نمی آید استخلافیکہ از خواص
انبیا و اوصیا است و الا لازم آید کہ ہر یکے از مومنین و ہم چنین ہر یکے از بنی اسرائیل امام و خلیفہ بودہ باشد و ہو
باطل اتفاقا انتہی ای جناب اجتہاد مآب آپ کی نقل فرمودہ عبارت کشاف سے صاحب کشاف کے نزدیک
آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا آشکار نامجال انکار ہی لہذا عبارت مذکورہ کشاف کو پیش نظر رکھکے
عالیجناب کا یہ افادہ فرمانا کہ آیہ مذکورہ سے خلافت ثلثہ مراد ہونا خلاف قول صاحب کشاف ہی صریح آفتاب پر
خاک ڈالنا ہی باقی رہا آپ کا یہ فرمانا کہ کلام صاحب کشاف صریح ہی اسمین کہ مراد استخلاف سے تمکین و تصرف
در زمین ہی اس سے جو استخلاف خواص انبیا و اوصیا سے ہی نہین لازم آتا ہی و الا ہر مومن و ہر بنی اسرائیل امام
و خلیفہ ہوگا محض بیکار ہی **اولاً** اسلیے کہ اس سے کوئی کارکشائی نہین ہو سکتی ہی تاوقتیکہ یہ نہ بیان کیا جاے
کہ وہ کون استخلاف ہی جو خواص انبیا سے ہی آپنے تو خود اس استخلاف کو من قبیل استخلاف داود و آدم قرار
دیا ہی چنانچہ آپ کا کلام جو مناقشۂ رابعہ مین منقول ہی اُس سے واضح ہی پھر یہ استخلاف خواص انبیا و اوصیا سے
کس معنی کر کے خارج ہوگا اور ہر سہ خلافت کا من قبیل خلافت داود ہونا ثابت ہونے کے بعد آپکے ہاتھ مین
کیا رہیگا **ثانیاً** اسلیے کہ یہ استخلاف خواص انبیا و اوصیا سے ہو یا نہو بہرحال جب یہ ثابت ہوگیا کہ اس آیت
سے استخلاف خلفاے ثلثہ مراد ہی تب یہ واضح ہوگیا کہ خلفاے ثلثہ کی خلافت متغلبہ و مغتصبہ نہ تھی بلکہ خلفاے
ثلثہ کے حق تھی اور خلفاے ثلثہ کے لیے موعود من اللہ باین آیت اللہ تھی ظاہر ہی کہ ہر سہ خلافت کا ہر سہ خلیفہ
کے لیے موعود من اللہ بآیت اللہ ہونا ثابت ہونے کے بعد آفتاب حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر خاک
ڈالنے کے واسطے یہ کہنا کہ یہ خواص انبیا و اوصیا سے نہین ہی **؎** مہ فشاند نور و سگ عو عو کند ❊ کی ز عو عو
ماہ ترک ضو کند ❊ کا حساب ہی **ثالثاً** اسلیے کہ حضرت داود اپنے زمانہ خلافت مین متصرف در زمین تھے

دیگر کل بنی اسرائیل فرمان بردار رعایا تھے متصرف در زمین نہ تھے اور حضرت موسی اپنے زمانے مین متصرف در زمین تھے دیگر کل بنی اسرائیل فرمان بردار رعایا تھے متصرف در زمین نہ تھے اور بعد حضرت موسی کے یوشع بن نون خلیفہ و متصرف در زمین تھے دیگر کل بنی اسرائیل محکوم و رعایا تھے خلیفہ و متصرف در زمین نہ تھے اور بعد اُسکے کالب بن یوقنا خلیفہ و متصرف در زمین تھے دیگر کل بنی اسرائیل محکوم و رعایا تھے خلیفہ و متصرف در زمین نہ تھے پس استخلاف بمعنی تصرف در زمین لینے سے تو کل مومنین اور کل بنی اسرائیل کا خلیفہ بمعنے متصرف در زمین ہونا لازم نہین آتا ہی اور جو استخلاف بزعم سامی خواص انبیا و اوصیا سے ہی وہ استخلاف لینے سے کل مومنین اور کل بنی اسرائیل کا امام و خلیفہ ہونا کیون لازم آتا ہی بجز اسکے کیا کہا جاے کہ استغراق سخن پروری مین عقل خبط ہوجاتی ہی **رابعًا** اسلیے کہ خود مجتہد صاحب کا یہ بھی افادہ ہی کہ مراد از اہل بیت و شیعیان اند در زمان رجعت و ظہور حضرت صاحب العصر انتہی حالانکہ زمانۂ امام مہدی مین بلکہ مابعد زمانۂ امام مہدی مین بھی نہ ہر اہل لعنت خلیفہ بمعنے متصرف در زمین ہوگا نہ خلیفہ بمعنی امام ہوگا پھر زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونیکی صورت مین ہر مومن کا خلیفہ بمعنے متصرف در زمین یا خلیفہ بمعنی امام ہونا کیون لازم آتا ہی بجز اسکے کیا کہا جاے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد اور سنیے مجتہد صاحب بعد نقل عبارت بیضاوی کے فرماتے ہین کہ اجتماع موعود و موعود علیہ بمفاد ان اللہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر در زمان ملوک مابعد ہم حاصل و استخلاف عام از استخلاف مدعا فلا یدل علی الاخص انتہی چونکہ جناب اجتہاد مآب کی نقل فرمودہ عبارت بیضاوی مین یہ تصریح ہی کہ اس آیت مین صحت خلافت خلفاے راشدین پر دلیل ہی اسواسطے کہ موعود و موعود علیہ کا اجتماع خلفاے راشدین مین ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا ہی لہذا مجتہد صاحب کا یہ افادہ فرمانا کہ آیہ مذکورہ سے استخلاف ثلثہ مراد ہونا خلاف قول بیضاوی ہی ایسا کور کورانہ کلام ہی کہ ہرگز کسی عاقل ذی حیا کی زبان سے نہین نکل سکتا ہی مگر اسکا کیا علاج کہ علماے اہل لعنت کا کل کلام ایسا ہوتا ہی **ثانیًا** یہ کہ رسولخدا نے شہادت امام حسین کی خبر ضرور دی ہی لیکن اُس خبر کو کوئی عاقل وعدہ نہین کہہ سکتا ہی اسی طور سے ان اللہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر خبر ہی وعدہ نہین ہی پھر موعود کہان سے ہوگا اور موعود علیہ کہان سے ہوگا **ثالثًا** یہ کہ زمانۂ رسالتمآب مین ذوالفقار حیدر کرار سے تائید دین ہوئی حالانکہ اسوقت حضرت حیدر نہ امام تھے نہ خلیفہ اور حضرت سیف اللہ کی

تلوار سے بھی تائید دین ہوئی ہی بدون امامت وخلافت کے پس کیون نہین جائز ہی کہ حدیث مذکور مین اسی قسم کی
تائید دین مراد ہو یہ کیا ضرور ہی کہ اسمین بھی آیہ مذکورہ کا موعود وموعود علیہ ہون **رابعًا** یہ کہ آیہ مذکورہ سے
جس رجل کا زمانہ مراد ہی وہ رجل اگر مصداق حدیث مذکور ہوگا تو جناب مجتہد صاحب کے نزدیک تو آیہ مذکورہ سے
زمانۂ امام مہدی مراد ہی پس امام مہدی بنابر مزعوم اہل لعنت حدیث مذکور کے مصداق ہونگے والعیاذ باللہ
خامسًا یہ کہ آیہ مذکورہ مین جو خلافت وغلبہ براہل عداوت دونون کا مجموعہ موعود ہی اسمین تخصیص ہی خلیفہ
کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونیکی لہٰذا آیہ مذکورہ کے موعود وموعود علیہ کا اجتماع
ملوک مابعد مین نہین ہوسکتا ہی **سادسًا** یہ کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا اور بعد
نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر غالب براعدا ہونا ان تینون امرون کا
مجموعہ علامت ہی اُسکی جو کہ آیہ مذکورہ کے موعود وموعود علیہ کا جامع ومستجمع ہوگا ملوک مابعد مین یہ کہان ممکن
ہی اور یہ معلوم ہی کہ امور ثلثہ مذکورہ کا اجتماع خلفاء ثلثہ مین ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا **سابعًا** یہ کہ جسوقت
مہاجرین انصار کے گھر مین رہتے تھے اور آپس مین یہ کہتے تھے کہ ایسا بھی کوئی زمانہ ہوگا کہ ہم کو خوف دشمن
سے امنی ہو اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ بجواب مناقشہ یکم واضح ہو چکا ہی پس معلوم ہوا کہ آیہ مذکورہ کے
موعود وموعود علیہ کا اجتماع جس مین ہوگا وہ مہاجرین سے ہوگا ملوک مابعد سے نہوگا اور یہ معلوم ہی کہ زمرۂ
مہاجرین سے خلفاء ثلثہ مین آیہ مذکورہ کے موعود وموعود علیہ کا اجتماع ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا ہی
ثامنًا یہ کہ مناقشۂ دوم کے جواب مین دلائل ساطعہ کثیرہ اور براہین قاطعہ عدیدہ سے واضح ہو چکا ہی کہ استخلاف
آیہ مذکورہ مین اُن مومنین صالحین کی تخصیص ہی جو کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہین
بلکہ یہ بھی عیان ہو چکا ہی کہ استخلاف آیہ مذکورہ مین مہاجرین کی تخصیص ہی اور اہل سنت کیطرف سے اہل لعنت
کو ہمیشہ اس تخصیص کا اشتہار پہونچتا چلا آتا ہی چنانچہ مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت کشاف ونیشاپوری
وبیضاوی مین بھی یہ اشتہار موجود ہی بوجہ اس تخصیص کے یہ استخلاف عام از استخلاف مدعا نہین ہی بلکہ
مساوی استخلاف مدعا ہی پس دال برمساوی ہوگا اور باوصف پیش نظر ہونے اشتہار مذکور کے اس استخلاف
کو عام از استخلاف مدعا کہکے فلا یدل علی الاخص کہنا محض کرگوشی وکورچشمی ہی ایسی کرگوشی

وکور چشمی کے بیہودہ ہفوہ سے آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ضعیف نہین ہو سکتا ہی بلکہ زیادہ قوی ہوتا ہی کیونکہ واقع مین اگر کوئی ضعف ہوتا تو وہ کیون نہ بیان کیا جاتا محض کر گوشی و کور چشمی کرکے بیہودہ اہفوہ کیون سر کیا جاتا بالجملہ یہ مناقشہ بھی بدستور مناقشات سابقہ کے خاک سیاہ ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا قائم و محکم رہا اور ہمیشہ رہیگا اور مناقشہ آتیہ کے جواب سے بھی واضح صریح ہو جائیگا کہ مجتہد صاحب نے اس مناقشہ مین جو بیان کیا ہی کہ آیہ مذکورہ سے استخلاف ثلثہ مراد ہونا خلاف اقوال محققین مفسرین اہل سنت ہی محض کذب فضیح ہی۔

مناقشہ بست و چہارم اگر اس آیت مین حقیت و راشدیت خلافت ثلثہ پر دلالت ہوتی تو متکلمین و مفسرین اہل سنت ضرور بیان کرتے حالانکہ صاحب تحفہ سے پہلے کسی نے یہ بیان نہین کیا ہی بلکہ صاحب تحفہ سے پہلے کے علماے اہل سنت کا یہ اعتقاد ہی کہ وعدہ آیہ مذکورہ زمانۂ نبوت مین پورا ہو گیا ہی یہ وہ مناقشہ ہی جسکو مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین برملا اور مجتہد صاحب نے جابجا بوارق مین دربردہ بیان کیا ہی۔

جواب یہ کہ ناواقفون کو گمراہ کرنے کے لیے جھوٹ بولنے پر خدا کی لعنت فرشتگان خدا کی لعنت کل بندگان خدا کی لعنت زمخشری معتزلی اپنی تفسیر کشاف مین بذیل آیہ مذکورہ لکھتے ہین فان قلت هل فی هذه الاٰية دليل علی امر الخلفاء الراشدين قلت اوضح دليل وابينه لان المستخلفين الذين اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت هم هم پس اگر کہے تو کیا اس آیت مین دلیل ہی اوپر امر خلافت خلفاے راشدین کے کہون گا مین کہ واضح ترین و ظاہر ترین دلیل ہی اسواسطے کہ مستخلفین مومنین صالحین وہی خلفاے راشدین ہین اور تفسیر مدارک مین لکھا ہی والاٰية اوضح دليل علی صحة خلافة الخلفاء الراشدين رضی الله عنهم اجمعين لان المستخلفين الذين اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت هم هم اور یہ آیت واضح ترین دلیل ہی اوپر صحت خلافت خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کے اسواسطے کہ مستخلفین مومنین صالحین وہی خلفاے راشدین ہین اور تفسیر بیضاوی مین لکھا ہی وفيه دليل علی صحة النبوة بالاخبار عن الغيب علی ما هو به وخلافة الخلفاء الراشدين اذ لم يجتمع الموعود والموعود عليه لغيرهم بالاجماع اور آیت مین

دلیل ہی اور پر صحت نبوت کے بوجہ اخبار از غیب علی ما ہو بہ کے اور دلیل ہی اور پر صحت خلافت خلفاے راشدین کے
اسواسطے کہ نہین اجتماع ہوا ہی موعود و موعود علیہ کا واسطے غیر خلفاے راشدین کے بالاجماع **ف** مطلب
یہ ہی کہ یہ آیت صحت نبوت نبی پر بھی دلیل ہی اسواسطے کہ اخبار از غیب علی ما ہو بہ ہی اور صحت خلافت خلفاے
راشدین پر بھی دلیل ہی اسواسطے کہ موعود و موعود علیہ کا اجتماع خلفاے راشدین مین ہوا ہی اور کسی مین
نہین ہوا ہی اور تفسیر نیشاپوری مین لکھا ہی قال اهل السنة فی الآیة دلالة علی امامة الخلفاء
لان قوله منکم للتبعیض وذلك البعض یجب ان یکون من الحاضرین فی وقت
الخطاب ومعلوم ان الائمة الاربعة کانوا من اهل الایمان والعمل الصالح وکانوا
حاضرین یومئذ وقد حصل لهم الاستخلاف والفتوح فوجب ان یکونوا مرادا
من الآیة کہا اہل سنت نے کہ آیت مین دلالت ہی اوپر امامت خلفا کے اسواسطے کہ منکم براے تبعیض ہی
اور وہ بعض ضروری ہی کہ ہو حاضرین وقت نزول آیہ سے ہون اور یہ معلوم ہی کہ بیشک ائمہ اربعہ اہل ایمان اور
اہل عمل صالح تھے اور بروز نزول آیہ حاضر تھے اور بیشک حاصل ہوا ان لوگون کو استخلاف اور فتوح پس واجب
ہو گیا یہ کہ ہون مراد آیت سے **ف** مطلب یہ ہی کہ اہل سنت کا قول ہی کہ آیت استخلاف مین دلالت ہی امامت
خلفاے اربعہ ہی اسواسطے کہ موعودین بالخلافت فی الآیت کا حاضرین وقت نزول آیت سے ہونا اور فائز
استخلاف اور فتوحات ہونا ضروری ہی اور خلفاے اربعہ حاضرین وقت نزول آیت سے ہین اور فائز استخلاف
اور فتوحات ہوئے ہین بدینوجہ خلفاے اربعہ کا مراد از آیہ ہونا واجب ہو گیا واضح رہے کہ تعمیم اربعہ بنا بر
تغلیب ہی کیونکہ یہ معلوم ہی کہ زمانۂ خلفاے ثلثہ مین فتوحات حاصل ہوئے ہین جناب امیر کے زمانۂ خلافت
مین نہین ہوئے یا بنا بر اسکے ہی کہ حاضرین وقت نزول آیت سے خلفاے اربعہ اور اُنکے رفقا کو استخلاف و فتوحات
دونون کا مجموعہ خلفاے ثلثہ کی خلافت مین حاصل ہوا ہی لہذا ضرور مراد از آیت ہونگے گو زمانۂ خلافت
علی تک اُس مجموعہ کا بقا رہا ہو اور امام بغوی اپنی تفسیر معالم التنزیل مین لکھتے ہین وفی الآیة دلالة
علی خلافة الصدیق وامامة الخلفاء الراشدین اور آیت مین دلالت ہی اوپر خلافت
صدیق اور اوپر امامت خلفاے راشدین کے اور تفسیر خازن مین لکھا ہی وفی الآیة دلیل علی صحة

خلافة ابی بکر الصدیق و الخلفاء الراشدین بعدہ لان فی ایامھم کانت الفتوحات
العظیمۃ و فتحت کنوز کسریٰ و غیرہ من الملوک و حصل الامن و التمکین و ظھور الدین
اور آیت مین دلیل ہی اوپر صحت خلافت ابوبکر صدیق اور دیگر خلفاے راشدین بعد صدیق کے کیونکہ اُنکے زمانے
مین ہوئے فتوحات عظیمہ اور فتح ہوئے خزائن کسریٰ وغیرہ بادشاہون سنے اور حاصل ہوا امن اور تمکین و غلبۂ دین اور
تفسیر کبیر مین لکھا ہی المراد بھذا الاستخلاف طریقۃ الامامۃ و معلوم ان بعد الرسول الاستخلاف
الذی ھذا وصفہ انما کان فی ایام ابی بکر و عمر و عثمان لان فی ایامھم کانت الفتوح
العظیمۃ و حصل التمکین و ظھور الدین و الامن و لم یحصل ذلک فی ایام علی رضی اللہ عنہ
مراد اس آیت استخلاف سے طریقۂ امامت ہی اور یہ بات معلوم ہی کہ بعد رسول کے جو استخلاف کہ یہ وصف اُسکا ہی جز این
نیست کہ تھا ابوبکر و عمر و عثمان کے زمانے مین کیونکہ اُنکے زمانے مین ہوئے فتوحات عظیمہ اور حاصل ہوئی قوت
اور غلبۂ دین اور امن اور یہ نہین ہوا علی رضی اللہ عنہ کے زمانے مین ف یہ عبارت نص صریح ہی اس بات پر کہ استخلاف
موعود باین آیہ کا وصف صرف خلافت خلفاے ثلثہ مین پایا گیا ہی اور کسی خلافت مین نہین پایا گیا اور ملا
حسین واعظ کاشفی اثنا عشری نے جو کہ تقیہ کر کے سُنی بنے ہوئے تھے اپنی تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ این آیت دلیل
اعجاز قرآن ست و حجت صحت نبوت و برہان خلافت خلفاے راشدین انتہی تفاسیر ثمانیہ مذکورہ کے عبارات
مسطورہ سے طشت از بام ہوگیا کہ جناب صاحب بوارق و صاحب دفع المغالطہ کا یہ فرمانا کہ صاحب تحفہ سے پہلے
کسی متکلم و کسی مفسر اہل سنت نے آیت مین دلالت بر حقیت خلافت ثلثہ ہونا بیان نہین کیا ہی کذب صریح و بہتان
فضیح ہی اور پھر یہ فرمانا کہ اہل سنت معتقد اس امر کے ہین کہ اس آیت کا وعدہ زمانۂ رسالتمآب مین پورا ہوا ہی کذب
بر کذب و بہتان بر بہتان ہی اور مناقشہ بالامین مجتہد صاحب نے جو بیان فرمایا ہی کہ آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے
ثلثہ مراد ہونا محققین و مفسرین اہل سنت کے خلاف ہی دروغ گویم بر روی تو کے قبیل سے ہی اور بغرض تائید بیان خود
بیضاوی و نیشاپوری و مدارک و کشاف کی جو عبارتین نقل کی ہین وہ سب لا تقربوا الصلوٰۃ کے قبیل سے
ہی بلکہ چہ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد کے وادی سے ہین حضرات اہل لعنت کے ان کذبات صریحہ و بہتانات
فضیحہ سے خوب واضح ہوگیا کہ اہل سنت خیر البریت کے اس حجت قاطعہ کا کوئی جواب حضرات اہل لعنت کے

امکان مین نہین ہی لہذا اس مناقشہ سے آیہ مذکورہ کا نبت حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت ہونا ضعیف نہوا بلکہ
زیادہ قوی ہوگیا عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔
مناقشہ بست و پنجم مجتہد صاحب بوارق مین اپنے یہان کی تفسیر مجمع البیان طبرسی سے بحذف اوسط
ایک طولانی عبارت نقل کرکے فرماتے ہین کہ ازینجا واضح ولائح گردید کہ احتمال آنکہ مراد از مستخلفین خلفاے ثلثہ
باشد از درجہ صحت ہابطست واللہ درمن قال ع ابعد بقوم سوا مذاہبہم * علی شفا حفرۃ من
النار * انتہی بلفظہ۔
جواب یہ کہ مستخلفین سے خلفاے ثلثہ مراد ہونا مناقشہ یکم کے جواب مین دلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ سے
کالشمس اذا تجلی ہوچکا ہی لہذا مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت مجمع البیان طبرسی اہل لعنت سے بالفرض اگر یہ
مستفاد ہوگا کہ مستخلفین سے خلفاے ثلثہ مراد ہونا ہابط از درجہ صحت ہی تو بغرض حفظ مذہب خود و فرط تعصب و
عناد سے لکھا ہوگا اُسکا اعتبار کب ہوگا اگر اُسکا اعتبار ہوگا تو جو الصادق کے جان پناہ بن کے ملا فتح اللہ کاشانی نے
تفسیر خلاصۃ المنہج مین لکھا ہی کہ ودراندک زمانے حق تعالی بوعدہ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسری و بلاد روم
بدیشان ارزانی فرمودہ انتہی اُسکا اعتبار کیون نہوگا جو کہ مستخلفین سے خلفاے ثلثہ مراد ہونیکا ندا بر بلا دہ رہا ہی
علاوہ اسکے مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت مجمع البیان مین کون لفظ ایسا ہی جو کہ مستخلفین سے خلفاے ثلثہ
مراد ہونیکی منافی ہی مجتہد صاحب نے بیان کیون نہ کیا بچشم بینا سے دیکھا جائے تو اُسمین کوئی لفظ بھی ایسا نہین
ہی جو کہ مستخلفین سے خلفاے ثلثہ مراد ہونے کی منافی ہو چنانچہ مفصلا نمبروار معروض خدمت ناظرین ہی
(۱) وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم ای صدقوا باللہ ورسولہ وبجمیع ما یجب قبولہ وعملوا
الصّٰلحٰت ای الطاعات الخالصۃ للہ نہایت ظاہر ہی کہ مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت مجمع البیان
کی ان ابتدائی الفاظ مین مراد از مستخلفین کا کوئی ذکر نہین ہی (۲) لیستخلفنہم فی الارض والمعنی لیورثنہم
ارض الکفار من العرب والعجم فیجعلہم سکانہا وملوکہا خلاصہ مفاد اس عبارت کا یہ ہی کہ
استخلاف در زمین عرب وعجم مراد ہی یہ مستخلفین سے خلفاے ثلثہ مراد ہونیکی منافی نہین ہی بلکہ مؤید ہی کیونکہ اسمین
مجال لا ولم نہین ہی کہ استخلاف در زمین عرب وعجم مع غلبہ بر اعدا خلفاے ثلثہ کو حاصل تھا (۳) کما استخلف

الذین من قبلھم قال مقاتل یعنی بنی اسرائیل اھلک اللہ الجبابرۃ بمصر واورثھم ارضھم
ودیارھم واموالھم۔ یہ امر عیان غیر محتاج بیان ہی کہ یہ الفاظ کما استخلف الذین من قبلھم کی تفسیر
ہی لیستخلفنھم فی الارض سے جو مراد ہین اُن مستخلفین کا کوئی ذکر ان الفاظ مین نہین ہی لہذا ان الفاظ
سے خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا کسی طرح بالطاز درجہ صحت نہین ہو سکتا ہی (۴) وعن ابی بن کعب
لماقدم رسول اللہ واصحابہ المدینۃ واوھم الانصار ورمتھم العرب عن قوس واحدۃ
وکانوا لایبیتون الامع السلاح ولایصبحون الافیہ فقالوا اترون انما تعیش حتے
کنا نبیت اٰمنین مطمئنین لانخاف الا اللہ فنزلت ھذہ الاٰیۃ یہ عبارت تو مستخلفین سے
خلفاے ثلثہ مراد ہونیکی ایسی کھلی ہوئی تائید کر رہی ہی کہ کسی کے چھپانے سے چھپ نہین سکتا ہی کیونکہ
اس عبارت سے آشکار نامجال انکار ہی کہ اس آیت مین جو مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور زمانہ
خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ دینے کا وعدہ ہی اُس سے مہاجرین مراد ہی اور یہ معلوم ہی کہ بعد نزول اس آیت
کے مہاجرین سے یکے بعد دیگرے سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر غلبہ بر اہل عداوت
حاصل ہوا ہی مہاجرین سے اور کسی مین ان دونون امرون کا اجتماع نہین ہوا ہی جس سے قطعاً معلوم ہو گیا
کہ جو مہاجرین مراد از مستخلفین ہین وہ خلفاے ثلثہ ہین (۵) وعن المقداد بن الاسود عن رسول اللہ صلعم
انہ قال لایبقی علی الارض بیت مدر ولا وبر الا ادخلہ اللہ تعالی کلمۃ الاسلام
بعز عزیز او ذل ذلیل اما ان یعزھم اللہ فیجعلھم من اھلھا واما ان یذلھم فیدینون لھا
چونکہ آیہ مذکورہ مین بھی ترقی اسلام کی خبر ہی اور اس حدیث مین بھی ترقی اسلام کی خبر اسی مناسبت سے یہ حدیث
یہان پر ذکر کی گئی ہی اس سے یہ نہین لازم آتا ہی کہ جو زمانہ اس حدیث سے مراد ہی وہ زمانہ آیہ مذکورہ سے بھی
مراد ہو ومن ادعی اللزوم فعلیہ البیان بالبرھان اگر چشم بینا سے دیکھا جائے تو جو زمانہ حدیث
مذکور سے مراد ہی آیہ مذکورہ سے اُس کا مراد ہونا غیر ممکن ہی کیونکہ جو مومنین صالحین زمرہ کلمہ گویان اسلام
از قبل نزول آیہ مذکورہ سے بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھا انھین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین
غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا وعدہ ہی آیہ مذکورہ مین ور روایت نمبر بالا سے ظاہر ہی کہ وہ مومنین صالحین

مہاجرین ہین جو بے شبہ زمرۂ صحابہ سے ہین جس سے روشن مثل شمع انجمن ہو گیا کہ آیہ مذکورہ سے جو زمانہ مراد ہی وہ ازمنۂ صحابہ مین داخل ہی اور حدیث مذکور سے جو زمانہ مراد ہی وہ ازمنۂ صحابہ مین داخل نہین ہو سکتا ہی کیونکہ کل بیوت ارض مین کلمۂ اسلام داخل ہونا جو منطوق حدیث مذکور ہی از آدم تا ایندم واقع نہین ہوا ہی جب ثابت ہو گیا کہ آیہ مذکورہ سے جو زمانہ مراد ہی وہ ازمنۂ صحابہ مین داخل ہی اور حدیث مذکور سے جو زمانہ مراد ہی وہ زمانۂ صحابہ مین داخل نہین ہی تب یہ واشگاف ہو گیا کہ تفسیر آیہ مذکورہ کی ذیل مین حدیث مذکور کا ذکر محض اس مناسبت سے ہی کہ دونون مین ترقی اسلام کی خبر ہی اگرچہ دونون کا زمانہ ایک نہین ہی لہذا اس سے خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا کسیطرح ہابط از درجۂ صحت نہین ہو سکتا ہی (۶) وقیل انه اراد بالارض مکة لان المهاجرین کانوا یسئلون ذلك یہ عبارت بر ملا اشتہار دیرہی ہی کہ آیہ مذکورہ مین جو مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا وعدہ ہی اُس سے مہاجرین کو زمین مکہ مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنا مراد ہی اور یہ معلوم ہی کہ زمرۂ مہاجرین سے صرف خلفاے ثلثہ مین خلافت در زمین مکہ و غلبہ بر اہل کینہ کا اجتماع ہوا ہی زمرۂ مہاجرین سے اور کسی مین ان دونون امرون کا اجتماع نہین ہوا ہی پس معلوم ہوا کہ مراد از مستخلفین صرف خلفاے ثلثہ ہین نہ دوسرا کوئی خلیفہ لہذا اس سے بھی خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا ہابط از درجۂ صحت نہوا بلکہ ثابت و قائم بر پایۂ صحت قطعیہ ہوا ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم یعنی دین الاسلام الذی امرهم ان یدینون به وتمکینه ان یظهره علی الدین کله چونکہ یہ عبارت صریحة الدلالت ہی اسپر کہ زمانۂ خلافت موعودہ مین دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب کر دینے کا وعدہ ہی اور نمبر بالا سے و نیز نمبر چہارم سے یہ امر آشکار نا مجال انکار ہی کہ موعودین بالخلافت والتمکین مہاجرین ہین لہذا قطعا معلوم ہو گیا کہ جن خلفاے مہاجرین کی خلافت مین دین اسلام کل ادیان باطلہ پر غالب ہوا ہی یعنی قوت و شوکت مین کل ادیان باطلہ سے زیادہ ہوا ہی حتی کہ ادیان باطلہ سے کوئی دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر نہین رہا ہی وہ خلفاے مہاجرین مراد از مستخلفین ہین اور یہ معلوم ہی کہ جن خلفاے مہاجرین کی خلافت مین یوما فیوما ترقی کرتے کرتے دین اسلام کل ادیان باطلہ پر غالب ہوا ہی یعنے قوت و شوکت مین کل ادیان باطلہ سے زائد ہوا ہی حتے کہ ادیان باطلہ مین کوئی دین دین اسلام کے برابر

نہین رہا ہی وہ خلفاے مہاجرین خلفاے ثلثہ ہین جس سے قطعاً معلوم ہوگیا کہ مراد از مستخلفین خلفاے ثلثہ ہین پس
یہان سے بھی خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا باطل از درجۂ صحت نہوا بلکہ ثابت وقائم برپایۂ صحت یقینیہ ہوا
(۷) کما قال اریت الارض فاریت مشارقہا ومغاربہا وسیبلغ ملك امتی ما اُری لی
منہا یہ جائز ہی کہ اس حدیث مین لفظ منہا تبعیض کے واسطے ہوا ور ملک بعض ارض مشارق ومغارب مراد
ہو جو کہ زمانۂ خلفاے ثلثہ مین امت کو حاصل ہوا تھا اور یہ بھی جائز ہی کہ منہا تبیین کے واسطے ہوا ور ملک کل
ارض مشارب ومغارب مراد ہوا ور اس مقام مین ذکر اس حدیث کا محض اس مناسبت سے ہو کہ اس حدیث
مین بھی ترقی دین اسلام واہل اسلام کی خبر ہی اور آیہ مذکورہ مین بھی اگرچہ دونون کا زمانہ ایک نہین ہی اسواسطے
کہ نمبر چہارم وششم سے واضح ہی کہ آیہ مذکورہ سے بعض ازمنۂ صحابہ مراد ہی اور حدیث مذکور سے جو زمانہ مراد ہی وہ ضرور
ازمنۂ صحابہ سے خارج ہی کیونکہ ازمنۂ صحابہ مین ملک کل ارض مشارق ومغارب امت کو حاصل نہین ہوا ہی پس
لفظ منہا تبعیضیہ ہو خواہ تبیینیہ بہرحال اس سے خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا باطل از درجۂ صحت ہونا
کسیطرح مستفاد نہین ہوسکتا ہی لہذا نمبر چہارم وششم سے جو خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا ثابت وقائم برپایۂ
صحت ہی وہ اپنے حال پر باقی ہی (۸) وقیل تمکینہ باعزاز اھلہ واذلال اھل الشرك وتمکین اھلہ
من اظھارہ بعد ان کانوا خائفین یخفونھم ان الفاظ مین مراد از مستخلفین کا کوئی ذکر نہین ہی لیکن
بضمیمۂ نمبر چہارم وششم کے خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا ان الفاظ سے بھی ظاہر ہی (۹) ولیبدلنھم
من بعد خوفھم امنا ای لینصرنھم بعد ان کانوا خائفین بمکۃ اٰمنین بقوۃ الاسلام
وانبساطہ یہ نمبر برملا ندا دیرہا ہی کہ اس آیت مین جو مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین
غلبہ براہل عداوت عطا کرنے کا وعدہ ہی اُس سے وہ مومنین صالحین مراد ہین جو کہ قبل نزول اس آیت کے
مکہ مین اعداسے خائف رہتے تھے اور یہ معلوم ہی کہ قبل نزول اس آیت کے جو کلمہ گویان اسلام مکہ مین اعداسے خائف
رہتے تھے اُن کلمہ گویان اسلام کے زمرہ سے صرف خلفاے ثلثہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر
غلبہ براہل عداوت حاصل ہوا ہی زمرۂ مذکورہ سے اور کسی کو ان دونون امرون کا مجموعہ حاصل نہین ہوا لہذا
یقینا معلوم ہوگیا کہ صرف خلفاے ثلثہ مراد از مستخلفین ہین پس اس سے بھی خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا

ہابطاز درجۂ صحت نہوا بلکہ ثابت وقائم بر پایۂ صحت جزمیہ ہوا (۱۰) قال مقاتل وقد فعل اللہ ذلک بھم وبمن کان بعدھم من ھذہ الامۃ مکن لھم فی الارض واید لھم امنا بعد خوف وبسط لھم فی الارض فقد انجز موعدھم۔ بضمیمہ نمبر بالا یہ نمبر صریح افادہ کر رہا ہی کہ قبل نزول اس آیت کے اہل اسلام سے جو لوگ مکہ مین اعدا سے خائف رہتے تھے اُن لوگون کے ساتھ اللہ جل جلالہ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہی اُن لوگون کو زمین مین تمکین وکشائش اور اعدا پر غلبہ دیکے اُن لوگون کے خوف کو امن سے بدل دیا ہی اور یہ معلوم ہی کہ اُن لوگون سے صرف خلفاے ثلثہ کو تمکین وکشائش در زمین وغلبہ بر اعدا وامن از خوف اہل جفا کا مجموعہ حاصل ہوا ہی اُنھین سے اور کسی کو یہ مجموعہ حاصل نہین ہوا ہی لہذا صرف خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا آشکار نامجال انکار ہی پس اس سے بھی خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا ہابط از درجۂ صحت نہوا بلکہ ثابت وقائم بر پایۂ صحت قطعیہ ہوا مخفی نرہے کہ اولیاے مجتہد صاحب یہ ضرور کہین گے کہ آیمین تو یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ اللہ جل جلالہ نے بعد والون کے ساتھ بھی یہ کیا ہی جس سے ظاہر ہی کہ فقط ثلثہ مستخلفین نہین ہین بلکہ بعد والے بھی داخل ہین لہذا گذارش ہی کہ مثلا کوئی بادشاہ اپنے مقربین سے احمد کو یہ وعدہ دے کہ ہم تمکو ایک اسپ تازی دینگے اور چندروز کے بعد احمد کو ایک اسپ تازی دیا اُسکے بعد محمود کو بھی ایک اسپ تازی دیا حالانکہ محمود سے وعدہ نتھا اس صورت مین احمد کو اسپ تازی دینا ایفاے وعدہ ہوگا محمود کو دینا عطا بغیر وعدہ ہوگا علیہٰذا قبل نزول اس آیت کے مکہ مین جو لوگ اعدا سے خائف رہتے تھے اُن لوگون کو جو اللہ جل جلالہ نے تمکین وکشائش در زمین وغلبہ بر اعدا وامن از خوف اہل جفا کا مجموعہ عطا کیا ہی وہ ایفاے وعدہ ہی لہذا وہ لوگ مستخلفین آیۂ مذکورہ ہونگے اور بعد والون کو جو یہ مجموعہ عطا کیا ہی وہ ایفاے وعدہ نہین ہی بلکہ عطا بغیر وعدہ ہی لہذا بعد والے مستخلفین آیۂ مذکورہ مین داخل نہونگے (۱۱) وقیل معناہ ولیبدلنھم من بعد خوفھم فی الدنیا امنا فی الاخرۃ خود مجتہد صاحب نے اسی بوارق کے آغاز عقیدہ ہشتم مین بعد نقل عبارت شرح عقائد جلالی لکھا ہی کہ این قول را بلفظ قیل کہ صیغۂ تمریض ست نوشتہ نہ بر سبیل تحقیق انتہی پس راقم آثم بکمال ادب عرض کرتا ہی کہ جلال المحققین نے جو صیغۂ مجہول کے ساتھ لکھا ہی وہ کیون مفید تمریض ہوگیا اور صاحب مجمع البیان نے جو اس قول مجہول النسب کو صیغۂ مجہول کے ساتھ لکھا ہی وہ کیون مفید تمریض نہوگا ضرور ہوگا اور یہ غایت

ظہور مین ہی کہ ارباب تالیف و تصنیف جس مقام مین اقوال مختلفہ کو لکھتے ہین اس طور سے کہ بعض کو صیغۂ معلوم کے ساتھ
اور بعض کو صیغۂ مجہول کے ساتھ اُس مقام مین مرقوم بصیغۂ معلوم کا اعتبار ہوتا ہی مرقوم بصیغۂ مجہول کا اعتبار
نہین ہوتا ہی اور یہ قول مرقوم بصیغۂ مجہول ہی اور نمبر دہم و یازدہم کے قول و حدیث دونون مرقوم بصیغۂ معلوم ہین
لہذا اس نمبر کے قول و حدیث کا اعتبار نہین ہو سکتا ہی نمبر دہم و یازدہم کے قول و حدیث کا اعتبار ہوگا جس سے
خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا آشکارا ہی مجال انکار ہی کما مر بیانہ اور یہ بھی غایت ظہور مین ہی کہ ارباب تالیف
و تصنیف اپنی راے اور فہم سے جو لکھتے ہین وہ اُنکے نزدیک صحیح اور محقق ہوتا ہی اور اُسکے خلاف جو نقلا عن الغیر
لکھتے ہین وہ اُنکے نزدیک غیر صحیح و غیر معتبر ہوتا ہی اور صاحب مجمع البیان نے اس مقام کے نمبر دہم کو اپنی فہم
و راے سے لکھا ہی اور اس نمبر کو نقلا عن غیر مجہول النسب لکھا ہی لہذا اس نمبر کا اعتبار نہین ہو سکتا ہی نمبر دہم کا
اعتبار ہوگا جس سے ہر سہ خلیفہ کا مراد از مستخلفین ہونا کالشمس اذا تجلی ہی کما مر بیانہ ایضا اور سنیے خود مجتہد
صاحب بوارق مین فرماتے ہین کہ مراد از آیہ بخصوص عترت طاہرہ زمانۂ امام صاحب العصر والزمان ست و دران زمان
آنچہ رواج شعایر ایمان و قلع کفر و فجور بظہور خواہد رسید مصداق آیہ مزبورہ است انتہی بحذف اللب اس عبارت سراسر
خسارت سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ اہل لعنت کے مذہب مین آیہ مذکورہ سے زمانۂ امام مہدی مراد ہی اور زمانۂ
امام موصوف مین جو قلع و قمع کفر و فجور کا ہو کر اہل ایمان کو امن و اطمینان ہوگا وہی مصداق آیہ مذکورہ ہی اور
اس سے ایک ورق پہلے مجتہد صاحب فرماتے ہین کہ اجماع اہل بیت منعقد شدہ بر اینکہ مراد از آیہ اہل بیت اند
در زمان ظہور صاحب العصر انتہی بحذف الہزل اس عبارت سراسر بطالت سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ ائمۂ
اہل لعنت کا اجماع ہی اس بات پر کہ آیہ مذکورہ مین امن سے امن فی الدنیا در زمانۂ امام مہدی مراد ہی اور یہ
تو بالکل کھلا ہی کہ اہل سنت خیر البریہ کے نزدیک زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہی پس یہ قول مجہول النسب اہل لعنت
کا بھی خلاف مذہب اہل سنت کا بھی خلاف جسکی کتاب مین ہی اُسکے بھی خلاف اور جو اسکے قائل ہی وہ بھی
مجہول لہذا یہ قول کسی حال مین کسی طور سے قابل اعتبار و لائق التفات نہین ہو سکتا ہی اگر ان سب امور سے
قطع نظر کر کے اس قول ہم پایۂ براز و بول کا صحیح و معتبر ہونا بالفرض محال تسلیم کیا جاے تو بھی کچھ مضایقہ نہین
ہی اسواسطے کہ خود مجتہد صاحب اسی بوارق مین فرماتے ہین کہ آنچہ در آیہ وافی ہدایہ وعدۂ قوت و شوکت شدہ الخ

اس کلام مجتہد مقام سے یہ امر طشت از بام ہی کہ آیہ مذکورہ مین لفظ ولیمکنن لھم دینھم سے مومنین موعودین
بالخلافت کو عزت و غلبہ دینا مراد ہی اور بذیل جواب مناقشہ یکم آیہ مذکورہ کی دلالت برحقیت و راشدیت کی وجہ دہم مین
واضح ہو چکا ہی کہ جناب امیر نے بحکم آیہ مذکورہ ارشاد فرمایا ہی کہ قد توکل اللہ لاجل ھذا الدین باعزاز الحوزۃ
الخ اس کلام داماد خیر الانام سے مثل نار بر راس اشجار آشکار نا مجال انکار ہی کہ لفظ مذکور سے موعودین مومنین بالخلافت
کی جماعت کو غلبہ دینا مراد ہی اور مجمع البیان مین لفظ مذکور کی تفسیر مین لکھا ہی کہ تمکینہ باعزاز اھلہ جس سے
ظاہر غیر محتاج مظہر ہی کہ لفظ مذکور سے تمکین دین و تمکین اہل دین دونون مراد ہی اور رسالہ ناصریہ کے مبحث آیہ مذکورہ
مین لکھا ہی کہ جب تقویت دین ہوگی تقویت اہل دین ضرور ہوگی اور جب تقویت اہل دین ہوگی تقویت دین ضرور
ہوگی انتہی ملخصا اس کلام صدق نظام نے زیادہ تر عیان از روز روشن کر دیا ہی کہ لفظ مذکور سے تمکین دین و
تمکین اہل دین دونون مراد ہی اور چونکہ لیستخلفنھم اور ولیمکنن لھم کا مرجع واحد ہی لہذا تمکین اہل دین
سے تمکین موعودین بالخلافت مراد ہونے مین مجال لا و لم نہین ہی اور حسب افادہ نمبر چہارم موعودین بالاستخلاف
والتمکین کا مہاجرین سے ہونا اور حسب مفاد نمبر ششم و دہم اُن مسلمانون سے ہونا جو کہ نزول اس آیت سے
پہلے مکہ مین اعدا سے خائف رہتے تھے ضروری ہی اور یہ معلوم ہی کہ مہاجرین اور اُن مسلمانون سے صرف خلفائے
ثلثہ مین خلافت و غلبہ بر اہل عداوت کا اجتماع ہوا ہی مہاجرین اور اُن مسلمانون سے دوسرے کسی مین یہ اجتماع
نہین ہوا یہ برہان قاطع و دلیل ساطع ہی اس امر کی کہ صرف خلفائے ثلثہ موعودین بالخلافت والتمکین اور مراد از
مستخلفین ہین نہ غیر انکے لہذا بالفرض محال اگر امن سے امن فی العقبی مراد ہوگا تو خلفائے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا
ہابطا از درجہ صحت نہ ہوگا بلکہ موعودین بالاستخلاف والتمکین و مراد از مستخلفین ہونا قطعی الثبوت ہو کر یہ کالشمس اذا تجلی
ہوگا کہ خلفائے ثلثہ عقبی مین فیضان امن سے مسرور و مبرور ہونگے ع چراغی را کہ ایزد بر فروزد * ہر آنکہ تف زند
ریشش بسوزد * (۱۲) و یعضدہ ما روی عن النبیؐ انہ قال حاکیا عن اللہ سبحانہ انی لا اجمع
علی عبد واحد بین خوفین ولا بین امنین ان خافنی فی الدنیا امنتہ فی الاخرۃ و
ان امننی فی الدنیا خوفتہ فی الاخرۃ صیغہ مجہول کے ساتھ لکھکے اس حدیث کا مجہول الحسب
ہونا خود صاحب مجمع البیان نے ظاہر کر دیا ہی قطع نظر اس سے اس مقام مین اس حدیث کا ذکر کرنا ایسی

نافہمی ہی کہ بیان مین نہین آسکتا ہی کیونکہ آیہ مذکورہ مین خوف اعدا مراد ہی نہ خوف خدا چنانچہ نمبر چہارم و دہم سے
عیان مثل روز روشان ہی اور حدیث مذکور مین خوف خدا مراد ہی نہ خوف اعدا اسلیے کہ صحیح مفہوم حدیث مذکور کا
یہ ہی کہ دنیا مین جسکو خوف خدا ہوگا عقبیٰ مین اُسکو خداوند کریم امن عطا کریگا اور دنیا مین جسکو خوف خدا نہوگا عقبیٰ
مین اُسکو خداوند کلیم بطش شدید اور خوف مزید مین مبتلا کریگا پس حدیث مذکور مین خوف خدا کا ذکر ہی خوف اعدا کا ذکر نہین ہی اور آیہ مذکورہ
مین خوف اعدا کا ذکر ہی خوف خدا کا ذکر نہین ہی لہذا اس مقام مین حدیث مذکور کا ذکر کرنا سخت نافہمی ہی اور
جسنے بنظر اس حدیث کے آیہ مذکورہ مین امن فی العقبیٰ مراد لیا ہی وہ فقد ضل ضلالا مبینا کا مصداق ہی
لہذا آیہ مذکورہ مین امن فی العقبیٰ مراد ہونے کا قول بدتر از براز و بول ہی اور ان خرافتون کے ساتھ بھی آیہ مذکورہ
مین کن لوگون کا مراد از مستخلفین ہونا صحیح ہی کن لوگون کا مراد از مستخلفین ہونا صحیح نہین ہی اسکا کوئی ذکر حدیث
مذکور مین نہین ہی اور اس حدیث کے بعد جو عبارت ہی اُسمین بھی نہین چنانچہ ابھی معلوم ہوگا لہذا اجتہاد مآب کا
اس حدیث تک عبارت نقل کرنا محض بیکار ہی (۱۳) یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ھذا استیناف
فی کلام الثناء علیھم ومعناہ لا یخافون غیری عن ابن عباسؓ معناہ لا یراؤن
بعبادتی احدا انتھے اس عبارت سے خوب ظاہر ہی کہ مستخلفین کو زمانہ خلافت مین خوف خدا رہیگا خوف
اعدا نرہیگا لہذا لفظ و لیبدلنھم من بعد خوفھم امنا سے خوف اعدا مراد ہوگا نہ خوف خدا اور حدیث
مذکور بالا مین خوف خدا مراد ہی نہ خوف اعدا لہذا حدیث مذکور کو لفظ مذکور کی تفسیر مین ذکر کرنا سخت کور چشمی ہی اور
یہ غایت ظہور مین ہی کہ مستخلفین سے کن لوگون کا مراد ہونا صحیح ہی کن لوگون کا مراد ہونا صحیح نہین ہی اسکی بو بھی
اس نمبر کے کسی لفظ سے نہین آتی ہی پس مجتہد صاحب نے جس عبارت مجمع البیان کو نقل کرکے یہ بیان فرمایا ہی
کہ اس جگہ سے واضح ہوگیا کہ خلفائے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا ہابط از درجہ صحت ہی وہ عبارت ختم ہوگئی اور
یہ امر مثل آفتاب بے سحاب کے تابان و درخشان ہوگیا کہ عبارت مذکورہ کے کسی لفظ سے خلفائے ثلثہ کا مراد
از مستخلفین ہونا ہابط از درجہ صحت نہین ہوتا ہی بلکہ اکثر الفاظ سے خلفائے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا پایہ ثبوت
قطعی کو پہونچتا ہی چنانچہ نمبر چہارم و ششم و ہفتم و دہم و یازدہم کے ذیل مین واضح ہوچکا بفرض محال اگر عبارت مذکورہ
مجمع البیان سے یہ مستفاد ہوتا کہ خلفائے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا ہابط از درجہ صحت ہی تو بھی کچھ مضائقہ نہ تھا

اولاً اسلیے کہ جناب امیر نے اس آیت کو خلافت خلفاے ثلثہ پر محمول کیا ہی اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی
ہی چنانچہ مناقشہ یکم کے جواب مین نہج البلاغت اہل لعنت کی ایسی قوی حدیثون سے معرض بیان مین آچکا ہی
کہ تا این دم اُن حدیثون کی صحت و قوت مین کلام کرنیکی جرأت کسی اہل لعنت کو نہین ہوئی بنابر اسکے حسب شہادت
شاہ ولایت خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا ہویدا و ہویدا ہی اور شہادت شاہ ولایت کے مقابلے مین صاحب مجمع البیان
ایسون کے قول و خبر بے پیروسر کا اعتبار نہین ہو سکتا ہی ثانیاً اسلیے کہ کتب علما کے جو اقوال اور جو احادیث
غیر متواتر کسی دلیل قطعی کے خلاف ہوتے ہین وہ سب مردود ہوتے ہین اور جو حدیث متواتر یا آیت قرآن مبشر
و منذر کسی دلیل قطعی کے خلاف ہوتی ہی اُسکی تاویل واجب ہوتی ہی کما ہو المقرر عند اہل اللعنت ایضاً حتی کہ اگر
کوئی حدیث متواتر کسی دلیل قطعی کے خلاف ہو اور سبیل تاویل مسدود ہو اُس حدیث کا متواتر ہونا غلط قرار پاکر وہ حدیث
متروک ہو جائیگی اور یہ غیر ممکن ہی کہ کوئی آیت یا کوئی حدیث متواتر واقعی کسی دلیل قطعی کے خلاف ہو اور سبیل
تاویل اُسمین مسدود ہو ورنہ قرآنی آیات اور واقعی متواترات سے بھی امان مرتفع ہو جائیگا اور کل قطعیات
درجہ قطعیت سے ساقط ہو جائین گے پس کتب اہل لعنت کے جن اقوال اور جن احادیث سے یہ مستفاد ہوگا کہ خلفاے ثلثہ
کا مراد از مستخلفین در آیہ مذکورہ ہونا ہابطا از درجہ صحت ہی وہ اقوال اور وہ احادیث سب کے سب مردود ہون گے
کیونکہ خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین در آیہ مذکورہ ہونا ادلہ قطعیہ سے ثابت ہی چنانچہ بجواب مناقشہ یکم سلک تحریر
مین آچکا ہی لیکن بتشیط خاطر ناظرین کے واسطے یہان پر انمین سے ملخصاً ایک دلیل تحریر کی جاتی ہی پس آیہ مذکورہ
مین مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب کر دینے کا وعدہ ہی اور مناقشہ
دوم کے جواب مین جو دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کے ساتھ معرض بیان مین آچکا ہی اُسکا قطعی نتیجہ یہ ہی کہ جو
لوگ بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور اُسکے قبل سے زمرۂ کلمہ گویان اسلام مین داخل تھے مومنین صالحین
مستخلفین کا انھین لوگون کے زمرے سے ہونا ضروری ہی چنانچہ عبارت مذکورہ مجمع البیان کے الفاظ نبشرکم
و ہم اسکے شاہد و معاضد ہین اور زمرۂ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت
مین برابر اعدا پر غالب ہونا ان امور ثلثہ کا اجتماع خلفاے ثلثہ مین ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا یہ قطعی دلیل قطعیت الدلالۃ ہی
خلفاے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونے پر جسکی نظیر یہ ہی کہ خیبر مین دوسرے دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی

لاعطین الرایة غدا رجلا یحب اللہ و رسوله و یحبه اللہ و رسوله کرارا
غیر فرار یفتح اللہ علی یدیه بیشک ضرور دینگے ہم نشان بروز فردا خدا و رسول کے محبوب و محب
رجل کرار غیر فرار کو فتح دیگا اللہ اُسکے دونون ہاتون پر ف مروی ہی کہ صدور اس حدیث کے دوسرے دن
جناب امیر کو نشان عطا ہوا ہی اور آنجناب کے دست مظہر قدرت پر فتح خیبر نمایان ہوا ہی پس تن مرہ رجال سے
ہونا اور صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن فائز نشان جنگ ہونا اور بعد اُسکے اُسی دن فائز فتح خیبر
ہونا ان امور ثلثہ کا اجتماع جناب امیر مین ہوا ہی نہ اور کسی مین یہ باتفاق فریقین دلیل قطعیت الدلالت ہی انجناب
کے موعود برایت و ظفر بحدیث مذکور خیر البشر ہونے پر پس جس طور سے صرف جناب امیر مین ان امور ثلثہ کا اجتماع ہونا
دلیل قطعیت الدلالت ہی آنجناب کے موعود برایت و ظفر بحدیث مذکور خیر البشر ہونے پر اُسی طور سے صرف
خلفائے ثلثہ مین اُن امور ثلثہ کا اجتماع ہونا اور کسی مین نہونا دلیل قطعیت الدلالت ہی خلفائے ثلثہ کا مراد از
مستخلفین بآیہ مذکورہ ہونے پر پس قطعیت الدلالت ہونے مین دونون دلیلین برابر ہین سر مو فرق نہین ہی فرق اسمین
ہی کہ حدیث مذکور بتواتر ثابت نہین ہی اور اسمین بھی فرق ہی کہ جناب امیر کو صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن نشان
و ظفر ملنا بتواتر ثابت نہین ہی اور خلفائے ثلثہ کا زمرہ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ
ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا اور بجز خلفائے ثلثہ کے دوسر اکسی مین ان امور ثلثہ کا اجتماع
نہونا یہ سب بتواتر ثابت ہی حتی کہ آجتک کسی اہل لعنت کو بھی اقتدار بر انکار نہین ہوا ہی نہ ہوگا پس جناب
امیر کا موعود برایت و ظفر بحدیث مذکور خیر البشر ہونے پر غیر قطعی دلیل قطعیت الدلالت ہی اور خلفائے ثلثہ کا
مراد از مستخلفین بآیہ مذکورہ ہونے پر قطعی دلیل قطعیت الدلالت ہی اور یہ دونون دلالتین ایسی قطعیہ ہی کہ سبیل تاویل
بالکل مسدود ہی پس چونکہ خلفائے ثلثہ کا مراد از مستخلفین بآیہ مذکورہ ہونے پر یہ قطعی دلیل و دیگر ادلہ قطعیہ مذکورہ در
جواب مناقشہ کم ایسی قطعیت الدلالت ہین کہ سبیل تاویل بالکل مسدود ہی لہذا کتب اہل لعنت و غیر اہل لعنت کے
جو احادیث و اقوال یہ افادہ کرین کہ خلفائے ثلثہ کا مراد از مستخلفین بآیہ مذکورہ ہونا ساقط از درجہ صحت ہی وہ احادیث
و اقوال قطعاً مردود ہونگے علی ہذا اگر عبارت مذکورہ مجمع البیان مین یہ افادہ ہوگا تو عبارت مذکورہ مردود ہوجائیگی
خلفائے ثلثہ کا مراد از مستخلفین بآیہ مذکورہ ہونا مثل سد سکندری کے قائم و محکم رہیگا اور حضرات اہل لعنت جن روایات

وحکایات کو ضمیمہ کرکے آیات قرآنیہ سے خلافت بلافصل علی پر استدلال کرتے ہیں غیر اہل لعنت کے نزدیک اُن روایات وحکایات کا غیر متواتر بلکہ غیر صحیح ہونیکی وجہ سے بھی اور اہل سنت خیر البریت کی اس قسم قطعیت الدلالت و دلائل قطعیہ کے خلاف ہونیکی وجہ سے بھی وہ روایات وحکایات سب کے سب ہبنہ در آتش ہوکر علمائے اہل لعنت کا مصداق الغریق یتشبث بکل حشیش ہونا کالشمس اذا تجلی ہوگیا بالجملہ بدستور مناقشات بالا کے یہ مناقشہ بھی کالعہن المنفوش ہوگیا اور خلفائے ثلثہ کا مراد از مستخلفین بآیہ مذکورہ فرقان مبین ہونا مثل سد سکندر کے قائم ومحکم رہا اور ہمیشہ رہیگا اور منکرون کا انکار من قبیل اختیار نار بر عار ہوگا وللہ در من قال ع ابعد بقوم بنوا مذاہبہم

علی شفا حفرۃ من النار+

مناقشہ بست وششم مجتہد صاحب عبارت مذکورہ مناقشہ بالا کے بعد بلا فاصل فرماتے ہیں کہ پس لابد کہ محملی صحیح دیگر برای آیہ کریمہ بودہ باشد واز کلام مفسرین چنانچہ دانستی محامل عدیدہ ظاہر می شود از انجملہ آنکہ مراد زمان خلافت حضرت امیر باشد ومراد از امن امن از کفار یا امن فی الجملہ یا امن فی الاخرۃ کما مر واز انجملہ آنکہ مراد زمان رسول خدا باشد بعد فتوح عظیمہ و آنکہ مراد مطلق شیوع اسلام ورواج دین باشد واز موعودین سائر مومنین صالحین و آنکہ مراد از ائمہ معصومین وشیعیان ایشان باشند در زمان رجعت وظہور صاحب العصر وچون قرآن مجید ظہور وبطون کثیرہ دارد وبنابر اخبار بسیار وحدیث ان القرآن نزل علی سبعۃ احرف بنا بر بعضے از معانی تائید ان می نماید پس جمیع این محامل صحیح می تواند شد ورجحان اخیر بر خبیر مخفی نیست زیرا کہ حصول امن کلی ورواج دین علی الوجہ الکامل در ازمنہ سابقہ ممنوع چہ اکثری از اقطار واکناف عالم مملو از شرک وکفر بود واکثرے از مسلمین خصوصا اہل بیت جناب سید المرسلین در کمال خوف وضعف ودانستی کہ روایات مخالفین صریح است باین کہ مراد تسلط اسلام است در جمیع اقطار انتہی۔

جواب یہ کہ کلام سراپا ملام مجتہد تمام از ابتدا تا اختتام بالکل دروغ صریح وکذب فضیح ہے جسکا بیان بدین عنوان ہے **قولہ** پس لابد کہ محملے صحیح دیگر برای آیہ کریمہ بودہ باشد **جوابہ** ابھی مناقشہ بالا کے جواب میں مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت مجمع البیان کے الفاظ نمبر چہارم وششم وہفتم ودہم ویازدہم سے بھی اور دیگر ادلہ قطعیہ کی دلالت قطعیہ سے بھی واضح ہوچکا ہے کہ آیہ مذکورہ سے زمانہ خلفائے ثلثہ مراد ہونا متعین ومتیقن مثل سد سکندر کے

محکم و مستحکم ہی پس محمل دیگر برای آیہ مذکورہ ممکن نباشد **قولہ** واز کلام مفسرین چنانچہ دانستی محامل عدیدہ ظاہر میشود
جواب یہ کذب صریح ہی کیونکہ زمانۂ خلفائے ثلثہ کا محمل آیہ مذکورہ ہونا مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارات مفسرین سے
غایت ظہور مین ہی چنانچہ ہر دو مناقشۂ بالا کے جواب مین ابھی مذکور ہوچکا ہی کسی اور زمانے کا محمل آیہ مذکورہ ہونا
ہرگز عبارات مذکورہ سے ظاہر نہین ہوتا ہی **قولہ** از انجملہ آنکہ مراد زمان خلافت حضرت امیر باشد **جواب** یہ بھی کذب صریح
ہی مفسرین کی عبارات مسطورہ مین زمانۂ خلافت جناب امیر مراد ہونا ہرگز مذکور نہین ہی صرف نیشاپوری کی عبارت
مذکورہ سے اتنا ظاہر ہوتا ہی کہ اہل سنت خیر البریت کی تقریر پر کسی مجہول النسب والحسب نے یہ اعتراض کیا ہی کہ کیون نہین
جائز ہی کہ خلافت علی مراد ہو اور صیغۂ جمع واسطے تعظیم کے ہو یا اُنکی اولاد احدی عشر مراد ہون اس سے یہ نہین
ثابت ہوتا ہی کہ نیشاپوری کے نزدیک صرف زمانۂ جناب امیر مراد ہونے کا احتمال باقی ہو عبارت مذکورہ نیشاپوری
کے ابتدائی وانتہائی الفاظ بالکل اسکے منافی ہین جو چاہے مناقشہ بست وچہارم کے جواب مین دیکھ لے اور چونکہ
خلیفہ موعود کا زمانۂ خلافت موعودہ مین برابر اعدا پر غالب ہونا ضروری ہی اور جناب امیر زمانۂ خلافت مین غالب
بر اعدا نہین ہوئے بلکہ برابر مغلوب اعدا ہوئے حتی کہ کلمۂ حق زبان سے نکالنے پر قادر نہین ہوئے لہذا یہ کہنا کہ زمانہ
جناب امیر مراد ہونے کا احتمال باقی ہی کس قبیل سے ہوگا ناظرین ملاحظہ کرین زبان سے تو نکالنے کے قابل نہین
ہی **قولہ** ومراد از امن امن از کفار یا امن فی الآخرۃ کما مر **جواب** یہ بھی کذب صریح وبہتان فضیح ہی تفاسیر اہل سنت کی
عبارات منقولۂ مجتہد مین یہ خرافات ہرگز مذکور نہین ہین بلکہ خوف اعدا مراد ہونیکی تصریح موجود ہی اور مجتہد صاحب کے
پیرومرشد کی تفسیر مجمع البیان مین جو امن فی العقبی مراد ہونے کا قول مجہول النسب والحسب منقول ہی اُسکا خرافۃ
من الخرافات ہونا خود مرشد مذکور مجتہد نے ظاہر کر دیا ہی مرۃ فیما قبل ومرۃ فیما بعد چنانچہ ابھی مناقشۂ بالا کے جواب
مین گذر چکا **قولہ** واز انجملہ آنکہ مراد زمان جناب رسول خدا باشد بعد فتح عظیمہ **جواب** یہ ایسا جھوٹ ہی کہ مجتہد کی
نقل فرمودہ عبارات مفسرین مین اسکا نام ہی نہ نشان **قولہ** وآنکہ مراد مطلق شیوع اسلام ورواج دین باشد واز
موعودین سائر مومنین صالحین **قولہ** یہ بھی ایسا جھوٹ ہی کہ اجتہاد مآب کی نقل فرمودہ عبارات مفسرین مین نہ
بتصریح ہی نہ بلاتصریح **قولہ** وآنکہ مراد ائمۂ معصومین وشیعیان ایشان باشند در زمان رجعت وظہور صاحب العصر **جواب**
یہ بھی ایسا بہتان ہی کہ شیطان بھی اس سے ششدر وحیران ہی مجتہد صاحب کی نقل فرمودہ عبارت تفسیر مجمع البیان طبرسی

اہل لعنت مناقشہ بالا کے جواب مین موجود ہی جو چاہے بنظر غور دیکھ لے کوئی حرف بھی ایسا ہی جس سے اہل لعنت و ائمہ
اہل لعنت مراد از آیہ مذکورہ ہونیکی بو بھی آتی ہو نہین ہی واللہ نہین ہی اسی طور سے کشاف و مدارک و بیضاوی و نیشاپوری کی
عبارات نقل فرمودہ مجتہد صاحب کو جو چاہے بوارق مین یا تفاسیر مذکورہ مین دیکھ لے کوئی حرف بھی ایسا ہی جس سے
اہل لعنت و ائمہ اہل لعنت مراد از آیہ مذکورہ ہونا مشموم ہو نہین ہی ہرگز نہین ہی واللہ نہین ہی مجتہد صاحب کا یہ
بیان محض دروغ شیطان ہی **قولہ** وچون قرآن مجید ظہور و بطون کثیرہ دارد وبنا بر اخبار بسیار و حدیث ان
القرآن نزل علی سبعۃ احرف بنا بر بعضے از معانی تائیدان می نماید **جوابہ** یہ سوال از آسمان جواب
از ریسمان کے قبیل سے ہی قرآن مین بطون کثیرہ کا ہونا ثابت ہی لیکن کوئی باطن ظاہر قطعی کے خلاف نہین ہو سکتا ہی
اور حدیث ان القرآن نزل علی سبعۃ احرف اختلاف قرأۃ کے متعلق ہی آیت واحدہ کی قرأۃ واحدہ مین
محامل عدیدہ کا ممکن ہونا اس سے ہرگز بر آمد نہین ہوتا ہی **قولہ** پس جمیع این محامل صحیح می توانند شد **جوابہ** جنون
کی انتہا ہو گئی کیونکہ اسکے چند سطرون کے بعد خود فرماتے ہین کہ اجماع اہل بیت منعقد ہی اسپر کہ آیہ مذکورہ سے مراد
اہل لعنت اور ائمہ اہل لعنت ہین انتہی عبارت بلفظہ عنقریب آتی ہی پس اہل لعنت اور ائمہ اہل لعنت مراد ہونے پر اجماع
اہل بیت منعقد ہونے کے بعد دیگر محامل کیونکر صحیح ہو سکتے ہین کیا اجماع اہل بیت مین بھی احتمال خطا باقی ہی کیا خوب
ہر امام کا معصوم ہونا بھی ضروری پھر اجماع ائمہ مین احتمال خطا بھی باقی سبحانک ھذا بھتان عظیم آیت مین
صرف دو احتمال ہین اول یہ کہ صرف مومنین صالحین زمانہ نزول مراد ہون دوم یہ کہ جمیع مومنین صالحین امت مراد
ہون ان دو احتمالون کے سوا تیسرا کوئی احتمال نہین ہی بفرض محال اگر تسلیم کیا جائے کہ اور بھی کوئی احتمال ہی تو بھی
کچھ مضائقہ نہین ہی کیونکہ دلائل قطعیہ کی دلالت قطعیہ سے بھی اور بعض مفسرین اہل لعنت کے اعتراف سے بھی احتمال
اول کا معین ہونا پایۂ ثبوت قطعی کو پہونچ گیا ہی جس سے خلفائے ثلثہ کا مراد از مستخلفین ہونا ایسا سد سکندر
ہو گیا ہی کہ ذریات یاجوج و ماجوج ہزار اپنی سرکوبی کرتے ہین مگر اسمین جنبش نہین ہوتی ہی اور سنئیے مجتہد صاحب
کے ذکر فرمودہ محامل کا صحیح ہو سکنا ایسی بات ہی کہ جناب امیر کے علم و فہم سے خارج ہی کیونکہ آنجناب نے اس آیت
کو خلافت خلفائے ثلثہ پر محمول کیا ہی اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی چنانچہ مناقشہ ایم سے کے جواب مین
واضح ہو چکا ہی **قولہ** و رجحان اخیر بر خبیر مخفی نیست **جوابہ** مثل دیگر محملہا سے مذکورہ کے بطلان اخیر بھی خبیر بصیر پر

مخفی نہین ہے اولاً اسلیے کہ جناب امیر نے آیۂ مذکورہ کو خلافت خلفاے ثلثہ پر محمول کیا ہے اور وقتاً فوقتاً اسکی
شہادت دی ہے کما مر ثانیاً اسلیے کہ فاضل طبرسی اہل لعنت کی تفسیر مجمع البیان کی عبارت اور اعتراف سے
ابھی مناقشہ بالا کے جواب مین عیان مثل روز روشان ہو چکا ہے کہ موعودین بالخلافت و مراد از مستخلفین بالآیت
کا زمرۂ مہاجرین سے ہونا ضروری ولابدی ہے اور امام مہدی بلکہ ائمہ احدا عشر زمرۂ مہاجرین سے بے شبہہ خارج ہین
ثالثاً اسلیے کہ دلائل قطعیہ و براہین جلیہ کی دلالت قطعیہ سے پایۂ ثبوت قطعی کو پہونچ گیا ہے کہ جو مومنین صالحین بوقت
نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہو کر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے
اُنھین مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب کر دینے کا وعدہ آیۂ مذکورہ مین
ہے چنانچہ بجواب مناقشہ دوم معرض بیان مین آچکا ہے اور امام مہدی بلکہ ائمہ احدا عشر مومنین مذکورین سے بے شبہہ
خارج ہین رابعاً اسلیے کہ مثل صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج و صاحب تفسیر مجمع البیان کے بعض مفسرین معتمدین
اہل لعنت کے اعتراف سے بھی خلفاے ثلثہ کے زمانۂ خلافت مین یہ وعدہ پورا ہو گیا ہے حالت منتظرہ باقی نہین
ہے چنانچہ مناقشہ یکم کے جواب مین رقم پذیر ہو چکا ہے **قولہ** زیرا کہ حصول امن کلی و رواج دین علی الوجہ الکامل
در ازمنۂ سابقہ ممنوع است **جواب** تسلیماً گذارش ہے کہ عدم حصول امن کلی در ازمنۂ سابقہ سے رجحان اخیر ممکن
نہین ہے کیونکہ مجتہد صاحب کے نزدیک امن فی العقبی مراد ہونے کا احتمال باقی ہے اور مناقشہ بالا کے جواب
مین ابھی واضح ہو چکا ہے کہ امن فی العقبی مراد ہونا خلفاے ثلثہ کے زمانے مین وعدۂ استخلاف و تمکین دین
پورا ہونے کے منافی نہین ہے و الا زمانۂ امام مہدی مین بھی وعدۂ استخلاف و تمکین دین پورا ہونے کی منافی ہوگا
حالانکہ مجتہد صاحب کے نزدیک یہ منافی نہین ہے کما لا یخفی باقی رہا رواج دین علی الوجہ الکامل پس یہ عنوان مبہم
ہے حل مطلب کو کافی نہین ہے ایسے لوگ بھی کامل در حکمت مشہور ہین جو کہ علم حکمت مین حضرت لقمان سے کم ہین
جس سے واضح ہو گیا کہ کامل کلی مشکک ہے جسکے افراد متفاوت ہین پس خلفاے ثلثہ کے زمانے مین جو حاصل
ہوا ہے وہ ایک فرد ہے کامل رواج دین کا بجواب مناقشہ شانزدہم خلفاے ثلثہ کے زمانے مین مومنین صالحین
کو امن حاصل ہونے کے جو شواہد کتب معتبرۂ اہل لعنت سے نقل کیے گئے ہین اُن شواہد سے بخوبی ظاہر ہے کہ خلفاے
ثلثہ کے زمانے مین جو حاصل ہوا ہے وہ ایک فرد ہے کامل رواج دین کا علاوہ اسکے آیت مین غلبۂ دین کا وعدہ ہے

نہ کامل رواج دین کا جب اہل دین مخالفین دین پر غالب ہونگے لیکن احکام دین کے پورے پابند نہون گے جیسا کہ
اس زمانے مین بعض اقوام مخالفین اسلام دیگر اقوام پر غالب ہین لیکن احکام دین اپنے کے پورے پابند نہین ہین تب
غلبۂ دین ہوگا لیکن کامل رواج دین نہوگا اور جب اہل دین احکام دین کے پورے پابند ہونگے لیکن مخالفین دین پر غالب
نہون گے جیسا کہ اہل لعنت کہ متعہ اور تقیہ کے پورے پابند ہین لیکن مخالفین اہل لعنت پر غالب نہین ہین تب
غلبۂ دین نہوگا کامل رواج دین ہوگا اور خلفائے ثلثہ اپنے زمانۂ خلافت مین مخالفین اسلام پر غالب بھی تھے۔
کل احکام دین کے پابند بھی تھے جیسا کہ بجواب مناقشہ شانزدہم واضح ہوچکا پس خلفائے ثلثہ کے زمانے مین غلبۂ
دین وکمال رواج شرع متین دونون حاصل ہوئے اور مجتہد صاحب کا منع مرتفع ہوگیا قابل غور وانصاف ہی
کہ اگر آیۂ مذکورہ مین کامل رواج دین کا وعدہ ہی اور خلفائے ثلثہ کے زمانے مین کامل رواج دین نہین ہوا ہی
تو جناب امیر نے آیۂ مذکورہ کو خلافت خلفائے ثلثہ پر کیون محمول کیا ہی اور کیون وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی
اور شل صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج اور صاحب تفسیر مجمع البیان کے بعض مفسرین معتمدین اہل لعنت نے کیون یہ
اعتراف کیا ہی کہ یہ وعدہ زمانۂ خلفائے ثلثہ مین پورا ہوگیا ہی حالت منتظرہ باقی نہین ہی اگر ان باتون کو بھی جانے
دیجیے تو چونکہ موعودین بالخلافت کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے بلکہ زمرۂ مہاجرین سے ہونا
اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا ضروری ہی کما مر اور خلفائے زمرتین مذکورتین سے صرف
خلفائے ثلثہ زمانۂ خلافت مین غالب بر اعدا ہوسے نہ غیر انکے لہذا آیۂ مذکورہ مین وعدۂ کامل رواج دین
ہونیکی تقدیر پر زمانۂ خلفائے ثلثہ مین کامل رواج دین حاصل ہونے سے انکار کرنا ایسا ہی جیسا کہ صدور حدیث
لاعطین الرایۃ الخ کے دوسرے دن جناب امیر کو نشان جنگ وفتح خیبر ملنے کے بعد آنجناب مین
وصف محبوبیت ومحبیت خدا ورسول ہونے سے انکار کرنا ہی لیکن جس طور سے یہ انکار قطعاً نابکار ہی اسی طو
سے وہ انکار قطعاً نابکار ایسے نابکار انکار سے آیۂ مذکورہ مین وعدۂ کامل رواج دین ہونے کی تقدیر پر خلفائے
ثلثہ کے زمانے مین کامل رواج دین حاصل ہونے کے آفتاب جہانتاب پر خاک نہین پڑسکتی ہی **قولہ** چہ اکثری
از اقطار واکناف عالم مملو از شرک وکفر بود **جوابہ** صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے لفظ ولیمکنن لہم
دینہم الذی ارتضی لہم کی تفسیر مین لکھا ہی کہ مراد آنست کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند انتہی

پس تمام اقطار واکناف عالم سے شرک وکفر کونابود کردینے کا وعدہ نہین ہی بلکہ دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب کردینیکا
وعدہ ہی اور دین اسلام قوت وشوکت مین کل ادیان باطلہ سے زیادہ ہو حتی کہ ادیان باطلہ سے کوئی دین قوت وشوکت
مین دین اسلام کے برابر نہو ایسی صورت مین دین اسلام کا کل ادیان باطلہ پر غالب ہونا بدیہی امر ہی اس سے کوئی
عاقل ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی اور خلفائے ثلثہ کے زمانے مین اس معنے کرکے دین اسلام کا کل ادیان باطلہ پر
غالب ہونے سے بھی کوئی انکار نہین کرسکتا ہی اسی سے مجبور ہوکر صاحب تفسیر مذکور نے بعد عبارت مذکورہ
کے لکھدیا ہی کہ ودر اندک زمانے حق تعالی بوعدہ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسری وبلاد روم بدیشان
ارزانی فرمودہ انتہی یہ صریح اعتراف ہی اس امر کا کہ خلفائے ثلثہ کے زمانے مین دین اسلام کل ادیان باطلہ پر
غالب ہوا ہی اور وعدہ آیۂ مذکور پورا ہوگیا ہی حالت منتظرہ باقی نہین ہی پس کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ تمام اقطار
واکناف عالم سے شرک وکفر کونابود کردینے کا وعدہ نہین ہی بلکہ جزائر عرب اور دیار کسری اور بلاد روم کو موعودین
بالخلافت کے قبضے مین دیکر دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب یعنے قوت وشوکت مین زیادہ کردینا مراد ہی
جو خلفائے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہوگیا ہی اور فی زماننا جو کہا جاتا ہی کہ اب تو دنیا مین نصارا غالب ہین اس سے
دیگر اقوام کا نابود ہونا ہرگز نہین مفہوم ہوتا ہی اور حضرات اہل لعنت جو بیان کرتے ہین کہ ثلثہ اور اُنکے رفقا غالب
ومستولی تھے وصی بلافصل اور اُنکے رفقا مغلوب ومنکوب اس سے اہل لعنت کے وصی بلافصل اور انکے رفقا کا نابود
ہونا ہرگز نہین مفہوم ہوتا ہی اور اہل لعنت کا اکثر زمانے مین مغلوب ومنکوب ہونا اور اہل سنت کا غالب ومستولی ہونا
جو بیان کیا جاتا ہی اُس سے اہل لعنت کا نابود ہونا مفہوم نہین ہوتا ہی اسی طور سے آیۂ مذکورہ مین جو دین اسلام کو
دیگر ادیان پر غالب کردینے کا وعدہ ہی اُس سے یہ ہرگز نہین مفہوم ہوتا ہی کہ دیگر ادیان کو بالکل نابود کرکے صفحۂ
زمین سے شرک وکفر کو یکبارگی معدوم کردینا مراد ہی بلکہ قطعاً یہ معلوم ہوتا ہی کہ دین اسلام کو قوت وشوکت مین دیگر
ادیان سے زیادہ کردینا مراد ہی جو کہ خلفائے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہوا ہی اور خلفائے ثلثہ کے زمانے مین تمام
اقطار واکناف عالم سے شرک وکفر کا نابود نہونا غیر ممکن الانکار بات ہی باوجود اسکے جناب امیر نے زمانۂ خلفائے
ثلثہ پر آیۂ مذکورہ کو محمول کیا ہی اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی جس سے معلوم ہوا کہ تمام اقطار واکناف عالم
سے شرک وکفر کو نابود کردینا مراد نہین ہی بلکہ جن اقطار عالم پر خلفائے ثلثہ کو قبضۂ سلطانی ہوا ہی انھین اقطار عالم پر

خلفاے ثلثہ کو قبضہ سلطانی عطا کر کے دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ کر دینا مراد ہی ور بکرات و مرات ذکر مین آچکا ہی کہ موعودین بخلافت زمین و تمکین دین کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت سے بلکہ زمرۂ مہاجرین سے ہونا ضروری ہی اور زمرتین مذکورتین کے زمانے مین تمام اقطار و اکناف عالم سے شرک و کفر نابود نہین ہوا لہذا قطعاً معلوم ہوا کہ تمام اقطار و اکناف عالم سے شرک و کفر کو نابود کر دینا مراد نہین ہی بو جہ مجتہد صاحب کا فرمانا کہ چہ اکثری از اقطار و اکناف عالم مملو از شرک و کفر بود محض جہل یا تجاہل ہی **قولہ** و اکثری از مسلمین خصوصاً اہل بیت جناب سید المرسلین در کمال خوف و ضعف **جوابہ** زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد از آیہ ہی جسمین زوال خوف و ضعف اور حصول امن و قوت ہوا ہی چنانچہ بجواب مناقشہ شانزدہم واضح ہو چکا ہی زمانہ ما بعد خلفاے ثلثہ مراد نہین ہی جسمین اکثر مسلمین کو کمال خوف و ضعف مین گذرا ہی اور یہ غایت ظہور مین ہی کہ زمانۂ ما بعد خلفا مین اکثر مسلمین کا خوف و ضعیف مین ہونا زمانۂ خلفاے ثلثہ کا مراد از آیہ ہونیکی منافی نہین ہو سکتا ہی لہذا مجتہد صاحب کا یہ کلام قابل تماشاے خاص و عام ہی **قولہ** و دانستی کہ روایات مخالفین صریح ست درینکہ مراد تسلط اسلام است در جمیع اقطار **جوابہ** دانستی کہ آیات قرآنیہ صریح ست درینکہ مراد تسلط اسلام ست در اقطار عرب و عراق و روم کہ در زمانۂ خلفاے ثلثہ بحصول انجامید ہر کہ در کلام این مقام مجتہد بمقام آن روایات را خواہد دید در کلام راقم این مقام این آیات را خواہد دید و ہر کہ آن روایات را نخواہد دید این آیات را نخواہد دید و ہر کہ بمقام این آیت در بوارق آن روایت را نیابد بالانصاف گوید کہ جوابات تحفہ جوابات ست یا محض کذبات و بہتانات۔

مناقشۂ بست و ہفتم مجتہد صاحب عبارت مذکورہ مناقشہ بالا کے بعد بلا فاصل فرماتے ہین و ایضاً می گویم کہ خروج حضرت امام مہدی علیہ السلام موعود بآیت ست باتفاق اہل سنت و شیعہ پس عقل تجویز نمی کند کہ درین آیہ مراد ترویج ناقص بودہ باشد نہ ترویج کامل کہ موعود ست و کیف ما کان پس بمقتضاے حدیث متفق علیہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی لن یفترقا حتے یردا علی الحوض لابد کہ در تفسیر آیہ رجوع باخبار اہل بیت اطہار علیہم السلام نمودہ شود پس بدانکہ اجماع اہل بیت منعقد شدہ برینکہ مراد از آیہ اہل بیت و شیعیان آنحضرت اند در زمان رجعت و ظہور حضرت صاحب العصر روی العیاشی باسنادہ عن علی بن الحسین علیہ السلام انہ قرأ الآیۃ وقال ہم واللہ شیعتنا اہل البیت یفعل اللہ ذلک بہم علی یدی رجل منا

وهو مهدی هذه الامة وهو الذی قال رسول الله لو لم یبق من الدنیا الا یوم یطول الله ذلک الیوم حتے یلی رجل من عترتی اسمه اسمی یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما روی مثله عن ابی جعفر وابی عبد الله علیهما السلام و مؤید انیست انچه ابن حجر در صواعق محرقه روایت کرده عن الحاکم عن ثوبان ان النبی قال اذا رایتم رایات السواد قد جاءت من قبل خراسان فاتبعوها فان فیها خلیفة المهدی زیرا کہ اطلاق خلیفة الله بر خلفائے ثلثه در اخبار وکلام صحابه متعارف نشده انتهی۔

جواب یہ کلام مجتهد مقام بھی بدستور سابق کذب محض و زور بحت ہے تفصیل اجمال بدین منوال ہے **قوله** وایضا می گویم کہ خروج حضرت امام مهدی علیه السلام موعود بآیت ست باتفاق اہل سنت وشیعه **جواب** جھوٹ پر خدا کی لعنت فرشتگان خدا کی لعنت کل بندگان خدا کی لعنت خروج امام مهدی کا موعود بآیت استخلاف ہونا ہرگز کسی اہل سنت خیر البریت کا قول نہیں ہے بلکہ خلافت خلفائے ثلثه کا مراد از آیه مذکوره ہونا اہل سنت کا قول ہے چنانچہ بجواب مناقشه بست و چہارم واضح ہو چکا اگر آیه مذکوره سے خروج امام مهدی مراد ہوتے تو جناب امیر کیوں آیه مذکوره کو خلافت خلفائے ثلثه پر محمول کرتے اور وقتا فوقتا اسکی شہادت دیتے اور مثل صاحب تفسیر خلاصة المنہج وصاحب تفسیر مجمع البیان کے بعض مفسرین معتمدین اہل لعنت کیوں اعتراف کرتے اور آیت مین مومنین صالحین زمانہ نزول بلکہ مہاجرین کی تخصیص کیوں ہوتی چنانچہ بیان ان امور ثلثه کا بمرات عدیده گذر چکا **قوله** پس عقل تجویز نمی کند کہ درین آیه مراد ترویج ناقص بوده باشد ترویج کامل کہ موعود ست **جواب** یہ قول اگر قول بالا پر تفریع ہے تو چونکہ قول بالا کذب محض و باطل بحت ہے چنانچہ ابھی واضح ہو چکا لہذا یہ قول بنائے فاسد بر کذب و باطل کاسد ہو کر قائل کو روسیاه کر کے خاک سیاه ہو گیا اور اگر تفریع نہیں ہے تو ترویج کامل سے اگر مطابق اوامر و نواہی خدا کے عمل ہونا مراد ہے تو خلافت خلفائے ثلثه مین اوامر و نواہی خدا کے مطابق عمل ہونا بجواب مناقشه شانزدہم کتب اہل لعنت سے بکمال استحکام ثابت ہوا ہے اور اگر صفحه زمین سے کل مخالفین اسلام کا نابود ہونا مراد ہے جیسا کہ مناقشه بالا کے لفظ حصول امن کلی یا لفظ شرک و کفر بود سے پایا جاتا ہے تو ابھی بجواب مناقشه بالا اسکا پورا قلع و قمع ہو چکا ہے اور اگر خلافت در تمام زمین ہونا مراد ہے تو عدول از لفظ خلافت بلفظ ترویج بیہوده کاری ہے بلکہ عیان کو بیان

کرنا ہی بہر حال مطلب یہ ہوگا کہ عقل تجویز نمی کند کہ خلافت ناقصہ کہ در تمام زمین بناشد مراد بودہ باشد و خلافت کاملہ کہ در
تمام زمین باشد مراد نبودہ باشد پس جواب یہ کہ یہ بالکل ظاہر ہی کہ اس آیت مین خداوند کریم نے وعدہ فرمایا ہی مومنین صالحین کو
زمین مین خلیفہ کرنے کا مثل خلیفہ کرنے اگلون کے اور یہ معلوم ہی کہ اگلون مین کسی کو تمام زمین مین خلافت نہین ہوئی
پس اگلون کی خلافت اگر ناقصہ تھی تو مثل اگلون کے جو خلیفہ کرنے کا وعدہ ہی اُس سے خلافت ناقصہ مراد ہونے کے
جواز مین کسی عاقل با ایمان کی عقل تردد نہین کر سکتی ہی بلکہ اس سے خلافت ناقصہ مراد ہونا مرتبۂ ظہور مین ہی کیونکہ مقتضا
اصل تشبیہ یہی ہی اور اگلون کی خلافت اگر کاملہ تھی باوجود اسکے کہ تمام زمین مین نہ تھی تو تمام زمین مین نہونیکی
وجہ سے خلافت خلفاے ثلثہ ناقص نہین ہو سکتی ہی بلکہ زیادہ کاملہ ہوگی کیونکہ قوت اور شوکت اور وسعت مین بدرجہا
زیادہ تھی اور سنیے مجتہد صاحب نے مناقشہ ہستم مین جو فرمایا ہی محصل اُسکا یہ ہی کہ حق تعالی نے اس استخلاف کو استخلاف
سابقین کا نظیر فرمایا ہی اور استخلاف سابقین مثل آدم و داؤد و ہارون کے بنص آلہی تھا اور استخلاف ثلثہ بنص آلہی
نتھا لہذا مراد از آیہ مذکورہ نہین ہو سکتا ہی انتہی اسکا جواب مناقشہ مذکورہ کے ذیل مین ہو چکا پس خلافت داود
جنکو خداوند کریم نے بخطاب یاداود انا جعلناك خليفة في الارض ـ ممتاز فرمایا ہی اگر ناقصہ تھی تو نظیر
خلافت ناقصہ عطا کرنے کا جو وعدہ ہی اُس سے خلافت ناقصہ مراد ہونا عقل بالبداہت تجویز کرتی ہی بلکہ ظاہر
ہونے کا حکم کرتی ہی کیونکہ مشبہ سے مشبہ بہ کا قوی اور وسیع ہونا اصل مسلم ہی اور مثل مجتہد کے جو کہے کہ اسکو عقل تجویز
نہین کرتی ہی وہ منکر بدیہی ہی قابل خطاب نہین ہی اور خلافت داود اگر کاملہ تھی باوصفیکہ تمام زمین مین نہ تھی تو خلافت
خلفاے ثلثہ تمام زمین مین نہونیکی وجہ سے ناقص نہین ہو سکتی ہی اور یہ بھی ملاحظہ ہو کہ بحکم آیہ کریمہ عسى ربكم
ان يهلك عدوكم ويستخلفكم في الارض مثل اصحاب حضرت مصطفے کے اصحاب حضرت موسی بھی موعودین بالاستخلاف
ہین اور خلافت اصحاب حضرت موسی تمام زمین مین نہ تھی بلکہ زمین مصر و شام پر مقصور تھی چنانچہ صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج كما استخلف الذين
من قبلهم کی تفسیر مین لکھتے ہین یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر و شام بدیشان داد بعد از اہلاک جبابرہ الخ پس تمام زمین مین نہونیکی وجہ سے خلافت اصحاب
حضرت موسی اگر ناقصہ تھی تو آیہ کریمہ ويستخلفكم في الارض سے خلافت ناقصہ مراد ہونے کے باعث
آیہ کریمہ ليستخلفنهم في الارض سے خلافت ناقصہ مراد ہونا عقل ضرور تجویز کرتی ہی جو اس سے
انکار کرے وہ منکر بدیہی ہی لائق خطاب نہین ہی اور باوصف تمام زمین مین نہونیکی خلافت اصحاب حضرت موسی

اگر کاملہ تھی تو تمام زمین مین نہونیکی وجہ سے خلافت خلفائے ثلثہ ناقصہ نہین ہوسکتی ہی مختصر یہ ہی کہ حق تعالی نے اس خلافت کو خلافت سابقین سے تشبیہ دی ہی اور خلافت سابقین تمام زمین مین نہ تھی بلکہ بعض زمین مین تھی لہذا اس خلافت سے خلافت در بعض زمین مین مراد ہونا عقل ضرور تجویز کرتی ہی بلکہ ظاہر و متبادر ہی اور بغیر دلیل کے ظاہر و متبادر سے عدول نہین کیا جاتا ہی اور دلیل یہان مفقود ہی بلکہ دلائل کثیرہ اسی ظاہر و متبادر کے معاضد ہین جو جا بجا ہے اُن دلائل کو بجواب مناقشہ بکلم ملاحظہ فرماوین مختصراً یہان بھی کچھ عرض کیا جاتا ہی پس **اول** یہ کہ صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہی کہ وو را اندک زمانے حق تعالی بوعدۂ مومنان وفا نمود الخ اور صاحب تفسیر مجمع البیان نے لکھا ہی وقد فعل اللہ ذلک بهم الی فقد انجز موعودہ یہ دونون عبارتین صریحۃ الافادت وقطعیت الدلالت ہین اثبات پر کہ بعد نزول اس آیت کے تھوڑے زمانے کے اندر یہ وعدہ پورا ہوگیا ہی حالانکہ اُسوقت سے اسوقت تک کسی کو تمام زمین مین خلافت نہین ہوئی لہذا کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ خلافت در تمام زمین مراد نہین ہی بلکہ خلافت در بعض زمین مراد ہی جب وعدہ پورا ہوگیا ہی اور خلافت در تمام زمین نہین ہوئی ہی تب بھی خلافت در بعض زمین مراد ہونا مجتہد صاحب کی عقل تجویز نکرے تو ایسی عقل کا علاج کرنا چاہیے **دوم** یہ کہ ملا کاشانی نے خلاصۃ المنہج مین اور ملا طبرسی نے مجمع البیان مین جو لکھا ہی اور سابق مین منقول ہوچکا ہی وہ صریح ہی اسمین کہ بعد ہجرت کے مہاجرین منازل انصار مین بخوف اعدا ہمیشہ ہتیار بدست رہتے تھے تا آنکہ ایک وقت آپس مین کہتے تھے کہ ایسا بھی کوئی وقت ہوگا کہ ہم سے یہ خوف دور ہوجائے اور ہم اپنے کو امن و اطمینان مین دیکھین پس آیت نازل ہوئی وعد اللہ الذین الخ جس سے مثل نور بر قلل طور بغایت انجلا و ظہور ہی کہ وعدہ مذکورہ کا قبل اختتام زمانۂ مہاجرین پورا ہونا لابدی ہی جس سے خلافت در بعض زمین مراد ہونا آشکار ناممجال انکار ہی کیونکہ قبل اختتام زمانۂ مہاجرین بلکہ بعد اُسکے بھی تا اینندم خلافت در تمام زمین کسی کو نہین ہوئی **سوم** یہ کہ جناب امیر نے اس آیت کو زمانۂ خلفائے ثلثہ پر محمول کیا ہی اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دی ہی چنانچہ بجواب مناقشہ بکلم نہج البلاغت اہل لعنت کی ایسی قوی حدیثون سے ثابت ہوچکا ہی کہ آجتک کسی اہل لعنت کو اُن حدیثون کے ثبوت مین حرف زدن کی جرأت نہین ہوئی نہوگی پس چونکہ جناب امیر نے اس آیت کا زمانہ خلفائے ثلثہ پر محمول ہونے کی وقتاً فوقتاً شہادت دی ہین اور زمانۂ مذکورہ مین خلافت در تمام زمین نہین ہوئی ہی لہذا شہادت آنجناب سے خلافت در بعض زمین مراد ہونا قطعاً ثابت ہوگیا مجتہد صاحب کی عقل اگر

تجویز نکرے تو جناب امیر سمجھ لین گے کسکی کیا حرج **چہارم** یہ کہ بجواب مناقشہ دوم واضح ہوچکا ہی کہ دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ قطعیت الدلالت ہین اسبات پر کہ مومنین صالحین موعودین بالخلافت کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا ضروری ہی اور تفاسیر اہل لعنت مین واقعہ نزول آیہ مذکورہ جو مرقوم ہی اور ماسبق مین منقول ہوچکا ہی وہ اسکے معاضد ہی اور یہ معلوم ہی کہ زمرۂ مذکورہ سے کسی کو خلافت در تمام زمین نہین ہوئی ہی یہ قطعی دلیل قطعیت الدلالت ہی خلافت در بعض زمین مراد ہونے پر باوصف این جسکی عقل نہ تجویز کرے وہ مرفوع القلم ہی **قولہ** وکیف ماکان پس بمقتضاے حدیث متفق علیہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی لن یفترقا حتے یردا علی الحوض لابد کہ در تفسیر آیہ رجوع باخبار اہل بیت نمودہ شود **جواب** بہ تسلیما گذارش ہی کہ حضرات اہل لعنت کا بیان ہی کہ احادیث اہل سنت سب افترا ہین اور حضرات اہل سنت کا بیان ہی کہ احادیث اہل لعنت سب افترا ہین پس تا وقتیکہ اسکا فیصلہ نہو رجوع باخبار اہل بیت نہین ہوسکتا ہی کافی کلینی کی ایک حدیث امام صادق ؑ نے اسکا فیصلہ کردیا ہی وہ حدیث یہ ہی عن عبد اللہ بن ابی یعفور قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انی اخالط الناس فیکثر عجبی من اقوام لا یتولونکم ویتولون فلانا وفلانا لهم امانة وصدق ووفاء واقوام یتولونکم لیس لهم تلك الامانة ولا الوفاء ولا الصدق انتهی بقدر الحاجة عبد اللہ بن یعفور سے روایت ہی کہ مین نے امام جعفر صادق سے عرض کیا کہ مین ملتا ہون لوگون سے پس بہت ہوتا ہی تعجب مجھکو اُن قومون سے کہ نہین مانتے ہین آپ کی ولایت کو اور مانتے ہین فلان و فلان کی ولایت کو کہ اُن قومون مین امانت ہی اور وفا ہی اور صدق ہی اور اُن قومون سے کہ مانتی ہین آپ کی ولایت کو کہ اُن قومون میں نہ امانت ہی نہ وفا ہی نہ صدق ہی **ف** اس حدیث سے منقح ہوگیا کہ زمانۂ ائمہ کے کسی اہل لعنت مین نہ امانت تھی نہ وفا تھا نہ صدق تھا اور سب اہل سنت مین امانت بھی تھی وفا بھی تھا صدق بھی تھا بنا بر این اسکے راویان احادیث اہل لعنت بالکل نامعتبر ہون گے اور راویان احادیث اہل سنت قطعًا معتبر ہون گے اور راویان احادیث اہل سنت قطعًا معتبر ہون گے پس احادیث کتب اہل لعنت کسی طرح قابل اعتبار نہین ہوسکتی ہین اور احادیث کتب اہل سنت کسی طرح نامعتبر نہین ہوسکتی ہین والفضل ما شهدت بہ الاعداء صاحب رسالۂ روشنی نے اس حدیث کی تاویل مین جو ارقام فرمایا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ اس حدیث مین بعض اہل لعنت مراد ہی نہ کل اہل لعنت لیکن صاحب رسالہ مذکورہ کا یہ خیال

محال ہی **اولاً** اسلیے کہ لفظ واقوام یتولونکم الخ کا صریح وقطعی مفہوم یہ ہی کہ اُن قومون مین جو کہ اہل لعنت ہین نہ امانت ہی نہ وفا نہ صدق جس سے کل اہل لعنت مراد ہونا ایسا کھلا ہوا ہی کہ اگر حضرات اہل لعنت سنگ خارا پر سر دے مارین تو بھی اسکو کسی تاویل سے مخفی نہین کر سکتے ہین **ثانیاً** اسلیے کہ حدیث تو بتا رہی ہی کہ یہ بہت تعجب خیز ہی اور کسی فرقے کے بعض کا خائن وغادر وکاذب ہونا تعجب خیز نہین ہو سکتا ہی کیونکہ عادت لمسی طور سے جاری ہی کہ ہر فرقے مین صادق وکاذب ہوتے ہین ہان تعجب خیز یہ ہی کہ خلاف عادت جاریہ ایک فرقے کے سب امین باوفا صادق بیدغا ہون اور ایک فرقے کے سب خائن وغادر وکاذب ہون بدینوجہ کل مراد ہونا ایسا کھلا ہوا ہی کہ کیسیکے اخفا سے مخفی نہین ہو سکتا ہی بس چونکہ زمانۂ ائمہ کے اہل لعنت سب خائن وغادر وکاذب تھے لہذا اُن اہل لعنت کی روایت کی ہوئی حدیثین ہرگز قابل اعتبار نہین ہو سکتی ہین پس احادیث اہل لعنت سب نامعتبر ہو گئین کسی طرح معتبر نہین ہو سکتی ہین لہذا الحادیث اہل لعنت پر جو اعتماد کریگا وہ فقد ضل ضلالاً مبیناً کے مصداق ہوگا اور چونکہ زمانۂ ائمہ کے سب اہل سنت امین باوفا اور صادق باصفا تھے لہذا اہل سنت زمانۂ ائمہ کی روایت کی ہوئی حدیثین کسیطرح ناقابل اعتبار نہین ہو سکتی ہین پس احادیث اہل سنت قطعاً معتبر ہو گئین کسیطرح نامعتبر نہین ہو سکتی ہین لہذا احادیث اہل سنت پر جو اعتماد کریگا وہ فقد فاز فوزاً عظیماً کے مصداق ہوگا اور شان قدرت قادر مطلق ہی کہ رجوع باخبار اہل لعنت سے یہ ثابت ہو گیا کہ اہل بیت مین جو سب سے اول واکمل وفضل ہین اُنھون نے یعنے جناب امیر نے اس آیت کو خلافت خلفائے ثلثہ پر محمول کیا ہی کما مر مراراً

قولہ پس بدانکہ اجماع اہل بیت منعقد شدہ برین کہ مراد از آیہ اہل بیت وشیعیان آنحضرت اند در زمان رجعت وظہور حضرت صاحب العصر **جوابہ** یہ کذب صریح وبہتان فضیح ہی جناب امیر کا آیہ مذکورہ کو خلافت خلفائے ثلثہ پر محمول کرنے کے بعد آیہ مذکورہ سے اہل بیت اور اہل لعنت زمانۂ رجعت مراد ہونے پر اجماع اہل بیت منعقد ہونے کے کیا معنے کیا جناب امیر اہل بیت سے نہین ہین بجواب مناقشہ یکم نہج البلاغت اہل لعنت سے جو کلام آنجناب کا نقل کیا گیا ہی اور بحرانی وکاشانی اہل لعنت نے جو اسکی شرح مین لکھا ہی اُسکو دیکھنے کے بعد کوئی ذی حیا عاقل منصف کہہ سکتا ہی کہ آنجناب نے اس آیت کو خلافت خلفائے ثلثہ پر خصوصاً خلافت فاروق پر محمول نہین کیا ہی ہرگز نہین کہہ سکتا ہی کیا یہ ممکن ہی کہ واقعہ واقعیہ کے خلاف پر اہل بیت کا اجماع ہو ہرگز نہین ممکن ہی اس آیت سے اہل بیت اور اہل لعنت زمانۂ رجعت مراد ہونا واقعہ واقعیہ کا خلاف ہی اسواسطے کہ واقعہ نزول آیہ مذکورہ یہ ہی کہ بعد ہجرت منازل انصار مین مہاجرین ایک وقت

آپس مین کہرہے تھے کہ ایسا بھی کوئی وقت ہوگا کہ ہم سے یہ خوف دور ہوجائے اور ہم اپنے کو امن و اطمینان مین دیکھین پس آیت نازل ہوئی وعد اللہ الذین الخ فریقین کی جس کتاب مین اس آیہ کا واقعہ نزول مذکور ہے یہی مذکور ہی اسکے خلاف کسی فریق کی کسی کتاب مین مذکور نہین ہی اور اسکی واقعیت ایسی قوی ہی کہ مثل مفسرین اہل سنت کے مفسرین اہل لعنت بھی برابر لکھتے چلے آتے ہین لیکن واقعیت مین چون کرنیکی قدرت نہین پاتے ہین واقعہ واقعیہ برملا ندا دیرہا ہی کہ مراد از آیہ مہاجرین ہین نہ غیر انکے ایسے واقعہ واقعیہ کے خلاف پر اہل بیت کا اجماع ہونا خیال محال ہی اور سنیے تفسیر کاشانی مین بعد تفسیر اس آیت کے لکھا ہی کہ بدانکہ علما را اختلاف است در آیہ مذکورہ بعضے برانند کہ وارد است در اصحاب پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نزد جمعے دیگر عام ست در جمیع امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واین قول ابن عباس و مجاہد ست انتہی کوئی اہل لعنت اس بات کو زبان سے نہ نکالیگا کہ جسپر اہل بیت کا اجماع ہونا ثابت ہی اُس مین علماے اہل لعنت کا اختلاف ہی اور یہ عبارت تفسیر مذکور صریح ہی اس مین کہ مراد آیہ مذکورہ مین علماے اہل لعنت کا اختلاف ہی بدینوجہ بھی اہل بیت واہل لعنت زمانہ رجعت کا مراد از آیہ مذکورہ ہونے پر اہل بیت کا اجماع ہونا خیال محال ہی اولیاے مجتہد صاحب ضرور کہین گے کہ اس عبارت مین علما سے علماے اہل سنت مراد ہین لہذا گذارش ہی کہ یہ غیر ممکن ہی **اولاً** اسلیے کہ اگر تصانیف اہل لعنت مین مجرد لفظ علما سے ہر جگہ علماے اہل سنت مراد ہوتے تو یہ ممکن تھا و لیس فلیس **ثانیاً** اسلیے کہ علماے اہل لعنت اپنی تصانیف مین بجاے علماے اہل سنت کے لفظ عامہ لکھا کرتے ہین لفظ علما نہین لکھتے ہین **ثالثاً** اسلیے کہ عبارت مذکورہ مین اصحاب رسول مراد ہونے کے قول کو بلفظ بعضے لکھا ہی اور جمیع امت مراد ہونے کے قول کو بلفظ جمعی لکھا ہی جس سے پایا جاتا ہی کہ اصحاب رسول مراد ہونے کے قائل بہت قلیل ہین اور جمیع امت مراد ہونے کے قائل بہت کثیر ہین حالانکہ اہل سنت کے یہان ایسا نہین ہی چنانچہ منافشہ نسبت وچہارم کے جواب سے ذی فہم سمجھ سکتا ہی **رابعاً** اسلیے کہ اصحاب اختلاف مذکور مین ابن عباس و مجاہد کو لکھا ہی جو کہ بزعم اہل لعنت کامل اہل لعنت تھے چنانچہ مجتہد صاحب کی عبارت تشئید المبانی جو کہ فصل سوم مین منقول ہوچکی ہی اُس سے کالشمس اذا تجلی ہی بالجملہ آیہ مذکورہ سے اہل بیت واہل لعنت زمانہ رجعت مراد ہونے پر اہل بیت کا اجماع ہونا اظلم جھوٹ ہی **قولہ** روی العیاشی باسنادہ عن علی بن الحسین علیہ السلام انہ قرأ الآیۃ وقال ھم واللہ شیعتنا اھل البیت الخ **جوابہ** عربی دانی مجتہد صاحب پر

ختم ہو گئی کیونکہ دعویٰ تو یہ ہی کہ اہل بیت اور شیعہ اہل بیت اہل لعنت زمانہ رجعت مراد ہین اور ثبوت روایت مذکورہ کا لفظ مذکور حالانکہ لفظ مذکور کا مفہوم یہ ہی کہ وہ لوگ ہم گروہ اہل بیت ہین یہ مفہوم نہین ہی کہ وہ لوگ ہم اہل بیت اور ہمارے شیعہ زمانہ رجعت ہین کیونکہ ترکیب مین شیعتنا مبدل منہ واقع ہوا ہی اور اہل البیت بدل اسی وجہ سے تفسیر کاشانی مین اس روایت کو لکھنے کے قبل لکھا ہی کہ وار از اہل بیت صلوات اللہ علیہم منقول است کہ این آیہ در حق آل پیغمبر ورود یافتہ انتہی دیکھو صرف اہل بیت کا ذکر ہی اہل لعنت کا کچھ ذکر نہین ہی اور بعد روایت کے لکھا ہی کہ بنا برین روایت صحیحہ مراد بالذین آمنوا و عملوا الصّٰلحٰت پیغمبر ست و اہل بیت او انتہی دیکھو یہان پیغمبر اور اہل بیت مراد ہونا بتایا گیا ہی اہل لعنت کا کچھ ذکر نہین ہی اور مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین لکھا ہی کہ نزد شیعہ (درین آیہ) از مومنین صالحین جناب علی مرتضیٰ و اولاد امجاد وی علیہم السلام اند انتہی بجید تعجب ہی کہ روایت مذکورہ کے لفظ مذکور سے اہل بیت اور اہل لعنت زمانہ رجعت دونون گروہ کا مراد ہونا کیونکر مجتہد صاحب سمجھ گئے ؎ برین فہم و دانش بباید گریست ؞ اگر اولیاے مجتہد صاحب کہین کہ اس روایت مین اہل لعنت زمانہ رجعت کا ذکر نہین ہی تو نہ سہی اہل بیت کا مراد از آیہ مذکورہ ہونے پر اہل بیت کا اجماع ہونا تو ہس روایت سے ثابت ہی تو۔

جواب اول یہ کہ باوصف ناقابل تصدیق ہونے کے اگر مجتہد صاحب کی تصدیق کیجائے تو اس مین تو صرف تین اماموں کا ذکر ہی باقی نو اماموں کا تو کوئی ذکر نہین ہی پھر اجماع اہل بیت کہان سے آگیا اور یہ بھی نہین ہی کہ بعض ائمہ کا قائل ہونا کل ائمہ کے قائل ہونے کی دلیل ہو **اولاً** اسلیے کہ نہج البلاغت اہل لعنت کی قوی حدیثون سے ثابت ہی کہ ابو الائمہ اور امام الائمہ جناب امیر بر یہ اسکے خلاف خلفاے ثلثہ کا مراد از آیہ ہونے کے قائل ہین کما تفصح سابقا مرارا **ثانیا** اسلیے کہ امام حسین کے نزدیک خلع خلافت اور صلح اہل شام مین امام حسن سخت خاطی تھے چنانچہ فصل پنجم مین واضح ہو چکا پس چونکہ اسمین صرف تین اماموں کا ذکر ہی دیگر اماموں کا کوئی ذکر نہین ہی اور بعض ائمہ کا قائل ہونا کل ائمہ کے قائل ہونے کی دلیل نہین ہی لہذا اس سے اہل بیت کا اجماع کسی طرح ثابت نہین ہو سکتا ہی۔

جواب دوم یہ کہ اس روایت کے راوی انھین اہل لعنت کے زمرے سے ہی جن کا بالکل کاذب و خائن و غادر ہونا ابھی قول بالا کے ذیل مین حدیث کافی کلینی سے منقح ہو چکا لہذا کسی طالب حق و راغب صدق کے نزدیک یہ روایت کسی طرح قابل اعتبار نہین ہو سکتی ہی۔

جواب سوم یہ کہ بجواب مناقشہ یکم نہج البلاغت اہل لعنت کی جن حدیثون سے جناب امیر کا آیہ مذکورہ کو خلافت خلفائے ثلثہ پر محمول کرنا ثابت ہوچکا ہی وہ حدیثین ایسی قوی ہین کہ باوصف قالع مذہب اہل لعنت ہونے کے تا اید م اُن حدیثون کے ثبوت مین چون کرنے کی جرأت کسی اہل لعنت کو نہین ہوئی لہذا اُن حدیثون کے مقابلے مین اِن روایتون کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی۔

جواب چہارم نزول اس آیت کا واقعہ جو تفاسیر فریقین مین موجود ہی اور ابھی بذیل قول بالا مذکور اور بجواب مناقشہ یکم منقول ہوچکا ہی ایسا قوی سد سکندر ہی کہ باوصف قامع مذہب اہل لعنت ہونے کے آجتک کسی اہل لعنت کو اُسے جنبش دینے کا ارادہ بھی نہین ہوا کسی طالب حق وراغب صدق کے نزدیک ایسا قوی واقعہ کے مخالف روایتون کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی۔

جواب پنجم مناقشہ یکم کے جواب مین معلوم ہوچکا ہی کہ بعض مفسرین معتمدین اہل لعنت نے وعدۂ آیہ مذکورہ کا خلفائے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہونے کا صریح اعتراف کیا ہی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ خلفائے ثلثہ کا مراد از آیہ مذکورہ ہونے کا آفتاب ایسا جہانتاب ہی کہ بعض منکرین متعصبین نے بھی اعتراف کیا ہی ایسے آفتاب جہانتاب کے مخالف روایتون کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی۔

جواب ششم اس آیت مین مومنین صالحین زمانۂ نزول کی تخصیص ایسی کھلی ہوئی ہی کہ باوصف کمال تعصب وعناد کے بھی بعض مفسرین اہل لعنت نے اسکا اعتراف کیا ہی چنانچہ تفسیر عمدۃ البیان مین لکھا ہی کہ اس آیت مین خطاب ہی جمیع مومنین کی طرف جو کہ اُس زمانے مین تھے انتہی اور صاحب رسالۂ روشنی نے بتکرار اسکا اقرار فرمایا ہی چنانچہ ماسبق مین مذکور ہوچکا اور مابعد مین بھی مذکور ہوگا پس چونکہ اس آیت مین زمانۂ نزول والون کی تخصیص غایت ظہور مین ہی لہذا از زمانۂ امام مہدی مراد ہونے کی روایات کسی طرح قابل اعتبار نہین ہوسکتی ہین وہ سب راویون کا کذب یا وہم ہین۔

جواب ہفتم خود مجتہد صاحب نے اسی آیت کے مقام بوارق مین لکھا ہی کہ اصل حمل لفظ عربی بر معنی لغوی ست مادامیکہ نقل آن از معنے اصلی بمعنی اصطلاحی ثابت نشود وچون حقیقت شرعیہ در لفظ استخلاف وخلیفہ وماتند آن ثابت نشدہ حمل آن بدون قرینہ صارفہ بر غیر معنے لغوی نمیتوان کرد انتہی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ درصورتیکہ لفظ منقول از معنے لغوی بھی نہو اور کلام مین قرینہ صارفہ از معنے لغوی بھی نہو لفظ غیر معنے لغوی پر محمول نہین ہوسکتا ہی پس چونکہ

لفظ کم منقول از معنی لغوی بھی نہین ہی اور اس آیت مین لفظ کم کے واسطے کوئی قرینہ صارفہ از معنی لغوی بھی نہین ہی لہذا اس آیت مین لفظ کم غیر معنی لغوی پر محمول نہین ہوسکتا ہی اور بحسب معنی لغوی کے سوا مومنین وقت نزول کے دوسرا کوئی مراد نہین ہوسکتا ہی بدینوجہ اہل بیت مراد ہونے کی روایات ہرگز قابل اعتبار نہین ہوسکتی ہین وہ سب راویون کا کذب یا وہم ہین۔

جواب ہشتم بجواب مناقشہ دوم اصول فقہ اہل لعنت کی معتبر کتاب معالم الاصول کی جو عبارت نقل کی گئی ہی وہ صریح ہی اسمین کہ جو لفظ خطاب مشافہہ کیواسطے موضوع ہی وہ لفظ آیات قرآنیہ مین بھی زمانہ خطاب کے بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہی بلکہ درصورت نہونے کسی دلیل خارجی کے اُسکا حکم بھی بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہی ہان درصورت ہونے دلیل خارجی کے صرف حکم بعد والون کو شامل ہوتا ہی لفظ کسی حال مین بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہی پس چونکہ لفظ کم خطاب مشافہہ کیواسطے موضوع ہی لہذا زمانہ خطاب والون کے ساتھ مختص ہوگا بعد والون سے کسی کو نہ شامل ہوگا بنابراسکے اس آیت مین لفظ کم سے سواے مومنین زمانہ نزول کے دوسرا کوئی مراد نہوگا لہذا اہل بیت مراد ہونیکی روایات کسیطرح ائمہ سے صادر ہونا قابل قبول نہین ہوسکتا ہی بلکہ قطعا وہ سب راویون کے وہم یا اتہام ہین۔

جواب نہم اگر آیہ مذکورہ سے اہل لعنت کے زعم اہل بیت مراد ہون گے تو آیت کے لفظ کم سے زمانہ نزول والون سے سوا ایک یا دو کے سب خارج ہونگے اور زمانہ نزول کے بعد والون سے سواے دس یا گیارہ کے سب نکل جائینگے حالانکہ بدون تصریح مراد کے لفظ کم کا ایسا استعمال بالکل نا پید ہی لہذا بحسب قواعد عربیہ آیہ مذکورہ سے اہل بیت مراد ہونا ہرگز درست نہین ہوسکتا ہی بدینوجہ بھی اہل بیت کا مراد از آیہ مذکورہ ہونیکی روایات قطعا راویون کے وہم یا اتہام ہین ہرگز ائمہ سے صادر نہین ہین یہان سے کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ حضرت عزیز اکمتکلمین کا فرمانا کہ شیعہ قرآن کی ایسی تفسیر کرتے ہین کہ بحسب قواعد عربیہ کے ہرگز درست نہین ہوتی ہی بالکل صادق ہی۔

جواب دہم قاطبۃ علماے اہل لعنت کے نزدیک اس آیت مین لفظ منکم بیان ہی لہذا کوئی اہل لعنت اسمین لا ودم نہین کرسکتا ہی کہ لفظ مذکور ہرگز تاکید نہین ہی بلکہ قطعا وجدا تاسیس ہی اور بجواب مناقشہ دوم جو تحقیق بیان ہین آچکی ہی اُس سے بپایہ ثبوت تحقیقی قطعی ہی کہ لفظ منکم ہرگز تاکید نہین ہی بلکہ حتما و جزما تاسیس ہی پس فقرہ امنوا منکم وعملوا الصّلحت سے اگر فقط گروہ مومنین صالحین زمانۂ نزول مراد نہون گے تو لفظ منکم

محض لغو اور بے فائدہ ہوگا یہ ہرگز ممکن نہین ہو کہ بجز گروہ مومنین صالحین زمانۂ نزول کے اور کوئی گروہ مراد ہون پھر لفظ منکم کا کوئی فائدہ باقی رہے بنابر اسکے بجز گروہ مومنین صالحین زمانۂ نزول کے اور کوئی گروہ مراد ہونیکی منافی خود آیت مین موجود ہی لہذا اہل بیت کا مراد از آیہ ہونیکی روایات خود آیت کے مخالف ہین اور جو روایات کسی آیت کے مخالف ہین باتفاق فریقین راویون کا وہم یا اتہام ہین کما مر ارا بدینوجہ بھی اہل بیت کا مراد از آیہ ہونیکی روایات یقینا راویون کے وہم یا اتہام ہین ہرگز کسی امام سے صادر نہین ہین پس بوجوہ عشرہ تلک عشرۃ کاملہ اہل بیت کا مراد از آیہ ہونا قطعی البطلان ہوکر خلفاے ثلثہ اور انکے رفقا کا مراد از آیہ ہونا جس طور سے مثل سد سکندر کے محکم و مستحکم تھا اسی طور سے مثل سد سکندر کے محکم و مستحکم رہا بلکہ مثل پایۂ عرش عظیم کے احکم ہوگیا ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد * **قولہ** و موید اینست انچہ ابن حجر در صواعق محرقہ روایت کردہ عن الحاکم عن ثوبان ان النبی صلعم قال اذا رأیتم رایات السواد قد جاءت من قبل خراسان فاتبعوها فان فیہا خلیفۃ اللہ المہدی **جوابہ** بالفرض اگر یہ روایت صواعق محرقہ مین ہو اور مجتہد صاحب کی نقل لا تقربوا الصلوٰۃ کے قبیل سے نہین ہو تو۔

جواب اول یہ کہ خود مجتہد صاحب نے تشئید المبانی مین بجواب حدیث شمع و بصر عیون صدوق نہایت صفائی سے لکھا ہی کہ اکثر روایات مطروحہ و ماولہ در کتب فریقین اندراج یافتہ و علمای آن را تلقی بقبول نکردہ اند انتہی بقدر الحاجت ظاہر ہی کہ مراد مجتہد صاحب یہ ہی کہ حدیث سمع و بصر اگرچہ صدوق اہل لعنت کے ملتزم الصحت عیون الاخبار مین ہی لیکن متلقی بقبول علما نہین ہی لہذا ساقط از درجہ حجیت ہی پس راقم آثم بکمال ادب عرض کرتا ہی کہ یہ روایت بالفرض اگر صواعق محرقہ اور بعض تصانیف حاکم مین ہی تو متلقی بقبول علما نہونیکی وجہ سے ساقط از درجہ حجیت ہی۔

جواب دوم باتفاق فریقین ثابت ہی کہ جو حدیث حد تواتر کو نہین پہونچی ہو در صورت مخالف اجماع بلکہ مخالف جمہور ہونے کے وہ حدیث ساقط از درجہ حجیت ہوتی ہی اور یہ حدیث بالفرض اگر صحیح ہی تو حد تواتر کو ہرگز نہین پہونچ سکتی ہی اور مخالف جمہور بلکہ مخالف اجماع ہی کیونکہ اہل سنت خیر البریت کے یہان ثابت ہی کہ جسوقت سن شریف جناب امام مہدی چالیس برس کا ہوگا اوسوقت بوجہ غلبہ نصاریٰ کے اہل حرمین باین اعتقاد کہ اب زمانہ جناب امام مہدی کا آیا ہی آنجناب کو ڈھونڈھین گے آنجناب خانۂ کعبہ کے اندر ملین گے بنابر اسکے حدیث مذکور خلاف جمہور بلکہ خلاف اجماع ہی لہذا ساقط از درجہ حجیت ہی۔

جواب سوم یہ کہ یہ بھی باتفاق فریقین ثابت ہی کہ جو حدیث صحیح غیر متواتر متعدد احادیث صحیحہ غیر متواترہ کے مخالف ہوتی ہی وہ حدیث ساقط از درجہ حجیت ہوتی ہی اور یہ حدیث اُن احادیث صحیحہ کے خلاف ہین جو کہ مضمون مذکور جواب بالا مین وارد ہین بدینوجہ یہ حدیث ساقط از درجہ حجیت ہی۔

جواب چہارم یہ کہ اگر ان سب باتون سے درگذر کیا جائے تو اس روایت کو روایت عیاشی کے مؤید کہنا عجیب وغریب ہی کیونکہ روایت عیاشی مین یہ بیان ہی کہ آیت استخلاف سے اہل بیت مراد ہین اور وعدہ آیہ مذکورہ زمانۂ امام مہدی مین پورا ہوگا اور اس روایت مین یہ بیان ہی کہ جب تم دیکھو آتی ہوئی جماعت کو خراسان کی طرف سے پیروی کرو اُس جماعت کی اُسمین اللہ کا خلیفہ مہدی ہین یہ بیان ہرگز نہین ہی کہ آیت استخلاف سے کون لوگ مراد ہین اور وعدہ آیت استخلاف کا کب پورا ہوگا قابل شنید ہی کہ کسی موقع پر مجنون کے سامنے دو شخص بحث کر رہے تھے ایک نے کہا کہ فدک فاطمہ کا حق تھا ایک نے کہا کہ مسلمانون کا حق تھا مجنون نے کہا کہ نہ فاطمہ کا حق تھا نہ مسلمانون کا لیلی کا حق تھا پس اس روایت کو روایت عیاشی کے مؤید کہنا مجنون کا فدک کو لیلی کے حق کہنے کے قبیل سے ہی بلکہ بلی کے خواب مین چھیچھڑے کے قبیل سے **قولہ** زیرا کہ اطلاق خلیفۃ اللہ بر خلفائے ثلثہ در اخبار وکلام صحابہ متعارف نشدہ **جوابہ** تشئید المبانی مین مجتہد صاحب سے یہ حرف صادر نہین ہوا جو حرف اس قسم کا اُسمین صادر ہوا ہی ازالۃ الغین مین اُسکے جواب کا یہ عنوان واقع ہوا ہی کہ اس بیخبر مدہوش کو خواب خرگوش سے بیدار و خبردار کرتا ہون اور بعض جگہ یون واقع ہوا ہی کہ یہ پیر نابالغ ابھی تک مکتب مین بٹھائے نہین گئے اب مکتب مین بٹھاتا ہون وغیر ذلک کتب فریقین کے دیکھنے والے ضرور کہین گے کہ مجتہد صاحب کا یہ فرمانا کہ اطلاق خلیفۃ اللہ بر خلفائے ثلثہ اخبار و آثار مین نہین ہی ایسا ہی جیسا کہ مخالفین اسلام کہتے ہین کہ قرآن مین پیشین گوئی نہین ہی لیکن کسی طالب حق و راغب صدق کے نزدیک ایسی خرافات ہرگز قابل التفات نہین ہوسکتی ہین اور جو محض عقل سے کام لیگا وہ ضرور کہیگا کہ جسنے خلیفۃ اللہ سے خلافت کو غصب کرکے اپنے کو خلیفۃ اللہ قرار دیا ہو اور ایسا غلبہ حاصل کیا ہو کہ تقیہ باز لوگ بخوف تلف جان ہر دم کلمۂ موافقت اور پیچھے نماز پڑھتے ہون ایسی حالت مین غیر ممکن ہی کہ تقیہ باز لوگ اسکو خلیفۃ اللہ نہ کہتے ہون قطع نظر از ینہمہ اہل سنت خیر البریت جو ہر سہ خلیفہ کا خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الرسول ہونے پر آیت استخلاف کا قطعیت الدلالت ہونا بوجوہ کثیرہ دکھاتا ہے۔ بجواب اُسکے یہ کہنا کہ اطلاق خلیفۃ اللہ بر خلفائے ثلثہ اخبار و آثار مین ناپید ہی اُسکا صریح نتیجہ یہ ہی کہ آیہ مذکورہ سے

ہر سہ خلیفہ کا خلیفۃ اللہ ہونا ثابت ہی اگرچہ اخبار و آثار مین نہو طرفہ یہ ہی کہ خود مجتہد صاحب نے اسی بوارق مین فرمایا ہی سائر مفسرین محامل صحیحہ برای آیات ذکر می کنند کو مطابق آن حدیثے وارد نشدہ باشد انتہی جبکہ بغیر مساعدت اخبار مفسرین کا محامل صحیحہ بیان کرنا پایا گیا پھر اطلاق خلیفہ اللہ بر خلفائے ثلثہ اخبار و آثار مین ناپید ہونے سے آیہ مذکورہ کا ہر سہ خلیفہ کے خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الرسول ہونے پر قطعیت الدلالت ہونا جو بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ مذکورہ بجواب مناقشہ یکم ثابت ہوتا ہی کیونکر باطل ہوگا اولیاے مجتہد صاحب ارشاد تو فرمائین درحقیقت حضرت حیدر المتکلمین اعلی اللہ مقامہ فی اعلیین کا فرمانا کہ مجتہد منقد مدہوشی بلکہ خواب خرگوشی مین کلام کرتے ہین بالکل سچ ہی اور ہر سہ خلیفہ کا خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الرسول ہونے پر آیہ مذکورہ کا قطعیت الدلالت ہونا ایسا آشکار نامجال انکار ہی کہ مجبور ہو کر مثل کاشانی و طبرسی کے بعض مفسرین معتمدین اہل لعنت نے خلفائے ثلثہ کے زمانے مین وعدہ آیہ مذکورہ کا پورا ہونا ایسے عنوان سے بیان کر دیا ہی کہ سبیل تاویل بالکل مسدود و مفقود ہی کما مر مرارا نیز جناب امیر نے وقتا فوقتا اسکی شہادت دی ہی کما مر ایضا مرارا نیز اسپر دلائل قطعیہ کی ایسی دلالت قطعیہ موجود ہی کہ عار سے نار کو غنیمت سمجھنے والا منکر بدیہی کے سوا کوئی انکار نہین کر سکتا ہی کما مر ایضا مرارا چنانچہ منجملہ اُن دلائل کے خلاصہ ایک دلیل کا یہ ہی کہ سابقا بجواب مناقشہ دوم مفصلا اور ابھی بجواب قول لاہی بالاجمال مذکور ہو چکا ہی کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہو کر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے اُنھین مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب کر دینے کا وعدہ آیہ مذکورہ مین ہی اور اُن مومنین صالحین کا زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا بدیہی لابدی ہی اور زمرہ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا ان امور ثلثہ کا اجتماع صرف خلفائے ثلثہ مین ہوا ہی نہ غیر مین بضمیمہ اسکے آیہ مذکورہ ہر سہ خلیفہ کے خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الرسول ہونے پر ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ عار سے نار کو غنیمت سمجھنے والا منکر بدیہی کے سوا کوئی انکار نہین کر سکتا ہی جیسا کہ زمرہ رجال سے ہونا اور صدور حدیث لاعطین الرایۃ الخ کے دوسرے دن رسولخدا سے فائز نشان جنگ ہونا اور بعد اسکے اسی دن فائز فتح خیبر ہونا ان امور ثلثہ کا اجتماع صرف جناب امیر مین ہوا ہی نہ غیر مین بضمیمہ اسکے حدیث مذکور آنجناب کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے پر ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ بجز منکر بدیہی کے کوئی انکار نہین کر سکتا ہی پس جس طور سے بضمیمہ اسکے

کہ اِن امورثلثہ کا اجتماع صرف جناب امیر مین ہوا ہی نہ غیر مین حدیث مذکور آنجناب کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ بجز منکر بدیہی کے کوئی انکار نہین کرسکتا ہی اُسی طور سے بضمیمہ اسکے کہ اُن امورثلثہ کا اجتماع صرف خلفاے ثلثہ مین ہوا ہی نہ غیر مین آیہ مذکورہ ہر سہ خلیفہ کے خلیفۃ اللہ و خلیفۃ الرسول ہونے پر ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ بجز عار سے نار کو غنیمت سمجھنے والا منکر بدیہی کے کوئی انکار نہین کرسکتا ہی بس حجت خدا ختم ہی خدا سے ڈرنا لازم ہی گرفت خدا بہت سخت ہی جسوقت گرفت خدا کی سختی پیش آئے گی عار سے نار کو غنیمت سمجھنا فائدہ نہ دیگا وما علے متبع الرسول الا البلاغ المبین

مناقشہ بست و ہشتم بنا بر محض تسلط خلفاے ثلثہ اہل سنت آیت استخلاف کو مثبت حقیقت ہر سہ خلافت قرار دیتے ہین معصوم ہونا منصوص ہونا افضل ہونا عالم بالفعل بجمیع مسائل ہونا اشجع ہونا جو لوازم و شرائط امامت ہین اُن سب سے بالکل چشم پوشی کرتے ہین یہ وہ مناقشہ ہی جسکو مولوی عمار علے صاحب نے دفع المغالطہ اور تحفۃ الاشعریہ مین اور فاضل ناصر حسین لکھنوی نے رسالہ روشنی مین منتشر الاجزا اور مجتہد صاحب نے بوارق و تشئید المبانی مین بعض الاجزا ارقام فرمایا ہی جسکا ابطال و استیصال بدین منوال پسندیدۂ رجال ہی **قولہم** بنا بر محض تسلط خلفاے ثلثہ اہل سنت آیت استخلاف کو مثبت حقیقت ہر سہ خلافت قرار دیتے ہین **جوابہم** دروغگوئی و چشم پوشی از امر واقعی پر خدا کی لعنت فرشتگان خدا کی لعنت کل بندگان خدا کی لعنت محض تسلط خلفاے ثلثہ بناے استدلال اہل سنت نہین ہی بلکہ خلفا کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا بھی داخل بناے استدلال ہی کما مر آنفا و سابقا مرارا اور کتب اہل سنت مین بعنوانات گوناگون مذکور و مسطور ہی چنانچہ حضرت استاذ البریہ صاحب قوت قدسیہ اعلی اللہ مقامہ فی الجنۃ العلیہ کے تحفہ اثنا عشریہ مین آغاز تقریر استدلال بآیت استخلاف باین عنوان کرامت نشان ہی حاصل معنای این آیہ آنست کہ حق تعالی وعدہ فرمودہ کسانی را کہ در وقت نزول سورۂ نور ایمان آوردہ و عمل صالح کردہ بودند بآنکہ جمیع را از ایشان خلیفہ سازد و بر زمین مسلط گرداند الخ پھر چند سطرون کے بعد ہی کہ مجموع این امور در ما سواے زمان خلفاے ثلثہ واقع نشدہ زیرا کہ امام مہدی در وقت نزول این سورہ موجود نبود الخ پھر چند سطرون کے بعد ہی کہ و از ائمہ دیگر کہ بعد از امیر پیدا شدند چہ حرف توان زد کہ ہم دران وقت حاضر نبودند الخ اور دفع المغالطہ جس رسالہ امیر نجف علی فرخ آبادی کا جواب ہی خود اُسی رسالہ مین ہی کہ اکثر ائمہ حضار وقت نزول وحی نبودہ اند تا موعود و مخاطب آیہ استخلاف

باشند الخ اور ازالۃ الخفا مین ہی لفظ منکم محتمل دو معنی است من الامۃ المحمدیہ او من الحاضرین عند نزول الآیت و عند التحقیق معنے ثانی متعین ست زیراکہ در معنی اول تکرار بلا فائدہ لازم می آید لفظ الذین اٰمنوا ازان کلمہ مغنی است و چون دانستہ شد کہ مراد حاضرین وقت نزول سورہ نور اند حضرت معاویہ و بنو امیہ و بنو عباس خارج باشند انتہی اور بیضاوی نے تفسیر آیت استخلاف مین لکھا ہی وفیہ دلیل علی صحۃ النبوۃ بالاخبار عن الغیب علی ما ھو بہ وخلافۃ الخلفاء الراشدین اذ لم یجتمع الموعود والموعود علیہ لغیرھم بالاجماع اس آیت مین دلیل ہی ثبوت نبوت کے بوجہ اخبار از غیب علی ما ہو بہ کے اور اوپر خلافت خلفاے راشدین کے اسواسطے کہ نہین مجتمع ہوا موعود اور موعود علیہ ان کے غیر کے واسطے اور تفسیر نیشاپوری مین ہی قال اھل السنۃ فی الآیۃ دلالۃ علی امامۃ الخلفاء لان قولہ منکم للتبعیض وذلک البعض یجب ان یکون من الحاضرین فی وقت الخطاب الی ما قال وقد حصل لھم الاستخلاف والفتوح فوجب ان یکون مرادا من الآیۃ کہا اہل سنت نے کہ اس آیت مین دلالت ہی اوپر خلافت خلفا کے اسواسطے کہ منکم برائے تبعیض ہی اور ضرور ہی کہ وہ بعض حاضرین وقت خطاب سے ہون اور بیشک حاصل ہوے انکو استخلاف اور فتوحات پس ضرور ہی کہ ہون مراد اس آیت سے **ف** یہ عبارات کتب معتمدہ اہل سنت خیر البریات صریح غیر محتاج تصریح ہین اسمین کہ محض تسلط خلفا بناے استدلال نہین ہی بلکہ خلفا کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ سے ہونا بھی داخل بناے استدلال ہی باوصف پیش نظر ہونے اس قسم تصریحات صریحہ کثیرہ کے یہ کہنا کہ بنا بر محض تسلط خلفاے ثلثہ اہل سنت آیت استخلاف کو مثبت حقیت ہر سہ خلافت قرار دیتے ہین ایسی دروغگوئی و چشم پوشی از امر واقعی ہی کہ جو شخص کچھ بھی خوف خدا یا کچھ بھی پاس رکھتا ہی وہ ہرگز اسکا مرتکب نہین ہو سکتا ہی اہل بصیرت کے نزدیک اس قسم کی دروغگوئی اور چشم پوشی اہل لعنت سے آیہ مذکورہ کا حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہونا ضعیف نہین ہو سکتا ہی بلکہ مثل سد سکندر کے محکم اور مثل پایۂ عرش اعظم کے مستحکم ہوتا ہی **ع** چراغی را کہ ایزد برفروزد * ہر آنکو پف زند ریشش بسوزد * **قولہم** معصوم ہونا منصوص ہونا افضل ہونا اشجع ہونا عالم بالفعل بجمیع مسائل ہونا جو لوازم و شرائط امامت ہین ان سب سے بالکل چشم کرتے ہین **جوابہم** ۔ اولا یہ کہ دروغگوئی اور چشم پوشی از امر واقعی پر خدا کی لعنت فرشتگان خدا کی لعنت کل بندگان خدا کی لعنت تحفہ کے باب الامامۃ مین

پہلے اہل لعنت کے مزعومی کل شرائط امامت کا استیصال کیا گیا ہی بعد اُسکے آیات قرآنیہ اور اقوال ائمہ سے حقیت
ہرسہ خلافت پر دلائل قائم کیے گئے پھر بعد اُسکے دلائل عقلیہ اہل لعنت کے ابطال مین اُنھین شرائط کا استیصال کیا گیا
ہی لہذا اہل لعنت کا یہ کہنا کہ اہل سنت مقام استدلال مین اُن شرائط سے چشم پوشی کرتے ہین صریح چہ دلاور ست
دزدی کہ بکف چراغ دارد کا حساب ہی **ثانیا** یہ کہ فصول سابقہ سے چار فصلون مین بکمال بسط و تفصیل مذکورہ شرائط
اہل لعنت کا ابطال ایسے منوال سے ہو چکا ہی کہ بعد ملاحظہ فصول مذکورہ کے اہل لعنت کے مسطورہ شرائط امامت
کے بطلان مین ہرگز شک نہین ہو سکتا ہی اور یہ بدیہی امر ہی کہ بعد ابطال اُن شرائط کے دلائل حقیقت و راشدیت
ہرسہ خلافت کی تقریر مین اُن شرائط سے تعرض نکرنا چشم پوشی نہین ہی بلکہ احقاق حق بعد ابطال باطل ہی اسکو
چشم پوشی کہنا جہالت بے نہایت و حماقت لاغایت ہی **ثالثا** یہ کہ بوارق مین ہی کہ ہرگاہ از جانب خدا پیغمبری
یا امامی مبعوث و منصوب شود عقل سلیم حکم می نماید کہ البتہ معصوم بودہ باشد الخ راقم آثم گوید کہ ہرگاہ آیتے یا حدیث
متواتری بر امام بحق و خلیفہ راشد بودن شخصے قطعیت الدلالت باشد بحکم اذا ثبت الشی ثبت شرائطہ عقل سلیم حکم می نماید
کہ ہر شرط امامت دران شخص موجود بودہ باشد و چیزی کہ دران شخص مفقود باشد ہرگز از شرط امامت نبودہ باشد پس
ہرگاہ کہ بدلالت قطعیۂ آیت استخلاف امام بحق و خلیفۂ راشد بودن ہرسہ خلیفہ بر پایۂ ثبوت رسید جامع شرائط امامت
بودن ہرسہ خلیفہ بوضوح انجامید و منکشف گردید کہ چیزی کہ در احدی از ایشان مفقود ست شرط امامت نتواند بود
خلاصہ در ہندی یہ کہ اس عبارت بوارق سے معلوم ہوا کہ جس دلیل سے جسکا امام ہونا ثابت ہوگا اُسی دلیل
سے اُسکا معصوم ہونا بھی ثابت ہوگا پس راقم آثم بکمال ادب عرض کرتا ہی کہ جس دلیل سے جسکا امام بحق و خلیفہ
راشد ہونا ثابت ہوگا اس دلیل سے اُسکا جامع شرائط امامت ہونا بھی ثابت ہوگا اور یہ بھی ثابت ہوگا کہ
جو امر اُسمین مفقود ہوگا وہ امر شرائط امامت سے خارج ہوگا کسی فرقہ کے ہفوات واہیہ سے وہ امر شرائط امامت
مین داخل نہوگا لہذا جب ہرسہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفۂ راشد ہونا آیت استخلاف کی دلالت قطعیہ سے ثابت ہوگیا
تب ہرسہ خلیفہ کا جامع شرائط امامت ہونا اور جو امر خلفائے ثلثہ سے کسی مین مفقود ہی اُسکا شرائط امامت سے
خارج ہونا کالشمس اذا تجلی ہوگیا اہل لعنت کے ہفوات واہیہ سے وہ امر شرائط امامت مین ہرگز داخل نہوسکیگا
بالجملہ چونکہ بحکم عبارت مذکورۂ بوارق و بحکم اذا ثبت الشی ثبت شرائطہ جس دلیل سے جسکی امامت ثابت ہوتی ہی

اُسی دلیل سے اُسکا جامع شرائط امامت ہونا اور جو امر ثمین مفقود ہی اُسکا شرائط امامت سے خارج ہونا ثابت ہوتا ہی لہذا اہل سنت خیر البریت جو ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے پر آیت استخلاف کی دلالت قطعیہ بیان کرتے ہین اُسکے جواب مین حضرات اہل لعنت کا یہ کہنا کہ اہل سنت آیت استخلاف کو مثبت ہر سہ خلافت قرار دیتے ہین فلان فلان شرط امامت سے چشم پوشی کرتے ہین ایسی جہالت و حماقت ہی کہ حد و پایان نہین ہی ایسی جہالت وحماقت کے جواب مین کہنا چاہیے کہ بزعم اہل لعنت ائمہ اہل بیت ہمیشہ تقیہ بازی کرتے تھے پھر اہل لعنت خلافت بلافصل علی پر آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے استدلال کرتے ہین اور اس سے بالکل چشم پوشی کرتے ہین کہ تقیہ باز امام نہین ہو سکتا ہی چنانچہ فصل دوم مین گذر چکا۔

مناقشۂ بست و نہم باتفاق فریقین یہ آیت زمانۂ ما بعد نبوت پر محمول ہی اور زمانۂ نبوت مین خلافت وامن و غلبہ در بعض زمین حاصل ہو چکا ہی لہذا بعد زمانۂ نبوت خلافت و غلبہ و امن در بعض زمین عطا کرنے کا وعدہ کرنا بیفائدہ ہی بدینوجہ خلافت در بعض زمین مراد نہین ہو سکتا ہی بلکہ خلافت و غلبہ و امن در تمام زمین مراد ہوگا جو کہ تا ایندم وقوع مین نہین آیا نہ قبل زمانۂ جناب امام مہدی وقوع مین آویگا زمانۂ آنجناب مین البتہ وقوع مین آویگا پس زمانۂ آنجناب مراد از آیہ ہوگا نہ زمانۂ ثلثہ یہ مناقشہ مولوی عمار علی صاحب کے دفع المغالطہ اور تحفۃ الاثنعریہ اور تفسیر عمدۃ البیان مین ہی۔

جواب یہ کہ اس مناقشہ کی بنا اسپر ہی کہ زمانۂ نبی مین خلافت در بعض زمین ہو چکی تھی لہذا ازمنۂ بعد نبی سے کسی زمانے مین خلافت در بعض زمین عطا کرنے کا وعدہ کرنا بیفائدہ ہی راقم آثم بکمال ادب عرض کرتا ہی کہ خلافت در بعض زمین کلی مشکک افراد اسکے متفاوت ہین بعض خلافت در بعض زمین بہت چھوٹی ہوتی ہی چنانچہ اس زمانے کی سلطنت افغانستان اور بعض خلافت در بعض زمین بہت بڑی ہوتی ہی چنانچہ اس زمانے کی سلطنت ترکستان پس زمانۂ نبی مین بہت چھوٹی خلافت در بعض زمین حاصل ہوئی تھی جو کہ ایک شمہ تھا ملک عرب کا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ مین بہت بڑی خلافت در بعض زمین حاصل ہوئی جو کہ تمام ملک عرب و تمام ملک روم و تمام ملک شام و تمام ملک فارس کا مجموعہ تھا اور جنکو زمانۂ نبی کی ایسی چھوٹی خلافت در بعض زمین حاصل ہوا اُنکو زمانۂ خلفاے ثلثہ کی ایسی بڑی خلافت در بعض زمین دینے کا وعدہ کرنا ہرگز بیفائدہ نہین ہو سکتا ہی

لہذا اس مناقشہ کی بنا فاسد محض و کاسد بحت ہو گئی اور یہ مناقشہ بنا ے فاسد علی الفاسد ہو کر خاک سیاہ ہو گیا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ کا مراد از آیہ مذکورہ ہونا مثل سد سکندر کے بلکہ مثل پایۂ عرش اعظم کے محکم و مستحکم رہا اور ہمیشہ رہیگا اگر کہا جائے کہ مراد مناقشہ یہ ہی کہ بعد نزول اس آیت کے زمانۂ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم مین خلافت در بعض زمین حاصل ہو چکی تھی باوصف این باتفاق فریقین وعدۂ آیہ مذکورہ زمانۂ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم مین پورا نہین ہوا پس معلوم ہوا کہ خلافت در بعض زمین مراد نہین ہی بلکہ خلافت در تمام زمین مراد ہی جسکا وقوع نہ ہوا ہی نہ قبل زمانۂ جناب امام مہدی کے ہوگا زمانۂ آنجناب مین البتہ ہوگا پس زمانۂ آنجناب مراد ہوگا نہ زمانۂ خلفاے ثلثہ تو جواب یہ کہ زمانۂ نبی کی ایسی چھوٹی خلافت در بعض زمین مراد نہونے سے خلافت در تمام زمین مراد ہونا لازم نہین آتا ہی کیونکہ زمانۂ فاروق اعظم کی ایسی بڑی خلافت در بعض زمین مراد ہونے کا سبیل موجود و مفتوح ہی پس مراد مناقشہ بھی ظاہر الفساد و بین الکساد ہو گیا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا مثل سد سکندر کے بلکہ مثل پایۂ عرش اعظم کے قائم و محکم رہا اور ہمیشہ رہیگا اگر کہا جائے کہ اس جواب سے اور اُس جواب سے یہ منقح ہو گیا کہ خلافت در بعض زمین مراد ہو سکتی ہی لیکن زمانۂ امام مہدی مراد نہونا زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا ان دونون جوابون مین کسی جواب سے نہین ثابت ہوتا ہی تو جواب یہ کہ زمانۂ امام مہدی مراد نہونا زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا دلائل قاطعہ کثیرہ و براہین ساطعہ عدیدہ کی دلالت قطعیہ سے ثابت ہی چنانچہ بجواب مناقشۂ یکم مفصلا و بجواب اکثر مناقشات دیگر مجملا سلک تحریر مین آچکا اور بہت ہی اختصار کے ساتھ یہان بھی کچھ بیان کیا جاتا ہی پس **اولا** یہ کہ جناب امیر نے زمانہ خلفاے ثلثہ مراد ہونیکی وقتاً فوقتاً شہادت دی ہی کما مر اراً لہذا زمانۂ امام مہدی مراد ہونا زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد نہونا خیال محال ہی **ثانیا** یہ کہ مثل کاشانی و طبرسی کے بعض مفسرین معتمدین اہل العنت نے وعدۂ آیہ مذکورہ کا زمانۂ خلفاے ثلثہ مین پورا ہونا ایسے عنوان سے بیان کر دیا ہی کہ کسی قسم کی تاویل و توجیہ ممکن نہین ہی کما مر ایضا مراراً لہذا زمانۂ امام مہدی مراد نہونا زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا آشکار کالشمس فی نصف النہار ہی **ثالثا** یہ کہ آیہ مذکورہ مین جن مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ دینے کا وعدہ ہی اُن مومنین صالحین کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا ضروری ہی چنانچہ بجواب مناقشۂ دوم مفصلا معرض بیان مین آچکا ہی اور امام مہدی زمرۂ مذکور سے

بے شبہہ خارج ہین لہذا زمانۂ امام مہدی مراد ہونا خیال محال ہی اور زمرہ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب ہونا ان امور ثلثہ کا اجتماع صرف خلفاے ثلثہ مین ہوا ہی کسی غیر مین نہین ہوا یہ قطعی دلیل قطعیت الدلالت ہی خلفاے ثلثہ کا مراد از آیہ مذکورہ ہونے پر جیسا کہ زمرۂ رجال سے ہونا اور صدور حدیث لاعطین الرایۃ آنحضرؐ کے دوسرے دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فائز نشان جنگ ہونا اور اُسکے بعد اُسی دن فائز فتح خیبر ہونا ان امور ثلثہ کا اجتماع صرف جناب امیر مین ہوا ہی کسی غیر مین یہ دلیل قطعیت الدلالت ہی آنجناب کا مراد از حدیث مذکور ہونے پر پس جسطور سے ان امور ثلثہ کا اجتماع صرف جناب امیر مین ہونا کسی غیر مین نہونا آنجناب کا مراد از حدیث مذکور ہونے پر دلیل ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ عار سے نار کو غنیمت سمجھنے والا منکر بدیہی کے سوا کوئی انکار نہین کرسکتا ہی اور عار سے نار کو سہل سمجھنے والا منکر بدیہی کے انکار کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی اُسی طور سے اُن امور ثلثہ کا اجتماع صرف خلفاے ثلثہ مین ہونا کسی غیر مین نہونا خلفاے ثلثہ کا مراد از آیہ مذکورہ ہونے پر قطعی دلیل ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ عار سے نار کو سہل گمان کرنے والا منکر بدیہی کے سوا کوئی انکار نہین کرسکتا ہی اور عار سے نار کو سہل گمان کرنے والا منکر بدیہی کے انکار کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی پس زمانۂ امام مہدی مراد نہونا زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا ایسی دلیل قطعی کی ایسی دلالت قطعیہ سے ثابت ہی کہ معارضہ اُسکا خارج از دائرۂ امکان ہی پس بدستور دیگر مناقشات بالا یہ مناقشہ بھی ہبارٌ منثورا ہوگیا اور مثل آفتاب بے سحاب کے آشکار بر کبار و صغار ہوگیا کہ زمانۂ امام مہدی مراد ہونا خیال محال ہی اور زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا غیر مجال قیل و قال۔

مناقشہ بست و دوم اس آیت مین خلافت و غلبہ و امن از خوف اعدا مطلق و بلا قید واقع ہی اور مطلق سے ہر جگہ فرد کامل مراد ہوتا ہی اور خلافت و غلبہ و امن از خوف اعدا کا فرد کامل وہ ہی جو کہ تمام زمین مین ہو اور خلافت و غلبہ و امن از خوف اعدا تمام زمین مین نہ زمانۂ ثلثہ مین ہوئی ہی نہ بعد ثلثہ کے ابھی تک ہوئی یہ قبل زمانۂ امام مہدی علیہ السلام کے ہوگی آنجناب کے زمانے مین ہونا البتہ مسلمات فریقین سے ہی لہذا اس آیت سے نہ زمانۂ ثلثہ مراد ہوسکتا ہی نہ قبل جناب امام مہدی علیہ السلام کے کوئی اور زمانہ مراد ہوسکتا ہی بلکہ قطعًا زمانۂ آنجناب مراد ہی۔

جواب اول یہ کہ اس مناقشہ کی بنا ہی مطلق سے ہر جگہ فرد کامل مراد ہوتے پر حالانکہ یہ بنا ظاہر الفساد و بین الکساد ہی

کیونکہ کسی فن کی کسی کتاب مین یہ نہین لکھا ہی کہ مطلق سے ہر جگہ فرد کامل مراد ہوتا ہی یہ البتہ ہی کہ جن مقامون مین مطلق سے
فرد کامل مراد لینے کے بغیر توجیہ کلام نہین بنتی ہی اور فساد کلام رفع نہین ہوتا ہی ان مقامون مین توجیہ کلام و تاویل مرام
علمانے یہ کی ہی کہ اراد بالمطلق الکامل اس قسم تاویلات و توجیہات سے یہ قاعدہ کلیہ اخذ کرنا کہ مطلق سے
ہر جگہ فرد کامل مراد ہوتا ہی ایسی سفاہت ہی کہ حد و پایان نہین ہی مطلق سے اگر ہر جگہ فرد کامل مراد ہوتا ہی تو مطلق کس سے
مراد ہوتا ہی اور آیہ کریمہ یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض مین خلیفہ مطلق و بلا قید ہی حالانکہ فرد کامل
بمعنے خلیفہ در تمام زمین مراد نہین ہی کیونکہ حضرت داود تمام زمین مین خلیفہ نہ تھے اور آیہ کریمہ عسے ربکم ان یھلک
عدوکم ویستخلفکم فی الارض مین جو کہ خطاب باصحاب حضرت موسی ہی استخلاف مطلق و بلا قید ہی حالانکہ فرد
کامل بمعنے استخلاف در تمام زمین مراد نہین ہی کیونکہ اصحاب موسی سے کوئی خلیفہ در تمام زمین نہین ہوا ہی اور خود
آیت استخلاف کے لفظ کما استخلف الذین من قبلھم مین جو عبارت ہی استخلاف سابقین سے استخلاف مطلق
و بلا قید ہی حالانکہ فرد کامل بمعنی استخلاف در تمام زمین مراد نہین ہی کیونکہ خلافت سابقین تمام زمین مین نہ تھی جاے
غور بلکہ جاے تماشا ہی کہ جس آیت استخلاف مین کلام ہی خود اسمین مطلق سے غیر فرد کامل مراد ہونے کا شاہد صریح
موجود ہی پھر بھی مطلق سے ہر جگہ فرد کامل مراد ہونے کی بنا پر مناقشہ پیدا کیا گیا کسی عاقل ذی حیا سے یہ ارتکاب
نہین ہو سکتا ہی پس کالشمس اذا تجلی ہو گیا کہ مطلق سے ہر جگہ فرد کامل مراد ہونا جو کہ اس مناقشہ کی بنا ہی فاسد
محض و کاسد بحت ہی لہذا بدستور مناقشہ بالا کے یہ مناقشہ بھی بناے فاسد علی الفاسد ہو کر کالعھن المنفوش ہو گیا
اور زمانہ خلفاے ثلثہ کا مراد از آیہ ہونا مثل سد سکندر بلکہ مثل پایۂ عرش اعظم کے ثابت و قائم رہا اور ہمیشہ رہے گا
اور زمانۂ امام مھدی کا مراد از آیہ ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال رہا اور ہمیشہ ویسا خیال محال رہیگا

جواب دوم یہ کہ بدیہی امر ہی کہ جس کلام مین مطلق سے کوئی خاص فرد غیر کامل مراد ہونے پر دلیل ہو گی اس
کلام مین مطلق سے نہ مطلق مراد ہو گا نہ فرد کامل کیونکہ اتباع دلیل ضروری ہی والا اقامت دلیل بیکار ہو گی اور
علماے فریقین کی ترتیب دلائل محض لغو ہو گی مجتہد لکھنوی نے بوارق کے مقام آیہ مباہلہ مین لکھا ہی کہ مراد از
مساوات مساوات در جمیع فضائل است الا ما اخرجہ الدلیل انتہی جس سے معلوم ہوا کہ اتباع دلیل ہر حال مین
ضروری ہی کوئی طالب حق و راغب صدق کسی دلیل صحیح سے سرتابی نہین کر سکتا ہی پس چونکہ اتباع دلیل صحیح ضروری ہی

اور خلافت درزمین وتمکین دین کے جس فرد کا وقوع زمانۂ خلفائے ثلثہ مین ہوا ہی اُس فرد کے مراد از آیہ ہونے پر وہ
دلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ قطعیت الدلالت ہین جو کہ بجواب مناقشۂ نہم مفصلاً سلک تحریر مین آچکی ہین لہذا اس
آیت مین فرد کامل یعنی خلافت درتمام زمین مراد ہونا جو اس مناقشہ کی بنا ہی خیال محال ہی پس یہ مناقشہ بنا
محال بر محال ہو کر خاک سیاہ ہو گیا اور زمانۂ امام مہدی کا مراد از آیہ ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال
رہا اور ہمیشہ ویسا خیال رہیگا اور زمانۂ خلفائے ثلثہ کا مراد از آیہ ہونا مثل سد سکندر بلکہ مثل پایۂ عرش عظم کے
ثابت وقائم رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

مناقشۂ بسی وہفتم حسب مفاد ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم زمانۂ آیہ مذکورہ مین دین
اسلام کا کل ادیان باطلہ پر غالب ہونا ضروری ہی اور زمانۂ ثلثہ مین کل ادیان باطلہ نابود نہین ہوئے یہ قبل زمانۂ
جناب امام مہدی نابود ہونگے زمانۂ آنجناب مین البتہ نابود ہونگے پس زمانۂ آنجناب مراد ہوگا نہ زمانۂ ثلثہ یہ مناقشہ
بھی مولوی عمار علی صاحب کے دفع المغالطہ وتحفۃ الاشعریہ مین ہی۔

جواب اول یہ کہ بوارق مین یہ مناقشہ اُس عنوان سے ہی جو کہ مناقشۂ بست وششم مین مع جواب گذر چکا
تسہیلاً علی الناظرین یہان بھی جواب عرض کیا جاتا ہی صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے لفظ ولیمکنن لھم دینھم
الذی ارتضی لھم کی تفسیر مین لکھا ہی کہ مراد آنست کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند انتہی پس دین اسلام
کو کل ادیان باطلہ پر غالب کر دینے کا وعدہ ہی کل ادیان باطلہ کو نابود کر دینے کا وعدہ نہین ہی اور جس حالت مین دین اسلام
قوت وشوکت مین کل ادیان باطلہ سے زیادہ ہوگا حتے کہ ادیان باطلہ سے کوئی دین قوت وشوکت مین دین اسلام کے
برابر نہین ہیگا جیسا کہ بزمانۂ خلفائے ثلثہ واقع ہوا ہی اُس حالت مین دین اسلام کا کل ادیان باطلہ پر غالب ہونا صریح بدیہی
ہی کوئی عاقل ذی حیا انکار نہین کر سکتا ہی لہذا بزمانۂ خلفائے ثلثہ خصوصاً بزمانۂ فاروق اعظم دین اسلام کا کل ادیان
باطلہ پر غالب ہونے سے کوئی عاقل ذی حیا انکار نہین کر سکتا ہی کیونکہ زمانۂ مذکورہ مین دین اسلام قوت وشوکت مین
کل ادیان باطلہ سے زیادہ ہوا ہی حتی کہ ادیان باطلہ مین کوئی دین قوت وشوکت مین دین اسلام کے برابر باقی نہ تھا
اسی سے مجبور ہو کے صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے لکھدیا ہی کہ در اندک زمانے حق تعالی بوعدۂ مومنان وفا نمودہ
جزائر عرب ودیار کسری وبلاد روم بدیشان ارزانی فرمودہ انتہی یہ صریح اعتراف ہی اس امر کا کہ بزمانۂ خلفائے ثلثہ

دین اسلام کل ادیان باطلہ پر غالب ہوا ہی اور وعدہ آیۂ مذکورہ پورا ہوچکا ہی حالت منتظرہ باقی نہین ہی پس کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ دین اسلام کو ادیان باطلہ پر غالب کر دینے سے کل ادیان باطلہ کو نابود کر دینا مراد نہین ہی بلکہ موعود دین بالخلافت کو جزائر عرب و دیار کسری و بلاد روم پر قابض کر کے دین اسلام کو قوت و شوکت مین کل ادیان باطلہ سے ایسا زیادہ کر دینا مراد ہی کہ ادیان باطلہ سے کوئی دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر نہ باقی رہے جیساکہ بزمانۂ خلفاے ثلثہ واقع ہوا ہی لہذا یہ مناقشہ بھی بیخ و بن سے منہدم ہوگیا اور زمانۂ امام مہدی مراد ہونا جیساخیال محال تھا ویساخیال محال رہا اور ہمیشہ ویساخیال محال رہیگا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا مثل سد سکندر بلکہ مثل پایۂ عرش اعظم کے قائم و محکم اور ہمیشہ رہے گا۔

جواب دوم یہ کہا جاتا ہی کہ اس زمانے مین نصارا غالب ہین اس سے دیگر اقوام کا نابود ہونا ہرگز نہین مراد ہوتا ہی بلکہ نصارا کا قوت و شوکت مین زیادہ ہونا مراد ہوتا ہی اور حضرات اہل لعنت فرمایا کرتے ہین کہ علی اور اُنکے رفقا مغلوب و منکوب تھے مخالفین غالب و مستولی اس سے علی اور اُنکے رفقا کا نابود ہونا ہرگز نہین مراد ہوتا ہی بلکہ مخالفین کا قوت و شوکت مین زیادہ ہونا مراد ہوتا ہی نیز حضرات اہل لعنت فرمایا کرتے ہین کہ اہل لعنت اکثر زمانے مین مغلوب و منکوب رہے اہل سنت غالب و مستولی اس سے اہل لعنت کا نابود ہونا ہرگز مراد نہین ہوتا ہی بلکہ اہل سنت کا قوت و شوکت مین زیادہ ہونا مراد ہوتا ہی اور حضرات اہل لعنت کا مسلمہ مسئلہ ہی کہ جسوقت اہل لعنت مغلوب ہوا اور مخالف غالب اسوقت اہل لعنت کو تقیہ واجب ہوتا ہی بدیہی بات ہی کہ اس سے اہل لعنت کا نابود ہونا مراد نہین ہی کیونکہ نابود ہوگا تو تقیہ کیونکر کریگا بلکہ مخالف کا قوت و شوکت مین زیادہ ہونا مراد ہی اسیطور سے آیۂ مذکورہ مین دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب کر دینے کا جو وعدہ ہی اس سے کل ادیان باطلہ کو نابود کر دینا مراد نہین ہی بلکہ صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج کے افادہ مذکورہ جواب بالا کے مطابق اور جناب امیر کی شہادت مذکورہ بجواب مناقشہ یکم کے موافق خلفاے ثلثہ کو جزائر عرب و دیار کسری و بلاد روم پر قابض کر کے دین اسلام کو کل ادیان باطلہ سے قوت و شوکت مین ایسا زیادہ کر دینا مراد ہی کہ ادیان باطلہ سے کوئی دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر نہ باقی رہے بدین توجیہ بھی یہ مناقشہ بیخ و بن سے منہدم ہوگیا اور زمانۂ امام مہدی مراد ہونا جیساخیال محال تھا ویساخیال محال رہا اور ہمیشہ ویساخیال محال رہیگا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا

مثل سد سکندر بلکہ مثل پایۂ عرش اعظم کے ثابت و مستحکم رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب سوم ابھی ہر دو جواب بالا مین واضح ہو چکا کہ دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب کر دینے سے ادیان باطلہ کو نابود کر دینا مراد نہین ہی بلکہ دین اسلام کو قوت و شوکت مین ادیان باطلہ سے ایسا زیادہ کر دینا مراد ہی کہ ادیان باطلہ سے کوئی دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر نہ باقی رہے اور بجواب مناقشہ دوم واضح ہو چکا ہی کہ جن خلفا کی خلافت مین دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ کر دینے کا وعدہ آیہ مذکورہ مین ہی اُن خلفا کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا لابدی ہی اور امام مہدی زمرۂ مذکورہ سے بے شبہ خارج ہین لہذا زمانۂ امام مہدی مراد ہونا ایسا محال ہی کہ مجال لا و لم نہین ہی اور خلفاے زمرۂ مذکورہ سے صرف خلفاے ثلثہ کی خلافت مین دین اسلام کل ادیان باطلہ پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ ہوا ہی و بس لہذا زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد نہونا کوئی دوسرا زمانہ مراد ہونا بھی ایسا محال ہی کہ مجال لا و لم نہین ہی پس یہ مناقشہ تمام بناے محال ہی محال ہو کر خاک سیاہ ہو گیا اور زمانۂ امام مہدی مراد ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال رہا اور ہمیشہ خیال محال رہے گا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا مثل سد سکندر بلکہ مثل پایۂ عرش اعظم کے ثابت و مستحکم رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

مناقشہ بست و دوم لفظ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا صریح الدلالت ہی اسپر کہ زمانہ آیہ مذکورہ مین مومنین صالحین سے خوف دشمن بالکل زائل ہو جائیگا اور زمانۂ ثلثہ مین مومنین صالحین سے خوف دشمن زائل نہین ہوا تھا کیونکہ دشمن بکثرت موجود تھے اور زمانۂ جناب امام مہدی علیہ السلام مین خوف دشمن بالکل نابود ہو جائیگا کیونکہ دشمن بالکل تہ تیغ مجاہدین ہو جائین گے پس زمانۂ آنجناب مراد ہوگا نہ زمانۂ ثلثہ یہ مناقشہ بھی دفع المغالطہ و تحفۃ الاثنا عشریہ مین ہی اور رسالۂ روشنی مین بھی ہی۔

جواب اول بوارق کی عبارت مناقشہ بست و ششم سے ظاہر غیر محتاج منظر ہی کہ اہل لعنت کے نزدیک ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا سے امن فی العقبی مراد ہونیکا احتمال باقی ہی پس مطلب آیت کا یہ ہوگا کہ اللہ مومنین صالحین کو دنیا مین خلافت در زمین و غلبہ بر اہل کین و تمکین دین عطا کریگا اور عقبی مین امن از خوف دشمن عنایت فرمائیگا بنا بر اسکے جس زمانۂ دنیا مین مومنین صالحین کو امن از خوف دشمن ہوگا وہ زمانہ مراد نہوگا اور دنیا کے زمانۂ امام مہدی مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہوگا لہذا زمانۂ امام مہدی مراد نہین ہو سکتا ہی اور

حسب افادهٔ اصحاب مناقشہ دنیا کے زمانۂ خلفاے ثلثہ مین مومنین صالحین کو امن حاصل نہین ہوا لھذا زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہو سکتا ہی بلکہ قطعًا مراد ہی بوجہ دلالت قطعیہ اُن دلائل کے جو بجواب مناقشہ یکم و بست و چہارم تحریر پذیر ہو چکے ہین پس زمانۂ امام مہدی مراد ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال رہا اور ہمیشہ ویسا خیال محال رہیگا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا مثل سد سکندر بلکہ مثل پایۂ تخت خالق اکبر کے پایۂ ثبوت پر قائم رہا اور دائم رہیگا اور اس مناقشہ کی یہ مثل ہی کہ گانڈو ہاتی اپنی فوج کو مسمار کرتا ہی۔

جواب دوم بوارق مین ہی کہ آنچہ از حضرت امیر از اختفا و عدم اظہار حق بسبب جور جابرین بظہور پیوستہ موئد ارادهٔ استخلاف آنحضرت ست نہ منافی تا آنچہ گفتہ کہ از انجہت کہ آنچہ در آیۂ وافی ہدایہ وعدهٔ قوت و شوکت شان شده تعیین آن بوقت من الاوقات نفرموده پس اگر قوت تامہ در زمان خلافت آنحضرت حاصل نشده منافی وعدهٔ الٰہیہ نخواہد شد چہ آن امر موقوف بنا بر مصلحت بالغہ بود بر زمان خروج و ظہور خاتم اوصیا داشتہ انتہی اس عبارت مین جو کچھ افاده ہوا ہی بجواب مناقشہ سی و پنجم اُسکا پورا قلع و قمع ہوگا یہان پر غرض یہ ہی کہ یہ عبارت صریح ہی اسمین کہ جناب امیر کے زمانے مین امن از خوف اہل عداوت و غلبہ بر اصحاب بغاوت حاصل نہونا آنجناب کے زمانے مین وعدهٔ آیہ مذکوره پورا ہونے کی منافی نہین ہی پس چونکہ حسب ارشاد مجتہد نقاد جناب امیر کے زمانے مین قوت و شوکت و امن از خوف اہل عداوت و غلبہ بر اصحاب بغاوت کا حاصل نہونا آنجناب کے زمانے مین وعدهٔ آیہ مذکوره پورا ہونے کی منافی نہین ہی لھذا حضرات خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین بالفرض اگر امن حاصل نہین ہوا تھا تو بھی اُن حضرات کے زمانے مین وعدهٔ خلافت زمین و وعدهٔ تمکین دین و وعدهٔ استیلاے مومنین صالحین بر اہل کین پورا ہونیکی منافی نہین ہو سکتا ہی لھذا یہ مناقشہ بناے فاسد علی الفاسد ہو کر پنبہ در آتش ہو گیا اور زمانۂ امام مہدی مراد ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال رہا اور ہمیشہ ویسا خیال محال رہیگا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا مثل سد سکندر بلکہ مثل پایۂ عرش خالق اکبر کے قائم بر پایۂ ثبوت رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب سوم اس مناقشہ کی بنا اسپر ہی کہ بغیر نابود ہونے دشمن کے زوال خوف دشمن غیر ممکن ہی حالانکہ بوجہ شکار شیر ہونے کے بز یعنے گوسپند دشمن شیر ضرور ہی باوصف این شیر کو اُسکا خوف ہرگز نہین ہوتا ہی بدین وجہ بغیر نابود ہونے دشمن کے زوال خوف دشمن غیر ممکن ہونا جو اس مناقشہ کی بنا ہی بدیہی البطلان ہی اور اہل لعب کے

سید العلماے لکھنوی کی تشئید المبانی کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تقیہ بغیر خوف کے حرام مطلق ہے پس جو کہ تقیہ عبارت ہے
بظاہر مخالف کے موالف بنجانے سے لہذا جب کوئی مخالف نہوگا تقیہ متصور نہوگا پس لامحالہ تقیہ بغیر خوف کے اسوقت ہوگا
کہ دشمن موجود ہو خوف دشمن نابود بدینوجہ بھی بغیر نابود ہونے دشمن کے زوال خوف دشمن غیر ممکن ہونا جو اس مناقشہ
کی بنا ہے بدیہی البطلان ہے اسی سے بھی یہ مناقشہ بناے فاسد علی الفاسد ہوکر خاک سیاہ ہوگیا اور زمانہ امام مہدی
مراد ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال رہا اور ہمیشہ ویسا خیال محال رہیگا اور زمانہ خلفاے ثلثہ مراد ہونا
مثل قطب شمال فلکی بے جنبش رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب چہارم کوئی عاقل منصف اس سے انکار نہین کرسکتا ہے کہ درصورت موجود ہونے دشمن کے بھی جسوقت
اپنی قوت وشوکت وجمعیت بزیادت معتد بہا زائد ہوتی ہے اُسوقت خوف دشمن خود بخود زائل ہوجاتا ہے زمانہ رسول علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم مین مخالفین اسلام سے اکثر قبائل عرب اور اہل فارس اور اہل روم وشام کی ملکی وسعت وقوت وشوکت
وجمعیت کے مقابلے مین اہل اسلام کی ملکی وسعت وقوت وجمعیت قابل شمار نہ تھی اور اُن سبھون کو دعوت اسلام ہوچکی
تھی جس سے دشمن جان ومال اہل اسلام ہورہے تھے اسی سے خوف غالب ہوگیا تھا خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم نے
اُن سبھون کی ملکی وسعت وقوت وشوکت وجمعیت کو پامال کرکے اُن سبھون کے ملکون پر قبضہ وتسلط حاصل کرلیا
تھا اور اُن سبھون سے بدرجہا زیادہ ملکی وسعت وقوت وشوکت وجمعیت پیدا کرلی تھی حتی کہ تمام دنیا مین کوئی ہمسر
باقی نہ تھا اسی سے خوف بالکل زائل ہوگیا تھا اور ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا سے ظاہر ہے کہ قلت وسعت
اور قلت قوت وشوکت اور قلت جمعیت سے جو خوف دشمنون کا غالب ہوگیا تھا اسی خوف کو دور کردینے کا وعدہ ہے
خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین جب یہ قلتین زائل ہوگئین اور مخالفون سے بدرجہا زیادہ ملکی وسعت و
قوت وشوکت وجمعیت حاصل ہوگئین وہ خوف بالکل زائل ہوگیا بالجملہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ
کے واسطے جو امور آیہ مسطورہ مین موعود ہین اُن سب امور کا خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین پورا ہونا
کالشمس اذا تجلی ہے لہذا زمانہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم مراد ہونا ایسا آفتاب جہانتاب ہے کہ اُسپر کوئی غبار
نہین آسکتا ہے اور امام مہدی زمرۂ مذکورہ سے خارج ہین لہذا زمانۂ امام مہدی مراد ہونا محض خیال محال ہے

جواب پنجم آیہ مذکورہ مین زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ کے مومنین صالحین کو زمین مین خلافت

اور زمانۂ خلافت مین غلبہ براہل عداوت و امن از خوف اصحاب معاندت عطا کرنے کا وعدہ ہی چنانچہ بجواب مناقشۂ دوم دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کی دلالت قطعیہ جلیہ سے کالشمس اذا تجلی ہوچکا لہذا زمانۂ امام مہدی مراد ہونا محض خیال محال ہی کیونکہ امام مہدی زمرۂ مذکورہ سے بیشبہہ خارج ہین اور خلفاے زمرۂ مذکورہ سے صرف خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین غلبہ براعدا حاصل ہوا ہی بعد اُسکے بالعکس ہوا ہی اور یہ بدیہی ہی کہ جسوقت اعدا پر غلبہ حاصل ہوتا ہی اُسوقت خوف اعدا خود زائل ہوتا ہی لہذا خلفائے ثلثہ کے زمانے مین مومنین صالحین سے خوف دشمن کا زائل ہوجانا اور زمانۂ خلفائے ثلثہ کا مراد از آیہ ہونا ایسا آشکار کالشمس فی نصف النہار ہی کہ کسی کے انکار سے اُسپر غبار نہین آسکتا ہی لطف یہ ہی کہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونے کے شواہد عادلہ کتب اہل لعنت مین بیشمار ہین چنانچہ بجواب مناقشۂ شانزدہم واضح ہوچکا پس یہ مناقشہ بھی بدستور مناقشات سابقہ کے بنائے فاسد بر فاسد و بنائے محال بر محال ہی لہذا زمانۂ امام مہدی مراد ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال رہا اور ہمیشہ ویسا خیال محال رہیگا اور زمانۂ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم مراد ہونا مثل سد سکندر بلکہ مثل عرش خالق اکبر کے بے جنبش رہا اور ہمیشہ بے جنبش رہیگا۔

مناقشۂ بست و سوم نزول آیۂ مذکورہ کے قبل سے بعض لوگ موحد باری و عابد الٰہی تھے لہذا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا سے یہ مراد نہین ہوسکتا ہی کہ بعض لوگ اسکی عبادت کرین گے کسی شی کو اللہ کے شریک نکرینگے بلکہ یہ مراد ہی کہ سب لوگ اللہ کی عبادت کرینگے کسی شی کو اللہ کے شریک نکرینگے یہ بات زمانۂ ثلثہ مین نہین ہوئی یہ قبل جناب امام مہدی علیہ السلام کے ہوگی آنجناب کے زمانے مین البتہ ہوگی لہذا زمانۂ آنجناب مراد ہوگا نہ زمانۂ ثلثہ

جواب یہ کہ رسالۂ کافیہ تک جسکے مبلغ نحویت ہی اُسکو بھی اسمین ہرگز شبہ نہین ہوسکتا ہی کہ یعبدوننی اور لا یشرکون کی ضمیر فاعل مستتر کا مرجع الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت ہی جس سے وہ مومنین صالحین مراد ہین جو کہ بوقت نزول آیت موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہوکر ایمان کامل رکھتے اور اعمال صالحہ کرتے تھے جنکو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین اعدا پر غلبہ دینے کا وعدہ ہی پس اللہ جل جلالہ نے قبل ذکر امور موعودہ کے اٰمنوا و عملوا الصّٰلحٰت فرمایا ہی تاکہ ظاہر ہوجائے کہ موعودین بالخلافت نزول آیۂ مذکورہ کے پیشتر سے ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے پھر بعد ذکر امور موعودہ کلمہ یعبدوننی و لا یشرکون بی شیئا

فرمایا تاکہ ظاہر ہوجائے کہ موعودین بالخلافت بدستور ماضی وحال آئندہ بھی موحد و عابد رہین گے مشرک یا فاسق نہوجائینگے
پس کلمہ مذکورہ کا یہ مطلب ہرگز نہین ہوسکتا ہی کہ سب لوگ اللہ کی عبادت کرین گے کسی شی کو اللہ کو شریک نکرین گے بلکہ
روز روشن کی طرح روشن مطلب یہ ہی کہ مومنین صالحین موعودین بخلافت و ثروت بدستور ماضی وحال آئندہ بھی اللہ کی
عبادت کرین گے شرک و ریا بالکل نکرین گے یعنے ہمیشہ ایمان کامل و عمل صالح پر ثابت و قائم رہین گے خلافت و ثروت
سے دگرگون نہوجائین گے یہ مطلب کلمہ مذکورہ کا مفسرین اہل لعنت نے بھی لکھا ہی چنانچہ صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے
کلمہ مرقومہ کی تفسیر مین لکھا ہی خلافت و حکومت و جاہ ایشان را از عبادت و توحید باز ندارد انتہی یہ عبارت بملا ندا دیرہی
ہی کہ کلمہ مذکورہ سے مراد یہ ہی کہ مومنین صالحین موعودین بخلافت و ثروت بدستور ماضی وحال آئندہ بھی اللہ کی عبادت اور
توحید پر ثابت یعنے ایمان کامل و عمل صالح پر قائم رہین گے خلافت و ثروت سے دگرگون نہوجائین گے اور صاحب تفسیر
مجمع البیان نے کلمہ مذکورہ کی تفسیر مین لکھا ہی ھٰذا استیناف فی کلام الثناء علیہم و معناہ لا یخافون
غیری انتہی یہ عبارت نص صریح ہی اسپر کہ کلمہ مذکورہ سے مراد یہ ہی کہ موعودین بالخلافت فی الحال عبادت کرتے
ہین کلمہ وحدت پڑھتے ہین مخالفون سے ڈرتے ہین جب خلافت و دیگر امور موعودہ سے فائز ہونگے عبادت کرینگے
کلمہ وحدت پڑھین گے بجز خدا کے کسی کو نہ ڈرین گے پس قاعدہ نحو یہ عربیہ سے بھی اور شہادت مفسرین اہل لعنت سے
بھی خوب و اضح ہوگیا کہ کلمہ مذکورہ سے ہرگز یہ مراد نہین ہی کہ سب لوگ اللہ کی عبادت کرین گے کسی شی کو اللہ کے شریک
نکرین گے بلکہ روز روشن کی طرح روشن مراد یہ ہی کہ مومنین صالحین موعودین بخلافت و ثروت بدستور ماضی وحال آئندہ
بھی خدا کی عبادت کرین گے کلمہ وحدت پڑھین گے خلافت و ثروت سے دگرگون نہوجائین گے بلکہ ہمیشہ ایمان
و عمل صالح پر ثابت و قائم رہین گے فرق یہ ہی کہ ابھی ایمان کامل رکھتے ہین عمل صالح کرتے ہین غیر خدا سے ڈرتے ہین
موعودہ خلافت و ثروت ملنے کے بعد ایمان کامل رکھین گے عمل صالح کرینگے غیر خدا سے نہ ڈرینگے جس سے شمع انجمن
کیطرح عیان و نمایان ہوگیا کہ صاحب مناقشہ کا یہ کہنا کہ کلمہ مذکورہ سے یہ مراد ہی کہ سب لوگ عبادت کرینگے کسی شی کو
اللہ کے شریک نکرینگے بالکل عمداً کلام باری مین تحریف معنوی کرکے دائرۂ اسلام سے اپنے خارج ہونے کا افشا
کرنا ہی پس یہ مناقشہ ترانہ ملحدانہ ہوکر خاک سیاہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ سے زمانۂ امام مہدی مراد ہونا جیسا خیال محال
تھا ویسا خیال محال رہا اور ہمیشہ ویسا خیال محال رہیگا اور زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہونا جیسا استوار مثل

پایۂ عرش پروردگار تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

مناقشۂ سی و چہارم قال استاذ البریہ صاحب القوت القدسیہ فی تحفۃ الاثنا عشریہ امام مہدی مراد ازین آیہ نمی تواند شد زیرا کہ در وقت نزول این آیہ موجود نبود انتہی بالفاظ الراقم قال صاحب البوارق کہ چون دران وقت جناب امیر و حسنین حاضر بودند خطاب مزبور صحیح خواہد بود و ذلک مما تقرر فی الاصول و ہمین ست حال سائر خطابات قرآنیہ کما لا یخفی انتہی بلفظہ بقول الراقم الآثم واقعہ نزول اس آیت کا یہ ہی کہ بعد ہجرت کے مہاجرین جب انصار کے گھرون مین رہتے تھے کفار قریش نے اکثر کفار مکہ و مدینہ کو متفق کر کے مہاجرین کو دہشت آمیز و فتنہ انگیز پیام مخاصمت و مقاتلہ پر درپی بھیجنے لگے مہاجرین بغلبۂ خوف ایک وقت آپس مین کہہ رہے تھے کہ ایسا بھی کوئی دن ہوگا کہ ہم اپنے کو امن اور اطمینان مین دیکھین پس آیت نازل ہوئی وعد اللہ الذین امنوا منکم الخ فریقین کی جس کتاب مین اس آیت کا واقعہ نزول مذکور ہی یہی مذکور ہی اسکے خلاف کسی فریق کی کسی کتاب مین نہین ہی اور یہ حالت مہاجرین کی قبل جنگ بدر کے تھی جو کہ سوم سال ہجرت مین ہوا ہی اسوقت تک حضرت سیدہ کا عقد شریف بھی نہین ہوا تھا بعد واقعہ بدر کے آخر سوم سال ہجرت مین عقد شریف ہوا ہی جسکے ایک سال بعد تولد شریف امام حسن کا ہوا ہی مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین لکھا ہی کہ جناب رسول خدا و علی مرتضی کہ اصل مخاطبین بودند وقت نزول آیہ موجودہ بودند انتہی بلفظہ غور کرنا چاہیے کہ اُسوقت علی مرتضی کا موجود ہونا بیان کیا نہ حسنین کا پس بوقت نزول آیہ مذکورہ حسنین کا موجود ہونا کذب صریح و بہتان فضیح اور بجواب مناقشۂ دوم معالم الاصول کی عبارت سے جو کہ اصول فقہ کی کتب معتمدہ اہل لغت سے ہی واضح ہو چکا ہی کہ جو لفظ قرآنی لغت مین خطاب مشافہہ کیواسطے موضوع ہی وہ لفظ قرآن مین بھی زمانۂ نزول خطاب کے بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہی بلکہ درصورت نہونے کسی دلیل کے حکم آیت بھی بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہی ایسی صورت مین لفظ اور حکم دونون مختص باہل زمانۂ نزول خطاب ہوتے ہین لہذا مجتہد صاحب کا وذلک مما تقرر فی الاصول کہنا بھی کذب صریح و بہتان فضیح ہی اور اس کلام سے لازم آتا ہی کہ موجودین وقت نزول آیت سے کوئی شخص مراد نہو بلکہ انمین سے ایک شخص کی اولاد سے ایک وہ شخص مراد ہو جو کہ صدہا برس کے بعد پیدا ہونیوالا ہو حالانکہ ایسا خطاب قرآن مین بالکل ناپید ہی لہذا و ہمین ست حال سائر خطابات قرآنیہ کہنا ایسی کذب بیحیائی و بہتان بیباکی ہی کہ بیان مین

نہین آسکتی ہے اور زمانہ جناب امیر مین امور موعودہ آیۂ مذکورہ کا وقوع نہین ہوا ہی لہذا زمانہ آنجناب مراد ہونے کے کوئی معنے ہو سکتے ہین نہ بوقت نزول آیہ آنجناب کے موجود ہونے سے امام مہدی مراد ہونا صحیح ہونے کے کوئی معنے ہو سکتے ہین اور اصول فقہ کے قواعد مقررہ مقصور ہین اُن آیات پر جو کہ احکام مین ہین یہ آیت احکام مین نہین ہی بلکہ پیشین گوئیون مین ہی لہذا اس مقام مین ماتقرر فی الاصول کو دخل دینا محض جہل یا اظہار تبحر بر ابشال خر و شتر ہی اگر بچشم غور دیکھا جائے تو جناب امیر مراد از آیہ نہون اور بوقت نزول آیہ آنجناب کے موجود ہونے سے امام مہدی مراد از آیہ ہون یہ ایسی بات ہی کہ ہرگز کسی عاقل کی عقل مین نہین آسکتی ہی پس مثل روز روشن کے عیان و نمایان ہوگیا کہ یہ مناقشہ سراسر کذب بے معنی و بہتان لا یعنے و ہذیان جنونی ہی لہذا زمانہ امام مہدی مراد ہونا جیسا خیال محال تھا ویسا خیال محال رہا ہمیشہ ویسا خیال محال رہیگا اور زمانہ خلفاے ثلثہ مراد ہونا جیسا مثل سد سکندر بلکہ مثل عرش خالق اکبر کے قائم بر پاے استوار تھا ویسا قائم بر پاے استوار رہا اور ہمیشہ ویسا قائم بر پاے استوار رہیگا۔

مناقشۂ سی و پنجم مجتہد لکھنوی بوارق مین فرماتے ہین کہ مراد جناب امیر و اولاد طاہرین و شیعیان آنحضرت اند کہ در زمان رجعت موافق وعدۂ حتمیۂ الہیہ اعلاے کلمۂ دین خواہند فرمود۔

جواب یہ کہ مناقشۂ بست و ہفتم مین مجتہد منتقد نے اپنے یہان کی جس حدیث سے استناد کیا ہی اُس حدیث سے بھی اور آثم راقم نے اُسکے جواب مین جو اقوال علماے اہل لعنت کے نقل کیے ہین اُن اقوال سے بھی بنا بر مذہب اہل لعنت آیہ مذکورہ سے کسی اہل لعنت کا مراد نہونا صرف ائمۂ اہل لعنت کا مراد ہونا عیان غیر محتاج بیان ہی لہذا اس مناقشہ مین اہل لعنت کو بھی مراد آیہ مین داخل کرنا محض کذب و زور کا ترانہ ہو کر یہ مناقشہ خاک سیاہ ہوگیا اور مناقشۂ بست و ہفتم کے جواب مین دلائل ظاہرہ و براہین باہرہ سے یہ بھی کالشمس اذا تجلی ہو چکا ہی کہ ائمۂ اہل لعنت کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا بھی محض خیال محال ہی بالجملہ مناقشۂ بست و ہفتم کے جواب مین اس مناقشہ کا قلع و قمع ہو چکا ہی لیکن تنشیط خاطر ناظرین کیواسطے یہان بھی کچھ لکھا جاتا ہی پس واضح رہے کہ جناب امیر و اولاد طاہرین آنجناب عبارت ہی آئمہ اہل لعنت سے اور ائمۂ اہل لعنت و اہل لعنت زمانہ رجعت مراد ہونا خیال محال ہی اولاً اسلیے کہ اسکا نتیجہ یہ کہ نزول آیت کے وقت والون سے ایک شخص مراد ہوا اور سب خارج ہون اور نزول آیت کے بعد والون سے صدہا برس تک جتنے پیدا ہون اُنمین سے گیارہ شخص مراد ہون اور سب خارج ہون

پھر ہزارہا برس کے بعد زمانۂ رجعت کے سب اہل لعنت مراد ہون ایسا خطاب قرآن مین اور کلام عرب مین بالکل نابود
ونا پید ہی لہذا ائمہ اہل لعنت و اہل لعنت زمانۂ رجعت مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال قائل مختل الخیال ہی ثانیا
اسلیئے کہ مراد از آیہ مذکورہ وہ لوگ ہونگے جو کہ آیہ مذکورہ کے فقرہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت سے
مراد ہین جس مین لفظ کم موجود ہی اور نزول آیت کے وقت والون سے فقط ایک متنفس مراد ہون دیگر سب خارج
ہون اور نزول آیت کے بعد والون سے صدہا برس تک جتنے ہون اُنمین سے فقط گیارہ تن مراد ہون دیگر سب
خارج ہون پھر ہزارہا برس کے بعد کسی زمانے کے سب مراد ہون ایسا استعمال لفظ کم کا نہ قرآن مین ہی نہ کسی
کلام عرب مین بدینوجہ بھی ائمہ اہل لعنت و اہل لعنت زمانۂ رجعت مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال قائل مختل الحال
ہی **ثالثا** اسلیے کہ اہل لعنت کے اصول فقہ کی نہایت معتمد کتاب معالم الاصول کی عبارت منقولہ الجواب بناً قسمِ دوم
سے عیان مثل روز روشن ہی کہ جو لفظ قرآنی لغت مین خطاب مشافہ کیواسطے موضوع ہی وہ لفظ نزول خطاب کے
وقت والون کے ساتھ مختص ہوتا ہی نزول خطاب کے بعد والون کو شامل نہین ہوتا ہی اور درصورت آیات احکامیہ
سے ہونے کے حکم آیت بدلیل دیگر بعد والون کو شامل ہوتا ہی اور درصورت نہونے دلیل کے بعد والے حکم سے بھی خارج
ہوتے ہین حکم اور لفظ دونون زمانۂ نزول آیت والون کے ساتھ مختص ہوتے ہین پس معلوم ہوا کہ جو لفظ قرآنی
لغت مین خطاب مشافہ کیواسطے موضوع ہی اُسکا استعمال قرآن مین اس طور سے ہوتا ہی کہ نزول آیت کے
وقت والون سے کوئی متنفس کسی حال مین خارج نہین ہوتا ہی سب مراد ہوتے ہین اور نزول آیت کے بعد والے
کبھی خارج ہوتے ہین یہ درصورت نہونے ضرورت عموم حکم کے ہی اور کبھی مراد ہوتے ہین یہ درصورت ہونے ضرورت
عموم حکم کے ہی اور یہ بھی ہی کہ بعد والے جب داخل مراد ہوتے ہین سب ہوتے ہین نہ بعض اور اسمین شبہہ نہین ہو سکتا کہ
لفظ کم جو آیہ مذکورہ کے فقرہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت مین واقع ہی لغت مین خطاب مشافہہ
کیواسطے موضوع ہی اور اسمین بھی شبہہ نہین ہو سکتا ہی کہ مجموعہ امور موعودۂ آیہ مذکورہ کا وقوع کل ازمنۂ امت محمدیہ
مین نہین ہی لہذا بنا برافادہ مذکورہ صاحب معالم الاصول آیہ مذکورہ مین فقرہ مذکورہ کے لفظ کم سے جو لوگ مراد ہین اُنمین نزول آیہ
مذکورہ کے بعد والے نہ سب داخل ہین نہ بعض بلکہ سب خارج ہین اور قطعاً آیہ مذکورہ مین لفظ کم سے فقط وہ
مومنین صالحین مراد ہین جو کہ بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہو کر ایمان کامل

رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے بدینوجہ بھی ائمہ اہل لعنت و اہل لعنت زمانہ رجعت مراد ہونا خیال محال ناشی
از اختلال قائل مختل الحال ہے **رابعاً** اسلیے کہ خود مجتہد صاحب نے اسی آیت کے مقام بوارق مین چند سطرون کے بعد
لکھا ہی کہ اصل حمل لفظ عربی بر معنی لغویست مادامی کہ نقل آن از معنی اصلی بمعنی اصطلاحی ثابت نشود انتہی یہ عبارت
نص صریح ہی اسپر کہ تاوقتیکہ لفظ منقول از معنی لغوی ہو غیر معنی لغوی پر محمول نہین ہو سکتا ہی اور لفظ کہ جو آغاز
آیہ مذکورہ مین واقع ہی منقول از معنی لغوی نہین ہی اور لغت مین لفظ مذکور حاضرین جو دین وقت خطاب کے واسطے
موضوع ہی لہذا بحسب معنے لغوی کے آیہ مذکورہ مین لفظ مذکور سے بجز گروہ مومنین موجودین وقت نزول آیہ مذکورہ کے دوسرا
کوئی گروہ مراد نہین ہو سکتا ہی بدینوجہ بھی ائمہ اہل لعنت اور اہل لعنت زمانہ رجعت مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال
قائل مختل الحال ہی **خامساً** اسلیے کہ اولیاے مجتہد صاحب سے مولوی عمار علی صاحب نے اپنی تفسیر عمدۃ البیان
مین آیہ مذکورہ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ اس آیت مین خطاب ہی جمیع مومنین کی طرف جو کہ اُس زمانے مین تھے انتہی اسمین
شک نہین ہو سکتا ہی کہ اُس زمانے سے زمانہ نزول آیہ مذکورہ مراد ہی اس تخصیص زمانہ نزول سے بعد والون کا خارج
ہونا عیان غیر محتاج بیان ہی اور چونکہ آیت مین صرف لفظ امنوا نہین ہی بلکہ لفظ وعملوا الصّٰلحٰت بھی ہی
لہذا عبارت مذکورہ مین مومنین سے مومنین صالحین مراد ہونا بھی مخفی نہین ہی بنا بر اسکے عبارت مذکورہ نص
صریح ہی اسپر کہ آیہ مذکورہ سے جمیع مومنین صالحین زمانہ نزول مراد ہین بدینوجہ بھی ائمہ اہل لعنت و اہل لعنت زمانہ رجعت
مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال قائل مختل الحال ہی **سادساً** اسلیے کہ جناب امیر کا اس آیت کو زمانہ خلفاے
ثلثہ پر محمول کرنا اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دینا نہج البلاغت اہل لعنت کی قوی حدیثون سے ثابت ہی چنانچہ
بجواب مناقشہ ہفتم گذر چکا بدینوجہ بھی ائمہ اہل لعنت و اہل لعنت زمانہ رجعت مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال
قائل مختل الحال ہی **سابعاً** اسلیے کہ زمانہ خلفاے ثلثہ کا مراد از آیہ ہونا ایسا کھلا ہوا ہی کہ باوصف فرط تعصب
مذہبی کے بعض مفسرین معتمدین اہل لعنت نے وعدہ آیہ مذکورہ کا خلفاے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہونا ایسے
عنوان سے بیان کر دیا ہی کہ سبیل تاویل و توجیہ بالکل مسدود ہی چنانچہ بجواب مناقشہ ہفتم و بست و دوم واضح
ہو چکا بدینوجہ بھی ائمہ اہل لعنت و اہل لعنت زمانہ رجعت مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال قائل مختل الحال
ہی **ثامناً** اسلیے کہ خلاصہ واقعہ نزول آیہ مذکورہ یہ ہی کہ بعد ہجرت کے مہاجرین جب منازل انصار مین قیام رکھتے تھے

اور بغلبۂ خوف اعدا ہر وقت مسلح رہتے تھے ایک وقت آپسمین مہاجرین نے کہا کہ ایسا بھی کوئی زمانہ ہوگا کہ ہم اپنے کو امن واطمینان مین دیکھین پس آیت نازل ہوئی وعد اللہ الذین آمنوا منکم الخ فریقین کی جس تفسیر مین بلکہ جس کتاب مین واقعہ نزول آیہ مذکورہ مذکور ہی یہی مذکور ہی اسکے خلاف کسی فریق کی کتاب مین مذکور نہین ہی نہ فریقین مین کسی کو اس واقعہ کی واقعیت مین کلام ہی یہ واقعہ واقعیہ عند الفریقین بربلا نداد رہا ہی کہ آیہ مذکورہ سے گروہ مہاجرین مراد ہین قطعاً بدینوجہ بھی اہل لعنت زمانہ رجعت اور ان کے ائمہ مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال قائل مختل الحال ہی بعض بے سند و بے اصل روایات مین بیان کیا گیا ہی کہ ایک روز مسجد نبوی مین بوقت ظہر جناب امیر و دیگر لوگ نماز مین تھے ایک سائل نے سوال کیا جناب امیر نے عین نماز مین بحالت رکوع سائل کو انگوٹھی دی پس آیت نازل ہوئی انما ولیکم اللہ الخ اس واقعہ خلافیہ غیر واقعیہ سے بزعم اہل لعنت جناب امیر کا مراد از ین آیہ ہونا ثابت ہوتا ہی اور اس واقعہ واقعیہ غیر خلافیہ سے گروہ مہاجرین کا مراد از ان آیہ ہونا نہین ثابت ہوتا ہی ان ھذا الشیء عجاب فاعتبروا یا اولی الالباب درحقیقت یہ واقعہ جناب امیر کا مراد از ین آیہ ہونے پر دال ہونیکی صورت مین گروہ مہاجرین کا مراد از ان آیہ ہونے پر اس واقعہ کا دال ہونا ایسا کھلا ہوا ہی کہ جسکو تعصب مذہبی و حمایت مشرب آبائی نے بالکل دشمن حق اور دشمن حیا منکر بدیہی بنا دیا ہی اُسکے سوا کوئی انکار نہین کرسکتا ہی اگر کہا جائے کہ اہل سنت کا قول ہی کہ اگر یہ واقعہ صحیح ہوگا تو جو لوگ مراد از ین آیہ ہین اُن لوگون مین جناب امیر کا داخل ہونا ثابت ہوگا صرف جناب امیر کا مراد از ین آیہ ہونا ثابت نہوگا بنا بر اسکے جو لوگ مراد از ان آیہ ہین گروہ مہاجرین کا اُن لوگون مین داخل ہونا ثابت ہوگا صرف گروہ مہاجرین کا مراد از ان آیہ ہونا ثابت نہوگا تو عرض کیا جائے کہ اس صورت مین بھی عیان مثل روز روشن ہی کہ اہل لعنت زمانہ رجعت اور انکے ائمہ مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال حال قائل مختل البال ہی بالجملہ نزول آیہ مذکورہ کا واقعہ واقعیہ عند الفریقین سے گروہ مہاجرین کا مراد از آیہ مذکورہ ہونا ایسا آشکار نا محال انکار ہی کہ حق و حیا کے دشمن منکر بدیہی کے سوا کوئی انکار نہین کرسکتا ہی بدینوجہ بھی اہل لعنت زمانہ رجعت اور انکی ائمہ مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال حال قائل مختل البال ہی تاسعاً اسلیے کہ جسطرح سے آیہ تطہیر مین یعنے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت مین مراد از لفظ کم کی تصریح موجود ہی اسی طور سے جن آیتون مین مراد از لفظ کم کی تصریح نہین ہی اُن آیتون مین درصورت ضرورت عموم حکم ہونے کے لفظ کم سے امت مراد ہوتی ہی

تغلیباً اور درصورت ضرورت عموم حکم نہونے کے فقط مومنین موجودین وقت نزول آیت مراد ہوتے ہین حقیقۃً اسکے خلاف
قرآن مین کوئی نہین دکھا سکتا ہی اور آیت استخلاف مین مراد از لفظ کم کی تصریح نہین ہی لہذا آیت استخلاف مین اگر ضرورت
عموم حکم ہوگی تو لفظ کم سے امت مراد ہوگی تغلیباً اور امنوا وعملوا الصّٰلحٰت سے جمیع مومنین صالحین کل
ازمنۂ امت مراد ہونگے اور اگر ضرورت عموم حکم نہوگی تو لفظ کم سے مومنین موجودین وقت نزول آیت مراد ہونگے حقیقۃً اور
امنوا وعملوا الصّٰلحٰت سے جمیع مومنین صالحین موجودین وقت نزول آیت مراد ہون گے ان دونون صورتونکے
سوا کوئی تیسری صورت ممکن نہین ہی بدینوجہ بھی فقط اہل لعنت زمانۂ رجعت اور انکے ائمہ مراد ہونا خیال محال ناشی
از اختلال حال قائل مختل البال ہی اولیائے مجتہد صاحب ارشاد فرماوین کہ آیہ انما ولیکم اللہ مین لفظ کم سے
حضرت سیدۂ نساء عالمین و اولاد طیبین آنجنابہ و اہل لعنت زمانۂ رجعت کیون مراد نہین ہو سکتے ہین آیت استخلاف
مین لفظ کم سے اہل لعنت زمانۂ رجعت اور انکے ائمہ کیون مراد ہو سکتے ہین حقیقت امر یہ ہی کہ جس طور سے آیہ
انما ولیکم اللہ مین لفظ کم سے جنابۂ فاطمہ و اولاد طاہرین آنجنابہ و اہل لعنت زمانۂ رجعت مراد ہونا بحسب
قواعد عربیہ و استعمالات قرآنیہ کسی طرح درست نہین ہو سکتا ہی اُسی طور سے آیت استخلاف مین لفظ کم سے
اہل لعنت زمانۂ رجعت اور انکے ائمہ مراد ہونا بحسب قواعد عربیہ و استعمالات قرآنیہ کسی طرح درست نہین ہو سکتا ہی
بدینوجہ بھی اہل لعنت زمانۂ رجعت اور انکے ائمہ مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال حال قائل مختل البال ہی
عاشراً اسلیے کہ مولوی حکیم علی اظہر رئیس کھجوہ ضلع چھپرہ نے اپنی کتاب مسمی بذوالفقار حیدریہ مین لکھا ہی کہ
یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ کاشف ہی اسکا کہ مرتدین صحابہ مخاطبین سے ہون
جیسا کہ مقتضاے لفظ منکم ہی انتہی بلفظہ بحذف الزوائد پھر صفحہ بھر کے بعد فرماتے ہین یا ایہا الذین امنوا
من یرتد منکم عن دینہ کا صاف صاف مقتضا یہ ہی کہ صحابہ موجودین حاضرین مخاطبین سے کچھ لوگ
مرتد ہون الخ صحابہ موجودین حاضرین مخاطبین عبارت ہی مومنین موجودین وقت نزول آیت سے بدینوجہ
ان عبارتون سے خوب واضح ہی کہ بوجہ لفظ منکم کے یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ
کا بدیہی قطعی مقتضا یہ ہی کہ مومنین موجودین وقت نزول آیت سے کچھ لوگ مرتد ہون اور یہ ظاہر ہی کہ نزول آیت
کے بعد والے اگر مراد آیت مین داخل ہوتے تو بعد والون سے بعض لوگون کا مرتد ہونا تمامیت مقتضا من یرتد منکم

کیواسطے کافی ہوتا قبل والون سے کسی کا مرتد ہونا ضروری نہوتا لیکن حسب مفاد عبارات مذکورہ حکیم رئیس اہل لعنت قبل والون سے بعضون کا مرتد ہونے کے بغیر مقتضاے من یرتد منکم تمام نہین ہوسکتا ہی پس معلوم ہوا کہ بعد والے بالکل خارج ہین صرف قبل والے مراد ہین یعنے فقط وہ مومنین قبل نزول آیت مراد ہین جو کہ بوقت نزول آیت موجود تھے بنابراسکے عبارات مذکورہ حکیم رئیس اہل لعنت سے مثل روز روشان کے عیان ونمایان ہوگیا کہ بوجہ لفظ منکم کے آیۂ کریمہ یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ الخ سے فقط وہ مومنین قبل نزول آیہ جو کہ بوقت نزول آیہ موجود تھے مراد ہونا بدیہی قطعی ہی پس راقم آثم بکمال ادب عرض کرتا ہی کہ جسطور سے حسب افادۂ فخر العلماء والحکماء اہل لعنت بوجہ لفظ منکم کے آیۂ کریمہ یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ الخ سے فقط وہ مومنین قبل نزول آیہ جو کہ بوقت نزول آیہ موجود تھے مراد ہونا قطعی بدیہی ہی اُسی طور سے بوجہ لفظ منکم کے آیۂ کریمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض الخ سے فقط وہ مومنین صالحین قبل نزول آیہ جو کہ بوقت نزول آیہ موجود تھے مراد ہونا بدیہی قطعی ہی جن کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا بدیہی لابدی ہی اور ائمۂ مابعد جناب امیر اور اہل لعنت تا زمانۂ رجعت زمرۂ مذکورہ سے خارج ہین بدینوجہ اہل لعنت زمان رجعت اور انکے ائمہ مراد ہونا خیال محال ناشی از اختلال قائل مختل الحال ہی یہ بھی واضح رہے کہ آیۂ مذکورہ مین وعدہ ہی مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر اعداپر غلبہ عطا کرنے کا لہذا جب یہ واضح ہوگیا کہ جو مومنین صالحین مراد از آیۂ مذکورہ ہین وہ مومنین صالحین زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہین تب یہ لائح ہوگیا جن خلفاے زمرۂ مذکورہ کو زمانۂ خلافت مین برابر اعداپر غلبہ ہوا ہی اُن خلفاے زمرۂ مذکورہ کی خلافت مراد از آیۂ مذکورہ ہی اور یہ معلوم ہی کہ جن خلفاے زمرۂ مذکورہ کو زمانۂ خلافت مین برابر اعداپر غلبہ ہوا ہی وہ صرف خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہین پس کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ خلافت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم مراد ہی آیۂ مذکورہ سے جب خلافت خلفاے ثلثہ کا آیۂ مذکورہ سے مراد ہونا کالشمس اذا تجلی ہوگیا تب کالصبح اذا اسفر ہوگیا کہ جو مومنین صالحین آیۂ مذکورہ سے مراد ہین وہ مومنین صالحین خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا ہین جس سے روز روشان کیطرح عیان ونمایان ہوگیا کہ خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا نزول آیۂ مذکورہ کے قبل سے مومنین صالحین تھے اور تا دم مرگ ہمیشہ مومنین صالحین رہے پس یقینا معلوم ہوگیا کہ بحکم آیۂ کریمہ یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ الخ

زمرۂ صحابہ سے جو لوگ مرتد ہوئے ہین اُن لوگون سے خلفائے ثلثہ اور اُنکے رفقا خارج ہین بالجملہ بوجوہ عشرۂ تلک عشرۃ کاملہ اظہر من الشمس و ابین من الامس ہو گیا کہ اہل لعنت زمانۂ رجعت اور انکے ائمہ مراد ہونا محض خیال محال ناشی از اختلال حال قائل مختل البال ہی اور خلفائے ثلثہ اور اُن کے رفقا مراد ہونا مثل سد سکندر بلکہ مثل عرش خالق اکبر کے محکم و مستحکم ہی۔

مناقشہ سی و ششم جناب امیر و حسنین علیہم السلام اُن مومنین صالحین مین داخل ہین جو کہ زمرۂ گلگویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہین پس یہ ائمہ ثلثہ زمانۂ رجعت مین بعد امام مہدی کے خلافت کرین گے پس انھین ائمہ ثلثہ کی خلافت زمانۂ رجعت آیۂ مذکورہ سے مراد ہی نہ خلافت خلفائے ثلثہ یہ مناقشہ مختلف کتابون سے ماخوذ ہی۔

جواب اول کہ یہ تماشا قابل دید ہی کہ اہل سنت خیر البریت کا برابر یہ قول چلا آتا ہی کہ زمانۂ خلفائے ثلثہ آیۂ مذکورہ سے مراد ہی اور حضرات اہل لعنت کا برابر یہ قول چلا آتا ہی کہ زمانۂ امام مہدی آیہ مذکورہ سے مراد ہی بنا بر اسکے جمیع امت کا اجماع اسپر ہی کہ آیہ مذکورہ سے یا تو زمانۂ خلفائے ثلثہ مراد ہی یا زمانۂ امام مہدی اگر ان دونون قولون سے کوئی قول حق ہو گا اور زمانۂ مابعد امام مہدی مراد ہونیکا قول حق ہو گا جو تیرہ سو برس کے بعد ایجاد ہوا ہی تو حق تیرہ سو برس تک دائرۂ جمیع امت سے خارج ہو گا لیکن یہ محال ہی پس زمانۂ مابعد امام مہدی مراد ہونا محال ہی پس علی و حسنین رضی اللہ عنہم کی خلافت زمانۂ رجعت مابعد امام مہدی کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا بنا سے محال محال ہو کر گاؤ شتر ہو گیا اور آیہ مذکورہ سے زمانۂ خلفائے ثلثہ مراد ہونا جیسا پایۂ ثبوت قطعی پر تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب دوم جسوقت یہ آیت نازل ہوئی ہی اسوقت تک حضرت سیدہ علیہا السلام کا عقد شریف بھی نہین ہوا تھا دیکھو جواب مناقشہ سی چہارم اور رسالۂ روشنی مین لکھا ہی کہ "یہ آیت ابتدائی زمانۂ نبوت مین نازل ہوئی ہی" اور یہ معلوم ہی کہ ابتدائے زمانۂ نبوت مین حضرت سیدہ علیہا السلام کا عقد شریف نہین ہوا تھا بلکہ زمانۂ نبوت کے تین حصے کر کے دو حصے منقضی ہونے کے بعد حضرت سیدہ علیہا السلام کا عقد شریف ہوا ہی اسی سے مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین ائمہ اثنا عشر سے صرف جناب امیر کا لوقت نزول آیہ مذکورہ موجود ہونا بیان کیا ہی حسنین علیہما السلام کا نام بھی نہین لیا ہی پس حسنین علیہما السلام کا لوقت نزول آیہ مذکورہ

موجود ہونا کذب صریح و دروغ فضیح ہی پس یہ مناقشہ بہتان سرائیکا فسانہ افتراپردازیکا ترانہ ہوکر خاک سیاہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ سے زمانۂ خلفائے ثلثہ مراد ہونا جیسا بنیان مرصوص مثل پایۂ عرش بیچون تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب سوم آیہ مذکورہ کا واقعۂ نزول یہ ہی کہ مہاجرین مدینہ مین جب اپنا اپنا گھر نہین بنا چکے تھے بلکہ انصار کے گھرون مین رہتے تھے اور بغلبۂ خوف اعدا سے ہروقت ہتیار ہاتھ مین رکھتے تھے ایک وقت آپس مین کہتے تھے کہ یہ خوف کبھی ہم سے دور بھی ہوگا پس آیت نازل ہوئی وعد اللہ الذین امنوا منکم آلخ فریقین کی جس کتاب مین آیہ مذکورہ کا واقعہ نزول مذکور ہی یہی مذکور ہی اسکے خلاف کوئی واقعہ نزول آیہ مسطورہ کا کسی فریق کی کسی کتاب مین نہین ہی اور جس فریق کی جس تفسیر مین یہ واقعہ نزول مرقوم ہی ربط آیت کے ساتھ ہی جس سے تسلیم صحت منجلی و مکشوف ہی جس سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ آیہ مذکورہ سے فقط گروہ مہاجرین مراد ہین جن سے حسنین علیہما السلام بے شبہہ خارج ہین لہذا آیہ مذکورہ سے علی و حسنین علیہم السلام مراد ہونا غلط محض سفسطہ بحت ہی پس یہ مناقشہ بنائے غلط بر غلط ہوکر بمفوۂ فاسد و یاوہ کاسد ہوگیا اور آیہ مذکورہ سے زمانۂ خلفائے ثلثہ مراد ہونا جیسا استوار مثل پایۂ عرش کردگار تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب چہارم حضرات اہل لعنت کی معتبر ترین تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہی ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا ای لینصرنہم بعد ان کانوا خائفین بمکۃ امنین بقوۃ الاسلام وانبساطہ ،، اور بیشک ضرور بدل دیگا من بعد انکے خوف کو امن سے یعنے بعد انکے خوف مکہ کے بیشک ضرور انکو ایسی نصرت دیگا کہ بسبب قوت اور وسعت اسلام کے خوف دشمن انسے دور ہوجائے گا **ف** یہ عبارت برملا ندا دیرہی ہی کہ اس آیت مین جو مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ دیکے خوف دشمن کو دور کردینے کا وعدہ ہی اُس سے وہ مومنین صالحین مراد ہین جو کہ قبل نزول اس آیت کے ہجرت سے پہلے مکہ مین دشمنون سے خائف رہتے تھے جن مین سے حسنین علیہما السلام بے شبہہ خارج ہین کیونکہ مدینہ مین ہجرت کے چار سال بعد پیدا ہوئے تھے لہذا آیہ مذکورہ سے علی و حسنین علیہم السلام کا مراد ہونا ایسا مغلطہ و سفسطہ ہی کہ قابل بیان نہین ہی پس یہ مناقشہ مغلطۂ باطلہ و سفسطۂ عاطلہ ہوگیا اور یہ معلوم ہی کہ ہجرت سے پہلے مکہ مین رہنے والے کلمہ گویان اسلام سے بجز خلفائے ثلثہ کے اور کسی کو خلافت در زمین و غلبہ بر اہل کین دونون کا مجموعہ حاصل نہین ہوا جس سے زمانۂ خلفائے ثلثہ کا

آیہ مذکورہ سے مراد ہونا ایسا ہی آشکار مثل آفتاب بنصف نہار کہ ہرگز کسی منکر کا انکار نہین ہوسکتا ہی قابل اعتبار۔

جواب پنجم بفرض محال حسنین علیہما السلام اگر نزول آیہ مذکورہ سے پہلے پیدا ہوئے تھے تو اسمین کلام نہین ہوسکتا ہی کہ وقت نزول آیہ مذکورہ تک صغیر محض تھے مغلوب خوف اعدا نہین ہوسکتے تھے اور آیت مین وعدہ اُن لوگون سے ہی جو کہ بوقت نزول آیت مغلوب خوف اعدا تھے چنانچہ رسالہ روشنی مین اسکی تصریح موجود ہو اور مجمع البیان کی عبارت مذکورہ جواب بالائی اسپر شاہد عادل ہی اور کلمہ آیت ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا اسمین صریح ہی لہذا آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین مراد ہین اُن مین حسنین علیہما السلام کسی طرح داخل نہین ہوسکتے ہین جس سے یہ مناقشہ باد ہوائی ہوگیا اور آیہ مذکورہ سے زمانہ خلفائے ثلثہ مراد ہونا جیسا محکم مثل پایہ عرش اعظم تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہے گا۔

جواب ششم جناب امیر کا آیہ مذکورہ کو خلافت خلفائے ثلثہ پر محمول کرنا اور وقتاً فوقتاً اسکی شہادت دینا نہج البلاغت اہل لعنت کی ایسی قوی حدیثون سے ثابت ہی کہ آجتک اُن حدیثون کی صحت مین کلام کرنے کی جرأت کسی اہل لعنت کو نہین ہوئی دیکھو جواب مناقشہ یکم وجہ دہم پس چونکہ جناب امیر نے آیہ مذکورہ کو خلافت خلفائے ثلثہ پر محمول کیا ہی لہذا حضرات اہل لعنت کا یہ کہنا کہ آیہ مذکورہ سے علی و حسنین علیہم السلام کی خلافت مراد ہی مدعی سُست گواہ چست کا حساب ہی پس یہ مناقشہ مدعی سُست گواہ چست کے قبیل سے ہوکر محض ابلہ فریبی اور چشم پوشی کا ترانہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا ثبت حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت ہونا جیسا استوار مثل پایہ عرش کردگار تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ہفتم مناقشہ یکم کے جواب مین وجہ ششم و ہفتم و ہشتم کو دیکھو باوصف تعصب مذہبی و حمایت مشربی کے مفسرین معتمدین اہل لعنت سے صاحب تفسیر منہج الصادقین و صاحب تفسیر مجمع البیان نے خلفائے ثلثہ کے زمانے مین وعدہ آیہ مذکورہ کا پورا ہونا ایسی عبارت صریحۃ الدلالت و اضحۃ الافادت سے بیان کردیا ہی کہ ہرگز کسی قسم کی توجیہ و تاویل نہین ہوسکتی ہی صرف آیت کی مقتضائے عربیت اور واقعات صادقہ کی شہادت سے مجبور ہوکر اہل لعنت کے مفسرین معتمدین نے ایسی عبارت لکھدی ہی جو کہ خلفائے ثلثہ کے زمانے مین وعدہ آیہ مذکورہ کے پورا ہونے پر ایسی صریحۃ الدلالت ہی کہ سبیل توجیہ و تاویل بالکل مسدود ہی پس چونکہ آیت کی مقتضائے عربیت اور وقعات صادقہ کی شہادت سے وعدہ آیہ مذکورہ کا خلفائے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہونا ایسا آشکارا نامجال انکار ہی کہ باوصف ہزار

تعصب و عناد کے مفسرین مذکورین اہل لعنت سے سوائے اقرار کے کچھ نہو سکا لہذا آیہ مذکورہ سے علی و حسنین علیہم السلام کی خلافت زمانۂ رجعت مراد ہونیکا قول ہوگیا ہم پلہ برازو بول اور خلافت خلفائے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا جیسا تو ہی تراز جدار سکندر رتھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ششم اگر آیہ مذکورہ سے علی و حسنین علیہم السلام کی خلافت زمانہ رجعت مراد ہوگی تو آیہ مذکورہ کے لفظ الذین امنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت سے فقط علی و حسنین علیہم السلام مراد ہونگے حالانکہ یہ کسی طرح نہیں ہو سکتا ہے **اولاً** اسلیے کہ آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین مراد ہین اُن مومنین صالحین مین حسنین علیہما السلام داخل نہین ہو سکتے ہین بوجوہ مذکورہ جواب دوم وسوم وچہارم وپنجم **ثانیاً** اسلیے کہ حضرات اہل لعنت کی تفسیر عمدۃ البیان مین لکھا ہی اس آیت مین خطاب ہی جمیع مومنین کیطرف جو کہ اُس زمانے مین تھے " یہ عبارت نص صریح ہی اسپر کہ فقط علی و حسنین علیہم السلام مراد نہین ہین بلکہ اس زمانے کے جمیع مومنین صالحین مراد ہین **ثالثاً** اسلیے کہ حضرات اہل لعنت کے رسالہ روشنی مین لکھا ہی " جنکے ایمان اور عمل صالح اکمل درجہ پر بھی تھے اور کامل درجہ پر بھی اور ناقص درجہ پر بھی اُن سب سے قومی پادشاہت اور تمکین دین کا وعدہ کیا گیا ہی " پھر چند ورقون کے بعد لکھا ہی " بیشک اس آیت مین خطاب ہی اُن لوگون سے جو نزول اس آیت کے وقت موجود تھے " ان دونون عبارتون سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ فقط علی و حسنین علیہم السلام مراد نہین ہین بلکہ وقت نزول آیت کے جمیع مومنین صالحین مراد ہین **رابعاً** اسلیے کہ اس آیت مین جو مومنین صالحین موجودین وقت نزول کی تخصیص ہی یہ مناقشہ خود اسپر مبنی ہی بنابر اسکے مجتہد اہل لعنت نے بوارق مین جو لکھا ہی " لیستخلفنہم شامل جمیع مومنین صالحین ست " اُس سے روشن مثل شمع انجمن ہی کہ فقط علی و حسنین علیہم السلام مراد نہین ہین بلکہ زمانہ نزول آیت کے جمیع مومنین صالحین مراد ہین **خامساً** اسلیے کہ جس طرح سے یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت مین کلمہ اہل البیت کلمہ کُم کی تفسیر ہی بدون اس قسم تفسیر کے کسی آیت قرآنیہ مین بلکہ کسی عرب کے کلام مین لفظ مذکور کا خصوصاً لفظ مذکور کے کلمہ کم کا ایسا استعمال کوئی نہین دکھا سکتا ہی لہذا فقط علی و حسنین علیہم السلام کو مراد بتانا بجز تحریف معنوی کے کچھ نہین ہو سکتا ہی پس وجوہ خمسہ مذکورہ سے کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ فقط علی و حسنین علیہم السلام کا مراد ہونا خلاف تصریحات علمائے اہل لعنت ہونے کے علاوہ خلاف عربیت ایسا ہی کہ صریح تحریف معنوی ہی پس یہ مناقشہ تحریف معنویکا

ترانہ ملحدانہ ہو کر آیۂ مذکورہ سے زمانۂ خلفائے ثلثہ مراد ہونا اور بھی استوار مثل ساق عرش پروردگار ہو گیا۔

جواب نہم حضرات اہل لعنت کی حیات القلوب مجلسی مین یہ تصریح موجود ہی کہ بعد وفات سرور کائنات خلافت حضرت علی اور حضرت ابوبکر مین دائر تھی" یعنی جب حضرت ابوبکر کا خلیفۂ بحق ہونا ثابت ہوگا خلافت بلافصل کا حق حضرت علی ہونا باطل ہوگا اور جب خلافت بلافصل کا حق حضرت علی ہونا ثابت ہوگا ابوبکر کا خلیفہ بحق ہونا باطل ہوگا اور یہ بالکل ظاہر ہی کہ آیۂ مذکورہ سے اگر علی وحسنین علیہم السلام کی خلافت زمانۂ رجعت مراد ہوگی تو زمانۂ رجعت خلافت حضرت علی کا زمانہ ہوگا غیر زمانۂ رجعت خلافت حضرت علی کا زمانہ نہوگا اور زمانۂ خلافت بلافصل غیر زمانۂ رجعت ہی پس خلافت بلافصل حق حضرت علی نہین ہو سکتا ہی پس حضرت ابوبکر کے بلکہ ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے مین شک نہین ہو سکتا ہی کیونکہ اہل لعنت کی حیات القلوب مین جو تصریح ہی کہ بعد رسول خلافت ابوبکر و علی مین اور بعد ابوبکر عمر و علی مین اور بعد عمر عثمان و علی مین دائر تھی اُسکا صریح نتیجہ یہ ہی کہ جب غیر زمانۂ رجعت خلافت حضرت علی کا زمانہ نہوگا ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفۂ راشد ہونا معین ہوگا لہذا جب ثابت ہوگیا کہ زمانۂ رجعت خلافت حضرت علی کا زمانہ ہی غیر زمانۂ رجعت خلافت حضرت علی کا زمانہ نہین ہی تب ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفۂ راشد ہونا معین ہوگیا بلکہ یہ بھی قطعاً لازم آگیا کہ بعد خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے حضرت علی نے جو خلافت کی ہی وہ بھی حق نہ تھا پس حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کی آفتاب پر خاک ڈالنے کے واسطے حضرات اہل لعنت نے جو زمانۂ رجعت ایجاد کیا تھا اُسکا نتیجہ خوب نکلا کہ بعد خلفائے ثلثہ کے حضرت علی نے جو خلافت کی ہی اُس سے حضرت علی کا غاصب خلافت ہونا لازم آگیا سچ ہی جو آفتاب پر خاک ڈالیگا اُسی کے سر پر خاک پڑیگی آفتاب جیسا ہی ویسا رہیگا ؎ چراغی را کہ ایزد برفروزد * ہر آنکو پف زند ریشش بسوزد *

جواب دہم آیۂ مذکورہ سے اگر علی وحسنین علیہم السلام کی خلافت زمانۂ رجعت مراد ہوگی تو زمانۂ صحابہ حضرت علی کی خلافت کا زمانہ نہوگا بلکہ زمانۂ رجعت حضرت علی کی خلافت کا زمانہ ہوگا پس آیۂ کریمہ انما ولیکم اللہ سے اگر خلافت حضرت علی مراد ہوگی تو زمانۂ رجعت اُسکا زمانہ ہوگا اور حدیث من کنت مولاہ سے بھی اگر خلافت حضرت علی مراد ہوگی تو زمانۂ رجعت اُسکا زمانہ ہوگا علی ہذا بزعم حضرات اہل لعنت جن آیتون اور جن حدیثون سے خلافت حضرت علی مراد ہی بفرض محال اگر اُن آیتون اور اُن حدیثون سے خلافت حضرت علی مراد ہوگی تو

زمانہ صحابہ اُسکا زمانہ نہوگا بلکہ زمانہ رجعت اُسکا زمانہ ہوگا پس بعد حضرت عثمان کے زمانۂ صحابہ مین حضرت علی نے جو خلافت
کی ہی وہ خلافت مغتصبہ و مغصوبہ ہوگی اور حضرت علی غاصب خلافت ہونگے اور وہ خلافت حضرت معاویہ کا حق ہوگا کیا خوب غاصب
خلافت بھی ہوئے معصوم بھی رہے اور اس سے انکار نہین ہو سکتا ہی کہ زمانۂ صحابہ زمانۂ خلافت حضرت علی نہونے کی
صورت مین حقیت ہر سہ خلافت کا کوئی منکر نہین ہی اور حق دائرۂ جمیع امت سے خارج نہین ہو سکتا ہی لہذا جب زمانۂ
صحابہ خلافت حضرت علی کا زمانہ نہوا بلکہ زمانہ رجعت خلافت حضرت علی کا زمانہ ہوا ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ راشد
ہونا کالشمس اذا تجلی ہوگیا پس آیہ مذکورہ کی دلالت قطعیہ سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت جو آفتاب بے سحاب
کی طرح عیان و نمایان ہی اُسکو نہان و پنہان کرنے کے واسطے حضرات اہل لعنت نے جو زمانہ رجعت ایجاد کیا تھا اُسکا
نتیجہ یہ ہوا کہ جن آیتون اور حدیثون سے یہ حضرات خلافت بلافصل حضرت علی ثابت کرتے ہین اُن آیتون اور حدیثون سے
خلافت بلافصل مراد ہونا محال ہوگیا اور حضرت علی کی زندگی مین حضرت معاویہ کا خلیفہ الحق ہونا لازم آکر حضرت علی
کا غاصب خلافت اور ظالم ہونا لازم ہوگیا معاذ اللہ اور ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ راشد ہونا عیان سے تابان نمایان
سے درخشان ہوگیا بس حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کی آفتاب پر خاک ڈالنے اور باطل خلافت بلافصل ناشدہ کو
حق بنانے کے واسطے حضرات اہل لعنت جو بات بناتے ہین اس سے برابر ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ راشد ہونا عیان تر
اور حضرت علی کا مستحق خلافت بلافصل نہونا نمایان تر ہوکر حضرات اہل لعنت کا زمرۂ یکتمون الحق و ہم یعلمون
اور زمرۂ و من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون سے ہونا روشن تر از ماہ و مہر ہوتا ہی ع مریض
عشق پر رحمت خدا کی * مرض بڑھتا گیا جو جو دوا کی *

جواب یازدہم جب حضرات اہل لعنت نے دیکھا کہ جو مومنین صالحین نزول آیہ مذکورہ سے پہلے شکم مادر سے پیدا ہوئے
تھے اور بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور خوف اعدا سے ترسان تھے اُن مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور
زمانۂ خلافت مین اکابر دشمنون پر غلبہ دیکے خوف دشمن کو اُن سے دور کر دینے کا وعدہ آیہ مذکورہ مین ہونا ایسا عظیم سنگ
سخت ہی کہ جو اسپر گرتا ہی وہ بھی اور جسپر وہ گرتا ہی وہ بھی چور چور ہوتا ہی جس سے خلافت امام مہدی کا آیہ مذکورہ سے
مراد ہونا ایسا ترانہ ملحدانہ ہوگیا کہ اُسکا الحاد کہین بھی چھپائے نہین چھپتا ہی تب زمانہ رجعت ایجاد کیا مگر اُسکے ساتھ یہ بھی
ارشاد ہوا کہ امام مہدی علیہ السلام غار استتار سے نکل کر دشمنون کو قتل کرکر تمام صفحۂ زمین پر قابض و مسلط ہو جائینگے

اور تمام صفحہ زمین سے دشمنون کو نیست و نابود کردین گے حتی کہ شوکت و ثروت غلبہ و عزت امن و امان ایمنی و اطمینان کے
کل مدارج پورے ہوجائین گے پھر بعد وفات امام مہدی علیہ السلام کے دیگر ائمہ یکے بعد دیگر اُسی خلافت کے مسند نشین
ہو کے خلافت کرین گے جسمین کسی وقت کسی دشمن کا وجود نہوگا یہ ایجاد اسلیے کیا گیا ہی کہ آیہ مذکورہ سے جو حقیت
و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت کرے اُسکو یہ جواب دیا جائے کہ علی و حسن و حسین علیہم السلام نزول آیہ مذکورہ سے پہلے شکم
مادر سے پیدا ہو چکے تھے اور بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور بعد امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ رجعت مین خلافت
کرین گے وہی خلافت آیہ مذکورہ سے مراد ہی خلافت خلفائے ثلثہ مراد نہین ہی مگر بحکم دروغ گو را حافظہ نباشد حضرات
اہل لعنت کو یاد نرہا کہ آیہ مذکورہ سے خلافت امام مہدی مراد ہونیکی حدیثین جو تصنیف کر کے رکھی گئی ہین اُن حدیثون
سے یہ ایجاد بے بنیاد ہو جائے گا اور یہ بھی یاد نرہا کہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے بلا فصل خلافت حضرت علی
ثابت ہونے کا جو دعوی ہی اُس سے بھی یہ ایجاد بے بنیاد ہو جائے گا دیکھو جواب دہم اور یہ بھی یاد نرہا کہ لفظ ولیمکنن
لھم دینھم الذی ارتضی لھم صریح بتا رہی ہی کہ جو خلافت مراد ہی اُسی خلافت مین روز بروز دین اسلام اور
اہل اسلام کو دشمنون پر غلبہ دیگا دیکھو وجہ اول جواب مناقشہ یکم اور بعد امام مہدی کے جو امام تخت نشین خلافت
ہون گے اُنکے زمانے مین تو کوئی دشمن موجود نہوگا دشمن تو امام مہدی کی حیات مین سب نابود ہو جائین گے پھر
امام مہدی کے بعد جو امام سریر آرای خلافت ہونگے اُنکے زمانہ خلافت مین روز بروز دشمنون پر غلبہ دینا کیونکر معقول ہوگا
اور یہ بھی یاد نرہا کہ لفظ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا برملا ندا دیرہی ہی کہ بوقت نزول آیہ مذکورہ مومنین صالحین کو
جو خوف دشمن غالب تھا اُسی خوف کو خلافت موعودہ مین دور کردینے کا وعدہ ہی پس وہ خوف اُن مومنین صالحین سے
اگر زندگی مین دور نہین ہوا تھا تو موت سے دور ہو جانے مین چون و چرا نہین ہو سکتا ہی پھر امام مہدی کے بعد جو
امام خلافت کرینگے اُس امام کی اُس خلافت مین اُس خوف کو دور کر دینا کیونکر معقول ہوگا اور یہ بھی یاد نرہا کہ
لفظ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا صریح ظاہر کر رہی ہی کہ زمانہ خلافت موعودہ مین روز بروز دشمنون پر
نصرت یعنے غلبہ ہوتے ہوتے ایسا ہوگا کہ مومنین صالحین خدا کی عبادت کرین گے اور وحدت خدا کا کلمہ پڑھینگے
بجز خدا کے کسی کو نہ ڈرین گے یہ بات زمانہ خلافت موعودہ مین قوت سے فعل مین آئیگی دیکھو وجہ اول جواب
مناقشہ یکم حالانکہ یہ بات امام مہدی کی حیات مین پورے طور پر قوت سے فعل مین آجائیگی پھر امام مہدی کے بعد

جوامام خلافت کرین گے اُس امام کے اُس خلافت مین ان بات کا قوت سے فعل مین آنا کیونکر معقول ہوگا بالجملہ یہ خوب واضح ہوگیا کہ یہ مناقشہ بوجوہ بسیار سراسر دروغ گو را حافظہ نباشد کا حساب ہی اور یہ بھی واضح ہوگیا کہ آیہ مذکورہ مین جو ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا واقع ہی مطابق اُسکے زمانہ خلافت موعودہ مین جن امور کا قوت سے فعل مین آنا ضروری ہی امام مہدی کے بعد حضرت علی یا اور کسی امام کی خلافت زمانہ رجعت مین اُن امور کا قوت سے فعل مین آنا کسی طرح ممکن نہین ہی لہذا یہ کہنا کہ آیہ مذکورہ سے علی و حسنین علیہم السلام کی خلافت زمانہ رجعت مراد ہی صریح تحریف معنوی کا ترانہ ملحدانہ ہی بس یہ مناقشہ ترانہ ملحدانہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا قائم رہا اور دائم رہے گا۔

جواب دوازدہم آیہ کریمہ انی جاعل فی الارض خلیفہ سے حضرت آدم کو زمانہ رجعت مین خلیفہ کرنا کیون نہین مراد ہوسکتا ہی آیت استخلاف یعنے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض سے مومنین صالحین کو زمانہ رجعت مین خلیفہ کرنا کیون مراد ہوسکتا ہی اور مجتہد صاحب نے تو بوارق مین لکھا ہی کہ آیہ کریمہ انی جاعلک للناس اماما سے یہ ظاہر ہی کہ امامت نبوت سے بالاتر ہی پھر آیہ کریمہ انی جاعلک للناس اماما سے یہ کیون نہین مراد ہوسکتا ہی کہ اے ابراہیم مین نے تجھکو اس زمانے مین نبی کیا ہی زمانہ رجعت مین امام کرون گا آیت استخلاف یعنے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض سے یہ کیون مراد ہوسکتا ہی کہ اللہ مومنین صالحین کو زمانہ رجعت مین خلیفہ کریگا اور آیہ کریمہ عسی ربکم ان یھلک عدوکم و یستخلفکم فی الارض جو حضرت موسی کا قول ہی اپنے اصحاب سے فرمایا ہی اُس سے کیون یہ مراد نہین ہوسکتا ہی کہ عنقریب تمھارا رب تمھارے دشمن کو ہلاک کریگا اور زمانہ رجعت تمکو زمین مین خلیفہ کریگا آیت استخلاف یعنے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض سے کیون یہ مراد ہوسکتا ہی کہ اللہ مومنین صالحین کو زمانہ رجعت مین خلیفہ کریگا اور آیہ کریمہ یاداؤد انا جعلنک خلیفۃ فی الارض سے کیون یہ مراد نہین ہوسکتا ہی کہ اے داود ہمنے تجھکو خلیفہ کردانا ہی واسطے زمانہ رجعت کے۔ آیت استخلاف یعنے وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم سے کیون یہ مراد ہوسکتا ہی کہ اللہ مومنین صالحین کو زمانہ رجعت مین

خلیفہ کریگا درحقیقت جسکو کچھ خوف خالق یا شرم خلائق ہی وہ اس سے کبھی انکار نہین کر سکتا ہی کہ جسطرح مذکورۂ آیتون
سے خلافت یا امامت زمانۂ رجعت ہرگز مراد نہین ہو سکتی ہی اسی طرح آیت استخلاف یعنے وعد اللہ الذین اٰمنوا
منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض سے بھی خلافت زمانۂ رجعت ہرگز مراد نہین ہو سکتی ہی
لہذا یہ کہنا کہ آیت استخلاف سے علی وحسن وحسین علیہم السلام کی خلافت زمانۂ رجعت مراد ہی عمداً کلام خدا مین صریح
تحریف معنوی کرنا ہی بنابراسکے بھی یہ مناقشہ صریح تحریف معنوی کا ترانۂ ملحدانہ ہی کیا جسکو کچھ بھی عربی زبان سے
واقفیت ہی اور کچھ بھی خوف خدا یا پاس حیا ہی وہ یہ کہہ سکتا ہی کہ عسیٰ ربکم ان یھلک عدوکم ویستخلفکم
فی الارض سے یہ مراد ہو سکتا ہی کہ عنقریب تمھارا رب تمھارے دشمن کو ہلاک کریگا اور تمھارے مرنے کے بعد پھر
زندہ کرکے اسی دنیا مین تمکو زمین مین خلیفہ کریگا ہرگز نہین ہرگز نہین کیونکہ اسکا قطعی مفاد اور یقینی مستفاد یہ ہی کہ
عنقریب تمھارا رب تمھارے دشمن کو ہلاک کریگا اور تمھارے مرنے سے پہلے تمکو زمین مین خلیفہ کریگا اسیطرح جسکو
کچھ بھی عربی زبان سے واقفیت اور کچھ بھی خوف خدا یا پاس حیا ہی وہ ہرگز نہین کہہ سکتا ہی کہ وعد اللہ الذین
اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض سے مراد یہ ہی کہ بعد مرجانے مومنین صالحین کے پھر
زندہ کرکے مومنین صالحین کو اسی دنیا مین اللہ خلیفہ کریگا کیونکہ جسطرح عسیٰ ربکم ان یھلک عدوکم ویستخلفکم
فی الارض کا قطعی مفاد اور یقینی مستفاد یہ ہی کہ عنقریب تمھارا رب تمھارے دشمن کو ہلاک کریگا اور تمھارے مرنے
سے پہلے تمکو زمین مین خلیفہ کریگا اُسی طرح وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم
فی الارض کا قطعی مفاد اور یقینی مستفاد یہ ہی کہ وعدہ دیا اللہ نے تم مین جو مومنین صالحین ہین اُنکو کہ بیشک ضرور خلیفہ
کریگا اُنکو زمین مین اُنکے مرنے سے پہلے لہذا یہ کہنا کہ اس سے علی وحسن وحسین علیہم السلام کی خلافت زمانۂ رجعت
مراد ہی جو کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہوکے اسی دنیا مین اُنکو ملیگی عمداً کلام خدا مین تحریف معنوی کرنے کے سوا کچھ
نہین ہو سکتا ہی غرضکہ اس مناقشہ کا تحریف معنوی عمداً کا ترانۂ ملحدانہ ہونا ایسا کھلا ہوا ہی کہ ہرگز کسیکے چھپائے
چھپ نہین سکتا ہی یہ سب جانے دو حضرات اہل لعنت ذرہ بھر خوف خالق یا ذرہ بھر شرم خلائق کسی سے مستعار
لے کے ارشاد فرمائین کہ آیت انما ولیکم اللہ الخ سے ولایت زمانۂ رجعت اور حدیث من کنت مولاہ
سے مولائیت زمانۂ رجعت کیون مراد نہین ہو سکتی ہی آیت استخلاف سے خلافت زمانۂ رجعت کیون مراد ہو سکتی ہی

درحقیقت جسطرح آیت انما ولیکم اللہ اور حدیث من کنت مولاہ سے ولایت اور مولائیت زمانہ رجعت ہرگز مراد نہین
ہوسکتی ہی اسیطرح آیت استخلاف سے خلافت زمانہ رجعت ہرگز مراد نہین ہوسکتی ہی بلکہ جسطرح قطعاً ویقیناً شکم مادر سے
پیدا ہوکر مرنے سے پہلے ہونے والی ولایت و مولائیت آیت انما ولیکم اللہ وحدیث من کنت مولاہ سے
مراد ہی اسیطرح قطعاً ویقیناً شکم مادر سے پیدا ہوکر مرنے سے پہلے ہونیوالی خلافت آیت استخلاف سے مراد ہی اور یہ معلوم ہی
کہ جو لوگ نزول آیت استخلاف سے پہلے کلمہ گویان اسلام مین داخل تھے اور بوقت نزول آیت استخلاف موجود
تھے اُن لوگون مین سے صرف خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم زمین مین خلیفہ اور زمانہ خلافت مین برابر غالب اہل کینہ
ہوے ہین لہذا آیت استخلاف سے صرف خلافت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا مراد ہونا ایسا ہی آشکار مثل لیل ونہار
کہ حضرات اہل لعنت کا انکار ہرگز نہین ہوسکتا ہی قابل اعتبار۔

مناقشہ سی ہفتم۔ جناب امیر مومنین صالحین موجودین وقت نزول آیہ مذکورہ سے ہین اور آنجناب کے زمانہ
خلافت مین اکثر مومنین مذکورین موجود تھے پس زمانہ خلافت آنجناب آیہ مذکورہ سے مراد ہی نہ زمانہ خلافت خلفاے ثلثہ

جواب اول یہ کہ مجتہد صاحب لوامع الحقائق مین فرماتے ہین کہ اجماع اہل بیت منعقد شدہ برینکہ مراد از آیہ اہل بیت اند در زمان
ظہور حضرت صاحب العصر انتہی پھر دو صفحے کے بعد فرماتے ہین کہ مراد از آیہ بنصوص عترۃ طاہرہ زمان صاحب العصر والزمان
است انتہی پہلی عبارت نص صریح ہی اسپر کہ زمانہ تسلط امام مہدی آیہ مذکورہ سے مراد ہونے پر ائمہ اہل بیت کا اجماع منعقد
ہی اور دوسری عبارت نص صریح ہی اسپر کہ زمانہ تسلط امام مہدی آیہ مذکورہ سے مراد ہونے پر عترۃ طاہرہ کے نصوص صریحہ
موجود ہین پس یہ مناقشہ صریح مخالف اجماع ونصوص اہل بیت ہی اور مذہب اہل لعنت مین اجماع ونصوص اہل بیت کی مخالفت
ایسا کفر ہی کہ انتہا نہین ہی لہذا یہ مناقشہ مدہوشی بلکہ خواب خرگوشی کا ترانہ ہوگیا اور خلافت خلفاے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے
مراد ہونا مثل ساق عرش رحمان کے برقرار رہا اور ہمیشہ برقرار رہیگا۔

جواب دوم جناب امیر کا مومنین صالحین از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا ایسی بات ہی کہ اہل سنت خیر البریہ کے
دل مین اسکا اقرار ہی اور زبان مین اسکا اقرار اور اہل لعنت کے دل مین اسکا انکار ہی زبان مین اسکا اصرار بہرحال صرف
خلیفہ کا مومنین صالحین از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا خلافت کا مصداق آیہ مذکورہ ہونیکی علامت نہین ہی بلکہ خلیفہ
کا زمانہ خلافت مین برابر اعدا پر غالب رہنا بھی ضروری ہی اور جناب امیر کو اپنے زمانہ خلافت مین اعدا پر غلبہ نہین ہوا ہی

بلکہ آنجناب پر برابر اعدا کو غلبہ ہوا ہی لہذا خلافت علویہ کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا بدیہی البطلان ہو گیا اور خلافت صدیقیہ وفاروقیہ وذی النوریہ کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا سد سکندر سے قوی تر ہو گیا۔

جواب سوم بطلان مناقشہ یکم کی وجہ اول مین واضح ہو چکا ہی کہ بحکم ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم خلافت موعودہ آیہ مذکورہ کے زمانے مین خداوند کریم روز بروز قوت وشوکت مین ترقی دیکر مومنین صالحین موعودین بالخلافت کو دشمنون پر اور دین اسلام کو ادیان باطلہ پر ایسا غالب کر دیگا کہ نہ کوئی دشمن قوت وشوکت مین مومنین صالحین موعودین بالخلافت کے برابر باقی رہیگا نہ کوئی دین قوت وشوکت مین دین اسلام کے برابر باقی رہیگا اور زمانہ خلافت علی مین یہ واقع نہین ہوا ہی بلکہ اسکا ضد واقع ہوا ہی یعنے روز بروز ضعف ونکبت مین ترقی ہوئی ہی اور یوماً فیوماً دشمنون کا غلبہ ہوا ہی لہذا زمانہ خلافت علی کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا بین البطلان ہو گیا اور زمانہ خلافت صدیقیہ وفاروقیہ وذی النوریہ کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا مثل پایہ عرش کردگار استوار ہو گیا۔

جواب چہارم نیز بطلان مناقشہ مذکورہ کی وجہ مذکور مین عیان ہو چکا ہی کہ حسب مفاد ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا خلافت موعودہ آیہ مذکورہ کے زمانے مین خداوند کریم مومنین موعودین بالخلافت کو روز بروز ایسی نصرت دیگا کہ غلبہ بر اعدا روز افزون ہو گا اور ہوتے ہوتے ایسا ہو گا کہ خوف دشمن بالکل زائل ہو جائیگا اور قوت وشوکت مین کوئی ہمسر نہ باقی رہیگا اور جناب امیر کے زمانہ خلافت مین یہ واقع نہین ہوا ہی بلکہ ضد اسکا واقع ہوا ہی یعنے روز بروز کمزوری وزبونی ہوئی ہی اور غلبہ اعدا روز افزون ہوا ہی لہذا خلافت حیدریہ کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا ببداہۃ ہفوۂ باطلہ ہو گیا اور خلافت صدیقیہ وفاروقیہ وذی النوریہ کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا محکم تر از سد سکندر ہو گیا۔

جواب پنجم بابطال مناقشہ سی وسوم منکشف ہو چکا ہی کہ بنا بر تصریح صاحب تفسیر مجمع البیان یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا سے مراد یہ ہی کہ زمانہ خلافت موعودہ مین مومنین موعودین بالخلافت بجز خدا کے کسی سے نڈرینگے اور جناب امیر کی خلافت مین آنجناب کو اور آنجناب کے رفقا کو دشمنون کا خوف ایسا غالب رہا کہ زمانہ خلافت کی ابتدا سے انتہا تک ہمارے حصن حصین تقیہ مین جان بچاتے رہے لہذا خلافت جناب امیر کا مراد از آیہ مذکورہ ہونا ترانۂ دیوانہ ہو گیا اور زمانہ خلفائے ثلثہ کا مراد از آیہ مذکورہ ہونا مستحکم مثل پایہ عرش عظیم ہو گیا۔

جواب ششم جواب مناقشہ یکم واضح ہو چکا ہی کہ مثل طبرسی کاشانی کے بعض مفسرین معتمدین اہل الشیعہ نے

خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین وعدہاے آیہ مذکورہ کا پورا ہونا ایسے عنوان سے بیان کردیا ہی کہ سبیل توجیہ وتاویل بالکل غیر ممکن ہی لہذا یہ مناقشہ گوشت خرد ندان سگ ہوگیا اور زمانہ خلفائے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا بے گزند رہا اور ہمیشہ بے گزند رہیگا۔

جواب ہفتم چونکہ اس آیت مین جن مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا وعدہ ہی اُن مومنین صالحین کا زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا ضروری ہی کما مر الخ لہذا جسطورسے صدور حدیث لاعطین الرایۃ الخ کے دوسرے دن زمرۂ رجال سے صرف جناب میر کو نشان فتح جنگ ودونون کا مجموعہ حاصل ہونا معلوم ہونے کے بعد آنجناب کا حدیث مذکور سے مراد ہونا ایسا آشکار کالشمس نے نصف النہار ہی کہ خوارج ونواصب کا انکار ہرگز نہین ہوسکتا ہی قابل اعتبار اُسی طور سے بعد نزول آیہ مذکورہ کے معرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین غلبہ بر اہل عداوت ودونون کا مجموعہ حاصل ہونا اور زمرۂ مذکورہ سے دوسرا کسی کو مجموعہ مذکورہ حاصل نہونا معلوم ہونے کے بعد ہر سہ خلافت کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا اور کسی خلافت کا آیہ مذکورہ سے مراد نہونا ایسا آشکار کالشمس فی نصف النہار ہی کہ روافض ونواصب کا انکار ہرگز نہین ہوسکتا ہی قابل اعتبار فانظروا یا اولی الانظار۔

جواب ہشتم بجواب مناقشہ یکم نہج البلاغت اہل لعنت کی قوی حدیثون سے واضح ہوچکا ہی کہ جناب امیر نے خلافت خلفائے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کے وقتاً فوقتاً شہادت دی ہی لہذا یہ مناقشہ مدعی سست گواہ چست کا حساب ہوگیا اور ہر سہ خلافت کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا بے آزار رہا بلکہ زیادہ استوار ہوگیا۔

مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطین اس مناقشہ کی تشئید ارکان کے لیے ایک عجیب کلام ارقام فرمایا ہی جسکا حاصل یہ ہی کہ آیہ مذکورہ کے وعدہ استخلاف خلافت علی سے پورا ہوگیا ہی وعدہ تمکین دین اور وعدہ تبدیل خوف مومنین ابھی تک پورے نہین ہوئے اور یہ دونون وعدے وعدہ استخلاف پر معطوف ہین اور زمانہ معطوف علیہ مین معطوف کا واقع ہونا ضروری نہین ہی جیسا کہ کلام معجز نظام یحیی ویمیت شاہد عادل ہی انتہی۔

جواب اول یہ کہ آیہ مذکورہ مین جن مومنین صالحین کو خلافت زمین عطا کرنے کا وعدہ ہی اُنھین مومنین صالحین کو تمکین دین وامن از خوف اہل کین عطا کرنے کا وعدہ ہی جو عبارت ہی ایسا غلبہ بر اعدا سے جو مزیل خوف اعدا ہو

لہذا خلافت موعودہ آیہ مذکورہ کے زمانے مین موعود ہین یا بخلافت کو ایسا غلبہ براعدا ہونا کہ خوف اعدا دور ہو جائے ایسی ضروری ہی کہ جس خلافت مین خلیفہ اور رفقاے خلیفہ کو ایسا غلبہ براعدا نہین رہا ہی وہ خلافت مصداق آیہ مذکورہ نہین ہو سکتی ہی اور یہ کلام اہل السنت صریحۃ الدلالت ہی اسپر کہ جناب امیر کو اپنی خلافت مین اعدا پر غلبہ نہین ہوا ہی پس خلافت آنجناب مصداق آیہ مذکورہ نہین ہو سکتی ہی لہذا خلافت آنجناب سے آیہ مذکورہ کے وعدۂ استخلاف پورا ہونا ہرگز صحیح نہین ہو سکتا ہی بدینوجہ یہ کلام بین الانہدام ہو گیا اور صرف خلافت خلفاے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا شدید الاستحکام ہو گیا۔

جواب دوم یہ کہ جن مومنین صالحین کو خلافت زمین و تمکین دین و امن از خوف اہل کین عطا کرنے کا وعدہ آیہ مذکورہ مین ہی اُن مومنین صالحین کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا ضروری ہی جیسا کہ بجواب مناقشۂ دوم واضح ہو چکا ہی لہذا بعد منقضی ہو جانے زمانۂ زمرۂ مذکورہ کے یہ کہنا کہ آیہ مذکورہ کے وعدۂ استخلاف پورا ہو گیا ہی وعدۂ تمکین دین اور وعدۂ تبدیل خوف مومنین ابھی تک پورے نہین ہوے صریح یہ کہنا کہ ایک وعدۂ خدا وفا ہو گیا دو وعدۂ خدا خلاف ہو گئے تعالی جنابہ عن ذلک علوا کبیرا چونکہ خدا کا کوئی وعدہ خلاف نہین ہو سکتا ہی بدینوجہ قبل منقضی ہونے زمانہ زمرۂ مذکورہ کے تینون وعدون کے پورے ہو جانے مین ہرگز تردد نہین ہو سکتا ہی لہذا وعدۂ تمکین دین اور وعدۂ تبدیل خوف مومنین کا ابھی تک پورا نہونا ہرگز صحیح نہین ہو سکتا ہی بدینوجہ بھی یہ کلام بین الانہدام ہو گیا اور صرف خلافت خلفاے ثلثہ کا مراد از آیہ مذکورہ ہونا مستحکم مثل پایہ عرش محکم ہو گیا۔

جواب سوم یہ کہ آیہ مذکورہ مین جن مومنین کو خلافت زمین عطا کرنیکا وعدہ ہی اُنھین مومنین کو تمکین دین و امن از خوف اہل کین عطا کرنے کا وعدہ ہی لہذا اگر خلافت مذکورہ کے زمانے مین مومنین مذکورین کو تمکین دین و امن از خوف اہل کین دونون حاصل ہونا ضروری نہوگا تو لازم آویگا کہ مومنین مذکورین کو ایک زمانے مین موعودہ خلافت زمین حاصل ہو پھر جب وہ زمانہ منقضی ہو جاے اور خلافت رفت و گذشت ہو جائے اسکے بعد ایک زمانے مین مومنین کو موعودہ تمکین دین حاصل ہو پھر جب وہ زمانہ منقضی ہو جائے اور تمکین دین رفت و گذشت ہو جائے اُسکے بعد ایک زمانے مین اُنھین مومنین کو امن از خوف اہل کین حاصل ہو حالانکہ مومنین سے خلافت زمین و تمکین دین دونون رفت و گذشت ہو جانے کے بعد مومنین کو امن از خوف اہل کین حاصل ہونا قطعاً غیر متصور ہی بلکہ مومنین سے خلافت زمین رفت و گذشت ہونے کے بعد مومنین کو تمکین دین حاصل ہونا بھی غیر متصور ہی لہذا موعودہ خلافت زمین کے زمانے مین

موعودہ تمکین دین و موعودہ امن از خوف اہل کین دونون کا حاصل ہونا ایسی ضروری ہی کہ جس خلافت مین ان دونون کا حصول نہین ہوا ہی وہ خلافت ہرگز مصداق آیہ مذکورہ نہین ہو سکتی ہی اور جناب امیر کی خلافت مین ان دونون سے ایک کا بھی حصول نہین ہوا ہی بدینوجہ خلافت آنجناب ہرگز مصداق آیہ مذکورہ نہین ہو سکتی ہی لہذا خلافت آنجناب سے آیہ مذکورہ کے وعدہ استخلاف پورا ہونا خیال محال ہی بدینوجہ بھی یہ کلام بین الانہدام ہو گیا اور صرف خلافت خلفاے ثلثہ کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا استوار مثل پایہ عرش کردگار رہو گیا۔

جواب چہارم یہ کہ زمانہ معطوف علیہ مین وقوع معطوف بعض جگہ بے شبہہ ضروری ہی چنانچہ کلام معجز نظام اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول شاہد مرشد ہی ہر جگہ البتہ ضروری نہین ہی بفرض محال اگر تسلیم کیا جاے کہ کسی جگہ ضروری نہین ہی تو بھی کچھ مضائقہ نہین ہی کیونکہ آیت استخلاف کی موعودہ خلافت مین موعودہ تمکین دین و امن از خوف اہل کین ضروری الحصول ہین بوجہ واحد ہونے موعود بخلافت اور موعود تمکین دین و امن از خوف اہل کین کے نہ بوجہ معطوف ہونے کے پس یہ کلام غلط فہمی بلکہ نا فہمی کا ترانہ ہو گیا اور صرف ہر سہ خلافت کا مراد از آیہ مذکورہ ہونا قوی تر از سد سکندر رہو گیا۔

جواب پنجم یہ کہ قائل کا قول ہی کہ حدیث لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ مین جو وعدہ ہی عطاے نشان کا وہ تو صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن پورا ہو گیا ہی اور جو بشارت ہی حصول ظفر کی وہ بعد وفات سرور کائنات جس دن خالد بن ولید کو مسیلمہ کذاب اور اُسکے اتباع پر ظفر حاصل ہوا ہی اُسدن پوری ہوئی ہی اور حدیث مذکور مین عدا قید ہی لاعطین الرایۃ کی نہ یفتح اللہ کی قائل کے اس قول کا جو جواب منجانب حضرات اہل لعنت ہوگا وہی جواب اس کلام اہل لعنت کا منجانب اہل سنت ہوگا اگر حضرات اہل لعنت کوئی جواب عنایت نکرین تو منجانب اہل سنت علاوہ جوابات بالا کے ایک جواب یہ ہوگا کہ حدیث مذکور مین یفتح اللہ علے یدیہ کی ضمیر مجرور کا مرجع وہی رجل ہی جو حدیث مذکور مین موعود برایت ہی لہذا صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن اس رجل کو نشان ملنے کے بعد بحالت نشان برداری اُسی رجل کو ہی ظفر کا حاصل ہونا جو حدیث مذکور مین مراد ہی ایسی ضروری ہی کہ جس رجل کو صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن نشان ملنے کے بعد بحالت نشان برداری وہ ظفر حاصل نہین ہوا ہی وہ رجل حدیث مذکور سے مراد نہین ہو سکتا ہی

اسی طور سے آیہ مذکورہ مین ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا کے کل ضمائر بارزہ کا مرجع وہی مومنین صالحین ہین جو کہ آیہ مذکورہ مین موعود بخلافت ہین لہذا خلافت موعودہ آیہ مذکورہ کے زمانے مین اُنھین مومنین صالحین کو روز بروز اعدا پر ایسا غلبہ ہونا جو مزیل خوف اعدا ہو ایسی ضروری ہی کہ جس خلافت مین خلیفہ اور رفقاے خلیفہ کو اعدا پر ایسا غلبہ نہین ہوا ہی وہ خلافت ہرگز مصداق آیہ مذکورہ نہین ہوسکتی ہی اور جناب امیر کی خلافت مین نہ آنجناب کو اعدا پر غلبہ ہوا ہی نہ آنجناب کے رفقا کو بدینوجہ خلافت آنجناب ہرگز مصداق آیہ مذکورہ نہین ہوسکتی ہی لہذا خلافت آنجناب سے آیہ مذکورہ کے وعدۂ استخلاف پورا ہونا ہرگز صحیح نہین ہوسکتا ہی بدینوجہ بھی یہ کلام بیخ و بُن سے منہدم ہوگیا اور صرف خلافت خلفاے ثلثہ کا مراد از آیہ مذکورہ ہونا محکم مثل پایۂ عرش معظم ہوگیا۔

مناقشہ سی و ہشتم مجتہد صاحب لوارق مین فرماتے ہین کہ انچہ از حضرت امیر از اخفا و عدم اظہار حق بسبب جور جائرین بظہور پیوستہ مؤید ارادہ استخلاف آن حضرت ست نہ منافی ازانجہت کہ انچہ در آیہ دانی ہا یہ وعدۂ قوت و شوکت شان شدہ تعیین آن بوقت من الاوقات نفرمودہ بنابر مصلحت بالغۂ خود آن را موقوف بزمان ظہور رضاتم اوصیا داشتہ انتہی بحذف الزوائد مفاد اس کلام مجتہد قمقام کا یہ ہی کہ جناب امیر کو جو اپنی خلافت مین ہمیشہ خوف و ضعف رہا اور نہ اعدا پر غلبہ ہوا نہ خوف اعدا سے امن حاصل ہوا یہ موید ہی خلافت آنجناب آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کی نہ منافی کیونکہ آیہ مذکورہ مین جو غلبہ بر اعدا و امن از خوف اعدا عطا کرنے کا وعدہ ہی اُس مین تعیین وقت نہین ہی خداوند کریم نے اپنی مصلحت بالغہ اور حکمت غامضہ سے اُسکو زمانہ ظہور امام مہدی پر اُٹھا رکھا ہی۔

جواب اول یہ کہ آیہ کریمہ انما ولیکم اللہ سے امامت جناب امیر مراد ہونا بالفرض محال مسلم ہی اور یہ حقیت ہر سہ خلافت کی مؤید ہی نہ منافی کیونکہ اسمین تعیین وقت نہین ہی خداوند کریم نے اپنی مصلحت بالغہ اور حکمت غامضہ سے زمانہ مابعد ذی النورین ارادہ فرمایا ہی یا اسکو زمانۂ امام مہدی پر اُٹھا رکھا ہی اسی طور سے حدیث من کنت مولاہ سے امامت علی مراد ہونا بالفرض محال مسلم ہی اور یہ حقیت ہر سہ خلافت کی مؤید ہی نہ منافی کیونکہ اسمین تعیین وقت نہین ہی رسول کریم نے اپنی مصلحت بالغہ و حکمت غامضہ سے زمانۂ مابعد

ذی النورین یا زمانۂ امام مہدی ارادہ فرمایا ہی اسی طور سے جن آیتون اور جن حدیثون سے حضرات اہل لعنت خلافت بلافصل علی پر دلائل قائم کرتے ہین اُن سب دلائل مین یہی کلام ہوگا پس منجانب حضرات اہل لعنت جو جواب اس کلام کا ہوگا منجانب اہل سنت وہی جواب اس کلام مجتہد قمقام کا ہوگا۔

جواب دوم یہ کہ زمانۂ نزول انما ولیکم اللہ وصدور حدیث من کنت مولاہ زمانۂ وجود نبی ہی لہذا درصورت امامت حضرت علی مراد ہونے کے ضرور اور کونی زمانہ مراد ہوگا اور کیا ضرر ہی کہ وہ زمانہ زمانۂ مابعد نبی ہو کیون نہین جائز ہی کہ وہ زمانہ زمانۂ مابعد عثمان ہو مجتہد صاحب نے بوارق مین اسکا جواب دیا ہی کہ عقلاً مستبعد معلوم ہوتا ہی کہ خلافت اولی منصوص نہو اور خلافت رابعہ منصوص ہو عبارت مجتہد صاحب کی یہ ہی عقلا مستبعد معلوم می شود کہ خلافتیکہ تالی مرتبۂ نبوت باشد منصوص نباشد و خلافت درجۂ رابعہ منصوص باشد انتہی اس جواب اجتہاد مآب کی خرافت فصل یازدہم ودوازدہم مین واضح ہوگی یہان پر غرض یہ ہی کہ مجتہد صاحب کو یہ تو مستبعد معلوم ہوا کہ خلافت اولی منصوص نہو اور خلافت رابعہ منصوص ہو لیکن یہ مستبعد نہ معلوم ہوا کہ آیۂ استخلاف مین جو موعود بالخلافت ہی وہی موعود بالغلبہ ہی باوصف این موعود بالخلافت کو خلافت موعودہ مین غلبہ موعودہ حاصل نہوا اور وہ بیچارہ دنیا سے منتقل ہوا ان ہذا الشئ عجاب درحقیقت خدا نے کلام واحد مین بدون تعیین وقت کے جسکو خلافت و غلبہ دونون عطا کرنے کا وعدہ دیا ہی اُسکو خلافت موعودہ حاصل ہوا اور خلافت موعودہ مین غلبۂ موعودہ حاصل نہوا اور وہ بیچارہ مونہکا تیوالا ہوئے عقلا بالکل بدیہی البطلان ہی۔

جواب سیوم آیۂ مذکورہ مین جن مومنین صالحین کو غلبہ دینے کا وعدہ ہی اُن مومنین صالحین کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا ضروری ہی کما تضح سابقا مرارا اور امام مہدی زمرۂ مذکورہ سے خارج ہین لہذا خلافت امام مہدی مین جو غلبہ ہوگا وہ آیۂ مذکورہ سے مراد نہین ہوسکتا ہی اگر کہا جائے کہ بعد خلافت امام مہدی کے جناب امیر کمال غلبہ کے بعد خلافت کرینگے وہی غلبہ وہ بعد آیۂ مذکورہ سے مراد ہی تو یہ مناقشہ سی و ششم کا مضمون ہی جسکا پورا قلع و قمع ہوچکا ہی اعادہ بیفائدہ ہی۔

جواب چہارم یہ کہ اس کلام مجتہد قمقام کا نتیجہ یہ ہی کہ آیۂ مذکورہ مین جو مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور دشمنون پر ایسا غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی کہ خوف اعدا زائل اور امن حاصل ہوجائے مطابق اسکے جناب امیر کو اپنی خلافت مین

اعدا پر غلبہ نہونا خلافت آنجناب کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونیکی مؤید ہی جسکا صریح مآل یہ ہی کہ اگر آنجناب کو اپنی خلافت مین اعدا پر غلبہ ہوتا تو خلافت آنجناب آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کی منافی ہو تا ان ھذا الشئ عجاب فاعتبروا یا اولی الالباب

جواب پنجم یہ کہ تین صفحہ قبل اس کلام کے زمانہ امام مہدی کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا ثابت کرنے کے خیال خام سے خود مجتہد صاحب نے ارقام فرمایا ہی کہ در ازمنہ سابقہ اکثر اقطار عالم مملو از کفر بود و اکثر مسلمین خصوصا اہل بیت سید المرسلین در کمال خوف و ضعف انتہی بحذف الزوائد بجواب مناقشہ شانزدہم اس عبارت کے ایک ایک حرف کا قلع و قمع ہو چکا ہی یہان غرض یہ ہی کہ یہ عبارت برملا اندا دیرہی ہی کہ مجتہد صاحب خود قائل بلکہ مصر اسکے ہین کہ زمانہ خلافت مین اعدا پر غلبہ اور خوف اعدا سے امن حاصل نہونا خلافت کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کی بالکل منافی ہی پس خلافت امام مہدی کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا ثابت کرنیکے مقام مین یہ افادہ کرنا کہ زمانہ خلافت مین اعدا پر غلبہ اور خوف اعدا سے امن حاصل نہونا خلافت کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کی منافی ہی اور خلافت جناب امیر کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا ثابت کرنے کی غرض سے یہ تصریح کرنا کہ جناب امیر کو اپنی خلافت مین اعدا پر غلبہ اور خوف اعدا سے امن حاصل نہونا خلافت آنجناب کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کی موید ہی خوب ہی کمال اجتہاد کا تماشا قابل دید ہر پیر و برنا ہی۔

جواب ششم یہ کہ نیز خود مجتہد صاحب نے اس کلام سے ایک صفحہ قبل خلافت خلفاے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کے آفتاب پر خاک ڈالنے کے واسطے لکھا ہی کہ حصول امن در زمانہ آنہا ممنوع است تا انچہ نوشتہ کہ ایا می تواند شد کہ اخذ فدک از فاطمہ و قصد احراق بیت آنجناب امن باشد مگر آنکہ مراد امن غیر عترت رسول بودہ باشد و ایضا فسادہا کہ در زمان عثمان بظہور پیوستہ از ادلہ قویہ است بر آنکہ امن حاصل نبود انتہی بحذف الزوائد ان حرفون کا استیصال قابل دید رجال بجواب مناقشہ شانزدہم گذر چکا یہان مقصد یہ ہی کہ اس عبارت مین مجتہد صاحب نے جو افادہ فرمایا ہی وہ یہ ہی کہ خلفاے ثلثہ کی خلافت مین مومنین صالحین کو نہ اعدا پر غلبہ تھا نہ خوف اعدا سے امن حاصل تھا لہذا خلافت خلفاے ثلثہ آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہو سکتی ہی یہ افادہ فرما کر صفحہ بھر کے بعد یہ تصریح کرنا کہ خلافت جناب امیر مین اعدا پر غلبہ اور خوف اعدا سے امن حاصل نہونا خلافت آنجناب کا

آیہ مذکورہ سے مراد ہونیکی مؤید ہی نہ منافی ایسا ترانہ دیوانہ ہی کہ بیان مین نہین آسکتا ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ

جواب ہفتم ناظرین مناقشہ بست و چہارم و بست و پنجم و بست و ششم و بست و ہفتم و بست و ہشتم اور سی و دوم کو ملاحظہ کرین اگر راقم آثم کیطرف بدگمانی ہو تو مولوی عمار علی مجتہد دہلوی کے دفع المغالطہ اور تحفۃ الاشعریہ اور مولوی سید محمد مجتہد لکھنوی کے بوارق و تشئید المبانی مین پورا مقام آیہ مذکورہ کو بنظر غور دیکھین اور معلوم کرین کہ خلافت خلفائے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کے آفتاب پر خاک ڈالنے کے خیال خام سے کذب صریح و دروغ فضیح کے مرتکب ہوکر دونون مجتہدون نے کسقدر اصرار سے بیان کیا ہی کہ خلفائے ثلثہ کی خلافت مین نہ دین اسلام کل ادیان باطلہ پر غالب ہوا ہی نہ مومنین صالحین کو اعدا پر غلبہ حاصل ہوا ہی لہذا خلافت خلفائے ثلثہ آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہوسکتی ہی بعد اس بیان و اصرار بیکران کے دونون مجتہدون کا یہ کہنا کہ خلافت جناب امیر مین اعدا پر غلبہ اور خوف اعدا سے امن حاصل نہونا خلافت آنجناب کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونیکی مؤید ہی ایسی غلبۂ فراموشی بلکہ مدہوشی بلکہ خواب خرگوشی کا ترانہ اور بیباکی در تحریف کلام باریکا کرشمہ خزانہ ہی کہ نہ تحریر مین آسکتی ہی نہ تقریر ادا کرسکتی ہی والعیاذ بالجبار من کفر الکفار اور جس طور سے امام حسین علیہ السلام کا واقعہ کربلا ایسا واقعہ ہی کہ اسکی واقعیت سے اگر کوئی انکار کرے تو اسکا اعتبار نہین ہوسکتا ہی اسی طور سے خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت مین دین اسلام کا کل ادیان باطلہ پر غالب ہونا اور مومنین صالحین کا اعدا پر غالب ہونا اور خوف اعدا کا دور ہونا ایسے امور واقعیہ ہین کہ انکی واقعیت سے اگر کوئی انکار کرے تو اسکا اعتبار نہین ہوسکتا ہی چنانچہ جوابات مناقشات مذکورہ مین اسکی تفصیل گذر چکی ہی۔

جواب ہشتم ہر دو مجتہد مذکور کے پیر و مرشد صاحب تفسیر مجمع البیان نے آیہ مذکورہ کی تفسیر مین لکھا ہی مکن لھم فی الارض وبدل لھم امنا بعد خوف وبسط لھم فی الارض فقد انجز موعدہ لھم انتھی عن البوارق حاصل ترجمہ اسکا یہ ہی کہ تمکین دی اللہ نے واسطے اُن لوگون کے زمین مین یعنے دیا اللہ نے اُن لوگون کو غلبہ و قوت اور شوکت و دبدبہ اور بدل دیا اللہ نے اُن لوگون کو امن بعد خوف کے یعنے اللہ نے اُن لوگون کو اعدا پر ایسا غلبہ دیا کہ خوف اعدا اُن لوگون سے دور ہوگیا اور کشائش دی اللہ نے واسطے اُن لوگون کے بیچ مین یعنے دی اللہ نے اُن لوگون کو زمین مین سلطنت وسیعہ اور خلافت عظیمہ پس بتحقیق پورا کر دیا اللہ نے وعدہ اپنا واسطے اُن لوگون کے یعنے اللہ نے اُن لوگون کو خلافت عظیمہ اور غلبات شدیدہ برابل کینہ عطا کر دیا ہی کل

امور موعودہ آیۂ مذکورہ پورے ہو گئے ہین کوئی حالت منتظرہ باقی نہین ہی پس خوب واضح ہو گیا کہ مجتہد صاحب کا فرمانا
کہ اللہ نے موعودہ قوت و شوکت کو زمانۂ امام مہدی پر اُٹھا رکھا ہی بالکل ہفوۂ کاذبہ اور سفسطۂ باطلہ ہی۔

جواب نہم نیز دونون مجتہدون کے پیرو مرشد دیگر ملا فتح اللہ کاشانی صاحب خلاصۃ المنہج نے آیۂ مذکورہ کی تفسیر مین
لکھا ہی کہ و دراندک زمانے حق تعالی بوعدۂ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسری و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمود انتہی
خداوند کریم کا وعدۂ آیہ مذکورہ پورا ہوجانے پر یہ عبارت سراسر بشارت ایسی نص صریح ہی کہ بسبیل توجیہ و تاویل بالکل مسدود ہی
اور بدیہی امر ہی کہ زمین مین خلافت عظیمہ اور غلبۂ شدیدہ حاصل ہونے کے بغیر خداوند کریم کا وعدۂ آیۂ مذکورہ
پورا نہین ہوسکتا ہی لہذا جب دونون مجتہدون کے پیرو مرشد کی مذکورہ عبارت سراپا رشادت سے ثابت ہو گیا کہ
وعدۂ آیۂ مذکورہ پورا ہو گیا ہی تب کالشمس اذا تجلی ہو گیا کہ کل امور مندرجہ آیۂ مذکورہ پورے ہو گئے ہین کوئی حالت
منتظرہ باقی نہین ہی لہذا دونون مجتہدون کا یہ ترانہ کہ اللہ نے موعودہ قوت و شوکت کو زمانۂ امام مہدی پر اُٹھا
رکھا ہی بالکل ہفوۂ ملحدانہ ہی۔

جواب دہم حدیث لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ
کرارا غیر فرار یفتح اللہ علی یدیہ مین اس کلام مجتہد کے طور سے قائل کا یہ قول ہوسکتا ہی کہ صدور حدیث
مذکور کے دوسرے دن علی کو جو نشان ملا ہی اور ظفر حاصل ہوا ہی وہ حدیث مذکور سے مراد نہین ہی خلافت صدیقیہ مین
مسیلمہ کذاب اور اُسکے اتباع کو واصل جہنم کرنے کے واسطے حضرت سیف اللہ کو صدیق اکبر سے جو نشان ملا ہی اور
اُن حضرت نے مسیلمہ کذاب اور اسکے اتباع کو واصل جہنم کیا ہی حدیث مذکور سے وہی مراد ہی اور سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کا فرمانا کہ ہم نشان دینگے اُس قبیل سے ہی جو کہ جنگ خندق مین آنسرور نے فرمایا ہی کہ سلطنت و دفائن
کسری اور مملکت و خزائن قیصر میرے قبضۂ اقتدار و دست تصرف مین آگئے حالانکہ سلطنت و خزائن کسری و قیصر
اپنی خلافت مین فاروق اعظم کے قبضۂ اقتدار و دست تصرف مین آئے ہین اُس سے پہلے نہ سرور عالم کے قبضے
مین آئے تھے نہ کسی اہل اسلام کے اگر یہ خیال ہو کہ حدیث مذکور مین روز فردا کی قید ہی پھر کیونکر ممکن ہوگا کہ صدور
حدیث مذکور کے دوسرے دن جو نشان عطا اور ظفر حاصل ہوئے ہین وہ حدیث مذکور سے مراد نہون کسی اور زمانے
پر مراد حدیث مذکور موقوف ہو تو یہ امر کو خاطر ہو کہ آیہ مذکورہ مین خاص وقت نزول کے جمیع مومنین صالحین کی جماعت کو

زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی پھر کیونکر ممکن ہوگا کہ اُن مومنین صالحین کی
زندگی مین کل امور موعودۂ آیہ مذکورہ اُن مومنین صالحین کو حاصل نہون بلکہ کل یا بعض مراد آیہ مذکورہ زمانۂ رجعت
پر موقوف ہو اگر کہا جائے کہ حدیث مذکور مین جو یوم فردا کی قید ہی وہ صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن کے سوا
اور کسی زمانے پر مراد حدیث مذکور موقوف ہونے کا مانع ہی تو کہدیا جائے کہ جسطرح یوم فردا سے روز قیامت
مراد ہوا کرتا ہی اُسیطرح یوم فردا سے زمانۂ رجعت مراد ہو سکتا ہی باوجود اسکے جس طرح کل یا بعض مراد حدیث
مذکور زمانۂ رجعت پر موقوف نہین ہو سکتا ہی اُسیطرح بلکہ بطرح اولی کل یا بعض امور موعودۂ آیہ
مذکورہ زمانۂ رجعت پر موقوف نہین ہو سکتا ہی بلکہ جس طرح صدور حدیث مذکور کے دوسرے
روز زمرۂ رجال سے جسکو رایت و نصرت دونون حاصل ہوئے ہین اُس رجل اور اُس رایت
و نصرت کا مصداق حدیث مذکور ہونا ضروری ہی اُسیطرح بعد نزول آیہ مذکورہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام
از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جن لوگون کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین دشمنون پر غلبہ دونوں کا مجموعہ
حاصل ہوا ہی مع رفقا اُن لوگون کا اور اُن لوگونکی خلافت و غلبہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا یقیناً ضروری ہی اور
کل یا بعض مراد آیہ مذکورہ کا اور کسی زمانے پر موقوف ہونا قطعاً محال ہی پس غلبۂ موعودۂ آیہ مذکورہ کا زمانۂ ظہور
امام مہدی پر موقوف ہونا خیال محال ناشی از اختلال مجتہد مختل البال ہی اور زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت
مین برابر دشمنون پر غالب ہونا ان دونون امرون کا مجموعہ زمرۂ مذکورہ سے صرف خلفاے ثلثہ کو حاصل ہوا ہی
لہذا صرف خلفاے ثلثہ کی خلافت و غلبہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا ایسا آشکار ناقابل انکار ہی جیسا کہ صدور حدیث
مذکور کے دوسرے روز جناب امیر کی نشان یابی و فتحیابی کا مراد حدیث مذکور ہونا آشکار ناقابل انکار ہی پس بسبب
مناقشات بالا کے یہ مناقشہ بھی خیال محال ناشی از اختلال حال مناقش مختل البال ہو گیا اور رہرسہ خلافت
کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا استوار مثل سکندری جدار ہو گیا اگر یہ خطرہ ہو کہ خلفاے ثلثہ کو خلافت و غلبہ دونون کا
مجموعہ حاصل ہونے سے حقیقۃً یا حکماً کل اشخاص جماعت مذکورہ کو مجموعہ مذکورہ حاصل ہونا کیونکر ثابت ہوگا تو
مناقشہ سی و ششم کے جواب چہارم کو دیکھنا چاہیے اور آیہ مذکورہ مین جماعت مذکورہ کی جو تخصیص ہی اُس سے
یہ ظاہر ہی کہ قبل منقضی ہونے زمانۂ جماعت مذکورہ کے امور موعودۂ آیہ مذکورہ جماعت مذکورہ کو ضرور حاصل ہونگے

پس آیہ مذکورہ مین جماعت مذکورہ کی جو تخصیص ہی وہ تعیین جماعت موعودہ باستخلاف و استیلا ہی جس سے تعیین زمانہ ظاہر ہی اور حدیث مذکور مین جو یوم فردا کی قید ہی اُس سے زمانۂ رجعت مراد ہو سکتا ہی لہذا اُس سے نہ تعیین وقت ہو سکتی ہی نہ تعیین رجل موعود برایت و نصرت پس آیہ مذکورہ مین تعیین زمانہ اور تعیین موعود باستخلاف و استیلا دونون ہین اور حدیث مذکور مین نہ تعیین وقت ہی نہ تعیین موعود برایت و نصرت لہذا یہ کہنا کہ آیہ مذکورہ مین تعیین وقت نہین ہی حدیث مذکور مین تعیین وقت ہی محض کور چشمی یا کور چشمون کی راہ زنی ہی پس مجتہد صاحب کا فقرہ کہ انچہ در آیہ وافی ہدایہ وعدۂ قوت و شوکت شان شدہ تعیین آن بوقت من الاوقات نہ فرمودہ ہفوۂ کاذبہ و ترانۂ ابالسہ ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا تو ہی مثل ساق عرش باری ہو گیا۔

جواب یازدہم یہ کہ بنا بر اس کلام مجتہد قمقام کے کل یا بعض مراد حدیث مذکور جواب بالا کا زمانہ ظہور امام مہدیؑ پر موقوف ہونا باحتمال قوی محتمل ہو گا لہذا خیبر مین دوسرے روز جو نشان عطا ظفر حاصل ہوئے ہین حدیث مذکور سے اُسکی مراد ہونے کی بنا پر حضرات اہل لعنت جو حجت قائم کرتے ہین وہ حجت قائم نہین ہو سکتی ہی پس یا تو حضرات اہل لعنت اپنی اس حجت کو ساقط از درجۂ صحت کہین یا اس کلام مجتہد قمقام کو باطل از پایۂ استقامت فرمائین اور اگر یہ کہا جائے کہ حدیث مذکور مین یوم فردا کی قید ہی لہذا کل یا بعض مراد حدیث مذکور صدور حدیث مذکور کے دوسرے روز کے سوا اور کسی زمانے پر موقوف نہین ہو سکتا ہی تو یہ قبول کیا جائے کہ آیہ مذکورہ مین تخصیص ہی جماعت مومنین صالحین وقت نزول کے جو بے شبہہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہی لہذا جس مانے مین زمرۂ مذکورہ کو خلافت و شوکت ہو گئی ہی اُس زمانے کے سوا اور کسی زمانے پر کل یا بعض مراد آیہ مذکورہ موقوف نہین ہو سکتا ہی بلکہ حدیث مذکور مین وعدۂ نصرت و غلبۂ حق ہی جو کہ بزعم مخترعین رجعت موقوف ہی زمانۂ رجعت پر جو ایک قسم کی قیامت ہی یوم فردا سے اکثر مراد ہوتی ہی لہذا بنا بر مذہب قائلین رجعت حدیث مذکور مین یوم فردا سے زمانۂ رجعت مراد ہونا محتمل ہونے مین چون و چرا نہین ہو سکتا ہی لہذا بنا بر مزعوم قائلین رجعت مراد حدیث مذکور کا زمانۂ رجعت پر موقوف ہونا محتمل باحتمال قوی ہی لہذا تیسرے روز خیبر کے حاصل شدہ ایت نصرت کے مراد حدیث مذکور ہونیکی بنا پر معتقدین رجعت جو حجت قائم کرتے ہین وہ خود بنا بر مسلک صانعین رجعت قائم نہین ہو سکتی ہی لیکن چونکہ آیہ مذکورہ مین تخصیص ہی جماعت جمیع مومنین صالحین وقت

نزول کی جو بے شبہہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہین لہذا بعد نزول آیہ مذکورہ کے جس زمانے مین زمرۂ مذکورہ کو خلافت وغلبہ و نون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی اُس زمانے کے سوا اور کسی زمانے پر کل یا بعض مراد آیہ مذکورہ کا موقوف ہونیکی سبیل بالکل مفقود ہی اور بعد نزول آیہ مذکورہ کے جس زمانے مین زمرۂ مذکورہ کو مجموعہ مذکورہ حاصل ہوا ہی وہ زمانہ خلافت خلفاے ثلثہ ہی لہذا زمانہ خلافت خلفاے ثلثہ آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کی بنا پر اہل سنت نے اہل فساد پر جو حجت قائم کی ہی اسمین بنا بر کسی مذہب کے جنبش نہین ہو سکتی ہی پس یہ مناقشہ بنا بر مذہب اہل سنت کے بھی فاسد وکاسد ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا استوار مثل ساق عرش قہار ہو گیا۔

جواب دوازدہم یہ کہ اس کلام سے اگر یہ مراد ہی کہ امام مہدی کو جو خلافت و ثروت و نون کا مجموعہ حاصل ہوگا وہی آیہ مذکورہ سے مراد ہی تو اسکا جواب بکرات و مرات گذر چکا ہی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ جس خلیفہ کی خلافت و ثروت آیہ مذکورہ سے مراد ہی اس خلیفہ کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا ضروری ہی اور امام مہدی زمرۂ مذکورہ سے خارج ہین لہذا خلافت و ثروت امام مہدی کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا خیال محال ہی اور اگر یہ مراد ہی کہ بعد امام مہدی کے بذریعہ رجعت جناب امیر جو بکمال غلبہ ودبدبہ خلافت کرین گے وہی آیہ مذکورہ سے مراد ہی تو مناقشہ سی و ششم کے جواب مین اسکا پورا قلع وقمع ہو چکا ہی من شاء رجع اور اگر یہ مراد ہی کہ آیہ مذکورہ کا وعدہ استخلاف خلافت جناب امیر سے پورا ہو گیا ہی اور وعدہ تمکین امام مہدی کے زمانے مین پورا ہوگا تو ابھی جواب مناقشہ بالا کے ذیل مین اسکا استیصال ہو چکا بالجملہ اس مناقشہ کا بطلان سابقا بھی عیان ہو چکا حالا بھی عیان ہو گیا اور ہر سہ خلافت کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا جیسا مثل آفتاب تابان کے درخشان تھا ویسا درخشان رہا اور ہمیشہ ویسا درخشان رہیگا۔

مناقشہ سی و نہم نیز مجتہد لکھنوی بوارق مین فرماتے ہین کہ شکے نیست درانکہ رواج شعائر اسلام در وقت جناب امیر حاصل بود و خوفیکہ از فراعنہ اُمت در زمان خلافت ثلثہ بود نیز انتقاص پذیرفتہ واما امن کلی پس در زمان آنہا نیز نبود لاسیما بالنسبۃ الی اہل البیت کما اسلفنا انتہی اسکا استیصال بدین منوال ہی **قولہ** رواج شعائر اسلام در وقت جناب امیر حاصل بود **جواب** بے شک خلافت علویہ مین رواج شعائر اسلام حاصل تھا لیکن اس سے خلافت آنجناب آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہو سکتی ہی کیونکہ آیہ مذکورہ مین خلافت مع قوت وغلبہ کا وعدہ ہی اور آنجناب کی خلافت مع قوت وغلبہ نہ تھی چنانچہ خود مجتہد صاحب کی عبارت مذکورۂ مناقشہ بالا اسمین صریح ہی **قولہ** وخوفیکہ از فراعنہ اُمت در زمانہ

خلفاے ثلثہ بود انتقاض پذیرفتہ **جوابہ** بجواب مناقشہ شانزدہم مفصل و مدلل گذر چکا ہی کہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت مین جو مومن صالح تھا اُس سے خوف اعدا دور ہو گیا تھا اور جس سے خوف اعدا دور نہین ہوا تھا وہ مومن صالح نہ تھا بلکہ ابالسہ اُمت سے تھا اور اثنا عشری حکیم زمانی نے تشفی خوارج مین لکھا ہی کہ جناب امیر پر خلافت کا زمانہ اور بھی نازک تھا اور حضرت عزیز المتکلمین اعلی اللہ مقامہ فی العلیین نے نامہ علویہ بنام معاویہ سے جو استدلال کیا ہی بجواب اسکے خود مجتہد صاحب نے اسی بوارق مین بہت آب و تاب سے لکھا ہی کہ جناب امیر کا حال اپنی خلافت مین مثل بے زبان پتھر کے تھا کہ خوف اعدا کے مارے اپنا مافی الضمیر بیان نہین کر سکتے تھے حرف بطلان خلافت ثلثہ زبان پر نہین لا سکتے تھے سواد اعظم حقیت و فضیلت ثلثہ کے اعتقاد رکھتے تھے نیز خود مجتہد صاحب کی عبارت مذکورہ مناقشہ بالا صریح ہی اس مین کہ جناب امیر اپنی خلافت مین اعدا سے ایسے خائف و مغلوب تھے کہ حق بات زبان سے نہین نکال سکتے تھے پس معلوم ہوا کہ مجتہد صاحب جو فرماتے ہین کہ جناب امیر کی خلافت مین خوف فراعنہ اُمت انتقاض پایا تھا وہ ایسا ہی جیسا کہ یزید پلید کے زمانے مین امام حسین سے خوف فراعنہ امت انتقاض پایا تھا قابل تماشا ہی کہ جناب امیر کا اپنی خلافت مین اعدا پر غالب نہوا بلکہ برابر مغلوب و منکوب اعدا رہنا جو کہ خلافت آنجناب کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونیکی مانع ہی اسکا تو بار بار اظہار کرتے ہین لیکن جنکی خلافت آیہ مذکورہ سے مراد ہی انکو فراعنہ امت بناتے ہین جیسا کہ خوارج و نواصب علی و حسنین علیہم السلام کو ابالسہ امت کہتے ہین اور اپنا منھ کالا کرتے ہین درحقیقت جسطور سے صدور حدیث لاعطین الرایۃ الخ کے دوسرے دن زمرۂ رجال سے جناب امیر کو نشان و ظفر دونون کا مجموعہ حاصل ہونے کے بعد آنجناب کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر حدیث مذکور ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ آنجناب کو ابالسہ امت سے کہنے والے خوارج و نواصب یقیناً اپنا منھ کالا کرتے ہین اسی طور سے بعد نزول آیہ مذکورہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے خلفاے ثلثہ کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہونے کے بعد ہر سہ خلیفہ کا مومن صالح و امام بحق و خلیفۂ راشد و افضل امت ہونے پر آیہ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ ان حضرات کو جو فراعنہ امت کہتا ہی وہ یقیناً اپنا منھ کالا کرتا ہی ابالسہ امت سنت آن داوند کہ چون از حجت خصم عاجز آیند بکان را بد گفتن آغاز کنند **قولہ** واما امن کلی پس در زمان آنہا نیز نبودہ لاسیما بالنسبت الی اہل البیت کما اسلفناہ **جوابہ** خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت مین جو مومن صالح تھا اُسکو خوف اعدا سے امن حاصل

ہوگیا تھا اور جسکو خوف اعدا سے امن حاصل نہین ہوا تھا وہ مومن صالح نہ تھا بلکہ ابالسئہ امت سے تھا کما سلفنا

فی الجواب عن المناقشۃ السادستہ العشر۔

مناقشہ سی و دوم صاحب بوارق نے ایک طولانی عبارت مین جو بیان کیا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ اگر خلافت تمام زمین مراد ہی چنانچہ لفظ فی الارض دلالت اُسپر رکھتا ہی تو اس امت مین اسوقت تک کسیکو حاصل نہین ہوئی اور اگر خلافت بعض زمین مراد ہی تو جناب امیر کو بھی حاصل تھی تخصیص ثلثہ کیا ہی ایسے ہی اگر امن کلی مراد ہی تو خلافت ثلثہ مین غیر حاصل اور اگر امن غیر کلی مراد ہی تو خلافت جناب امیر مین حاصل ایسے ہی اگر امن خوف کفار سے مراد ہی چنانچہ لفظ من بعد خوفھم امنا دلالت اُسپر رکھتا ہی تو خلافت علویہ مین حاصل خلافت بکریہ و عمریہ مین غیر حاصل بوجہ ارتداد اکثر عرب اور وقوع فتنۂ مدینہ وغیرہا کے اور اگر امن خوف غیر کفار سے مراد ہی تو زمانہ ثالث مین غیر حاصل بوجہ بلجرائے قتل و خواری و انسداد آب و طعام اُسی کے انتہی۔

جواب یہ کہ خلافت داؤد علی نبینا و علیہ السلام کی نسبت قرآن پاک مین ہی یا داؤد انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض حالانکہ خلافت داود علی نبینا و علیہ السلام تمام زمین مین نہ تھی پس اگر لفظ فی الارض خلافت تمام زمین مراد ہونے پر دال ہوگا تو کذب کلام باری لازم آویگا لہذا کوئی عاقل با ایمان یہ نہین کہہ سکتا ہی کہ لفظ فی الارض خلافت تمام زمین مراد ہونے پر دلالت رکھتا ہی اور خلافت اصحاب موسی علی نبینا و علیہ السلام کی نسبت قرآن پاک مین ہی عسی ربکم ان یھلک عدوکم و یستخلفکم فی الارض حالانکہ اصحاب موسی سے کسی کو خلافت تمام زمین نہین ہوئی پس اگر لفظ فی الارض خلافت تمام زمین مراد ہونے پر دال ہوگا تو کذب کلام حق لازم آویگا لہذا کوئی عاقل با ایمان یہ نہین کہہ سکتا ہی کہ لفظ فی الارض خلافت تمام زمین مراد ہونے پر دلالت رکھتا ہی اور موجودین وقت نزول آیہ مذکورہ کے جمیع مومنین صالحین کی نسبت آیہ مذکورہ مین ہی لیستخلفنھم فی الارض حالانکہ زمرۂ مذکورہ سے کسی کو خلافت تمام زمین نہین ہوئی خلافت زمین عرب و عجم و روم و شام البتہ ہوئی لہذا اگر لفظ فی الارض خلافت تمام زمین مراد ہونے پر دال ہوگا تو کذب کلام رب لازم آویگا بدینوجہ کوئی عاقل با ایمان نہ یہ کہہ سکتا ہی کہ لفظ فی الارض خلافت تمام زمین مراد ہونے پر دلالت رکھ سکتا ہی نہ یہ کہہ سکتا ہی کہ خلافت زمین عرب و عجم و روم و شام مراد نہین ہی پس خوب واضح ہوگیا کہ مجتہد صاحب کا فرمانا کہ خلافت تمام زمین مراد ہونے پر لفظ فی الارض

دلالت رکھتا ہی محض ایمان کی دشمنی اور حیا کی خونریزی سے ناشی ہی جسکو کچھ بھی خوف خدا یا کچھ بھی پاس حیا ہوگا
اُس سے ایسی بات سرزد نہین ہوسکتی ہی اور زمرۂ مذکورہ کو خلافت زمین عرب و عجم و روم و شام خلفاے ثلثہ کے
زمانے مین حاصل ہوئی ہی نہ جناب امیر کے زمانے مین لہذا کوئی عاقل ذیحیا نہ خلافت خلفاے ثلثہ کا مراد آیہ مذکورہ
ہونے سے انکار کرسکتا ہی نہ خلافت جناب امیر کا مراد آیہ مذکورہ ہونیکا اقرار کرسکتا ہی نیز فقط خلافت زمین آیہ مذکورہ
مین موعود نہین ہی بلکہ خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ موعود آیہ مذکورہ ہی اور یہ مجموعہ زمرۂ مذکورہ کو خلفاے ثلثہ کے
زمانے مین حاصل ہوا ہی نہ جناب امیر کے زمانے مین بدینوجہ بھی کوئی عاقل ذیحیا نہ خلافت خلفاے ثلثہ کا مراد آیہ
مذکورہ ہونے سے انکار کرسکتا ہی نہ خلافت جناب امیر کا مراد آیہ مذکورہ ہونے کا اقرار کرسکتا ہی اسی سے مجتہد صاحب
کے پیر و مرشد ملا فتح اللہ کاشانی نے تفسیر خلاصۃ المنہج مین وعدۂ آیہ مذکورہ کا خلفاے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہونا
ایسے صاف عنوان سے بیان کردیا ہی کہ سبیل توجیہ و تاویل بالکل مسدود و مفقود ہی عبارت ملا موصوف کی یہ ہی
ودراندک زمانے حق تعالی بوعدۂ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسری و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمودہ انتہی
بلفظہ پس عیان مثل روز روشن ہوگیا کہ خلافت تمام زمین مراد نہین ہی بلکہ وہ خلافت بعض زمین مراد ہی جو کہ
خلفاے ثلثہ کے زمانے مین زمرۂ مذکورہ کو حاصل ہوئی ہی اور ملا موصوف نے لفظ من بعد خوفھم امنا کی تفسیر مین
لکھا ہی کہ از پس ترس ایشان از دشمنان انتہی بلفظہ پس معلوم ہوا کہ امن خوف دشمن سے مراد ہی نہ کفار کی تخصیص
ہی نہ غیر کفار کی نیز نہ امن کلی کی تخصیص ہی نہ امن غیر کلی کی لیکن جسوقت ایسی ترقی ہوتی ہی کہ وسعت و قوت و شوکت
و جمعیت مین کوئی دشمن ہمسر باقی نہین رہتا ہی اسوقت خود بخود خوف دشمن بالکل زائل ہوجاتا ہی جیسا کہ خلفاے
ثلثہ کے زمانے مین ہوا ہی جسکو اکثرون نے امن کلی سے تعبیر کیا ہی اور بنا بر مزعوم اہل لعنت جناب امیر اپنی خلافت
مین اعدا سے ایسے مغلوب الخوف تھے کہ مثل بے زبان پتھر کے خلاف دشمن کوئی حرف زبان سے نہین نکال سکتے
تھے چنانچہ ابھی مناقشہ بالا کے جواب مین واضح ہوچکا لہذا خلافت جناب امیر ہرگز آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہوسکتی
ہی اور خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین مومنین صالحین کو خوف دشمن سے امن حاصل ہونے کے شواہد
کتب اہل لعنت مین بیشمار ہین مناقشہ شانزدہم کے جواب مین بطور نمونے کے چند شواہد نقل کیے گئے ہین
جسکو خواہش ہو دیکھ لے معہذا ابتداے خلافت صدیقیہ سے آغاز واقعہ شہادت ذی النورین تک برابر

فتوحات عظیمہ و غلبات شدیدہ بر اہل کینہ و قبضہ و تسلط بر سلطنتہای عظیمہ حاصل ہوتے رہے جو کہ حصول امن کی قسیمی
دلیل جلیل ہی کہ کوئی خبر کوئی قول معارضہ نہین کر سکتا ہی اسکے علاوہ آیۂ مذکورہ مین جن مومنین صالحین کو خلافت و غلبہ اور خوف
دشمن سے امن عطا کرنے کا وعدہ ہی اُن مومنین صالحین کا زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا ضروری ہی کہ تصحیح
سابقا مر ارا اور وعدۂ خدا اخلاف نہین ہو سکتا ہی لہذا جس طور سے حدیث لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ
و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ کرارا غیر فرار یفتح اللہ علے یدیہ سے جو رجل اور جو نشان و ظفر مراد ہین
صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن اُس رجل کو وہ نشان و ظفر دونون حاصل ہونے پر خود حدیث مسطور ایسی قطعیت
الدلالت ہی کہ اگر کوئی خبر یا قول مخالفت کرے تو ہرگز اس خبر و قول کا اعتبار نہین ہو سکتا ہی اُسی طور سے جس زمانے
مین زمرۂ مذکورہ کو خلافت و غلبہ دونون حاصل ہوئے ہین اُس زمانے مین مومنین صالحین کو خوف اعدا سے امن حاصل ہونے پر
خود آیہ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ جو خبر و قول مخالفت کرے اُس خبر و قول کا ہرگز اعتبار نہین ہو سکتا ہی اور
زمرۂ مذکورہ کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ خلفائے ثلثہ کے زمانے مین حاصل ہوا ہی نہ اُس سے پہلے نہ اسکے بعد لہذا
خلفائے ثلثہ کے زمانے مین مومنین صالحین کو امن حاصل ہونا اور جسکو امن حاصل نہین ہوا ہی اسکا دائرۂ مومنین صالحین
سے خارج ہونے پر خود آیہ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ جو خبر و قول مخالفت کرے اُس خبر و قول کا ہرگز اعتبار
نہین ہو سکتا ہی بدین وجہ خلفائے ثلثہ کے زمانے مین سیدۃ النسا اور رأس الاولیا پر ظلم ہونا اگر کسی خبر یا قول مین بیان
کیا گیا ہی تو ہرگز اُس خبر و قول کا اعتبار نہین ہو سکتا ہی اور جو اس قسم خبر و قول کا اعتبار کرتا ہی وہ یکفرون بالقرآن
و یومنون بغیرہ کے زمرے سے ہی پس خوب واضح ہو گیا کہ آیہ مذکورہ مین جو امن خوف دشمن سے موعود ہی خلفائے
ثلثہ کے زمانے مین مومنین صالحین کو وہ امن حاصل ہوا ہی اور آخر زمانۂ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مین مرتدون نے فتنہ برپا
کیا تھا اور بعد وفات سرور کائنات زور و شور مچایا تھا بعد حصول بیعت مہاجرین و انصار کے صدیق اکبر نے بہت جلد
اُن مرتدون کو واصل جہنم کر کے امن برپا کر لیا تھا اور باقی ماندہ کل قبائل عرب کو مقتول و مخذول کر کے قوت و غلبہ اور
شوکت و دبدبہ پیدا کر لیا تھا جسکو اکثر لوگون نے امن کلی سے تعبیر کیا ہی اور خلافت فاروقیہ مین ایک گروہ مرتد ہو کر گروہ
اعزۃ علی الکافرین کے قاتلین مرتدین کے خوف سے بھاگ کر ملک شام چلے گئے مومنین صالحین کی امن مین کوئی جنبش
نہ پیدا ہوئی بلکہ وہان بھی قوم اعزۃ علی الکافرین کے ہاتھون سے تہ تیغ واصل جہنم ہو گئے چنانچہ مقام آیت قتال

مرتدین مین واضح ہوگا پس عیان مثل روز روشن ہوگیا کہ فتنۂ ارتداد کے دامن پکڑ کر خلافت صدیقیہ فاروقیہ مین امن
حاصل ہونے سے مجتہد صاحب کا انکار کرنا محض جہل یا تجاہل سے ناشی ہی اور خلافت ذی النورین مین ابتداے قریب بابتدا
واقعۂ شہادت ذی النورین تک برابر فتوحات عظیمہ وغلبات شدیدہ حاصل ہوتے رہے جس سے سلطنت اسلام در ملت
خیر الانام مین قوت اور وسعت ہوتی رہی جو صریح دلیل حصول امن ہی در حقیقت واقعہ شہادت ذی النورین مع متعلقات
مرض موت کے حکم مین ہی اور علامت ہی اختتام امور موعودہ آیۂ مذکورہ کی جیسا کہ فتنۂ دجال علامت ہی اختتام زمانہ خلافت
امام مہدی کی اسکی تفصیل فصل چہارم اور مناقشۂ دہم کے جواب مین گذر چکی اعادت مین طوالت موجب ملالت ہی
ہر دو مقام مذکور کی طرف رجوع کر کے دیکھ لینا چاہیے پس ابتداے فتوحات صدیقیہ سے انتہاے فتوحات
ذی النورین تک خلافت موعودہ آیۂ مذکورہ قائم رہی اور کل امور موعودہ آیۂ مذکورہ پورے ہوگئے اور واقعہ شہادت
ذی النورین اختتام زمانۂ خلافت موعودہ کی علامت ہی پس واضح ہوگیا کہ اس مقام مین اس واقعہ کو مجتہد صاحب
نے جو اپنا سپر بنایا ہی اسکا سبب محض ابلہی یا ابلہ فریبی ہی معہذا خلافت ذی النورین مین امن حاصل نہونیکی صورت مین
صرف خلافت صدیقیہ وفاروقیہ مصداق آیۂ مذکورہ ہو کر خلافت بلافصل علی باطل ہوجائیگی مذہب اہل لعنت
خاک سیاہ ہوجائیگا حقیت ہر سہ خلافت ثابت ہوجائیگی خلافت ذی النورین مین امن حاصل ہوا یا نہوا ور سنیے یہان
پر مجتہد صاحب کا حصول امن مین کلام کرنا محض دروغ گو را حافظہ نباشد کا حساب ہی کیونکہ مجتہد صاحب کی عبارت
مذکورۂ مناقشۂ بست وششم سے واضح ہی کہ آیۂ مذکورہ مین امن سے امن فی العقبی مراد ہونے کا احتمال باقی ہی جس کا
نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ بحکم آیۂ مذکورہ خداوند کریم جماعت جمیع مومنین صالحین موجودین وقت نزول آیۂ مذکورہ کو جو کہ بے شبہہ
زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مسطورہ سے ہی دنیا مین خلافت وغلبہ دونون عطا کریگا اور عقبی مین امن بخشیگا
اور یہ معلوم ہی کہ زمرۂ مذکورہ کو خلافت وغلبہ دونون خلفاے ثلثہ کے زمانے مین حاصل ہوئے ہین نہ اُس سے پہلے نہ اس سے پیچھے
لہذا حسب طور سے غزوۂ خیبر مین میسر ہوئے جناب امیر کو جو نشان وظفر حاصل ہوئے ہین اسکا مراد حدیث مذکور بالا ہونا ایسی یقینی
ہی کہ کسی منکر نابکار کا انکار ہرگز نہین ہوسکتا ہی قابل اعتبار اُسی طور سے خلافت خلفاے ثلثہ کا مراد آیۂ مذکورہ ہونا
ایسی یقینی ہی کہ کسی منکر نابکار کا انکار ہرگز نہین ہوسکتا ہی قابل اعتبار پس یہ مناقشہ بھی بدستور مناقشات سابقہ کے خاک سیاہ
ہوگیا اور ہر سہ خلافت کا مراد از آیۂ مذکورہ ہونا استوار مثل ساق عرش کردگار ہوگیا۔

مناقشہ چہل و ہفتم حضرت عزیز المتکلمین نے جو ارقام فرمایا ہے کہ مجموعہ امور موعودہ آیہ مذکورہ غیر زمانہ خلافت شیخین و ذی النورین میں واقع نہیں ہوا اور جناب امیر نے بزعم شیعہ بقرط خوف اعدا ہمیشہ دین مخالفین کے پردے میں بسر کیا ہے بجواب اسکے مجتہد صاحب بوارق مین فرماتے ہیں کہ بریں تقدیر خلافت حضرت امیر بسبب عدم امن کلی در زمان آنحضرت موعود نبودہ باشد و خلافت کسانی کہ مستخلف من اللہ بالاتفاق نبودند مراد باشد ان ھذا لشیٔ عجاب سبحان اللہ کذب ناصبی را ملاحظہ باید کرد چگونہ داد تعصب عناد دادہ خود را از جملہ شیعۂ ولی میداند در اصلی نشدہ بانکہ خلافت آنحضرت از کتاب الٰہی ثابت شود اگر دیدہ بصیرتش کور نمی بود البتہ میدید و میدانست کہ علمای سلف او چگونہ تفسیر این آیہ کردہ فخر رازی بآن تعصب عناد گفتہ ان الاٰیۃ دلت علی امامۃ الائمۃ الاربعۃ وفضل بن روزبہان ناصب در ابطال الباطل نوشتہ واما ان یکون المراد من قولہ تعالیٰ لیستخلفنھم فی الارض علی بحسب فغیر ظاھر ولا خبر صحیح یدل علی ھذا بل الظاھر یشمل الخلفاء الاربع فان ظاھر الاٰیۃ ان اللہ وعد المؤمنین بان یجعلھم خلفاء الارض و ینزع الملک من کسریٰ و قیصر و یؤتیہ المؤمنین واین صریح است در آنکہ خلافت ثلثہ فقط مراد از آیہ نیست چنانچہ ناصبی فہمیدہ الحال عداوت ناصب را با علی بن ابی طالب باید دید و کذب و عذر او ملاحظہ باید فرمود انتہی بلفظہ۔

جواب یہ کہ تین امروں کا مجموعہ خلافت موعودۂ آیہ مذکورہ کی علامت ہے **امر اول** خلیفہ کا زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا **امر دوم** بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین میں خلیفہ ہونا **امر سوم** زمانہ خلافت میں روز بروز دشمنوں پر غالب ہونا ان امور ثلثہ کا اجتماع علامت ہے خلافت موعودۂ آیہ مذکورہ کی اور شی اپنی علامت سے متخلف نہیں ہوتی ہے بدیں وجہ یہ غیر ممکن ہے کہ چار خلیفوں میں امور ثلثہ مذکورہ کا اجتماع ہو پھر چاروں خلافت مصداق آیہ مذکورہ نہوں تین یا دو یا ایک خلافت مصداق آیہ مذکورہ ہو بلکہ چاروں خلافت کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا بالبداہت ضروری ہوگا اور چاروں خلیفہ زمرۂ مذکورہ سے ہیں اور بعد نزول آیہ مذکورہ کے زمین میں خلیفہ ہوئے ہیں لہذا اگر چاروں اپنی اپنی خلافت میں برابر وسیع الخلافت و غالب بر اہل عداوت ہوئے تو تین یا دو یا ایک خلافت مصداق آیہ مذکورہ نہوتی بلکہ بالبداہت چاروں خلافت مصداق آیہ مذکورہ ہوتیں لیکن

چونکہ علم علام الغیوب اسکو حاوی تھا کہ جن لوگون کی زبان مین محبت دل مین عداوت علی کی ہوگی اُن لوگون کو انکار
بدیہی مین یدطولی ہوگا حتی کہ اگر چارون خلیفہ اپنی اپنی خلافت مین برابر وسیع الخلافت و غالب براہل عداوت ہونگے
تو وہ لوگ جو کہ زبان مین محبت دل مین عداوت علی کی رکھین گے ضرور ایک خلافت کا مصداق آیہ مذکورہ ہونے پر مصر اور
چارون خلافت کے مصداق آیہ مذکورہ ہونے سے منکر ہونگے اور بنظر جہال حجت اہل حق مین ضعف ہوگا لہذا حکمت
حکیم مطلق اسکو مقتضی ہوئی کہ خلفاے ثلثہ اپنی اپنی خلافت مین برابر وسیع الخلافت و غالب براہل عداوت ہون
اور خلیفہ رابع بالعکس ہون پس درحقیقت خلافت علی کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا نہین ہی منظور خدا اسمین نہین ہر
صاحب تحفہ کی خطا یہی حکمت الٰہیہ کا مقتضا **قولہ** برین تقدیر خلافت حضرت امیر بسبب عدم امن کلی در زمان
آنحضرت موعود نبودہ باشد **جواب** مجموعہ خلافت در زمین و غلبہ براہل کین موعود ست و آنحضرت را در خلافت خود
این مجموعہ حاصل نشدہ لہذا خلافت آنجناب موعود نمی تواند شد **قولہ** و خلافت کسانیکہ مستخلف من اللہ بالاتفاق
نبودہ مراد باشد انہ لشئ عجاب **جواب** این کذب صریح و بہتان فضیح است چہ بجواب مناقشہ نوزدہم بوضوح
انجامید کہ آیہ مذکورہ بر مستخلف من اللہ بودن ہر سہ خلیفہ قطعیت الدلالت ست بعد حصول خلافت و غلبہ براہل
عداوت مثل آنکہ حدیث مذکور بجواب مناقشہ بالا بر محبوب و محب خدا اور رسول بودن جناب امیر قطعیت الدلالت
است بعد حصول نشان وظفر بروز فردای صدور حدیث مذکور نیز چون اہل حق می گویند کہ خلافت خلفاے ثلثہ
مراد ازین آیہ است بار مستخلف من اللہ بالاتفاق نبودن چہ معنی دارد استیفای این کلام را بجواب مناقشہ نوزدہم باید دید
قولہ سبحان اللہ کذب ناصبی را ملاحظہ باید کرد چگونہ داد تعصب و عناد دادہ خود را از شیعہ اولی میداند و راضی
نشدہ بانکہ خلافت آنحضرت از کتاب الٰہی ثابت شود **جواب** این کلام بدان ماند کہ یہودیان می گویند کہ کذب عیان
اسلام را ملاحظہ باید کرد کہ چگونہ داد تعصب و عناد میدہند کہ حضرت موسی را نبی اولی العزم صاحب شریعت میگویند
و راضی نمی شوند بانکہ شریعت آنحضرت موبدہ ماضیہ الی یوم القیامہ باشد انتہی نیز آنچہ صاحب تحفہ فرمودہ
مآلش این است کہ خلافت آنجناب مراد ازین آیہ نیست و ازین لازم نمی آید کہ خلافت آنجناب ازین آیہ ثابت
نشود چہ جاے آنکہ از کتاب الٰہی ثابت نشود کما سیتضح **قولہ** اگر دیدہ بصیرتش کور نمی بود البتہ می دید و میدانست
کہ علماے سلف او چگونہ تفسیر این آیہ کردہ فخرالدین رازی با آن تعصب و عناد گفتہ ان الآیۃ دلت علی امامۃ

الائمۃ الاربعۃ **جوابہ** حضرت امام المتکلمین در تفسیر کبیر بعد عبارت مذکورہ بفاصلۂ لفظے چند نوشتہ کہ ومعلوم
ان بعد الرسول الاستخلاف الذی ھذا وصفہ انما کان فی ایام ابی بکر وعمر وعثمان لان
فی ایامھم کانت الفتوح العظیمۃ وحصل التمکین فی ظھور الدین والامن ولم یحصل ذلک فی
ایام علی رضی اللہ عنہ انتھی این عبارت نص صریح است برینکہ علامات خلافت موعودۂ آیۂ مذکورہ در خلافت
صدیقیہ وفاروقیہ وذی النوریہ یافتہ شدہ ودر خلافت علویہ یافتہ نشدہ پس معلوم شد کہ آنچہ مجتہد معاند از کلام امام نقل کردہ
محمول بر تغلیب است یا مقول بر پاس ادب یا مبنی برانیکہ بنا بر مراد از آیہ بودن ہر سہ خلافت کسانیکہ مومنان صالح بودن
آنہا بثبوت رسد اتفاق بر خلافت علی دارند بنا علی ہذا ہر چہار خلافت ازین آیت بشارت بثبوت انجامد اگرچہ خلافت
علویہ مراد از آیہ نیست پس اگر دیدہ مجتہد معاند کور نمی بود مثل لا تقربوا الصلوٰۃ کورکورانہ عبارت امام المتکلمین نقل
نمی کرد و میدید کہ امام بچہ صراحت ارشاد فرمودہ کہ علامات خلافت موعودہ آیہ مذکورہ در خلافت علویہ یافتہ نشدہ **قولہ**
وفضل بن روزبہان ناصب در ابطال الباطل نوشتہ واما ان یکون المراد الخ واین صریح ست در آنکہ خلافت ثلثہ
فقط مراد از آیہ نیست چنانچہ ناصبی فہمیدہ پس الحال عداوت ناصب ابا علی بن ابی طالب باید دید **جوابہ** لفظ وملوک
العرب فی الاسلام در ابطال الباطل یا شد یا نباشد بہر حال لفظ ینزع الملک من کسری وقیصر ویوتیہ المؤمنین
صریح ست درینکہ در خلافتی کہ بر ملک کسری وقیصر قبضہ وتسلط اہل اسلام شدہ مراد از آیہ است وآن خلافت خلفاے ثلثہ
است نہ خلافت جناب امیر پس معلوم شد کہ لفظ یشمل الخلفاء الاربع نیز محمول بر تغلیب یا مقول بر پاس ادب
یا مبنی برین نکتہ ست کہ چون مراد بودن ہر سہ خلافت بپایۂ ثبوت رسید ایمان وعمل صالح کسانیکہ باتفاق آنہا خلافت
جناب امیر از قوت بفعلیت انجامید واضح گردید بنا برین ازین آیت حقیت ہر چہار خلافت بوضوح گرایید گو خلافت علی
داخل در مراد آیہ نباشد بوجہ فقدان غلبہ بر اعدا در خلافت آن شیر خدا پس الحال غباوت وبلادت رافضی را باید دید کہ
صریح مدلول لفظ ینزع الملک من کسری وقیصر ویوتیہ المؤمنین را نہ فہمید بمجرد دیدن لفظ یشمل الخلفاء
الاربع از خود رفتہ وبدر از جامہ گردید **قولہ** وکذب عذرا و ملاحظہ باید فرمود **جوابہ** آنچہ بار بار مجتہد ودیگر علماے
اہل لعنت میگویند کہ شیر کبریا را در خلافت خود غلبہ بر اعدا حاصل نشدہ بلکہ زمانۂ خلافت بر آنجناب زیادہ تر تارک بود
تا آنکہ جناب شان مثل سنگ بیزبان خلاف دشمن حرفے نمی توان گفت حضرت عزیز المتکلمین حرفی ازان بیان فرمودہ

پس کذب و عذر از کجا بر آمد کذب و مکر آنست کہ مجتہد گفتہ کہ آنچہ در آیہ وافی ہدایہ وعدہ قوت و شوکت شدہ موقوف بزمان خاتم او جیبا داشتہ و تفصیل این کذب و مکر بجواب مناقشہ سی و ہشتم باید دید نیز بالفرض اگر صاحب ابطال الباطل حقیقۃ یشمل الخلفاء الاربع گفتہ پس درمیان او و صاحب تحفہ اختلاف در تعیین مراد آیہ خواہد شد کذب و عذر از کجا پیدا شود کسی کہ فرق درمیان کذب و اختلاف راندانند خود را مجیب تحفہ مشتہر نماید بجز ذلت و خواری چہ بیند پس این مناقشہ ہم خاک سیاہ گردید و مزید استواری استدلال اہل سنت بوضوح انجامید۔

مناقشۂ چہل و دوم مولوی عمار علی صاحب نے دفع المغالطہ مین ایک کلام فرمایا ہی مآل اسکا یہ ہی کہ سبط سے وعدۂ عسیٰ ربکم ان یہلک عدوکم و یستخلفکم فی الارض حضرت موسیٰ کے زمانے مین پورا ہو گیا ہی اُسی طور سے زمانہ خاتم الانبیا مین وعدہ آیت استخلاف پورا ہو گیا ہی جیسا کہ کما استخلف الذین من قبلہم دلالت اُسپر رکھتا ہی اور مولوی ناصر حسین صاحب نے رسالہ ناصریہ مین جو معروف برسالہ روشنی و مشتہر بنام دیگر ہی یہ الفاظ ارشاد فرمائے ہین وعدہ اس آیت کا عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ کے پورا ہو گیا اور اُسی کی طرف سعد بن عبادہ نے اشارہ کیا ہی جسکی تائید مین دوسری آیات موجود ہین کہ خدا نے جن مین اُس وعدے کے پورا ہو جانیکا ذکر فرمایا ہی وھو الذی جعلکم خلائف الارض و رفع بعضکم فوق بعض درجٰت لیبلوکم فیما اٰتٰکم ان ربک سریع العقاب وانہ لغفور رحیم (سورۂ انعام) اور وہ خدا ہی کہ کر دیا اسنے تم کو جانشین زمین کا بعد پہلے لوگون کے اور بلند کیا بعض تمہارے کو اوپر بعض کے درجون مین تاکہ آزمائے وہ تمکو بیچ اُس چیز کے کہ دیا ہی تمکو کہ تحقیق پروردگار تیرا کہ جلد عذاب کرنے والا ہی اور تحقیق کہ وہ البتہ بخشنے والا مہربان ہی۔ ثم جعلنٰکم خلٰئف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون (سورۂ یونس) پھر کر دیا ہمنے تمکو جانشین بیچ زمین کے بعد پہلون کے تاکہ دیکھین ہم کہ کیونکر عمل کرتے ہو۔ اٰمنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ فالذین اٰمنوا منکم وانفقوا لھم اجر کبیر (سورۃ الحدید) ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے اور خرچ کرو اس چیز سے کہ کیا ہی تمکو جانشین پہلون کا بیچ اُسکے پس جو لوگ ایمان لائے تم مین سے اور خرچ کیا واسطے اُن کے ہی ثواب بڑا ان آیات سے صاف ظاہر ہی کہ مسلمانون کے لیے خدا نے جو وعدہ خلافت فی الارض کا کیا تھا وہ عہد پیغمبر ہی مین پورا ہو گیا بلکہ ان آیات سے بعد غور کے یہ بھی واضح ہوتا ہی کہ کس غرض سے مسلمانون کو خلافت فی الارض دی گئی

اور وہ کسطرح سے اُسکو برتین گے جسمین اُنکی ایسی حالت ہو گی جسمین وہ سزا اور جزا کے مستحق ہونگے اور سزا اور جزا کی
ترتیب جیسی کہ آیات مین ہے اُنکو واقعات خلافت پر منطبق کرنے سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ کون خلافت کس حیثیت کے قابل
اور مستحق ہے انتہی الفاظہ پھر قریب دو سو صفحے کے بعد ان آیتون کو نقل کر کے فرماتے ہین کہ ان آیات سے کچھ شبہہ نہین
رہتا ہے کہ خلافت فی الارض کا جس سے مراد بادشاہت و سلطنت ہے جو خدا نے مومنین سے وعدہ کیا تھا اُس
وعدے کو خدا نے خود عہد پیغمبر مین پورا کر دیا اور مومنین کو خلافت فی الارض حاصل ہو گئی جسکے خلیفہ اور بادشاہ در حقیقت
حضرت محمد تھے انتہی بلفظہ اسکا جواب چند مبحثون مین ہے۔

مبحث اول یہ کہ دونون مولوی صاحبون نے ان بیانون مین آیہ مذکورہ سے زمین کی بادشاہت مراد ہونا
بالاحتمال نہین بیان کیا ہے بلکہ بالجزم و القطع بیان کیا ہے لہذا صاحب نصیحۃ الشیعہ کے استدلال بآیہ مذکورہ کے جواب مین
مولوی ثانی نے جو بیان فرمایا ہے کہ آیہ مذکورہ سے علم کی بادشاہت مراد ہو سکتی ہے وہ محض دروغ گو را حافظہ نباشد کا
حساب ہوگا۔

مبحث دوم یہ کہ اہل سنت خیر البریت کی حجت قاہرہ بآیہ مذکورہ کے برق خرمن سوز رفضہ سے حفظ خرمن مذہب
کیواسطے متقدمین اہل لعنت نے یہ اختراع کیا کہ اس آیت سے زمانہ امام مہدی مراد ہے اور اُسکے موافق روایتین بھی بنالین
اور دوسرے قسم کے دلائل بھی مرتب کر لیے جب اہل سنت نے اُن دلائل کا محض بناے فاسد علی الفاسد ہونا اور ان
روایات کا محض کذب و افترا ہونا وانکشاف کر دیا اور دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کی دلالت قطعیہ سے ثابت کر دیا کہ
جو مومنین صالحین آیہ مذکورہ سے مراد ہین اُن مومنین صالحین کا زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے
ہونا ضروری ہے جس سے امام آخر الزمان بے شبہہ خارج ہین لہذا آیہ مذکورہ سے زمانہ امام مہدی مراد ہونا خیال
محال ہے تب حضرات اہل لعنت بالکل اپنے اسلاف اور احادیث کے خلاف اسکے قائل ہو گئے کہ بعد امام مہدی کے
جس زمانہ رجعت مین پہلے بعد دیگرے علی و حسنین علیہم السلام خلافت کرین گے وہ زمانہ رجعت آیہ مذکورہ سے مراد ہے
جب اہل سنت خیر البریت نے براہین عقلیہ و نقلیہ سے کالشمس اذا تجلی کر دیا کہ زمانہ آیہ مذکورہ مین جن امور کا قوت سے
فعل مین آنا ضروری ہے رجعت کے زمانہ مذکورہ مین اُن امور کا قوت سے فعل مین آنا غیر ممکن ہے لہذا آیہ مذکورہ سے رجعت
کا زمانہ مذکورہ مراد ہونا بھی خیال محال ہے نیز جسطرح آیہ کریمہ عسے ربکم ان یہلک عدوکم و یستخلفکم

فی الارض سے خلافت زمانہ رجعت مراد ہونا محال ہی اسیطرح آیۂ استخلاف سے خلافت زمانہ رجعت مراد ہونا محال ہی نیز جن آیات و احادیث سے حضرات اہل لعنت خلافت بلافصل علی پر استدلال کرتے ہین اُن آیات و احادیث سے زمانۂ رجعت مراد ہونیکا قوی احتمال پیدا ہوتا ہی جس سے مذہب اہل لعنت کی بیخ اکھڑتی ہی بلکہ گردن کٹ جاتی ہی تب حضرات اہل لعنت اسکے قائل ہوگئے کہ جناب امیر کی خلافت مین وعدۂ آیہ مذکورہ پورا ہوگیا ہی جب اہل سنت نے اسپر بھی ٹھہرنے نہ دیا اور برملا کہدیا کہ آیہ مذکورہ مین خلافت کے ساتھ اور جن امور کا وعدہ ہی اُنمین سے کسی امر کا وقوع جناب امیر کی خلافت مین نہین ہوا ہی بلکہ اُن امور کے اضداد کا وقوع ہوا ہی بلکہ بنا بر زعم اہل لعنت آنجناب اپنی خلافت مین ایسے مغلوب اعدا تھے کہ مثل سنگ بے زبان کے خلاف دشمن کوئی حرف زبان سے نہین نکال سکتے تھے تب حضرات اہل لعنت اسکے قائل ہوگئے کہ وعدۂ استخلاف آیہ مذکورہ خلافت جناب امیر سے پورا ہوگیا اور وعدۂ استیلا بر اعدا امام مہدی کے زمانے مین پورا ہوگا جب اہل سنت نے یہان بھی گلو در شکنجہ کیا اور یہ ثابت کردیا کہ خلافت موعودۂ آیہ مذکورہ مین حصول غلبہ موعودۂ آیہ مذکورہ ضروری ہی اور یہ غیر ممکن ہی کہ از منۂ مابعد خلافت موعودۂ آیہ مذکورہ سے کسی زمانے پر غلبہ موعودۂ آیہ مذکورہ موقوف ہو تب حضرات اہل لعنت اسکے قائل ہوگئے کہ عہد پیغمبر مین اس آیت کا وعدہ پورا ہوگیا بس دارو گیر اہل سنت سے مجبور ہوکر سب سے پہلے حضرات اہل لعنت اسکے قائل ہوگئے کہ اس آیت سے زمانۂ امام مہدی مراد ہی جب اہل سنت نے اُسپر قرار لینے نہ دیا تب اسکے قائل ہوگئے کہ زمانہ مابعد امام مہدی مراد ہی جب اہل سنت نے اُسپر بھی ٹھہرنے نہ دیا تب اسکے قائل ہوگئے کہ زمانۂ خلافت جناب امیر مراد ہی جب اہل سنت نے اسپر بھی دم لینے نہ دیا تب اسکے قائل ہوگئے کہ وعدۂ استخلاف خلافت جناب امیر سے پورا ہوگیا وعدۂ استیلاے تسلط امام مہدی سے پورا ہوگا جب اہل سنت نے اُسپر بھی ٹکنے نہ دیا تب اسکے قائل ہوگئے کہ زمانۂ نبی مراد ہی اور زمانۂ نبی مین بعد فتح مکہ یہ وعدہ پورا ہوگیا بس فقط ایک حجت اہل سنت کے جواب مین حضرات اہل لعنت سے اسقدر فرار و قوع مین آچکا ہی حالانکہ اہل بصیرت کے نزدیک ان حضرات سے جسقدر فرار وقوع مین آرہا ہی اُسی قدر قوت حجت اہل سنت مین پیدا ہورہی ہی ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

مبحث سوم یہ کہ زمانۂ نبی مین بعد فتح مکہ وعدۂ آیہ مذکورہ پورا ہونے پر بھی حضرات اہل لعنت نہ ٹھہرینگے اس سے بھی نمایان فرار کرینگے اسواسطے کہ خود مولوی ثانی نے اپنے رسالہ مذکورہ کے جس مقام مین جب صاف تصحیح اسکیء

استدلال بآیہ مذکورہ کا جواب دیا ہی اُس مقام مین لکھا ہی کہ جنکے ایمان اور عمل صالح اکمل درجہ پر بھی تھے اور کامل درجہ اور ناقص درجہ پر بھی اُن سب سے بحیثیت قومی وعدہ بادشاہت کا اور تمکین دین کا اور تبدیل خوف کا امن کے ساتھ کیا گیا ہی انتہی پھر چند ورقون کے بعد لکھا ہی کہ بشک اس آیت مین خطاب اُن لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کیوقت موجود تھے اور مومن صالح تھے انتہی ان دونون عبارتون کو اور اس مناقشہ کو آیہ مذکورہ کے ساتھ ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ حق تعالی نے آیہ مذکورہ مین وقت نزول کے جمیع مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین دشمنون پر غلبہ دینے کا وعدہ دیا ہی اور عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ حق تعالی کا یہ وعدہ پورا ہو گیا ہی اور وقت نزول آیہ مذکورہ کے جمیع مومنین صالحین دشمنون پر غالب ہو گئے پس معلوم ہوا کہ بعد فتح مکہ کے جو لوگ دشمنون پر غالب ہوئے ہین وہ لوگ مومنین صالحین ہین اب یہ دیکھنا چاہیے کہ بعد فتح مکہ کون لوگ دشمنون پر غالب ہوئے تھے اور کن لوگون کے دشمن مغلوب و منکوب ہو گئے تھے پس بمجرد وفات سرور کائنات جو فتح مکہ سے کچھ کم دو برس بعد کا واقعہ ہی دربارۂ خلافت نزاع واقع ہو کر جو انجام ہوا ہی اُس سے آشکار کالشمس فی نصف النہار ہی کہ بعد فتح مکہ خداوند کریم نے حسب وعدۂ صادقہ خود جن لوگون کو دشمنون پر غالب کر دیا ہی اور جنکے دشمنون کو مغلوب و منکوب کر دیا ہی وہ لوگ خلفائے ثلثہ اور اُنکے رفقا ہین اور اہل سنت کے علی و فاطمہ بھی اُنمین داخل ہین اور اہل لعنت کے علی و فاطمہ اُنسے خارج اسلیے کہ خود حسب بیان اہل لعنت انکے علی و فاطمہ ایسے مغلوب و منکوب اعدا تھے کہ مثل سنگ بزبان کے خلاف دشمن کوئی حرف زبان سے نہین نکال سکتے تھے اسی حالت مین زندگی ختم کر کے دنیا سے راہی ہو گئے اور حق تعالی نے حسب وعدۂ صادقہ خود بعد فتح مکہ جن لوگون کو دشمنون پر غالب کر دیا ہی اور دشمنون کو مغلوب و منکوب کر دیا ہی وہ لوگ کم از دو سال مین دشمنون سے ایسے مغلوب و منکوب ہو جائین کہ مثل سنگ بیزبان کے خلاف دشمن کوئی حرف زبان سے نہ نکال سکین اور اسی حالت مین زندگی ختم کر کے دنیا سے راہی ہو جائین یہ ہرگز نہین ہو سکتا ہی اسلیے کہ یہ آیت بے شبہ تسلی مومنین صالحین کے لیے نازل ہوئی ہی چنانچہ مفسرین اہل لعنت سے صاحب تفسیر عمدة البیان نے تصریح کی ہی اور جو لوگ برسون سے مغلوب و منکوب دشمن ہون وہ لوگ دشمنون پر غالب ہونے کے بعد کم از دو سال مین پھر دشمنون سے ایسے مغلوب ہو جائین کہ مثل سنگ بیزبان کے خلاف دشمن کوئی حرف زبان سے نکال سکین اور تیس برس تک اسی حالت مین زندگی ختم کر کے دنیا سے راہی ہو جائین ایسے غلبہ کم از دو سالہ کے وعدے سے ہرگز تسلی نہین ہو سکتی ہی لہذا از زمانہ نبوت مین بعد فتح مکہ وعدۂ آیۂ مذکورہ

پورا ہونیکی تقدیر پر بمقدمۂ خلافت سے جن لوگون کا مغلوب و منکوب اعدا ہونا ظاہر ہو گیا ہی جن مین اہل لعنت کے علی و فاطمہ بھی داخل ہین وہ لوگ ہرگز آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہو سکتے ہین اور مقدمۂ خلافت سے جن لوگون کا اعدا پر غالب ہونا ظاہر ہو گیا ہی وہ لوگ آیہ مذکورہ سے مراد ہین اور معلوم ہی کہ مقدمۂ خلافت سے جن لوگونکا اعدا پر غالب ہونا ظاہر ہو گیا ہی وہ لوگ خلفاے ثلثہ اور اُن کے رفقا ہین جن ہین اہل سنت کے علی و فاطمہ بھی داخل ہین لہذا زمانۂ نبوت مین بعد فتح مکہ وعدۂ آیہ مذکورہ پورا ہونے کی تقدیر پر بھی مع اپنے رفقا کے خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا آشکار کالشمس فی نصف النہار ہی جسکا نتیجہ یہ ہی کہ جو مومنین صالحین آیۂ مذکورہ سے مراد ہین وہ مومنین صالحین خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا ہین اور اہل لعنت کے علی و فاطمہ مومنین صالحین کے دشمن اور جن مومنین صالحین کے مومنین صالحین ہونے پر خدا کی شہادت موجود ہی وہ مومنین صالحین غاصب خلافت نہین ہو سکتے ہین اور اُن مومنین صالحین کے دشمن لائق وہ مستحق خلافت نہین ہو سکتا ہی وہ تو بحکم ومن کفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون کامل ہین کفر اور فسق مین لہذا ہر سہ خلیفہ کے مومن صالح و امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے سے ہرگز کوئی عاقل با ایمان انکار نہین کر سکتا ہی اور سنیے خلاصۂ واقعہ نزول آیہ مذکورہ یہ ہی کہ بعد ہجرت کے مہاجرین غلبۂ خوف اعدا سے ایک وقت آپس مین کہہ رہے تھے کہ ایسا بھی کوئی زمانہ ہوگا کہ ہم مین یہ خوف نہو پس آیت نازل ہوئی وعد اللہ الذین الخ فریقین کی جس کتاب مین واقعہ نزول آیہ مذکورہ بیان کیا گیا ہی یہی بیان کیا گیا ہی اسکے خلاف کسی فریق کی کسی کتاب مین نہین بیان کیا گیا یہ واقعہ بر ملا ندا دے رہا ہی کہ زمانۂ نبوت مین بعد فتح مکہ وعدۂ آیہ مذکورہ پورا ہونے کی تقدیر پر بعد فتح مکہ جن مہاجرین کو اعدا پر غلبہ حاصل ہوا ہی وہی مہاجرین آیہ مذکورہ سے مراد ہین اور فتح مکہ سے تھوڑے دنون کے بعد دربارۂ خلافت نزاع ہو کر جو انجام ہوا ہی اُس سے ظاہر ہی کہ بعد فتح مکہ جن مہاجرین کو اعدا پر غلبہ حاصل ہوا ہی وہ مہاجرین مقبولین اہل سنت ہین جن مین فاطمہ و علی اہل سنت داخل ہین اور بعد فتح مکہ جو لوگ مغلوب و منکوب اعدا تھے ان مین اہل لعنت کے علی و فاطمہ داخل ہین جسکا نتیجہ یہ ہی کہ جو مومنین صالحین آیہ مذکورہ سے مراد ہین وہ مومنین صالحین مہاجرین مقبولین اہل سنت ہین پس معلوم ہوا کہ حق تعالی نے قرآن پاک مین جن مہاجرین کی نسبت ایک جگہ فرمایا ہی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اور ایک جگہ فرمایا ہی واولئك هم المفلحون اور ایک جگہ فرمایا ہی واولئك هم الصادقون اور ایک جگہ فرمایا ہی اولئك هم المومنون حقا وہ مہاجرین مقبولین اہل سنت ہین جنکے سرگروہ خلفاے ثلثہ ہین اور جن مین اہل سنت کے علی و فاطمہ داخل اور

اہل لعنت کے علی وفاطمہ خارج ہیں جن مہاجرین کے حق مین اللہ کی ایسی شہادتین موجود ہین اُن مہاجرین سے جھوٹ صادر ہوسکتا ہی نہ وہ مہاجرین غاصب خلافت ہوسکتے ہین نہ اُن مہاجرین کی دشمن لائق و مستحق خلافت ہوسکتے ہین لہذا حقیقت وراشدیت ہر سہ خلافتین مین کوئی شک نہین ہوسکتا ہی پس خوب واضح ہوگیا کہ زمانۂ نبوت مین بعد فتح مکہ کے وعدۂ آیہ مذکورہ پورا ہونیکی تقدیر پر بھی آیہ مذکورہ حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہی۔

مبحث چہارم یہ کہ حضرات اہل لعنت کی عادت ہی کہ جسوقت علی کے غالب و مستولی بر اعدا ہونے کی بنا پر خصم حجت قائم کرتا ہی اُسوقت یہ حضرات صاف کہدیتے ہین کہ علی تو غالب و مستولی بر اعدا نتھے بلکہ ایسے مغلوب و منکوب اعدا تھے کہ ہمیشہ حصار تقیہ مین جان بچاتے رہے اور جسوقت علی کے مغلوب و منکوب اعدا ہونیکی بنا پر خصم حجت قائم کرتا ہی اُسوقت یہ حضرات صاف کہدیتے ہین کہ علی تو مغلوب و منکوب اعدا نتھے بلکہ غالب بر کل غالب تھے مقدمۂ خلافت مین سکوت کرنا مقاتلہ ومحاربہ نکرنا بسبب مغلوبیت و منکوبیت کے نہ تھا بلکہ بمقتضاے صبر اور بسبب وصیت نبی کریم علیہ السلام کے تھا اور کبھی کہتے ہین کہ حدیبیہ کے سال کفار مکہ کے ساتھ سرورکائنات کا مصالحہ کرنا مقاتلہ ومحاربہ نکرنا جس قبیل سے ہی علی کا مقدمۂ خلافت مین سکوت کرنا مقاتلہ ومحاربہ نکرنا اُسی قبیل سے ہی اور کبھی کہتے ہین کہ علی کا خلفا سے قتال نکرنا رسول اللہ کا قبل ہجرت قتال نکرنے کے قبیل سے ہی لہذا **گذارش اول** یہ کہ قبل ہجرت قتال ممنوع تھا امر قتال بعد ہجرت نازل ہوا لہذا علی کا خلفا سے قتال نکرنا قبل ہجرت رسول کا قتال نکرنے کے قبیل سے نہین ہوسکتا ہی اور حدیبیہ کے سال کفار مکہ کے ساتھ سرورکائنات کا مصالحہ کرنے مقاتلہ ومحاربہ نکرنے کا ایک سبب یہ ہی کہ قتال حرم مین ممنوع ہی اگر محاربہ کیا جاتا تو قتال حرم مین ہوجاتا دوسرا سبب یہ ہی کہ اگر اسوقت اہل مکہ سے محاربہ کیا جاتا تو غزوہ خیبر مین تاخیر ہوتی جو خلاف منظور باری تھی تیسرا سبب یہ ہی کہ تھوڑے دنون مین بدون استعمال سیف و نصال کے مکہ فتح ہونیوالا تھا علی کا خلافت کے واسطے مقاتلہ ومحاربہ نکرنے کا کوئی سبب ان تینون سببون سے نہین ہوسکتا ہی کما ہو الاظہر جدا لہذا علی کا خلافت کیواسطے قتال نکرنا ہرگز حدیبیہ کے سال سرورکائنات کا کفار مکہ سے قتال نکرنے کے قبیل سے نہین ہوسکتا ہی **گذارش دوم** یہ کہ اسی طور سے ہر مغلوب و منکوب دشمن کو اُسکی طرفدار دشمن پر غالب و مستولی اور صابر و شاکر اور کسی بزرگ کی وصیت کے پابند کہکے خصم کا منھ بند کرسکتا ہی خالی حضرات اہل لعنت کے مُنھ مین زبان نہین ہی **گذارش سوم** یہ کہ اگر کوئی شریر ایسا شر قائم کرے کہ اُس سے دین کا بھی اور اہل دین کا بھی ضرر عظیم ہو

باوجود قدرت اُس شر کو دفع نکرنا نہ صبر ہوسکتا ہی نہ شکر اسی سے اہل لعنت کے فاطمہ نے انکے علی سے کہا ہی کہ خود را ذلیل
کردی مانند جنین در رحم پردہ نشین شدہ و مثل خائنان در خانہ گریختہ آلخ **گذارش چہارم** یہ کہ جس شر سے دین کا بھی اور
اہل دین کا بھی ضرر عظیم ہو اُس شر کی نسبت کسی کو ایسی وصیت کرنا کہ اگر قدرت بھی ہو تو اُس شر کو دفع نکرنا اور اُن اشرار سے
نہ بولنا کھلے میدان یہ اعلان کرتا ہی کہ نبی خود ایسے انتظام کر گئے تھے جس سے کہ دین اسلام و اہل اسلام بالکل نیست و نابود ہوجائے کیا خدا کا
رسول ایسا انتظام کرجاسکتا ہی جس سے کہ خدا کا دین برباد ہوجائے ہرگز نہیں یہ سب حضرات اہل لعنت کا افترا ہے لاحول
ولا قوۃ الا باللہ **گذارش پنجم** یہ کہ کتب اہل لعنت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وصیت یہ تھی کہ دشمن لوگ
اللہ کے دین کو تباہ کرڈالیں جب بھی نہ بولنا اور اللہ کی کتاب کو ناپید کرڈالیں جب بھی نہ بولنا اور کعبہ کو منہدم کرڈالیں
جب بھی نہ بولنا اور خلافت کو غصب کرلیں جب بھی نہ بولنا اور ہدایت یافتہ لوگون کو گمراہ کرڈالیں جب بھی نہ بولنا
اور گلے مین رسی ڈال کے کھینچتے ہوئے تم کو اپنے دربار مین لیجائین جب بھی نہ بولنا اور تمھاری عورت کی موروثی جائداد
چھین لین جب بھی نہ بولنا اور تمھاری حاملہ عورت کو لاتین مار کے بچہ شکم کو شہید کرڈالین جب بھی نہ بولنا اور تم پر
مع زن و فرزند تمھارے کے گھر جلادین جب بھی نہ بولنا بالکل مردہ بدست زندہ ہوجانا حالانکہ جو شخص فرمان نبوی سے
سرمو تجاوز نہین کرتا ہی اُسکو ایسی وصیت کرنا صریح اسکو مغلوب و منکوب دشمن کردینا ہی اور اُسکے دشمن کو اُسپر غالب
و مستولی کردینا لہذا اہل لعنت کے خیالی علی اور خیالی رفقاے علی کا بعد فتح مکہ بھی بالکل مغلوب و منکوب دشمن ہونا ایسا
کھلا ہوا ہی کہ کیسے چھپائے چھپ نہین سکتا **گذارش ششم** یہ کہ نہج البلاغت مین اول عبارت خطبہ شقشقیہ
جسکو حضرات اہل لعنت اپنے علی کا کلام قطعی الصدور کہا کرتے ہین یہ ہی ولقد تقمصها ابن ابی قحافۃ وانہ
لیعلم ان محلی منها محل القطب من الرحی ینحدر عنی السیل ولا یرقی الی الطیر فسدلت دونها
ثوبا وطویت کشحا وطفقت ارتئی بین ان اصول بید جذاء او اصبر علی طخیۃ عمیاء قسم ہی
خدا کی بیشک ضرور پہن لیا قمیص خلافت ابو قحافہ کے بیٹے ابوبکر نے حالانکہ بیشک وہ خوب جانتا ہی کہ البتہ مرتبہ میرا خلافت
مین جیسا کہ مرتبہ میخ کا ہی چکی مین بہتا ہی مجھ سے دریا اور نہین چڑھ سکتا ہی مجھ تک پرندہ پس لٹکایا مین نے اسکے آگے
کپڑا اور پھیر لیا مین نے اُس سے پہلو اور لگا مین سوچنے درمیان اس بات کے کہ حملہ کردن دست بریدہ سے یا صبر کردن
اوپر تاریکی اور کورچشمی کے **ف** ملا فتح اللہ کاشانی اپنی شرح نہج البلاغت مین لکھتے ہین کہ در ایستادم بفکر کردن

درامر خود و جولان دادن فکر میان آنکه حملہ آرم بدست بریدہ این کنایہ است از عدم معاون و ناصر چہ در ملازمت او بیش از دو از دہ کس نبودند یا صبر نمایم و شکیبائی پیشہ کنم الخ اور یہ ممکن نہین ہے کہ علی کو نبی کی یہ وصیت ہو کہ غاصب خلافت سے نہ بولنا پھر علی خلافت کیواسطے قتال کرنیکی فکر کرین حالانکہ یہ کلام علی بر ملا ندا دے رہا ہے کہ علی خلافت کیواسطے قتال کرنیکی فکر کرتے تھے پس معلوم ہوا کہ روایت وصیت بالکل جھوٹی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ علی ایسے بے یار و مددگار اور مغلوب اعدا تھے گویا انکے دونون ہاتھ کٹے ہوئے تھے **گذارش ہفتم** یہ کہ حق الیقین کے ایک طویل خطبہ مین ہے پس حضرت فاطمہ بجانب خانہ برگردید و حضرت امیر انتظار او می کشید چون بمنزل شریف در رسید خطابہای درشت با سید اوصیا نمود کہ مانند جنین در رحم پردہ نشین شدہ و مثل خائنان در خانہ گریختہ بعد از انکہ شجاعان دہر را بر خاک ہلاک افگندی مغلوب این نامردان گردیدہ اینک پسر ابو قحافہ بظلم و جبر بخشیدہ پدرم او معیشت فرزندانم را از من می گیرد و باواز بلند با من مخاصمہ و لجاج می کند و انصار مرا یاری نمی کنند و مہاجران خود را بکنار کشیدہ اند و سائر مردم دیدہ ہا را پوشیدہ اند نہ دافعے دارم و نہ یاورے و نہ شافعے خشمناک بیرون رفتم و غمناک برگشتم خود را ذلیل کردی در روزے کہ دست از سطوت خود برداشتی گرگان میدرند و می برند و تو از جای خود حرکت نمی کنی الخ علی کا گھر مین سکوت کر کے بیٹھ رہنے پر فاطمہ کا یہ ملامت و سخت کلامی کرنا کہ مانند جنین در رحم پردہ نشین شدہ و مثل خائنان در خانہ گریختہ خود را ذلیل کردی گرگان میدرند و می برند و تو از جاے خود حرکت نمی کنی صریح دلیل اسکی ہے کہ ہرگز صبر و سکوت کی وصیت نہ تھی اگر ایسی وصیت ہوتی تو صبر و سکوت پر فاطمہ ہرگز ایسی ملامت و شناعت نکرتین اور فاطمہ کا یہ جزع و فزع کرنا کہ پسر ابو قحافہ دابوبکر بظلم و جبر بخشیدہ پدرم او معیشت فرزندانم را از من می گیرد و انصار مرا یاری نمی کنند و مہاجران خود را بکنار کشیدہ اند و سائر مردم دیدہ ہا را پوشیدہ اند نہ دافعے دارم و نہ یاورے و نہ شافعے خشمناک بیرون رفتم و غمناک برگشتم اوضح دلیل اسبات کی ہے کہ بعد فتح مکہ بھی اہل لعنت کے علی و فاطمہ ایسے بے یار و انصار اور مغلوب و منکوب اعدا تھے کہ کوئی متنفس انکا معاون و مددگار نہ تھا **گذارش ہشتم** یہ کہ نیز حق الیقین مین متعلق فدک ایک طولانی روایت مین بیان کیا گیا ہے کہ ابوبکر نے عمر سے کہا کہ علی سے ہمکو جو نجات مل رہی ہے اسکا ایک سبب یہ ہے کہ علی اکیلا ہے سب لوگ دشمن اسکے ہین جس سے عیان مثل روز روشن ہے کہ بعد فتح مکہ بھی اہل لعنت کے علی و فاطمہ ایسے مغلوب و منکوب اعدا تھے کہ اس سے بڑھکے مغلوب و منکوب اعدا کوئی نہین ہوتا ہے **گذارش نہم** یہ کہ مجالس المومنین مین لکھا ہے کہ

شیخین (ابوبکر وعمر) باامیرالمومنین علیہ السلام حرب نمودہ اند بلکہ بے زحمت قتال وتکلف استعمال سیف لضلال
بکثرت خیل و رجال حق را و ر ابطال نمودند وغصب خلافت رسول متعال از وکردند انتہی یہ عبارت برملا ندا دیرہی کہ
اہل لعنت کے علی بعد فتح مکہ بھی کثرت وشوکت اعدا کی ہیبت و دہشت سے مثل مردہ بدست زندہ کے تھے گذارش دہم
احتجاج طبرسی کی ایک طولانی روایت مین بیان کیا گیا ہی کہ بعد غصب خلافت اور فدک کے فاطمہ اور حسنین علیہم السلام
کو لیکر چالیس دن تک علی مدینہ مین گھر گھر مدد مانگتے پھرے مگر کسی ایک شخص نے بھی مدد نکی سبھون نے صاف
صاف انکار کردیا جس سے آشکار نا مجال انکار ہی کہ بعد فتح مکہ بھی شیعون کے علی بالکل بے یار ومددگار اور بحید مغلوب
ومنکوب اعدا تھے اور یہ بھی ظاہر ہی کہ روایت وصیت بالکل جھوٹی ہی کیونکہ اگر ظالمون سے نہ بولنے کی وصیت ہوتی
تو خلاف وصیت ظالمون سے مقابلہ کرنے کے واسطے مدد نہ مانگتے پھرتے پس چونکہ آیہ مذکورہ مین جن مومنین صالحین
کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی اُن مومنین صالحین کا زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول
آیہ مذکورہ سے ہونا اور زمرہ مومنین صالحین مہاجرین کا اُن مین داخل ہونا ضروری ہی اور زمرتین مذکورتین سے صرف
خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا زمانہ فتح مکہ سے آخر عمر تک روز بروز اعدا پر غالب ہوتے رہے ہین اور اُنکے اعدا روز بروز
مغلوب ومنکوب ومخذول ہوتے رہے ہین لہذا زمانہ نبوت مین بعد فتح مکہ وعدہ آیہ مذکورہ پورا ہونے کی تقدیر پر بھی صرف
خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا آیہ مذکورہ سے مراد ہونگے نہ غیر اُنکے جسکا نتیجہ یہ ہی کہ حق تعالی نے آیہ مذکورہ مین جن مومنین صالحین
مہاجرین کو خلافت وغلبہ عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہی وہ مومنین صالحین مہاجرین صرف خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا ہین
جنکی نسبت حق تعالے نے آیہ مذکورہ مین **اولاً** حسب مفاد **امنوا وعملوا الصّٰلحٰت** یہ شہادت دی ہی کہ پہلے
سے ایمان کامل رکھتے ہین اور اعمال صالحہ کرتے ہین **ثانیاً** بنا بر تصریح صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج او صاحب تفسیر مجمع البیان
حسب مفاد **یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا** یہ شہادت دی ہی کہ بدستور ماضی وحال آیندہ بھی ہمیشہ ایمان کامل
رکھین گے اور اعمال صالحہ کرین گے اور زمانہ خلافت موعودہ مین بجز خدا کے کسی کو نڈرین گے **ثالثاً** حسب مفاد
ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون یہ شہادت دی ہی کہ اُنکو خلافت وغلبہ دونون حاصل ہونیکے بعد
اُنکے مومن صالح اور امام بحق وخلیفہ راشد ہونے کا جو لوگ اقرار نکرین وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہین پس معلوم ہوا کہ جن
مہاجرین کی نسبت حق تعالی نے ایک آیت مین فرمایا ہی **رضی اللہ عنهم ورضوا عنه** اور ایک آیت مین فرمایا ہی

فاولئك هم المفلحون اور ایک آیت مین فرمایا ہی اولئك هم المؤمنون حقا اور ایک آیت مین فرمایا ہی واولئك هم الصادقون وہ مہاجرین خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا ہین پس چونکہ جن لوگون کے حق مین خدا کی یہ سب شہادتین موجود ہین اُن لوگون مین ہر سہ خلیفہ داخل ہین اور ان لوگون کے سرگروہ ہین لہذا ہر سہ خلیفہ کو خلافت وغلبہ حاصل ہونے کے بعد ہر سہ خلیفہ کے امام بحق وخلیفہ راشد وخلیفہ باستخلاف آلہی ہونے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین وہ لوگ یقینا کفر اور فسق مین کامل ہین پس کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ زمانہ نبوت مین بعد فتح مکہ وعدہ آیہ مذکورہ پورا ہونیکی تقدیر پر بھی آیہ مذکورہ حقیت راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہی بضمیمہ اسکے کہ زمانہ فتح مکہ سے آخر عمر تک حضرت خلفاے ثلثہ اور انکے رفقا روز بروز دشمنون پر غالب ومستولی ہوئے ہین نہ غیر اُنکے اور اُنکے اعدا روز بروز مغلوب ومنکوب ومخذول ہوئے جیسا کہ حدیث لاعطین الرایۃ الخ جناب امیر کے محبوب ومحب خدا ورسول ہونے پر قطعیت الدلالت ہی بضمیمہ اسکے کہ صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن نشان وظفر دونون کا مجموعہ آنجناب کو حاصل ہوا ہی نہ غیر کو پس جس طور سے جناب امیر کے محبوب ومحب خدا ورسول ہونے پر حدیث مذکور قطعیت الدلالت ہی بضمیمہ اسکے کہ صدور حدیث مذکور کے دوسرے دن نشان وظفر دونون کا مجموعہ آنجناب کو حاصل ہوا ہی نہ غیر کو اسی طور سے ہر سہ خلیفہ کے مومن صالح و امام بحق وخلیفہ راشد وخلیفہ باستخلاف آلہی ہونے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کا کفر وفسق مین کامل ہونے پر آیہ مذکورہ قطعیت الدلالت ہے زمانہ نبوت مین بعد فتح مکہ وعدہ آیہ مذکورہ پورا ہونیکی تقدیر پر بھی بضمیمہ اسکے کہ زمانہ فتح مکہ سے آخر عمر تک جو لوگ روز بروز اعدا پر غالب ومستولی ہوئے ہین وہ لوگ خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا ہین نہ غیر اُنکے بالجملہ جسطور سے جناب امیر کے محبوب ومحب خدا ورسول ہونے پر حدیث مذکور ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ بجز منکر بدیہی کے کوئی انکار نہین کرسکتا ہی اُسیطور سے زمانہ نبوت مین بعد فتح مکہ وعدہ آیہ مذکورہ پورا ہونیکی تقدیر پر بھی حقیت راشدیت ہر سہ خلافت پر آیہ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ بجز منکر بدیہی کے کوئی انکار نہین کرسکتا ہی لہذا حضرات اہل السنت بعد فتح مکہ زمانہ نبوت مین وعدہ آیہ مذکورہ پورا ہونیکے قول سے بھی ضرور اقرار کرینگے

مبحث پنجم یہ کہ اس مناقشہ کے ہر ہر جزو کا تفصیلی ابطال بدین منوال ہی **قولہ** جسطور سے وعدہ عسی ربکم ان یہلك عدوکم ویستخلفکم فی الارض حضرت موسی کے زمانے مین پورا ہوگیا ہی اسی طور سے زمانہ خاتم الانبیا مین وعدہ آیت استخلاف پورا ہوگیا ہی **جواب** کسی فریق کی کسی کتاب مین اسکا ثبوت نہین ہی تواریخ سے فقط اسی قدر ثابت ہی کہ حضرت موسی کی حیات مین فرعون مع اپنے ایک گروہ لشکر کے غرق ہوگئے تھے باقی سب

اعداء بڑی قوت وشوکت کے ساتھ موجود اور قابض بر اراضی مصر وشام تھے اسی سے اصحاب حضرت موسی کو حضرت
موسی کی حیات مین اطمینان حاصل نہین ہوا تھا بعد حضرت موسی کے یوشع بن نون نے خلیفہ ہو کے تمام مصر وشام
پر فتح وتسلط حاصل کر کے مومنین بنی اسرائیل کو مطمئن کیا تھا جس سے ظاہر ہی کہ وعدہ عسی ربکم ان یھلک
عدوکم ویستخلفکم فی الارض حضرت موسی کی حیات مین پورا نہین ہوا تھا بلکہ بعد حضرت موسی کے یوشع
بن نون کی خلافت مین پورا ہوا ہی اسی طور سے وعدہ آیت استخلاف حضرت محمد مصطفے کی حیات مین پورا نہین ہوا ہی
بلکہ بعد حضرت محمد مصطفے کے خلفاے ثلثہ کی خلافت مین پورا ہوا ہی **قولہ** جیسا کہ کما استخلف الذین من
قبلھم اُسپر دلالت کرتا ہی **جواب** یہ مبنی ہی وعدہ عسی ربکم ان یھلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض
حیات موسی مین پورا ہونے پر لہذا جب حیات موسی مین وعدہ مذکورہ کا پورا ہونا باطل ہو گیا یہ بناے فاسد علی الفاسد
ہو گیا معہذا اگر حیات موسی مین وعدہ ویستخلفکم کا پورا ہونا بالفرض محال تسلیم کیا جاے تو بھی وعدہ لیستخلفنھم
کا حیات محمد مصطفے مین پورا ہونے پر کما استخلف الذین من قبلھم کا دال ہونا صحیح نہین ہو سکتا ہی کیونکہ جن
مولوی عمار علی صاحب کا یہ کلام ہی خود اُنھون نے بجواب میر نجف علی صاحب اپنے دفع المغالطہ کے ایک مقام مین جو
ارقام فرمایا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ تشبیہ نفس استخلاف مین ہی نہ کل امور مین لہذا کما استخلف الذین من قبلھم
سے جو لوگ مراد ہین اُن مین سے کسیکے غاصب یا مغصوب الخلافت نہونا لیستخلفنھم سے جو لوگ مراد ہین اُنمین سے
کسیکے غاصب یا مغصوب الخلافت نہونے پر دال نہین ہو سکتا ہی جاے غور وانصاف ہی کہ کما استخلف الذین
من قبلھم سے جو لوگ مراد ہین اُنمین سے کسیکے غاصب یا مغصوب الخلافت نہونا تو لیستخلفنھم سے جو لوگ مراد
ہین اُنمین سے کسیکے غاصب یا مغصوب الخلافت نہونے پر دال نہین ہو سکتا پھر کما استخلف الذین من
قبلھم سے جو مراد ہین اُن لوگونکو حیات موسی مین خلافت حاصل ہو کر وعدہ ویستخلفکو پورا ہونا حیات مصطفے مین وعدہ
لیستخلفنھم پورا ہونے پر کیون دال ہو سکتا ہی بجز اسکے کیا کہا جاے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد بالجملہ خوب
واضح ہو گیا کہ حیات موسی مین وعدہ ویستخلفکو پورا ہونا نہ صحیح ہی نہ حیات مصطفے مین وعدہ لیستخلفنھم پورا
ہونے پر دال ہی **قولہ** وعدہ اس آیت کا عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ کے پورا ہو گیا **جواب** یہ کذب صریح وبہتان فضیح ہی
بلکہ خیال محال ہی چنانچہ عنقریب واضح ہو گا **قولہ** اور اُسکی طرف سعد بن عبادہ نے اشارہ کیا ہی **جواب** یہ بھی

دروغ بیفروغ ہی عہد پیغمبر مین وعدہ آیت استخلاف پورا ہونے کی طرف سعد بن عبادہ نے اپنے کسی کلام مین اشارہ نہین کیا ہی **قولہ** جسکی تائید مین دوسری آیات موجود ہین **جوابہ** یہ بھی جھوٹ ہی عہد پیغمبر مین وعدہ آیت استخلاف پورا ہونا کسی آیت مین مذکور نہین ہی نہ بتصریح نہ بلا تصریح **قولہ** کہ خدا نے جن مین اُس وعدے کے پورا ہوجانے کا ذکر فرمایا ہی
وهو الذی جعلکم خلائف الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجت لیبلوکم فیما اتٰکم ان ربك سریع الحساب وانه لغفور رحیم (سورۂ انعام) **جوابہ** وعدہ آیت استخلاف پورا ہونے کا ذکر خداوند کریم نے نہ اس آیت مین کیا ہی نہ اور کسی آیت مین مفسرین معتمدین اہل السنت سے صاحب منہج الصادقین نے اس آیت کی یہ تفسیر کی ہی وهو الذی جعلکم آنکسے کہ گردانید شمارا ای آدمیان خلائف الارض۔ خلیفہای زمین بعد از قوم بنی الجان ویا اہل ہر عصر یرا از شما جانشین اہل عصر سابق ویا ای مومنان زمان خاتم الانبیا شمارا خلیفہای امم گذشتہ گردانید ورفع بعضکم وبرداشت بعضے از شما فوق بعض۔ بر بعض دیگر درجات پایہای بلند در شرف وبزرگی ودر غنا وتوانگری وامثال آن بر وجہ مصلحت لیبلوکم تا بیازماید شمارا فیما اتٰکم در انچہ شمارا دادہ از مال وجاہ یعنے با شما معاملہ از بندگان کند تا بر عالمیان ظاہر گردد کہ کدام از شما گواہ است بر غنا وصابر بر فقر انتہی بلفظہ بقدر الحاجت اس عبارت سے عیان مثل روز روشن ہی کہ اس آیت مین صرف تین معنے محتمل ہین پہلے معنے یہ کہ ابنائے آدم سے خطاب ہی کہ بعد قوم اجنہ کے تم لوگون کو اللہ نے ساکنان زمین کیا ہی اور تم لوگون مین سے بعض کو جاہ ومال دیا ہی بعض کو نہین دیا تاکہ جس طور سے قوم اجنہ سے مالداری اور ناداری مین جسنے جو عمل کیا ہی وہ عالم آشکارہ ہوگیا ہی اُسی طور سے مالداری اور ناداری مین تم لوگون مین سے جو شخص جو عمل کرے وہ بھی عالم آشکار ہوجائے بنا بر اس معنے کے اس آیت مین وعدہ آیت استخلاف کا کوئی ذکر نہین ہی کما ہو الاظہر من الشمس وابین من الامس اور یہ بھی مخفی نرہے کہ یہ معنے ہرگز قابل قبول ارباب تحقیق معقول نہین ہین کیونکہ آیت مین قوم بنی الجان کی تخصیص نہین ہی نہ بتصریح نہ بلا تصریح دوسرے معنے یہ کہ مومنان زمانہ سید الانس والجان سے خطاب ہی کہ اے اس زمانے کے ایمان والون اللہ نے تم لوگون کو امم سابقہ کا خلیفہ کیا ہی یعنے بعد امم سابقہ کے تم لوگون کو زمین مین سکونت دی ہی اور تم لوگون مین سے بعض کو جاہ ومال دیا ہی بعض کو نہین دیا تاکہ جس طور سے امم سابقہ مین جس حالت مین جسنے جو عمل کیا ہی وہ عالم آشکار ہوگیا ہی اُسی طور سے تم لوگون مین سے جس حالت مین جو شخص جو عمل کرے وہ بھی عالم آشکار ہوجائے

بنا بر اس معنے کے بھی اس آیت مین وعدۂ آیت استخلاف کا کوئی ذکر نہین ہی کما ہو الاظہر من الشمس جلداً ایضاً حالانکہ یہ معنے بھی ہرگز
قابل قبول ارباب تحقیق معقول نہین ہی کیونکہ مومنان زمانۂ سید الانس والجان کی تخصیص بھی آیت مین نہین ہی نہ بتصریح
نہ بلا تصریح تیسرے معنے یہ کہ زمانۂ نزول آیت کے کل ابنائے آدم سے خطاب ہی کہ بعد اگلون کے اللہ نے تم سبھون کو
ساکنان زمین کیا ہی اور تم لوگون مین سے بعض کو جاہ ومال دیا ہی بعض کو نہین دیا تاکہ جس طور سے اگلون مین جسنے
جس حالت مین جو عمل کیا ہی وہ عالم آشکار ہو گیا ہی اسی طور سے تم لوگون مین جو شخص جس حالت مین جو عمل کرے
وہ بھی عالم آشکار ہو جائے اس معنی مین کوئی تخصیص یا تعمیم ایسی نہین ہی کہ آیت مین نہو اور نہ اس معنی مین کوئی
بات ایسی ہی کہ مثل زوج برابر اربعہ کے آیت پر منطبق نہو لہذا اس معنے کے قابل قبول ارباب تحقیق معقول ہونے مین
مجال لا ولم نہین ہی بنا بر اس معنے کے اس آیت مین آیت استخلاف کی کسی بات کا کوئی ذکر نہونا عیان تر از روز روشن
ہی لہذا یہ کہنا کہ عہد پیغمبر مین وعدۂ آیت استخلاف کا پورا ہونا اللہ نے اس آیت مین بیان کیا ہی ایسی تحریف معنوی
کلام ربانی ہی کہ جسکو کچھ بھی خوف خدا یا کچھ بھی شرم وحیا ہی اس سے ممکن نہین ہی اور علمائے اہل لعنت مجبور ہین کہ
بدون اس قسم تحریف معنوی کے مذہب کی جان نہین بچتی ہی بس کالشمس اذا تجلی ہو گیا کہ اس آیت مین وعدۂ آیت
استخلاف کا کوئی ذکر نہین ہی نہ بتصریح نہ بلا تصریح **اولاً** اسلیے کہ آیت استخلاف سے صرف وہ مومنین صالحین مراد ہین جو کہ
بوقت نزول آیت استخلاف موجود تھے اور پہلے سے مشرف باسلام ہو کر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ
کرتے تھے کما اتضح سابقاً مراراً اور اس آیت سے وہ مومنین صالحین مراد نہین ہین بلکہ غیر مومنین مراد ہین اسی وجہ سے
صاحب تفسیر مذکور نے تفسیر مین آنکسی گہ گردانید شما را ای آدمیان کہا ہی اے مومنان نہین کہا پھر اہل ہر عصر کہا
ہی اہل ایمان نہین کہا ان دونون کے بعد جو اے مومنان کہا ہی وہ تخصیص بلا مخصص ہی اسی سے وضعاً موخر
کر کے اسکا ساقط از درجۂ قبولیت ہونے کی طرف اشارہ کر دیا ہی **ثانیاً** اسلیے کہ آیت استخلاف مین خلافت سے زمین
کی بادشاہت مراد ہی چنانچہ بجواب مناقشۂ پنجم واضح ہو چکا اور صاحب تفسیر مذکور نے بھی آیت استخلاف کی تفسیر
مین خلافت وحکومت کا لفظ لکھا ہی بلکہ خود فاضل ناصر مذکور نے اپنے رسالہ مذکورہ کی جلد پنجم مین بذیل آیت استخلاف
لکھا ہے کہ ظاہر ہی کہ وعدہ اللہ کا بادشاہت کے لیے بحیثیت قومی کے مسلمانون سے ہی انتہی بلفظہ پھر صفحے بھر
کے بعد فرماتے ہین کہ اُن لوگون سے وعدہ بادشاہت کا کیا گیا جو ایمان لائے ہون اور عمل صالح کیے ہین انتہی بلفظہ

اور اس آیت مین یعنے آیت خلائف الارض مین خلافت سے زمین کی بادشاہت مراد نہین ہی بلکہ زمین کی سکونت مراد ہی
اسی سے صاحب تفسیر مذکور نے جس طرح سے آیت استخلاف کی تفسیر مین خلافت، حکومت کا لفظ لکھا ہی جو کہ خلافت سے
بادشاہت مراد ہونے مین صریح ہی اُسی طور سے اس آیت کی تفسیر مین کوئی لفظ ایسا نہین لکھا ہی جس سے اس
آیت مین خلافت سے زمین کی بادشاہت مراد ہونیکی بو بھی پیدا ہو بلکہ جو کچھ لکھا ہی وہ برملا بتا رہا ہی کہ اس آیت مین
خلافت سے زمین کی سکونت مراد ہی ثالثاً اسلیے کہ اس آیت مین ہی لیبلوکم فیما اٰتٰکم بنا بر تفسیر صاحب تفسیر مذکور
جس سے مراد یہ ہو کہ تا کہ تم مین سے کون حالت فقر مین صبر کرتا ہی اور کون حالت غنا و تمول مین عنا کرتا ہی عالم آشکار
ہو جاوے لہٰذا جو مومنین صالحین آیت استخلاف سے مراد ہین وہ مومنین صالحین لیبلوکم فیما اٰتٰکم مین داخل نہین ہو سکتے
ہین کیونکہ ان مومنین صالحین کے حق مین خود آیت استخلاف مین یہ شہادت الٰہیہ موجود ہی کہ وہ مومنین صالحین بدستور ماضی
و حال آئندہ بھی ہمیشہ ایمان کامل رکھین گے اور اعمال صالحہ کرینگے اور زمین مین خلیفہ و غالب اہل تمکینہ ہونے کے بعد
بجز خدا کے کسی سے نہ ڈرین گے اور زمین سے کسیکے منکر جو لوگ ہونگے وہ لوگ کفر و فسق مین کامل ہین دیکھو جواب امتناقشہ
نہم و دہم و سوم اور جن مومنین صالحین کے حق مین اس قسم کی شہادت الٰہیہ موجود ہی وہ مومنین صالحین لیبلوکم فیما اٰتٰکم
مین داخل نہین ہو سکتے ہین لہٰذا فیما اٰتٰکم سے خلافت موعودۂ آیت استخلاف ہرگز ہرگز مراد نہین ہو سکتی ہی جس سے
عیان مثل روز روشن ہو گیا کہ اس آیت مین وعدۂ آیت استخلاف کا ہرگز ہرگز کوئی ذکر نہین ہی تصریحاً نہ تلویحاً
قوله اور وہ خدا وہ ہی کہ کر دیا اُسنے تم کو جانشین زمین کا بعد پہلے لوگون کے جواب لفظ جانشین مین خلائف
الارض کا ترجمہ کسی طور سے نہین ہو سکتا ہی کیونکہ جس جگہ پر زمین کا قیام ہی اسی جگہ پر بعد زمین کے جو مقیم
ہوگا وہ جانشین زمین ہو سکتا ہی حالانکہ کسی بنی آدم کے لیے یہ متصور نہین ہی صحیح ترجمہ خلائف الارض
کا ساکنان زمین ہی چنانچہ تفسیر مذکور کی لفظ آدمیان سے ظاہر غیر محتاج مظہر ہی کیونکہ لفظ آدمیان کم از کم زمانۂ
نزول آیت کے کل ابنائے آدم کو شامل ہی اور بجز سکونت زمین کے لفظ خلافت کے اور کسی معنے مین کسی زمانے
کے کل ابنائے آدم کی شرکت متصور نہین ہی خصوصاً بادشاہت مین تو کسی طور سے نہین ہو سکتی ہی چنانچہ کوئی
نہین کہہ سکتا ہی کہ اس زمانے مین بھی کسی برہما کو کسی بادشاہت مین شرکت ہی لہٰذا اس آیت مین خلائف
الارض کا ترجمہ بجز ساکنان زمین کے کچھ نہین ہو سکتا ہی بدین وجہ جس طور سے آیت استخلاف مین خلافت سے

زمین کی بادشاہت مراد ہی اُسی طور سے اس آیت مین خلائف سے زمین کی بادشاہت مراد نہین ہو سکتی ہی بلکہ قطعاً زمین
کی سکونت مراد ہی لہذا وعدہ آیت استخلاف سے اس آیت کو کوئی لگاؤ نہین ہو سکتا ہی **قولہ** اور بلند کیا بعض تمھارے
کو اوپر بعض کے درجون مین **جواب** اس سے رفعت درجہ تمول مراد ہی اسی سے صاحب تفسیر مذکور نے لفظ غنا
و توانگری اور لفظ مال وجاہ کے ساتھ تفسیر کی ہی کسی ایسے لفظ کے ساتھ تفسیر نہین کی جس سے بادشاہت
مراد ہونے کی بو بھی پیدا ہو سکے پس آیت استخلاف مین جو وقت نزول کے مومنین صالحین کو سلطنت عظیمہ عطا
کرنے کا وعدہ ہی اُسکا کوئی ذکر یہان نہین ہی بدین وجہ آیت استخلاف سے اس آیت کو کوئی لگاؤ نہین ہو سکتا ہی
قولہ تا کہ آزمائے وہ تمکو بیچ اُس چیز کے کہ دیا ہی تمکو **جواب** اسکی تفسیر مین صاحب تفسیر مذکور نے جو لکھا ہی کہ تا بیازماید
شمارا در انچہ شمارا دادہ از مال وجاہ تا بر عالمیان ظاہر گردد کہ کدام از شما گواہ است بر غنا و صابر بر فقر۔ وہ صریح ہی
اسمین کہ مطلب یہ ہی کہ اللہ نے بعض تمھارے کو مالدار اور بعض تمھارے کو نادار کیا ہی تا کہ مالدار سے مالداری مین
اور نادار سے ناداری مین جو عمل وقوع مین آئے وہ عالم آشکار ہو جائے پس دیکھو آیت استخلاف بادشاہ و رعیت
بنانے مین ہی اور یہ آیت بادشاہ و رعیت بنانے مین نہین ہی بلکہ مالدار و نادار بنانے مین ہی لہذا اس آیت کو آیت استخلاف
سے ہرگز ہرگز کوئی لگاؤ نہین ہو سکتا ہی نیز آیت استخلاف سے خاص وقت نزول کے مومنین صالحین مراد ہین کما
اتضح سابقاً مراراً اور اس آیت سے وہ مومنین صالحین مراد نہین ہین بلکہ غیر مومنین مراد ہین چنانچہ ابھی واضح ہو چکا
اور پھر ابھی واضح ہوگا بدین وجہ بھی آشکار ہی کہ اس آیت مین وعدہ آیت استخلاف کا کوئی ذکر نہین ہی
نہ بتصریح نہ بلا تصریح **قولہ** تحقیق پروردگار تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہی اور تحقیق وہ البتہ بخشنے والا مہربان ہی" **جواب**
یہ مضمون اُن آیتون مین بھی ہی جن آیتون کا قبل آیت استخلاف نازل ہونا محتاج بیان نہین ہی لہذا اس سے
اس آیت کو آیت استخلاف سے کوئی لگاؤ نہین ہو سکتا ہی ثم جعلناکم خلائف فی الارض من بعدھم
لننظر کیف تعملون۔ اس آیت مین قرن رسول کے کل ابنائے آدم مخاطب ہونے کی صورت مین
وعدہ آیت استخلاف سے مساس نہین ہو سکتا ہی لہذا فاضل موصوف نے صدر آیت کو حذف کر دیا ہی جو کہ قرن
رسول کے کل ابنائے آدم مخاطب ہونے مین صریح ہی پوری آیت یہ ہی ولقد اھلکنا القرون من
قبلکم لما ظلموا وجاءتھم رسلھم بالبینات وما کانوا لیومنوا کذلک نجزی القوم

المجرمین ثم جعلناکم خلٰئف فی الارض من بعدهم لننظر کیف تعملون تفاسیر معتبرہ اہل سنت
تفسیر منہج الصادقین مین لکھا ہی ولقد اهلکنا القرون وبدرستی کہ ہلاک کردیم اہل قرنہا را من قبلکم پیش
از شما ای اہل مکہ لما ظلموا آن ہنگام کہ ستم کردند بر پیغمبران و عصیان ورزیدند و طاعت رحمان وجاءتهم وحالانکہ آمدہ
بودند بر ایشان رسلهم رسولان ایشان بالبینات بحجتہای روشن و معجزہ ہای ظاہر کہ دال بود بر صدق
ایشان وکانوا لیؤمنوا ونبودند ایشان کہ ایمان آرند اگر ہلاک نشدندی و زندہ ماندندی بجہت فرط عناد و انکار و
جحود ذلک ہمچنین کہ ایشان را جزا دادیم بہلاک ایشان بجہت تکذیب رسل نجزی القوم المجرمین جزا خواہیم داد
گروہ مشرکان را از اہل مکہ کہ تکذیب پیغمبر ما می کنند ثم جعلناکم پس گردانیدیم شما را ای گروہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ بشما
مبعوث اند خلٰئف خلیفہا ای گذشتگان و جانشینان فی الارض در زمین من بعدهم پس از قرونی کہ
ہلاک شد لننظر تا ببینیم در صورت شہادت بعد از آنکہ دانستہ ایم در غیب کہ شما کیف تعملون چگونہ عمل
خواہید کرد از خیر و شر انتہی بلفظہ اس عبارت کی لفظ پیش از شما ای اہل مکہ بھی اور لفظ گروہ مشرکان را از اہل مکہ بھی اور لفظ
ای گروہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ بشما مبعوث شدند بھی نص صریح ہین اس آیت مین اہل مکہ سے خطاب ہونے پر اور جن
آیتون مین اہل مکہ سے خطاب ہی اُن آیتون کا قبل ہجرت نازل ہونے سے کوئی انکار نہین کرسکتا ہی لہذا اس آیت کا
قبل ہجرت نازل ہونا آشکار نا مجال انکار ہی بدینوجہ اس آیت سے ہرگز ہرگز یہ مراد نہین ہوسکتا ہی کہ وعدہ آیت استخلاف
پورا کردیا گیا کیونکہ آیت استخلاف بعد ہجرت نازل ہوئی ہی کما اتضح سابقا مرارا اور اس عبارت کے لفظ مشرکان را از اہل مکہ
کہ تکذیب پیغمبر ما می کنند نص صریح ہی اس آیت سے کافرین ظالمین مکہ مراد ہونے پر اور چونکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کفار مکہ مین مبعوث ہوئے تھے بنا بر اسکے لفظ پیش از شما ای اہل مکہ بھی اور لفظ ای گروہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ بشما
مبعوث شدند بھی نص صریح ہین اس آیت سے کافرین ظالمین مکہ مراد ہونے پر اور آیت استخلاف سے خاص وقت
نزول کے مومنین صالحین مراد ہین کما مر مرارا لہذا اس آیت کو آیت استخلاف سے کوئی لگاؤ نہین ہوسکتا ہی اور کفار
مکہ کو زمین کی بادشاہت حاصل نہ تھی زمین کی سکونت حاصل تھی اور قبل ہجرت اہل اسلام کو بھی بادشاہت حاصل
نہ تھی لہذا جب اس آیت سے کافرین ظالمین مکہ مراد ہونا اور اس آیت کا قبل ہجرت نازل ہونا ثابت ہوگئے تب یہ
کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ جسطور سے آیت استخلاف مین خلافت سے زمین کی بادشاہت مراد ہی اسی طور سے

اس آیت مین خلافت سے زمین کی بادشاہت مراد نہین ہی بلکہ زمین کی سکونت مراد ہی بدین وجہ بھی اس آیت کو
آیت استخلاف سے کوئی لگاؤ نہین ہوسکتا ہی چونکہ آیت اولی کے وھو الذی جعلکم خلائف الارض
اور اس آیت کے ثم جعلنکم خلائف فی الارض مین صرف لفظی فرق ہی مآل دونون کا ایک ہی اور آیت اولی
کے لیبلوکم فیما اتکم اور اس آیت کے لننظر کیف تعملون مین بھی صرف لفظی فرق ہی مآل دونون کا ایک ہی
اور اس مناقشہ کے عنوان بیان فاضل ناصر کا صریح مقتضا بھی یہ ہی کہ دونون آیتون کا مورد و مراد ایک مین لہذا
جب اس آیت کا مورد کفار مکہ مراد سکونت زمین نزول قبل ہجرت ہونا انکشاف ہوگیا اُس آیت کا بھی مورد کفار مکہ مراد سکونت
زمین نزول قبل ہجرت ہونا ہویدا و پیدا ہوگیا جس سے کالشمس و التجلی ہوگیا کہ دونون آیتون سے کسی آیت کو مورد
یا مراد آیت استخلاف سے کوئی مساس نہین ہی کیونکہ آیت استخلاف کا مورد خاص وقت نزول کے مومنین صالحین
مراد بادشاہت عظیمہ نزول بعد ہجرت ہی **قولہ** پھر کردیا ہمنے تمکو جانشین بیچ زمین کے بعد پہلون کے تاکہ دیکھین
ہم کیونکر عمل کرتے ہو **جوابہ** اس آیت سے مراد یہ ہی کہ ای کفار مکہ کردیا ہمنے تمکو ساکنان زمین بعد اگلون کے تاکہ تم جو عمل کروگے
وہ جسطورسے معلوم بعلم غیر عالم آشکار ہی اُسی طورسے معلوم بعلم عالم آشکار بھی ہوجاوے اور آیت استخلاف سے مراد یہ ہی
کہ جو مومنین صالحین اسوقت موجود ہین اُن مومنین صالحین کو اللہ زمین مین سلطنت عظیمہ و اہل کین پر غلبہ شدیدہ عطا کریگا
بعد اُسکے اُن مومنین کے کل مناقب مذکورۂ مندرجہ آیہ کو جو لوگ نہ مانین گے وہ لوگ کفر و فسق مین کامل ہین لہذا
یہ کہنا کہ اس آیت مین ایفاء وعدۂ آیت استخلاف کا بیان ہی ع چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا ء الا
یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا ء کے قبیل سے ہی امنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین
فیہ فالذین امنوا منکم وانفقوا لہم اجر کبیر (سورۃ الحدید) ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے
اور خرچ کرو اس چیز سے کہ کیا ہی تمکو جانشین پہلون کا بیچ اُسکے پس جو لوگ ایمان لائے تم مین سے اور خرچ کیا
واسطے اُنکے ہی ثواب بڑا **جوابہ** مفسرین معتمدین اہل سنت سے صاحب تفسیر منہج الصادقین نے اس آیت کی
تفسیر مین لکھا ہی ای ہمہ اہل کفر و عناد و ارباب انکار بگروید بخدا و تصدیق کنید بوحدانیت و بفرستادۂ او کہ محمد است
و بدہید از انچہ گردانیدہ است خدای شمارا استخلاف کردہ شدگان از امم سابقہ یعنے شمارا انخلفا و پس نشینان گردانید
در تملک در ان و بعد از موت ایشان آنرا بشمار رسانیدہ و شمارا از ان متمتع و برخوردار گردانیدہ الخ یہ عبارت نص صریح ہی

اسپر کہ اس آیت مین خطاب ہی کافرین منکرین توحید و رسالت سے نیز نص صریح ہی اسپر کہ جس طور سے بعد مرنے ایک کے
دوسرا اُس کا قائم مقام ہوتا ہی اور اُسکا متروکہ اُس دوسرے کو پہونچتا ہی اور وہ دوسرا اُس سے منتفع ہوتا ہی اُسی طور
سے زمانۂ نزول آیۂ مذکورہ کے کافرون کو اگلون کا قائم مقام کرنا بعد مرنے اگلون کے اور اُنکا متروکہ اُنکو پہونچانا اور
اس سے اُنکو منتفع کرنا مراد ہی اس آیت مین استخلاف سے اور عنوان مناقشہ سے ظاہر غیر محتاج مظہر ہی کہ فاضل موجد
مناقشہ ہذا کے نزدیک بھی اس آیت کا اور مذکورۂ بالا دونون آیتون کا مورد و مراد ایک ہی لہذا جب اُن دونون آیتون
کا قبل ہجرت نازل ہونا ثابت ہو گیا اس آیت کا بھی قبل ہجرت نازل ہونا طشت از بام ہو گیا اور جب یہ ثابت
ہو گیا کہ اس آیت مین خلافت سے بعد مرنے ایک کے دوسرے کا اُسکے قائم مقام ہونا اور اُسکا متروکہ اسکو پہونچنا
اور اُس متروکہ سے اُسکا منتفع ہونا مراد ہی تب یہ واضح ہو گیا کہ اُن دونون آیتون مین بھی خلافت سے یہی مراد ہی اور
جب یہ ثابت ہو گیا کہ اُن دونون آیتون مین کفار سے کفار مکہ مراد ہین تب یہ معلوم ہو گیا کہ اس آیت مین بھی کفار سے
کفار مکہ مراد ہین پس بدستور آیتین مذکورتین بالا اس آیت کو بھی وعدۂ آیت استخلاف سے کوئی لگاؤ نہین ہو سکتا ہی
اولاً اسلیے کہ آیت استخلاف بعد ہجرت نازل ہوئی ہی اور یہ آیت قبل ہجرت نازل ہوئی لہذا اس آیت مین نہین
کہا جا سکتا ہی کہ وعدۂ آیت استخلاف پورا کر دیا گیا مثلاً **ثانیاً** اسلیے کہ آیت استخلاف مین خلافت سے زمین کی بادشاہت
عظیمہ مراد ہی اور اس آیت مین بعد مرنے ایک کے دوسرے کا اُسکے قائم مقام ہونا مراد ہی جیسا کہ غیر بادشاہون مین بھی ہوتا ہی
ثالثاً اسلیے کہ آیت استخلاف مین خاص اُن مومنین صالحین سے خطاب ہی جو کہ بوقت نزول آیت استخلاف موجود
تھے اور پہلے سے مشرف باسلام ہو کر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے اور اس آیت مین خطاب
ہی کافرین منکرین اجمعین سے **رابعاً** اسلیے کہ آیت استخلاف مین استخلاف سے مومنین صالحین کو سلطنت عظیمہ
عطا کرنا مراد ہی اور اس آیت مین جسطور سے غیر بادشاہون مین بھی ہوتا ہی اُسی طور سے کافرین منکرین کو
پسنشینان اولین کرنا مراد ہی **خامساً** اس لیے کہ آیت استخلاف مین خلافت سے زمین کی بادشاہت عظیمہ
مراد ہی اور زمانۂ نزول قرآن مین کافرون کو بادشاہت حاصل نہین ہوئی اور اس آیت مین خطاب ہی کافرون
سے لہذا اس آیت مین یہ نہین کہا جا سکتا ہی کہ آیت استخلاف مین جو تمکو وعدہ دیا گیا ہی وہ پورا کر دیا گیا مثلاً
پس بوجوہ خمسہ واضح ہو گیا کہ جس طور سے اوپر کی دونون آیتون سے کسی آیت کو وعدۂ آیت استخلاف سے

کوئی لگاؤ نہین ہوسکتا ہی اُسی طور سے اس آیت کو بھی وعدہ آیت استخلاف سے کوئی لگاؤ نہین ہوسکتا ہی پس آیت استخلاف کی دلالت قطعیہ برحقیت و راشدیت خلافت صدیقیہ و فاروقیہ و ذی النوریہ کے آفتاب پر خاک ڈالنے اور جہال اہل لعنت کو گمراہی مین رکھنے کے واسطے کلام ربانی مین فاضل ناصر نے **ایک تحریف** معنوی یہ کی ہی کہ ان آیتون کا بعد ہجرت بلکہ بعد فتح مکہ نازل ہونا ظاہر کیا ہی حالانکہ یہ تینون آیتین قبل فتح مکہ بلکہ قبل ہجرت نازل ہوئی ہین چنانچہ ابھی واضح ہوچکا **دوسری تحریف** معنوی یہ کی ہی کہ جو مومنین صالحین آیت استخلاف سے مراد ہین اُن مومنین صالحین کا ان آیتون سے مراد ہونا ظاہر کیا ہی حالانکہ ان آیتون سے وہ مومنین صالحین مراد نہین ہین بلکہ کافرین منکرین مکہ مراد ہین چنانچہ نیز ابھی واضح ہوچکا **تیسری تحریف** معنوی یہ کی ہی کہ جس طور سے آیت استخلاف مین خلافت سے بادشاہت زمین مراد ہی اُسی طور سے ان آیتون مین بھی زمین کی بادشاہت مراد ہونا ظاہر کیا ہی حالانکہ ان آیتون مین خلافت سے زمین کی بادشاہت مراد نہین ہی بلکہ سکونت زمین اور بعد مرنے ایک کے دوسرے کا اُسکے قائم مقام ہونا مراد ہی چنانچہ نیز ابھی واضح ہوچکا لیکن بحکم **ع** چراغی را کہ ایزد بر فروزد + ہر آنکہ تف زند ریشش بسوزد + ان تحریفون سے فاضل ناصر کا محرف القرآن ہونا ثابت ہوگیا آیت استخلاف کی دلالت قطعیہ برحقیت و راشدیت خلافت صدیقیہ و فاروقیہ و ذی النوریہ کے آفتاب پر خاک نہ گئی نہ جائیگی **ع** مہ فشاند نور سگ عوعو کند + کی زعوعو ماہ ترک ضو کند + کا حساب ہی **قولہ** ان آیات سے صاف ظاہر ہی کہ مسلمانون کے لیے خدا نے جو وعدہ خلافت فی الارض کا کیا تھا وہ عہد پیغمبر ہی مین پورا ہوگیا **جواب** مسلمان اور مومن صالح مین عموم و خصوص مطلق ہی اور آیت استخلاف مین خاص مومنین صالحین کو خلافت و غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی نہ عام مسلمانون کو جو کہ بنا بر مزعوم اہل لعنت منافقون کو بھی شامل ہی اور ایمان والون سے نہین کہا جاتا ہی کہ ایمان لاؤ کافرون سے کہا جاتا ہی کہ ایمان لاؤ لہذا خود فاضل مذکور نے ان تینون آیتون کا مراد و مورد واحد قرار دیکر تیسری آیت کے ترجمہ مین جو فرمایا ہی کہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے اُس سے ان آیتون مین کافرون سے خطاب ہونا آشکارا مجال انکار ہی بنا بر اسکے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ آیت استخلاف مین جو مومنین صالحین کو خلافت و غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی اُسکا کوئی ذکر ان آیتون مین نہین ہی نیز ابھی بنا بر تصریح صاحب تفسیر منہج الصادقین واضح ہوچکا ہی کہ ان آیتون مین کفار مکہ سے خطاب ہی اور یہ معلوم ہی کہ عہد پیغمبر مین کفار مکہ کو بادشاہت

حاصل نہین ہوئی بدینوجہ بھی صاف ظاہر ہی کہ آیت استخلاف مین جو مومنین صالحین کو پادشاہت و غلبہ عطا کرنے کا
وعدہ ہی ان آیتون مین اُسکا کوئی ذکر نہین ہی نہ ہو سکتا ہی اور آیت استخلاف کا نزول بعد ہجرت ہی اور بھی بنا بر تصریح
صاحب تفسیر منہج الصادقین عیان ہو چکا ہی کہ ان آیتون کا نزول قبل ہجرت ہی بدینوجہ بھی ان آیتون مین ہرگز
نہین کہا جاسکتا ہی کہ وعدہ آیت استخلاف پورا ہو گیا مثلاً **قولہ** بلکہ ان آیات سے بعد غور رسکے یہ بھی واضح ہوتا ہی کہ کس غرض
سے مسلمانون کو خلافت دی گئی اور وہ کسطرح برتین گے جسمین اُنکی ایسی حالت ہو گی کہ وہ سزا اور جزا کے مستحق ہونگے
اور سزا اور جزا کی ترتیب جیسی کہ آیات مین ہی اُسکو اوقات خلافت پر منطبق کرنے سے ظاہر ہو جاتا ہی کہ کون خلافت کس چیز
کے قابل اور مستحق ہی **جواب** یہ سب بناے فاسد علی الفاسد ہی **اولاً** اسلیے کہ آیت استخلاف مین عام مسلمانون کو خلافت
دینے کا وعدہ نہین ہی بلکہ خاص مومنین صالحین کو خلافت یعنے پادشاہت زمین عطا کرنے کا وعدہ ہی **ثانیاً** اسلیے
کہ آیت استخلاف مین خلافت سے پادشاہت زمین مراد ہی اور ان آیتون مین خلافت سے پادشاہت زمین مراد نہین ہی
بلکہ بعد اولین کے آخرین کا ساکنان زمین ہونا اور متروکہ اولین کا آخرین کو پہونچنا مراد ہی کما اتضح آنفاً مراراً **ثالثاً** اسلیے
کہ نزول آیت استخلاف بعد ہجرت ہی اور نزول اِن آیات کا قبل ہجرت کما اتضح آنفاً ایضاً مراراً **رابعاً** اسلیے کہ بنا بر
مفاد اس قول صاحب مناقشہ کے بھی ان آیتون کا مورد و مراد ایک ہونا عیان مثل روز روشن ہی بنا بر اسکے تیسری آیت
مین جو حکم ہوا ہی کہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ اور ساتھ رسول اُس اللہ کے وہ صریح ہی ان آیتون سے کفار مراد ہونے مین اور آیت
استخلاف مین جو لفظ اٰمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت ہی وہ صریح ہی مومنین صالحین مراد ہونے مین **خامساً** اسلیے کہ
بھی معلوم ہو چکا ہی کہ تفسیر منہج الصادقین اہل سنت کی عبارات متعددہ صریح ہین ان آیتون سے کفار مکہ مراد ہونے
مین اور سابقاً مراراً معلوم ہو چکا ہی کہ تفسیر خلاصۃ المنہج کی عبارت صریح ہی آیت استخلاف سے مہاجرین مراد ہونے مین
پس ان وجہون سے آشکار کالشمس فی نصف النہار ہو گیا کہ وعدہ آیت استخلاف سے ان آیتون کو نہ کوئی واسطہ ہی نہ کوئی
رابطہ لہذا اس قول صاحب مناقشہ کے کل اجزا کے بناے فاسد علی الفاسد ہونے مین کوئی عاقل منصف لاعلم نہین کرسکتا
ہی اور سزا و جزا جس ترتیب سے یہان مذکور ہی اُس ترتیب سے صدہا آیتون مین مذکور ہی لہذا اس سے کسی آیت کو آیت استخلاف
سے کوئی واسطہ پیدا نہین ہو سکتا ہی علاوہ اسکے جب یہ واضح ہو گیا کہ ان آیتون مین کفار سے خطاب ہی تب لائح
ہو گیا کہ اس ترتیب سزا و جزا سے مراد یہ ہی کہ جو کفر سے تائب ہو کر مشرف با یمان ہو کے ایمان پر قائم رہے گا وہ مستحق سزا ہو گا

اور جو کفر سے تائب ہو کر مشرف بایمان ہو کے ایمان پر دائم رہیگا وہ مستحق جزا ہوگا لہذا اسکو اوقات خلافت پر منطبق کر کے
خلفاے اربعہ سے بعض کو مستحق بعض کو مستحق جزا قرار دینا ع چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا ۔ الا یا ایہا الساقی
ادر کاساً و ناولہا ۔ کے قبیل سے ہے اور اہل مکہ سے حضرت صدیق اکبر کا بعد مشرف باسلام ہونے کے راہ خدا مین خرچ کرنا
بلا خلاف و اختلاف کتب فریقین مین مذکور و مشہور ہے حتے کہ آیہ کریمہ وسیجنبہا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی
سے صدیق اکبر مراد ہونے پر اہل لعنت کی تفسیر مجمع البیان وغیرہ شاہد عادل ہے جس سے معلوم ہوا کہ صاحب مناقشہ کے
ذکر فرمودہ تیسری آیت مین کفار مکہ کو جو ارشاد ہوا ہے کہ جسنے تم مین سے مشرف بایمان ہو کر خرچ کیا ہے واسطے اسکے
ہے اجر کبیر بنا بر اسکے صدیق اکبر کا مستحق اجر کبیر ہونے سے انکار کرنا صریح کلام خدا کی تکذیب کرنا ہے
اور آیت قرآنیہ کی دلالت قطعیہ بر حقیقت و راشدیت خلافت صدیقیہ و فاروقیہ و ذی النوریہ کے آفتاب پر خاک ڈالنے
کے واسطے اس طور سے کلام خدا کی تکذیب کرنے کا جو انجام ہے وہ ہر عاقل باایمان کو معلوم ہے بیان کی کچھ ضرورت نہین
ہے قولہ ان آیات سے کچھ شبہ نہین رہتا ہے کہ خلافت فی الارض کا جس سے مراد پادشاہت و سلطنت ہے جو خدا نے
مومنین سے وعدہ کیا تھا اُس وعدے کو خدا نے خود عہد پیغمبر مین پورا کر دیا اور مومنین کو خلافت فی الارض حاصل
ہو گئی جوابہ چونکہ ان آیتون مین خلافت سے پادشاہت زمین مراد ہونا کسی دلیل سے ثابت نہین کیا گیا ہے اور ثابت کرنا
دائرۂ امکان سے خارج ہے لہذا یہ قول کسی طرح گوز شتر سے کم نہین ہو سکتا ہے اور ابھی معلوم ہو چکا ہے کہ مفسرین معتمدین
اہل لعنت سے صاحب تفسیر منہج الصادقین کا قول صریح ہے ان آیتون مین کفار مکہ سے خطاب ہونے مین اور اس
قول کا غلط ہونا کسی دلیل سے ثابت نہین کیا گیا اور ثابت کرنا خارج از دائرۂ امکان بھی ہے بدینوجہ بھی یہ قول صاحب مناقشہ
کسی طرح بجز ترانۂ دیوانہ کے کچھ نہین ہو سکتا ہے اور نیز ابھی معلوم ہو چکا ہے کہ قول صاحب تفسیر مذکور صریح ہے ان
آیتون مین خلافت سے بعد پہلے کے پچھلے کا ساکن زمین ہونا اور بعد مرنے پہلے کے پچھلے کو پہلے کا متروکہ پونچنا
مراد ہونے مین جیسا کہ غیر پادشاہون مین بھی ہوتا ہے اور اس قول کا غلط ہونا بھی کسی دلیل سے ثابت نہین کیا گیا
اور ثابت کرنا ممکن بھی نہین بدینوجہ بھی یہ قول صاحب مناقشہ سوائے فسانۂ مجنونانہ کے کچھ نہین ہو سکتا ہے اور
ان تینون آیتون کا مورد و مراد ایک ہونا خود فاضل مناقش کے اس قول سے بھی عیان غیر محتاج بیان ہے اور
یہ کھلا ہوا ہے کہ مومن سے نہین کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ کافر سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ لہذا تیسری آیت مین

جو ارشاد ہوا ہی کہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور ساتھ رسول اُس اللہ کے اُس سے ان آیتون کا مورد مراد کفار ہونا آشکار نا محال انکار ہی بلکہ یہ جو ارشاد ہوا ہی کہ تم مین سے جسنے مشرف با یمان ہوکر خرچ کیا ہی واسطے اسکے ہی اجر کبیر وہ بھی صریح ہی ان آیتون کا مورد مراد کفار ہونے مین اور یہ معلوم ہی کہ عہد پیغمبر مین کسی کافر کو بادشاہت حاصل نہین ہوئی لہذا بعسطور سے آیت استخلاف مین خلافت سے پادشاہت نہین مراد ہی اُسی طور سے ان آیتو مین خلافت سے پادشاہت نہین مراد ہونا خیال محال ہی بدینوجہ بھی یہ قول صاحب مناقشہ بجز ترانہ ملحدانہ کے کچھ نہین ہو سکتا ہی پس کوئی شبہہ نہین رہا کہ آیت استخلاف مین جو مومنین صالحین کو خلافت یعنی پادشاہت نہین عطا کرنیکا وعدہ ہی اُسکا کوئی ذکر ان آیتون مین نہین ہی اور یہ قول فاضل مناقش محض ملحدانہ رہا نہ ہی لیکن بحکم الحق یعلو و لا یعلی فاضل مناقش نے اپنے اس قول مین ظاہر کر دیا ہی کہ آیت استخلاف مین خلافت سے پادشاہت نہین مراد ہونا تین آیتون سے ثابت ہی لہذا فاضل مناقش نے اپنے جس رسالہ مین یہ مناقشہ سر کیا ہی اُسکے جلد پنجم مین بجواب صاحب نصیحۃ الشیعہ جو آیت استخلاف مین خلافت سے پادشاہت علم مراد ہونا بطوالت بیان کیا ہی او اپنے یہان کی بعض روایتون سے اُسکو مشید کیا ہی اُسکے جواب مین بجز دروغ گو را حافظہ نباشد کے کچھ کہنے کی ضرورت نہین ہی پھر جابجا اپنے رسالہ مذکورہ مین یہ بھی بیان کیا ہی کہ جو روایت مخالف آیت ہی اُسکا اعتبار نہین ہو سکتا ہی لہذا اُن روایتون کے جواب مین بھی بجز دروغ گو را حافظہ نباشد کے اور کچھ کہنے کی ضرورت نہین ہی مناقشہ پنجم کے جواب مین اقوال مفسرین اہل لعنت کو جو دیکھیگا آیت استخلاف مین خلافت سے پادشاہت نہین مراد ہونے مین اسکو ہرگز کوئی شبہہ نرہیگا اُسکے علاوہ یہان بھی کچھ عرض کیا جاتا ہی۔

اول یہ کہ تودہ تودہ روایات اہل لعنت مین اس آیت سے زمانۂ امام مہدی مراد ہونا بیان کیا گیا حتی کہ سلطان العلماء سے اہل لعنت لوارق مین فرماتے ہین کہ در تفسیر این آیہ رجوع باخبار اہل بیت نمودہ شود پس بر انکہ اجماع اہل بیت منعقد شدہ بر اینکہ مراد از آیہ اہل بیت و شیعیان آنحضرت اند در زمان رجعت و ظہور صاحب العصر روی العیاشی باسنادہ الخ پھر دو صفحے کے بعد فرماتے ہین کہ مراد از آیہ بخصوص عترت طاہرہ زمان امام صاحب الزمان است و در ان زمان آنچہ قلع اصول کفر و فجور بظہور خواہد رسید مصداق آیہ است انتہی کیا آیہ مذکورہ سے زمانۂ امام مہدی مراد ہونے پر اجماع اہل بیت منعقد ہونے کے بعد آیۂ مذکورہ مین خلافت سے پادشاہت نہین

مراد ہونے مین کوئی شبہہ رہ سکتا ہی ہرگز نہین کیا آیۂ مذکورہ سے زمانۂ امام مہدی مراد ہونے پر نصوص عترت طاہرہ
موجود ہونے کے بعد آیۂ مذکورہ مین خلافت سے بادشاہت زمین مراد ہونے مین کوئی شک رہ سکتا ہی ہرگز نہین
کیا زمانۂ امام مہدی مین جو استیصال کفر و فجور ہوگا اُسکا مصداق آیۂ مذکورہ ہونے پر نصوص عترۃ طاہرہ موجود ہونے
کے بعد آیۂ مذکورہ مین خلافت سے بادشاہت زمین مراد ہونے مین کوئی شبہہ رہ سکتا ہی ہرگز نہین -

دوم یہ کہ خود فاضل مناقش نے اپنے رسالۂ مذکورہ کے ایک مقام مین ایک حدیث کا رسول خدا سے صادر ہونا
قبول کرکے لکھا ہی کہ حدیث نے آیت کی تفسیر یون کردی کہ وعدہ عرب و عجم کی بادشاہت کا ہی انتہی بلفظہ حدیث
رسول نے جو آیت کی تفسیر کردی ہی کہ وعدہ عرب و عجم کی بادشاہت کا ہی اُسکے بعد یہ کہنا کہ بادشاہت زمین کا وعدہ
نہین ہی بادشاہت علم کا وعدہ ہی صریح قول رسول کی تکذیب کرنا ہی -

سوم یہ کہ اگر بادشاہت علم مراد ہوتی تو لیستخلفنہم فی العلم ارشاد ہوتا حالانکہ آیت مین یہ ارشاد نہین
ہوا ہی بلکہ لیستخلفنہم فی الارض ارشاد ہوا ہی جو کہ بادشاہت زمین مراد ہونے پر نص صریح ہی باوصف این
یہ کہنا کہ بادشاہت علم مراد ہوسکتی ہی کس قبیل سے ہوگا ناظرین خود جان سکتے ہین راقم آثم کو لکھنے کی کچھ ضرورت نہین ہی -

چہارم یہ کہ نزول آیت استخلاف سے پہلے بھی اہل اسلام پر کوئی اپنی حجت قائم نہین کرسکتا تھا بلکہ اہل اسلام
سب پر اپنی حجت قائم کرتے تھے جس سے معلوم ہوا کہ قبل نزول آیت استخلاف کے اہل اسلام کو بادشاہت علم
حاصل تھی لہذا ولیمکنن لہم دینہم سے غلبہ حجت جو بادشاہت علم سے حاصل ہوتا ہی مراد نہین ہوسکتا ہی بلکہ
غلبہ بثروت جو بادشاہت زمین سے حاصل ہوتا ہی مراد ہی -

پنجم یہ کہ خود فاضل مذکور اپنے رسالۂ مذکورہ کی جلد پنجم مین لکھتے ہین کہ یہ آیت عہد پیغمبر مین نازل ہوئی ہی اُسوقت کہ
مسلمان کم تھے اور حالت خوف مین تھے اور اُنکے دین نے تمکین نہین پائی تھی انتہی اس کلام سے عیان مثل
روز روشن ہی کہ بوقت نزول اس آیت کے اہل اسلام کو حجت اعدا کا خوف نہ تھا جسکی تبدیل بادشاہت علم سے ہوتی
ہی بلکہ کثرت و قوت اعدا کا خوف تھا جسکی تبدیل بادشاہت زمین سے ہوتی ہی لہذا بے شبہہ معلوم ہوگیا کہ بادشاہت علم
مراد نہین ہی بلکہ بادشاہت زمین مراد ہی پس مناقشۂ پنجم کے جواب مین بارہ دلیلون سے اور یہان پانچ دلیلون سے
آیت استخلاف مین خلافت سے بادشاہت زمین مراد ہونا ایسا واضح ہوگیا کہ جس روایت اہل لعنت مین بادشاہت علم

مراد ہونا بیان کیا گیا ہی اُس روایت کے وہم یا اتہام راوی ہونے مین کوئی شک نہین رہ سکتا ہی تاہم ایک بات ورگذارش ہی
وہ یہ ہی کہ بجواب مناقشۂ بستی وچہارم وسی وششم واضح ہو چکا ہی کہ یہ آیت بعد ہجرت کے غزوۂ بدر سے پہلے نازل ہوئی ہی جسکے بعد
عقد شریف حضرت سیدہ ہوا ہی حالانکہ بنا بر مذہب اہل لعنت جناب امیر کو اس سنے پہلے پادشاہت علم حاصل تھی پھر
فاضل مناقش نے اپنے رسالہ مذکورہ کے جلد مذکور مین لکھا ہی کہ وعدہ اُن لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کے
وقت موجود تھے اور اُس سے پہلے ایمان قبول کر کے عمل صالح کر چکے تھے انتہی بلفظہ پس چونکہ وعدہ خاص اُن
مومنین صالحین سے ہی جو کہ بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور اسکے قبل سے مشرف باسلام ہو کر ایمان کامل رکھتے تھے اور
اعمال صالحہ کرتے تھے اور تولد حسنین بلکہ عقد شریف سیدہ اُسکے بعد ہی بدین وجہ جن لوگون سے وعدہ ہی اُن لوگون مین
حسنین داخل نہین ہو سکتے ہین لہذا اگر کہا جائے کہ موافق وعدہ اس آیت کے جناب امیر کو پادشاہت علم حاصل ہوئی
ہی تو ہرگز نہین ہو سکتا ہی کیونکہ بنا بر مذہب اہل لعنت نزول اس آیت کے قبل سے آنجناب کو پادشاہت علم حاصل
تھی اور اگر کہا جائے کہ حسنین کو ہوئی ہی تو یہ بھی نہین ہو سکتا ہی کیونکہ جن لوگون سے وعدہ ہی حسنین اُن لوگو مین
داخل نہین ہین اور اگر کہا جائے کہ موجودین وقت نزول آیت سے اور کسیکو ہوئی ہی تو یہ بھی نہین ہو سکتا ہی کیونکہ بنا بر
مزعوم اہل لعنت موجودین وقت نزول آیہ مذکورہ سے اور کسی کو پادشاہت علم نصیب نہین ہوئی پس معلوم ہوا کہ اس
آیت مین خلافت سے پادشاہت علم مراد ہونا کسی طور سے صحیح نہین ہو سکتا ہی لہذا پادشاہت نبین مراد ہونا
ایسا آشکار کالشمس فی نصف النہار ہو گیا کہ جس روایت اہل لعنت مین پادشاہت علم مراد ہونا بیان کیا گیا ہی اُس
روایت کا وہم یا اتہام راوی ہونے مین کوئی شک نہین رہا۔ اسوقت ایک بات اور یاد آگئی جسکے لکھنے بغیر رہا نہین
جاتا ہی وہ یہ ہی کہ مقدمۂ فدک مین یہ وارد ہوتا ہی کہ حضرات اہل لعنت چالیس ہزار دینار فدک کی آمدنی بیان کرتے ہین
حالانکہ نبی کریم کا اپنی ایک بیٹی کو اتنی بڑی آمدنی کی زمین ہبہ کر دینا ایک ایسی بات ہی کہ ہرگز کوئی باخبر آدمی تسلیم
نہین کر سکتا ہی اس ایراد مورد کو دفع کرنے کے خیال خام سے خود فاضل مناقش اپنے رسالہ مذکورہ ہی کی بحث فدک
مین جو بہت طول وطویل بیان کیا ہی خلاصہ اُسکا یہ ہی کہ رسولخدا صرف نبی نہ تھے بلکہ آیت استخلاف مین جو پادشاہت کا
وعدہ ہی وہ رسولخدا کے عہد مین پورا ہو گیا تھا اسی سے رسولخدا پادشاہ بھی تھے اور پادشاہ کو زمین پادشاہت سے
کسی کو بطور ہبہ کسی کو بطور جاگیر کے دینے کا اختیار ہوتا ہی لہذا رسولخدا کا فدک بطور ہبہ کے اپنی بیٹی کو دینا ایک

ایسی بات ہی کہ ہرگز کوئی باخبر آدمی استبعاد نہین کر سکتا ہو فاضل موصوف کے الفاظ اگرچہ بہت ہین مگر مضمون اس سے زیادہ نہین ہی بلکہ جو نظر غور سے دیکھیگا وہ اس سے کم پاویگا اب یہان پر چند باتین واجب الارقام ہین ایک یہ کہ فاضل موصوف کا یہ افادہ بر ملا ندا دیر ہا ہی کہ آیت استخلاف مین خلافت سے پادشاہت زمین مراد ہونا ایسی قطعی و جزمی ہی کہ اگر اسکے سوا کسی اور معنے کے احتمال باقی ہونے کا کوئی قائل یا ناقل ہی تو وہ ضرور اسکا وہم یا اتہام ہی اور جواب مناقشہ یکم کی وجہ اول کو جو بغور دیکھیگا وہ جزم کریگا کہ یہ پادشاہت زمین صرف دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر اور مومنین صالحین موعودین بالخلافت کو دشمنون پر غلبہ دینے کے واسطے ہی ہان موافق اس وعدے کے جو مومن صالح پادشاہ ہوگا بعد علما کے علم اور ہدایت کی ترویج کرنا اُسکا فرض منصب ہوگا لہذا کہا جاسکتا ہی کہ یہ پادشاہت علم اور ہدایت کے واسطے بھی ہی یہ ہرگز نہین کہا جاسکتا ہی کہ پادشاہت زمین صرف علم اور ہدایت کے واسطے ہی معہذا یہ بھی پادشاہت زمین مراد ہونے کا اعتراف ہی جو مدار استدلال اہل عدل و انصاف ہی دوسری بات یہ ہی کہ حصہ فدک آیات بینات کو جو دیکھ لیگا اسپر منکشف ہو جائیگا کہ فتح مکہ سے قریب دو برس پہلے بعد فتح خیبر کے رسولخدا کا اپنی بیٹی کو فدک ہبہ کر دینا کتب اہل سنت کی روایات و عبارات مین بیان کیا گیا ہی اور فاضل موصوف نے یہ بیان کیا ہی کہ عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ وعدہ آیت استخلاف پورا ہو گیا تھا اسی سے رسولخدا پادشاہ بھی تھے پس جبکی بنا پر رسولخدا کا پادشاہ ہونا بیان کیا ہی اُسکا فتح مکہ کے بعد ہونا بھی بیان فرما دیا ہی اور ہبہ فدک کا فتح مکہ سے قریب دو برس پہلے ہونا بھی انکے کتب کی روایات و عبارات مین بیان کیا گیا ہی لہذا فاضل موصوف کا یہ افادہ کرنا کہ رسولخدا پادشاہ تھے اور زمین پادشاہت سے جسکو چاہے بطور ہبہ کے دینے کا اختیار پادشاہ کو ہوتا ہی بدینوجہ ہبہ فدک ہرگز مستبعد نہین ہو سکتا ہی ایسا بے جوڑ ترانہ مجنونانہ ہی کہ بیان مین نہین آسکتا ہی یہ تو ایسی بات ہی کہ نبی ہوئے پیچھے نبوت کی پہلے معہذا ایک شخص کو ایک فعل کا اختیار ہونا بلحاظ اُسکے حالات و عادات کے اس سے اس فعل کے مستبعد ہونیکی منافی نہین ہی لہذا بالفرض اگر سرور اخیار کو یہ اختیار تھا کہ جو زمین جسکو چاہین ہبہ کر دین تاہم سید ابرار کے حالات و عادات سے جو واقف ہی وہ ہبہ فدک کو ہرگز تسلیم نہین کر سکتا ہی چنانچہ بالتفصیل اسکی آیات بینات کے حصہ فدک مین موجود ہی جسکا جی چاہے دیکھ لے تیسری بات یہ ہی کہ کتب اہل سنت خیر البریت کی جن روایات مین ہبہ فدک کا ذکر ہی اُن روایات کا حال یہ ہی کہ بعض کی سند نہین ہی اور بعض کی سند ہی لیکن

شیعہ راوی سے خالی نہین ہی لہذا ابنا بر ہبۂ فدک کے تصدیق امت پر طعن قائم کر کے اہل سنت خیر البریہ سے جواب طلب کرنا صریح اپنی جہالت و حماقت کا پردہ فاش کرنا ہی حالانکہ خود حضرات اہل سنت اپنے کتب کی بعض روایات کے جواب مین بہت نعرہ زنی سے کہا کرتے ہین کہ اس روایت کا فلان راوی شیعہ نہین ہی لہذا یہ روایت شیعہ پر حجت نہین ہوسکتی ہی اور کبھی فرمایا کرتے ہین کہ اس روایت کی سند نہین ہو ممکن ہی کہ اسکے سلسلۂ رواۃ مین کوئی غیر شیعہ ہو لہذا یہ روایت شیعہ پر حجت نہین ہوسکتی ہی اسکی تفصیل فصل سوم مین گذر چکی۔

بحث ششم یہ کہ فاضل مناقش نے اپنے رسالہ مذکورہ کے جلد مذکور مین بعبارت طویلہ ایک بات بیان کی ہی جسکا حاصل یہ ہی کہ وعدہ آیت استخلاف کا عہد پیغمبر مین یا بعد فتح مکہ کے پورا ہونے کی تصدیق اس آیت سے بھی ہوتی ہی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا فاضل موصوف نے اسکا ترجمہ ان الفاظ کے ساتھ کیا ہی آج کے دن کامل کر دیا مین نے دین تمہارے لیے اور تمام کر دین مین نے تمہارے اوپر نعمتین اپنی اور راضی ہوا مین تمہارے واسطے دین اسلام کے لیے انتہی یہ ترجمہ صحیح نہین ہی صحیح ترجمہ یہ ہی آج کے دن کامل کر دیا مین نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کر دی مین نے اوپر تمہارے نعمت اپنی اور پسند کیا مین نے واسطے تمہارے اسلام کو دین پس فاضل موصوف نے لکم دینکم کا ترجمہ کیا ہی دین تمہارے لیے حالانکہ اسکا ترجمہ ہی واسطے تمہارے دین تمہارا اور نعمتی کا ترجمہ کیا ہی نعمتین اپنی حالانکہ اسکا ترجمہ ہی نعمت اپنی اور رضیت لکم الاسلام دینا کا ترجمہ کیا ہی راضی ہوا مین تمہارے واسطے دین اسلام کے لیے حالانکہ اسکا ترجمہ ہی پسند کیا مین نے واسطے تمہارے اسلام کو دین فاضل موصوف نے یہ سب اسلیے کیا ہی تاکہ مطلب آیت عربی نہ سمجھنے والون سے مخفی رہے اور بعد ترجمہ کے جو لکھا ہی اسکے الفاظ یہ ہین اس آیت کے مراتب عہد پیغمبر مین پورے ہو گئے تھے مسلمانون کے لیے دین بھی کامل ہو گیا تھا اور بادشاہت بھی قائم ہو گئی تھی اب جو کہے کہ وعدۂ استخلاف خلفاے ثلثہ کے حق مین پورا ہو گیا اسکو قبول کرنا پڑیگا کہ عہد پیغمبر مین نہ دین کامل ہوا نہ نعمتین خدا کی پوری ہوئین نہ دین اسلام کے لیے مسلمانون کے واسطے خدا راضی ہوا انتہی بحذف الزوائد فاضل موصوف کا یہ کلام اسی قبیل سے ہی جس قبیل سے آپکا ترجمہ آیہ ہی صرف تین خبر اس آیت مین ہین **اول** یہ کہ خدا نے مخاطبین آیت کے واسطے دین کو کامل کر دیا **دوم** یہ کہ خدا نے مخاطبین پر ایک خاص نعمت پوری کر دی **سوم** یہ کہ خدا نے پسند کیا مخاطبین کے واسطے اسلام کو دین پس فاضل موصوف

جو فرماتے ہین کہ اس آیت کے مراتب عہد پیغمبر مین پورے ہو گئے تھے اس سے اگر بعد نزول آیت پورا ہونا مراد ہی تو غلط محض ہی بلکہ کذب فضیح ہی کیونکہ ہر سہ خبر مذکور خبر عن الماضی ہی اور اگر قبل نزول آیت پورا ہونا مراد ہی تو چونکہ آیت بنا مہا خبر عن الماضی ہی لہذا قبل نزول آیت کے پورا ہونا ایسا عیان ہی کہ ہرگز سلسلہ بیان مین آنے کے قابل نہین ہو سکتا ہی اسی سے آجتک کسی مفسر نے اسکا ذکر نہین کیا ہی درحقیقت اس آیت کے مضمون پر مطلع ہونیکے بعد نہ نزول اس آیت سے پہلے دین اسلام کے کامل ہونے سے کوئی انکار کر سکتا ہی نہ دین اسلام کا کامل ہونا جو ایک نعمت ہی اُسکے پورے ہونے سے کوئی انکار کر سکتا ہی نہ خدا کا اسلام کو دین پسند کرنے سے کوئی انکار کر سکتا ہی لیکن آیت استخلاف مین جو خاص وقت نزول کے مومنین صالحین کو زمین مین ایسی سلطنت عظیمہ اور اعلے پایہ اغلبہ شدیدہ عطا کرنے کا وعدہ ہی جس سے دین اسلام کل ادیان باطلہ پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ ہو جائے اور اُن مومنین صالحین سے خوف اعداء دور ہو جائے نہ اُس سے اس آیت کو کوئی مس ہی نہ اور کسی نہج کی بادشاہت سے نہ دین کامل ہونا جو ایک نعمت ہی اسکے سوائے اور کسی نعمت سے ہان عہد پیغمبر مین بہت نعمتین پوری ہونا مسلم ہی لیکن اس آیت مین ایک نعمت مذکورہ کے سوائے کسی نعمت کا ذکر نہین ہی اسی سے اللہ نے صیغہ واحد کے ساتھ بیان کیا ہی جسکا ترجمہ فاضل موصوف نے مانند فرمادیا کے صیغہ جمع کے ساتھ کیا ہی اور یہ نہ خیال ہوا کہ الحکم لکل فرعون موسے آخر کوئی اس فرط دیانت کا پردہ فاش کریگا اور بہت نعمتین پوری ہونے سے عہد پیغمبر مین کل نعمتون کا پوری ہونا لازم نہین آتا ہی سو لہذا انے مرض موت مین کاغذ لکھوا دینے کا جو ارادہ کیا تھا بزعم اہل لعنت وہ نعمت تھی اور پوری نہین ہوئی نیز بزعم اہل لعنت جسطور سے علی نے قرآن جمع کیا تھا اس طور سے قرآن کا جمع ہونا بھی نعمت ہی حالانکہ عہد پیغمبر مین پوری نہین ہوئی اور آیت استخلاف مین جو خوف دشمن سے امن کا وعدہ ہی وہ نعمت ضرور ہی حالانکہ حسب اعتراف فاضل موصوف بھی عہد پیغمبر مین پوری نہین ہوئی مثلاً پس تمامیت نعمت کا سلسلہ عہد پیغمبر مین ہرگز ختم نہین ہوا تھا نہ کسی زمانے مین ختم ہوگا اور اس آیت مین اکمال دین عبارت ہی اتمام احکام دین سے چونکہ اُسدن قبل نزول اس آیت کے نزول احکام دینیہ کا سلسلہ ختم ہو چکا تھا اور کسی حکم کا نازل ہونا باقی نہ تھا لہذا اللہ نے اس آیت مین خبر دیدی کہ آج کامل کر دیا مینے دین تمہارا اور چونکہ اکمال دین نعمت ہی لہذا اللہ نے یہ بھی خبر دیدی کہ اور پوری کر دی مین نے اوپر تمہارے نعمت اپنی جس سے مراد نعمت کمالیت دین ہی اور چونکہ کمال دین کا نعمت ہونا دین کا پسندیدہ خدا ہونیکے بغیر نہین ہو سکتا ہی

لہذا اللہ نے یہ بھی خبر دیدی کہ پسند کیا مین نے واسطے تمہارے اسلام کو دین اور کمالیت دین بمعنے تمامیت احکام دین جو
اس آیت مین مراد ہی اور چیز ہی پادشاہت نے مین جو آیت استخلاف مین معہود ہی اور چیز نیز تمامیت نعمت بمعنے کمالیت احکام نعمت
جو اس آیت مین مقصود ہی اور شی ہی تمکین دین یعنے دین کی قوت اور شوکت اور وسعت مین کل ادیان باطلہ سے زیادہ ہونا
جو موعود بآیت استخلاف ہی اور شی غیر پسند کرنا خدا کا اسلام کو دین جو اس آیت مین مطلوب ہی اور امر ہی خوف دشمن سے امن
جو آیت استخلاف مین معہود ہی اور امر لہذا جو کہیگا کہ وعدہ آیت استخلاف عہد پیغمبر مین پورا نہین ہوا اسکو نہ یہ قبول کرنا پڑیگا کہ عہد
پیغمبر مین دین کامل نہین ہوا نہ یہ قبول کرنا پڑیگا کہ عہد پیغمبر مین نعمت کمال دین بلکہ اکثر نعمتین پوری نہین ہوئین نہ یہ قبول
کرنا پڑیگا کہ عہد پیغمبر مین نہین پسند کیا خدا نے اسلام کو دین اور خود فاضل موصوف نے اپنے کلام مذکور کے ذیل مین کوئی تین
صفحون کے بعد لکھا ہی کہ آیت استخلاف کے دو وعدے عہد پیغمبر مین پورے ہوگئے لیکن تیسرا وعدہ جو امن کا بعد خوف کے تھا
وہ پورا نہین ہوا انتہی بلفظہ کیون صاحب آیت استخلاف کا تیسرا وعدہ عہد پیغمبر مین پورا نہونے سے دین کا کامل نہونا نعمت
خدا کا تمام نہونا اسلام کا دین پسند کردۂ خدا نہونا کیون لازم نہین آتا ہی پہلا اور دوسرا وعدہ عہد پیغمبر مین پورا نہونے سے
کیون لازم آتا ہی بجز اسکے کیا کہا جائے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد بجواب مناقشہ یکم گذر چکا ہی کہ حسب تصریح مفسرین
اہل سنت دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ کر دینا اور مومنین صالحین کو دشمنون پر غالب
یعنے جمعیت و ثروت مین زیادہ کر دینا تمکین دین سے مراد ہی اور بدیہی بات ہی کہ دشمن سے جسکی جمعیت و قوت و ثروت
زیادہ ہوتی ہی اُس سے خوف دشمن ضرور زائل ہوجاتا ہی جو مراد ہی امن سے لہذا بنا بر گفتۂ فاضل مناقش جب ثابت
ہوگیا کہ وعدۂ امن خوف دشمن سے عہد پیغمبر مین پورا نہین ہوا تب عہد پیغمبر مین وعدہ تمکین دین پورا نہونے مین کوئی
شک نرہا بلکہ یہ غایت ظہور مین ہی کہ مومنین صالحین کو زمین مین ایسی پادشاہت اور اہل کین پر ایسا غلبہ عطا کرنے کا
وعدہ ہی جو کہ مومنین صالحین سے خوف دشمن کو دور کرے لہذا جب عہد پیغمبر مین مومنین صالحین سے خوف دشمن کا
دور نہونا ثابت ہوگیا تب عہد پیغمبر مین وعدہ پورا نہونا متیقن ہوگیا اور فاضل موصوف سے یہ کلام کس درجہ استغراق
سخن پروری مین صادر ہوا ہی بیان مین نہین آسکتا ہی کیونکہ آپنے اس آیت کا بروز حجۃ الوداع نازل ہونا بھی بیان
کیا ہی اور بروز غدیر نازل ہونا بھی بیان کیا ہی چنانچہ ابھی مذکور ہوگا اور یہ دونون فتح مکہ سے قریب دو سال بعد کے
واقعہ ہین پھر آپنے بعد فتح مکہ وعدہ پورا ہونا بھی بیان کیا ہی جسکا صریح مفاد یہ ہی کہ حصول فتح مکہ سے وعدہ پورا ہوگیا

حالت منتظرہ باقی نہین رہی اور آپنے اس آیت کا جو ترجمہ کیا ہی وہ صریح ہی اس مین کہ اس آیت سے جو شی مراد ہی وہ شی اُسی دن
پوری ہوئی ہی جس دن یہ آیت نازل ہوئی ہی جو فتح مکہ سے قریب دو برس بعد ہی پس ایک وعدہ بروز فتح مکہ بھی پورا ہوا
پھر قریب دو برس بعد بروز حجۃ الوداع بھی پورا ہوا پھر اُسکے بعد بروز غدیر بھی پورا ہوا ایسا کلام کس درجہ سخن پروری مین صادر
ہوا ہی کیونکر بیان مین آسکتا ہی اور چونکہ آیت کا لفظ الیوم صریح ہی بروز نزول آیت مراد آیت پوری ہونے مین اور یہ معلوم
ہی کہ بروز نزول اس آیت کے اہل اسلام کو بادشاہت زمین حاصل نہین ہوئی بلکہ کوئی زمین اہل اسلام پر فتح نہین ہوئی لہذا
بادشاہت زمین اس آیت مین کسی طرح داخل نہین ہو سکتی ہی بدینوجہ وعدۂ بادشاہت آیت استخلاف پوری ہونے پر
اس آیت مین دلالت ہونا خیال محال ہی اور سنیئے فاضل موصوف نے اہل حق و رشاد کی ایک روایت سے بھی
یہان پر تمسک کیا ہی جسکو بحوالہ تفسیر اکسیر اعظم ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہی کہ جسدن یہ آیت نازل ہوئی ہی
وہ حج اکبر کا دن تھا اس آیت کو سنکر حضرت عمر روئے رسول صلعم نے رونیکی وجہ پوچھی تو حضرت عمر نے عرض کیا کہ مجھکو
اس خیال نے رولایا کہ ابتک روز بروز ہمارا دین ترقی پر تھا اب انتہائے کمال کو پہونچ گیا اور ہر چیز اپنے کمال
کے بعد گھٹتی ہی رسول صلعم نے فرمایا کہ تمنے سچ کہا جسکا نتیجہ یہ ہی کہ حضرت عمر نے کامل ہونا دین کا اور تمام ہونا نعمتون
الٓہی کا جس مین بادشاہت داخل ہی عہد پیغمبر مین قبول کیا انتہی بلفظہ اسکا جواب اولاً یہ کہ خود فاضل موصوف نے
اپنے رسالہ مذکورہ کی جلد اول حصۂ آٹھ مین مصنف نصیحۃ الشیعہ کو ایک حدیث کافی کلینی کا یہ جواب دیا ہی کہ مصنف
کو چاہیے تھا کہ اعتراض کرنے سے قبل یہ دکھلاتے کہ علمائے مذہب شیعہ نے اس روایت کو قطعی الصدور
مانا ہی انتہی بلفظہ پس فاضل موصوف کو موافق اپنے اس ارشاد کے فرض تھا کہ پہلے یہ دکھاتے کہ یہ روایت
تفسیر اکسیر اعظم اہل سنت خیر البریہ کے یہان صحیح السند مانی گئی ہی ثانیاً یہ کہ اس روایت مین صرف دین کامل ہونے کا
ذکر ہی نعمت کا کوئی ذکر نہین ہی ہان دین کامل ہونا ایک نعمت ضرور ہی لیکن فاضل موصوف جو صیغۂ جمع کے ساتھ تمامیت
نعمتون الٓہی کا ذکر ہونا بتاتے ہین وہ تو صریح دروغ گویم برروئے تو کے قبیل سے ہی اور جس طور سے امن اہل دین
از خوف اہل کین کمال دین مین داخل نہین ہی اُسی طور سے بادشاہت اہل دین بھی کمال دین مین داخل نہین ہی
اور یہ بھی سب کو معلوم ہی کہ جن لوگون کو بادشاہت حاصل نہین ہی ان لوگون سے بعض کی نسبت کہا جاتا ہی کہ فلان
شخص کامل دیندار ہی جس سے کمال دین مین بادشاہت داخل نہونا عیان مثل روز روشن ہی بلکہ خود فاضل موصوف نے

اپنے رسالہ مذکورہ کے مقام آیت استخلاف مین لکھا ہی کہ جنکے ایمان اور عمل صالح اکمل درجہ پر بھی تھے اور کامل درجہ اور
ناقص درجہ پر بھی اُن سب سے وعدہ ہی انتہی بلفظہ بحذف الزوائد یہ عبارت صریح ہی قبل نزول آیت استخلاف بھی بعض لوگون کے
دین و ایمان کامل ہونے مین حالانکہ اُسوقت اہل اسلام کو بادشاہت نہ تھی لہذا فاضل موصوف نے جو یہان پر
کمال دین مین بادشاہت کا داخل ہونا بیان کیا ہی اُسکی نسبت بجز اسکے کیا کہا جائے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد
بالجملہ چونکہ کمال دین مین بادشاہت اہل دین داخل نہین ہی لہذا اس روایت مین جو دین کا کامل ہونا بیان کیا گیا ہی اس سے
اس روایت مین وعدۂ بادشاہت پورا ہونے پر دلالت ہونا ہرگز صحیح نہین ہوسکتا ہی ثالثًا یہ کہ یہ روایت برملا
مدادی رہی ہی کہ اس آیت سے جو مراد ہی تا نزول اس آیت کے اُسکی ترقی رہی اُسکے بعد اُسکی تنزلی ہوئی اور یہ معلوم ہی کہ اسکے بعد
بادشاہت اہل اسلام کی تنزلی نہین ہوئی بلکہ اسکے بعد زائد از بیس سال تک روز بروز سے دونی بادشاہت
اہل اسلام کی ترقی رہی لہذا حسب افادہ اس روایت کے اس آیت کی مراد مین بادشاہت ہرگز داخل نہین ہوسکتی ہی
بات یہ ہی کہ جسدن یہ آیت نازل ہوئی ہے وہ حج اکبر کا دن تھا اور بعد ادائے مناسک حج کے فوراً یہ آیت
نازل ہوئی اسی سے فاروق اعظم کو یہ خیال پیدا ہو گیا کہ یہ حج اکبر کمال دین و تمام نعمت ہی بایں معنی کہ ایسا حج کہ
اکبر بھی ہو اور نبی کے ساتھ بھی ہو اور اسقدر اصحاب نبی کے ساتھ بھی ہو اسکے بعد نصیب ہوگا اس اعتبار سے
آج کے دن جو لوگ حج مین شریک اور اس آیت مین مخاطب ہین بعد آج کے منجملہ ان لوگون کے دین کی تنزلی ہی
گو منجملہ آخر دین کی ترقی بھی ہو پس بنابر اس روایت کے نبی کے ساتھ ادائے حج و اتمام ہم کرنا جو ترقی دین ہی
اُسکے ختم ہونے اور نبی کے ساتھ ادائے حج و اتمام ہم نہ میسر ہونا جو تنزلی دین ہی اُسکے قریب ہونے کا ذکر اس آیت
مین ہی ترقی و تنزلی بادشاہت اہل دین سے جو دین کی ترقی و تنزلی ہوتی ہی اُسکا کوئی ذکر اس آیت مین نہین ہی پس
مطلب آیت کا یہ ہی کہ نبی کے ساتھ ادائے حج و اتمام ہم جو ایک کمالیت دین و تمامیت نعمت ہی وہ تو آج ختم ہو گئی لیکن
ہمنے پسند کیا ہی تمھارے واسطے اسلام کو دین جسکی ترقی مین ابھی بہت بقا ہی چنانچہ معلوم ہی کہ بعد وفات سرور کائنات
خلفائے ثلثہ کی خلافت مین دین کی ایسی ترقی ہوئی ہی کہ اُس سے پہلے اُسکے عشر عشیر بھی نہین ہوئی تھی
لیکن آیندہ نبی کے ساتھ ادائے حج و اتمام ہم نہ میسر ہونیکی جو خبر آیت مین ہی جسکے پردے مین وفات نبی کی خبر ہی
اُسکو سمجھنا اور اُسکو تنزلی دین شمار کرنا اور اُسپر رونا عشق رسول کا بانا ہی اس مرتبہ عشق رسول نے وفات

رسول کے روز بھی جلوہ دکھایا ہے رابعاً یہ کہ فاضل موصوف کے والد ماجد نے عبقات الانوار کی جلد حدیث غدیر مین
مین اور فاضل موصوف نے اپنے رسالہ مذکورہ کے پہلا حصہ ضمیمہ جلد اول مین اہل سنت کی کتب متعددہ کی روایات عدیدہ
سے اس آیت کا بروز غدیر بعد تبلیغ حدیث غدیر نازل ہونا اور اس آیت مین اکمال دین و اتمام نعمت سے تبلیغ حدیث غدیر
مراد ہونا بزعم خود ثابت کیا ہے پس ایک مقام مین روایات عدیدہ سے تمسک کر کے دوسرے مقام مین اُن روایات
عدیدہ کے مخالف روایت سے تمسک کرنا ضدین کو جمع کرنا اور اپنی تدلیس وتلبیس کو فاش کرنا ہے اور صرف اُن روایات
عدیدہ سے تمسک کرنا بھی محض تدلیس وتلبیس ہے کیونکہ فاضل موصوف کے سلطان العلما مجتہد سید محمد لکھنوی نے جواب
حضرت حیدر المتکلمین تشئید المبانی مین لطمطراق بسیار بیان فرمایا ہے کہ کتب امامیہ کی حدیث سمع وبصر متروک و مطروح اور روایات
مثالب ابن عباس ساقط از درجۂ اعتبار ہین چنانچہ فصل سوم مین گذر چکا اسیطرح سے اہل سنت خیر البریہ نے اُن روایات
عدیدہ کا متروک وساقط از درجۂ اعتبار ہونا بیان کر دیا ہے باوصف این اُن روایات سے اہل سنت پر احتجاج کرنا تدلیس
وتلبیس نہین ہے تو کیا ہے پس اُن روایات سے تمسک کرنیکی بدولت ایک تو تدلیس وتلبیس کا پردہ فاش ہو گیا دوسرا
یہ وانشگاف ہو گیا کہ اس آیت کا بروز غدیر بعد تبلیغ حدیث غدیر نازل ہونا اور اس آیت مین اکمال دین و اتمام نعمت سے
تبلیغ حدیث غدیر مراد ہونا اہل لعنت کے یہان مقرر ہے اور اس آیت کا حجۃ الوداع کے روز بعد ادائے مناسک حج
نازل ہونا اور اکمال دین و اتمام نعمت سے اتمام کل احکام دین و اختتام سلسلۂ نزول عقائد و اعمال شرع متین مراد ہونا اہل سنت
خیر البریہ کے یہان مقرر ہے لہذا اس آیت کے اکمال دین یا اتمام نعمت مین پادشاہت کو دخل کہنا اہل سنت و اہل لعنت
دونون سے خارج ہو کر خارجیون مین داخل ہونا ہے علاوہ اسکے جس روز یہ آیت نازل ہوئی اُسی روز جو مقصود اس آیت
سے ہے اُسکا درجۂ انتہا پر پہونچنے پر خود اس آیت کے لفظ الیوم صریحۃ الدلالت ہے بلکہ فاضل موصوف کا ترجمہ بھی
اسمین صریح ہے حالانکہ بروز نزول اس آیت کے پادشاہت اسلام کی وسعت و قوت درجۂ انتہا کو نہین پہونچی تھی پھر
اس آیت کے اکمال مین یا اتمام نعمت مین پادشاہت زمین کیونکر داخل ہو سکتی ہے ہرگز نہین ہو سکتی ہے لہذا آیت استخلاف
مین جو پادشاہت زمین کا وعدہ ہے اُسکا عہد پیغمبر مین پورا ہونے پر اس آیت مین ہرگز دلالت نہین ہو سکتی ہے پس
فاضل موصوف نے جو لکھا ہے کہ مین بیشک اس بات کا قائل ہون کہ وعدۂ آیت استخلاف کے مراتب پادشاہت اور تمکین
دین عہد پیغمبر مین پورے ہو گئے اور اسکی تصدیق آیات قرآنیہ سے دکھاتا ہون اُسکی حقیقت ظاہر ہو گئی کہ آپنے

جو چار آیتوں سے عہد پیغمبر میں وعدۂ آیت استخلاف پورا ہونیکی تصدیق دکھائی ہو اُنمیں سے ایک ہی آیت ہی
جسمین خلافت کا کوئی ذکر نہین ہی نہ بتصریح نہ بلا التصریح کیونکہ یہ آیت صریح ہی اسمین کہ جو چیز اس آیت سے مراد ہی بروز
نزول اس آیت کے وہ چیز درجۂ انتہا کو پہونچ گئی ہی حالانکہ پادشاہت اہل اسلام کو اُسکے بعد ایسی ترقی ہوئی ہی کہ پہلے
اُسکے عشر عشیر بھی نہین ہوئی تھی جس سے اس آیت کو پادشاہت سے لگاؤ ہونا ایسی بدیہی الاستحالہ ہو کہ اس آیت
سے عہد پیغمبر میں آیت استخلاف کے وعدۂ پادشاہت پورا ہونیکی تصدیق دکھانا نہین بلکہ کلام الٰہی کی تحریف معنوی
مین یدطولی ہونیکی تصدیق دکھاتا ہی اور اُنمیں وہ تین آیتین ہین جو مبحث بالا مین گذر چکی جن مین خلافت کا ذکر ہی
لیکن آیت استخلاف مین خلافت سے پادشاہت زمین مراد ہی اُن آیتون مین خلافت سے پادشاہت زمین مراد نہین ہی بلکہ جس طور
سے غیر پادشاہون مین بھی بعد مرنے ایک کے دوسرا اُسکا قائم مقام ہوتا ہی اور اُسکو اُسکا ترکہ پہونچتا ہی اُسی طور
سے بعد مرنے ایک کے دوسرے کا اُسکے قائم مقام ہونا اور اُسکا ترکہ اُسکو پہونچنا اور ساکن زمین ہونا مراد ہی چنانچہ بھی
مبحث بالا مین واضح ہو چکا علاوہ اسکے آیت استخلاف کے مراد و مورد مومنین صالحین ہین اور اُن آیتون کی مراد و مورد
کفار ہین چنانچہ یہ بھی مبحث بالا مین واضح ہو چکا لہذا اُن آیتون سے عہد پیغمبر مین وعدۂ آیت استخلاف پورا ہونے کی
تصدیق دکھانا نہین ہی بلکہ معنوی تحریف کلام باری مین دستگاہ کامل ہونیکی تصدیق دکھانا ہی۔

مبحث ہفتم یہ کہ مبحث سوم مین واضح ہو چکا ہی کہ اس وعدہ کا عہد پیغمبر مین پورا ہونے کی تقدیر پر بھی یہ آیت
حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہی تاہم اس وعدہ کا عہد پیغمبر مین پورا ہونے سے اہل سنت
جو انکار کرتے ہین اُسکا سبب صرف یہ ہی کہ فی الواقع اس وعدہ کا عہد پیغمبر مین پورا ہونا محال ہی بوجوہ بسیار چنانچہ
وجہ اول یہ کہ لغت مین آیا ہی الخلیفۃ السلطان الاعظم پس معلوم ہوا کہ خلافت ہر سلطنت کو نہین کہتے
ہین بلکہ صرف سلطنت عظیمہ کو کہتے ہین حالانکہ عہد پیغمبر مین اہل اسلام کو سلطنت عظیمہ نہین حاصل ہوئی تھی لہذا آیت
استخلاف کے وعدۂ خلافت کا عہد پیغمبر مین پورا ہونا خیال محال ہی۔

وجہ دوم یہ کہ آیت استخلاف مین خلیفہ کرنے کا وعدہ ہی لہذا مطابق اس وعدے کے جسنے جس زمانے مین
خلافت کی ہی اُسپر اُس زمانے مین خلیفہ کا اطلاق ہونا ضروری ہی حالانکہ عہد پیغمبر مین نہ پیغمبر پر خلیفہ کا اطلاق ہوا ہی
نہ کسی مسلمان پر بدینوجہ بھی عہد پیغمبر مین اس وعدہ کا پورا ہونا خیال محال ہی۔

وجہ سوم یہ کہ فاضل طبرسی اہل لعنت نے اپنی تفسیر مجمع البیان مین اس آیت کے لفظ لیستخلفنہم فی الارض کی تفسیر مین لکھا ہی والمعنے لیورثنہم ارض الکفار من العرب والعجم الخ اور فاضل کاشانی اہل لعنت نے لفظ مذکور کی تفسیر مین لکھا ہی ہر آینہ خلیفہ گرداند البتہ ایشان را در زمین کفار از عرب وعجم انتہی یہ ہر دو عبارت سراسر بشارت واضحۃ الافادت وصریحۃ الدلالت ہین اسپر کہ اس آیت مین جس پادشاہت کا وعدہ ہی اُس پادشاہت مین زمین عرب وزمین عجم دونون داخل ہین اور دونون زمین کی پادشاہت کا وعدہ ہی بلکہ حیات القلوب کی ایک حدیث سے جو ظاہر ہوتا کہ اس آیت سے زمین عرب وعجم کی بادشاہت مراد ہی خود فاضل موصوف نے اسکی صحت کو قبول کر کے جو فرمایا ہی وہ یہ ہی یہ سیج ہی کہ حدیث نے اس آیت کی تفسیر یون کردی کہ وعدہ عرب اور عجم کی پادشاہت کا ہی انتہی بلفظہ پس چونکہ اہل لعنت کی تفسیر و حدیث صریح ہی اس آیت سے زمین عرب وعجم کی پادشاہت مراد ہونے مین اور عہد پیغمبر مین اہل اسلام کو زمین عرب وعجم کی پادشاہت حاصل نہین ہوئی تھی بدینوجہ بھی اس وعدہ کا عہد پیغمبر مین پورا ہونا خیال محال ہی اور فاضل موصوف نے بیان کیا ہی کہ عجم غیر عرب کو کہتے ہین صرف اہل فارستان کو نہین کہتے ہین اور غیر عرب کی کل زمین مین خلفائے ثلثہ کو پادشاہت نہین ہوئی راقم آثم کہتا ہی کہ عجم بمعنے غیر عرب غیر متعارف ہی بمعنے اہل فارستان متعارف چنانچہ اس دیار مین فارستان سے جو آتا ہی اُسکو عجم کہتے ہین اور غیر فارستان سے جو آتا ہی اُسکو عجم نہین کہتے ہین لہذا عجم سے فارستان مراد ہونا قطعا ظاہر و متبادر ہی اور کل فارستان مین فاروق اعظم و ذی النورین معظم کی پادشاہت ہونے سے کوئی انکار نہین کرسکتا ہی علاوہ اسکے فاضل موصوف یہ تو ارشاد فرمادین کہ زمین عرب کے ایک قلیل حصہ پر اہل اسلام کا قبضہ ہونا عہد پیغمبر مین یہ وعدہ پورا ہونے کے لیے کیون کافی ہوسکتا ہی اور خلافت صدیقیہ مین کل زمین عرب و بعض زمین غیر عرب اور خلافت فاروقیہ و ذی النوریہ مین کل زمین عرب اور روم وفارس و سلطنت عظیمہ غیر عرب پر اہل اسلام کا قبضہ ہونا اس وعدے کے پورا ہونے کے لیے کیون کافی نہین ہوسکتا ہی بجز اسکے کیا جاے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد پس چونکہ زمین عرب و زمین غیر عرب کی پادشاہت مراد ہونے مین شک نہین ہوسکتا ہی اور عہد پیغمبر مین زمین غیر عرب کے کسی حصہ پر اہل اسلام کا قبضہ نہین ہوا ہی لہذا عہد پیغمبر مین اس وعدے کا پورا ہونا کسی طرح ممکن نہین ہوسکتا ہی۔

وجہ چہارم یہ کہ نیز صاحب تفسیر مجمع البیان نے اس آیت کی لفظ ولیمکنن لہم دینہم کی تفسیر مین لکھا ہی

یعنی دین الاسلام الذی امرھم ان یدینون بہ وتمکینہ ان یظھرہ علی الدین کلہ الی
ما قال تمکینہ باعزاز اھلہ الخ یہ عبارت صریح ہی اسمین کہ اہل اسلام کو اہل کل ادیان پر غالب یعنے قوت و کثرت شو
مین زیادہ کردینا لفظ مذکور سے مراد ہی اور صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے لفظ مذکور کی تفسیر مین لکھا ہی کہ مراد آنست
کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند انتہی تفسیر مجمع البیان کی عبارت مذکورہ کے کلمہ تمکینہ باعزاز اھلہ
کو ملانے سے یہ عبارت خلاصۃ المنہج بھی صریح ہی اسمین کہ اہل اسلام کو کل اہل ادیان پر غالب یعنے قوت و شوکت مین
زیادہ کرکے دین اسلام کو کل ادیان پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ کردینا لفظ مذکور سے مراد ہی لہذا کوئی عاقل ذیحیا
اس سے انکار نہین کرسکتا ہی کہ اس آیت مین دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر ایسا غالب کر دینے کا بھی وعدہ ہی کہ ادیان
باطلہ سے کوئی دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے برابر نہ باقی رہے اور اہل اسلام کو کل اہل ادیان باطلہ پر
ایسا غالب کر دینے کا بھی وعدہ ہی کہ کوئی اہل دین باطل قوت و ثروت مین اہل اسلام کے برابر نہ باقی رہے حالانکہ
عہد پیغمبر مین نہ کفار فارس و روم کی قوت و شوکت کے لحاظ سے اہل اسلام کو کچھ قوت و ثروت تھی نہ دین کفار فارس
و روم کی قوت و شوکت کے لحاظ سے دین اسلام کو کچھ قوت و شوکت تھی لہذا عہد پیغمبر مین اس وعدے کا پورا ہونا
ایسا خیال محال ہی کہ بیان مین نہین آسکتا ہی۔

وجہ پنجم یہ کہ نیز تفسیر مجمع البیان مین اس آیت کی لفظ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا کی تفسیر مین
لکھا ہی ای لینصرنھم الی ما قال بقوۃ الاسلام وانبساطہ اور تفسیر خلاصۃ المنہج مین لفظ مذکور کی تفسیر
مین لکھا ہی ہر آئینہ بدل دہد ایشان را از پس ترس ایشان از دشمنان ایمنی از ایشان انتہی ان دونون عبارتون کا
مجموعہ صریح ہی اسمین کہ لفظ مذکور سے مراد یہ ہی کہ اللہ مومنین صالحین موعودین بالخلافت کو خلافت موعودہ مین ایسی
نصرت اور ایسی وسعت و قوت اسلام عطا کریگا کہ انسے خوف دشمن دور ہو جائے گا اور انکو خوف دشمن سے
امن حاصل ہو جائے گا اور بدیہی بات ہی کہ تاوقتیکہ دشمن کی قوت و شوکت سے اپنی قوت و شوکت زیادہ نہو
خوف دشمن زائل اور امن حاصل نہین ہو سکتا ہی اور عہد پیغمبر مین بسبب دعوت اسلام کے اہل فارس و روم بھی اہل اسلام
کے دینی و جانی دشمن تھے جنکی قوت و شوکت کے آگے اہل اسلام کی قوت و شوکت کچھ نہ تھی اسی سے عہد پیغمبر مین
اہل اسلام سے خوف دشمنان مذکور زائل اور خوف دشمنان مسطور سے امن حاصل نہین ہوا تھا بلکہ قاصل

موصوف نے بھی اسکا اعتراف کیا ہی چنانچہ مبحث بالا مین مذکور ہو چکا بدینوجہ بھی اس وعدے کا عہد پیغمبر مین پورا ہونا
ایسا خیال محال ہی کہ تقریر ادا نہین کر سکتی ہی اور یہ ممکن نہین ہی کہ وعدۂ خلافت پورا ہوا ور خلافت موعودہ مین
مومنین صالحین موعودین بالخلافت تو تمکین دین یا امن از خوف اہل کین حاصل نہو کسی اور زمانے پر موقوف ہو چنانچہ
جواب مناقشۂ سی و چہارم کے ذیل مین اور بعض جوابات مناقشۂ سی و پنجم مین بیان مع البرہان ہو چکا۔
وجہ بست و ششم یہ کہ قواعد نحویہ سے جسکو کچھ بھی وقفیت ہی اسپر مخفی نہین ہو سکتا ہی کہ اس آیت کے لفظ یعبدوننی و
لا یشرکون بی شیئا کے ضمیر فاعل مستتر کا مرجع سوا ے مومنین صالحین موعودین الخلافت کے دوسرا کوئی نہین
ہو سکتا ہی اسی سے صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے اسکی تفسیر مین لکھا ہی یعنے خلافت و حکومت و جاہ ایشان را
از عبادت و توحید باز ندارد انتہی اور صاحب تفسیر مجمع البیان نے لکھا ہی کہ ھذا استیناف فی کلام
الثناء علیھم ومعناہ لا یخافون غیری انتہی ان دونون عبارتون کا مجموعہ نص صریح ہی اسپر کہ لفظ مذکور
سے مراد یہ ہی کہ مومنین صالحین موعودین بالخلافت ابھی خدا کی عبادت کرتے ہین لیکن غیر خدا سے ڈرتے ہین تا زمانہ خلافت
موعودہ مین خدا کی عبادت کرینگے بجز خدا کے کسی کو نہ ڈرینگے اور بنا بر مزعوم اہل لعنت عہد پیغمبر مین مومنین صالحین
غیر خدا سے یہانتک ڈرتے تھے کہ سردار کائنات علیہ التسلیمات نے اپنے مرض موت مین ایک مضمون لکھوا دینے کے
واسطے کاغذ قلم دوات مانگا خوف مخالفین سے کسی مومن صالح کو حاضر کر دینے کی جرأت نہوئی پس جبکہ حسب
تصریح مفسرین اہل لعنت بھی خود اس آیت مین یہ شہادت الٓہیہ موجود ہی کہ خلافت موعودہ آیۂ مذکورہ مین مومنین
صالحین غیر خدا کو نڈرینگے اور بنا بر مزعوم اہل لعنت عہد پیغمبر مین تا وفات پیغمبر غیر خدا سے اتنا ڈرتے تھے کہ
فرمان نبی کی تعمیل نہین کر سکتے تھے لہذا عہد پیغمبر مین اس وعدے کا پورا ہونا ایسا خیال محال ہی کہ تحریر مین نہین آسکتا ہی۔
وجہ بست و ہفتم یہ کہ مبحث بالا مین ابھی معلوم ہو چکا ہی کہ عہد پیغمبر مین مومنین صالحین کو امن از خوف دشمن نہ حاصل ہونا
خود فاضل موصوف نے قبول بلکہ ادعا کے ساتھہ بیان کیا ہی اور بوارق مجتہد کی عبارت مناقشۂ بست و ششم صریح
ہے اس مین کہ جس زمانے مین مومنین صالحین کو خوف دشمن سے امن حاصل نہو وہ زمانہ زمانۂ خلافت موعودہ باین آیہ
نہین ہو سکتا ہے پس چونکہ عہد پیغمبر مین مومنین صالحین کو خوف دشمن سے امن حاصل نہ تھا اور جس زمانے مین
مومنین صالحین کو خوف دشمن سے امن نہو وہ زمانہ زمانۂ خلافت موعودہ آیۂ مذکورہ نہین ہو سکتا ہے لہذا عہد پیغمبر مین

اس وعدۂ خلافت کا پورا ہونا ایسا خیال محال ہی کہ قیل و قال نہین ہو سکتا ہی۔

وجہ ہشتم یہ کہ فاضل موصوف کے سلطان العلمانے بوارق مین اس آیۂ شریفہ کی نسبت لکھا ہی کہ مراد از آیہ بنصوص عترت طاہرہ زمان صاحب العصر ست و دران زمان انچہ بظہور خواہد رسید مصداق آیہ است انتہی بحذف فحشہ یہ عبارت نص صریح ہی اسپر کہ بحکم نصوص ائمۂ اہل لعنت زمانۂ امام مہدی مراد ازین آیہ ہی نہ زمانۂ نبی اور زمانۂ امام مہدی مین جو ظہور پذیر ہو گا وہ مصداق آیۂ مذکورہ ہی اور زمانہ نبی مین جو ظہور پذیر ہوا ہی وہ مصداق آیہ مذکورہ نہین ہی پھر اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونا بنا بر مذہب اہل لعنت کے کیونکر خیال محال نہو گا ضرور لامحال خیال محال ہو گا۔

وجہ نہم یہ کہ حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر صافی مین لکھا ہی وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض یجعلہم خلفاء بعد نبیہم الخ یہ عبارت نص صریح ہی اسبات پر کہ بعد نبی کے مومنین صالحین کو خلیفہ کرنے کا وعدہ ہی پس اولیلئے فاضل موصوف ارشاد تو فرماوین کہ بعد نبی کے خلیفہ کرنیکا جو وعدہ ہی اُس وعدیکا عہد نبی مین پورا ہونا کیا معنے رکھتا ہی بجز اسکے کیا کہا جاے کہ جسوقت شکنجۂ حجت اہل سنت سخت گلوگیر ہوتا ہی اسوقت بیمعنے سخن کرنا پڑتا ہی تاکہ لا یعقل سمجھکے چھوڑ دے اور جہال اہل لعنت یہ سمجھے کہ خصم کو جواب دیکے عہدہ برا ہوگئے مگر یہ تلبیس اہل سنت ایکبار چھوڑ دین گے دوبار چھوڑ دین گے آخر ایکبار پوچھین گے کہ حضرت آپ کا یہ سخن کیا معنے رکھتا ہی کہ اللہ نے تو بعد نبی کے خلیفہ کرنے کا وعدہ کیا ہی اور آپ فرماتے ہین کہ یہ وعدہ عہد نبی مین پورا ہو چکا در حقیقت اس آیت مین بعد نبی کے خلیفہ کرنے کا وعدہ ہونے مین آخر تیرھوین صدی تک کسی اہل سنت نے تو خلاف نہین کیا ہی کسی اہل لعنت نے بھی خلاف نہین کیا ہی اُسکے بعد ایک مولوی عمار علی اور ایک فاضل موصوف نے خلاف کیا ہی مگر یہ ظاہر ہی کہ تیرہ سو برس کے بعد ان دو صاحبون کے خلاف کا کیا اعتبار ہو سکتا ہی۔

وجہ دہم یہ کہ بوارق مجتہد کی عبارت مناقشۂ بست و ہفتم کے بعض الفاظ صریح ہی اس آیت سے زمانہ امام مہدی مراد ہونے پر اہل لعنت کے اجماع ہونے مین اور جس طور سے آیہ انما ولیکم اللہ کا ثبت خلافت علی ہونے پر اہل لعنت کا اجماع ہونا آشکار نا مجال انکار ہی اسی طور سے آیت استخلاف سے زمانہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم مراد ہونے پر اہل سنت کا اجماع ہونا آشکار نا محال انکار ہی پس واضح ہو گیا کہ فاضل موصوف کے پیر و مرشد سید محمد مجتہد لکھنوی کے زمانے تک

جو کافر ایسا نہو اُس کافر کو عہد الٰہی پہونچ سکتا ہی لیکن کوئی عاقل باایمان آیۂ کریمہ لا ینال عہدی الظالمین سے یہ مراد ہونا قبول نہین کر سکتا ہی لہذا بیان راقم آثم کو اور کچھ کہنے کی ضرورت نہین فاضل موصوف کے اولیا خود اُنسے سمجھ لین گے لیکن دیگر علماے اہل سنت نے جو بیان کیا ہی وہ یہ ہی کہ خدا نے جو فرمایا ہی کہ نہین پہونچتا ہی عہد میرا ظالمون کو وہ صریح ہی اسمین کہ جو کسی وقت ظالم رہا ہی اسکو بھی عہد الٰہی نہین پہونچ سکتا ہی علماے اہل سنت نے جو اسکا جواب دیا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ خدا نے جو فرمایا ہی کہ نہین پہونچتا ہی عہد میرا ظالمون کو وہ اگر اسمین صریح ہوگا کہ جو کسی وقت ظالم رہا ہی اُسکو بھی عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی تو جو کلیہ مسلمہ کل ہی کہ طفل خرد سال کو عہد خدا نہین پہونچتا ہی وہ صریح ہوگا اسمین کہ جو کسی وقت طفل خرد سال رہا ہی اُسکو بھی عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی پس علی ابن ابی طالب کو بھی عہد خدا نہ پہونچ سکیگا کیونکہ علی ابن ابی طالب بھی ایک زمانے مین طفل خرد سال تھے اور جو کلیہ مسلمہ کل ہی کہ تکلیف شرعی طفل لا یعقل کو نہین پہونچتی ہی وہ صریح ہوگا اسمین کہ جو کسی وقت طفل لا یعقل رہا ہی اسکو بھی تکلیف شرعی نہین پہونچ سکتی ہی پس علی بن ابی طالب کو بھی تکلیف شرعی نہ پہونچ سکیگی کیونکہ علی بن ابی طالب بھی ایک زمانے مین طفل لا یعقل تھے اور کلیہ جو مسلمۂ کل ہی کہ جنت مین کافر نہین داخل ہو سکتا ہی وہ صریح ہوگا اسمین کہ جو کسی وقت کافر رہا ہی وہ بھی جنت مین داخل نہین ہو سکتا ہی پس حضرت حمزہ و حضرت جعفر طیار و حضرت مقداد و حضرت سلمان بھی جنت مین نہین داخل ہو سکین گے کیونکہ یہ حضرات بھی ایک زمانے مین کافر تھے اور جو کلیہ مسلمۂ کل ہی کہ نائم پر حد شرع جاری نہین ہو سکتی ہی وہ صریح ہوگا اسمین کہ جو کسی وقت نائم رہا ہی اُسپر بھی حد شرع جاری نہین ہو سکتی ہی پس کسی مجرم پر حد شرع جاری نہو گی کیونکہ کوئی مجرم ایسا نہو گا جو کسی زمانے مین نائم نہ رہا ہو اور آیۂ کریمہ لا یمسہ الا المطہرون بر ملا ندا دیکے جو کلیہ بتا رہی ہی کہ ناپاک قرآن پاک کو نہین چھو سکتا ہی وہ صریح ہوگا اسمین کہ جو کسی وقت ناپاک رہا ہی وہ بھی قرآن پاک کو نہین چھو سکتا ہی پس کوئی بھی کسی وقت قرآن پاک نہ چھو سکیگا کیونکہ ایسا کوئی نہو گا جو کسی زمانے مین ناپاک نہ رہا ہو کیا باوصف پیش نظر ہونے اس قسم صدہا کلیات کے بھی کوئی خائف خدا یا صاحب حیا کہہ سکتا ہی کہ خدا نے جو فرمایا ہی کہ نہین پہونچتا ہی عہد میرا ظالمون کو وہ صریح ہی اسمین کہ جو کسی زمانے ظالم رہا ہی اُسکو بھی عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی ہرگز نہین کہہ سکتا ہی بلکہ جسکو کچھ بھی خوف خدا یا پاس حیا ہی وہ بجز اسکے کچھ نہین کہہ سکتا ہی کہ جسطرح کافر کے جنت مین نہ داخل ہونے سے مراد یہ ہی کہ جو ہمیشہ کافر رہیگا اور کفر مین مر گیا

وہ جنت مین نہ داخل ہوگا لیکن جو کفر سے تائب ہو کے مومن ہوکر ایمان پر مریگا وہ جنت مین داخل ہوگا اسیطرح عہد خدا ظالم کو نہ پہونچنے سے مراد یہ ہی کہ جو ہمیشہ ظالم رہیگا اور کبھی ظلم سے تائب نہوگا اسکو عہد خدا نہ پہونچیگا لیکن جو ظلم سے تائب ہو کے عادل ہوکر عدل پر قائم رہیگا اسکو عہد خدا پہونچ سکتا ہی اور یہ بدیہی بات ہی کہ جو سابق مین کافر تھا حال مین مومن ہی اُسکو حال مین کافر نہین کہہ سکتے ہین اسیطرح جو سابق مین ظالم تھا حال مین عادل ہی اسکو حال مین ظالم نہین کہہ سکتے ہین لہذا مطلب آیت کا یہ ہوگا کہ جو جسوقت ظالم ہوگا اُسکو اُسوقت عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی گو اُس سے پہلے عادل رہا ہو اور جو جسوقت عادل ہوگا اسکو اسوقت عہد خدا پہونچ سکتا ہی گو اُس سے پہلے ظالم رہا ہو بلکہ یون کہنا چاہیے کہ جسطرح جسنے کبھی ظلم نہین کیا ہی اسکو عادل کہتے ہین اُسیطرح جسنے بعد ارتکاب ظلم کے توبہ کرلیا ہی اور عدل پر اپنے کو قائم رکھا ہی اسکو بھی عادل کہتے ہین پس اُسکو بھی عہد خدا پہونچ سکیگا جناب مجتہد صاحب نے عماد الاسلام ارق مین لکھا ہی کہ جسطرح باپ نے جس عورت کے ساتھ ہمبستری کی ہی وہ عورت بیٹے کے واسطے حلال نہو سکنے سے مراد یہ ہی کہ جس عورت سے باپ نے کبھی ہمبستری کی ہی وہ عورت بیٹے کے واسطے کبھی حلال نہین ہو سکتی ہی اسیطرح ظالم کو عہد الٰہی نہ پہونچنے سے مراد یہ ہی کہ جسنے کبھی ظلم کیا ہی اسکو کبھی عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی آثم راقم عرض کرتا ہی کہ باپ نے جس عورت کے ساتھ ہمبستری کی ہی اُس عورت کا بیٹے کے واسطے حلال نہونے پر کیون قیاس کیا ایک مرد کے نکاح مین جو عورت ہی اس عورت کا دوسرے مرد کیواسطے حلال نہونے پر کیون نہ قیاس کیا بجز اسکے کیا کہا جائے گا اگر ایسا کرتے تو حق بات چھپ نہ سکتی ظاہر ہو جاتی مگر یہ نہ سمجھے کہ الحکم الحق یعلو ولا یعلے حق بات کی حقیت باطل بات کی باطلیت بغیر ظاہر ہوے نہین رہ سکتے ہین جناب من ظالم کو عہد خدا نہ پہونچنا باپ نے جس عورت سے ہمبستری کی ہی اُس عورت کا بیٹے کیواسطے حلال نہونیکی قبیل سے نہین ہی بلکہ جو عورت ایک مرد کے نکاح مین ہی اُس عورت کا دوسرے مرد کیواسطے حلال نہونیکے قبیل سے ہی یعنے جسطور سے جو عورت کسی مرد کے نکاح مین ہی اُس عورت سے دوسرا مرد نکاح نہین کرسکتا ہی لیکن اُس مرد کے مرنے یا طلاق دینے اور عدت گذرنے کے بعد اس عورت سے دوسرا مرد نکاح کرسکتا ہی اسیطور سے عہد خدا ظالم کو نہ پہونچنے سے مراد یہ ہی کہ جو شخص ظالم ہی اُسکو عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی لیکن توبہ کرکے ظلم کو چھوڑ دینے اور عدل پر قائم ہونیکے بعد اُسکو عہد خدا پہونچ سکتا ہی اور نیز ظالم کو عہد خدا نہ پہونچنا نائم پر حد شرع جاری نہونیکے قبیل سے ہی یعنے جسطرح جو شخص نائم ہی حالت نوم مین اُسپر حد شرع جاری

عمل صالح کرتے تھے ایسا ہی کہ آخر مجبور ہو کے فاضل موصوف نے کہدیا کہ ہمکو اس سے انکار نہین بنابر اسکے شرح مذکور
اور تفسیر منثور کی مذکورہ تینون عبارتون کا مجموعہ صریح ہی اسمین کہ اس آیت مین صرف وقت نزول کے مومنین صالحین کو
جو کہ بے شبہہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے تھے زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین دشمنون
پر غلبہ دونون عطا کرنے کا وعدہ ہی حتی کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جن لوگون کو زمین مین
خلافت اور زمانۂ خلافت مین دشمنون پر غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی اُن لوگون کا اس آیت کے مصداق ہونا
ایسا آشکار نامجال انکار ہی جیسا کہ صدور حدیث لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ
ویحبہ اللہ ورسولہ الخ کے دوسرے دن زمرۂ رجال سے جسکو رسولخدا سے نشان جنگ اور فضل
خدا سے فتح جنگ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی اُسکا مصداق حدیث مذکور ہونا آشکار نامجال انکار ہی اور جسطور سے
یوم فردا کی تخصیص نے صدور اس حدیث کے دوسرے دن زمرۂ رجال سے جسکو رایت و نصرت دونون کا مجموعہ حاصل
ہوا ہی اُسکا اس حدیث کے مصداق ہونا متحتم کر دیا ہی اُسی طور سے مومنین صالحین موجودین وقت نزول کی تخصیص نے
زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جن لوگون کو زمین مین بادشاہت اور زمانۂ بادشاہت مین دشمنون
پر غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی اُن لوگون کا مصداق آیۂ مذکورہ ہونا متحتم کر دیا ہی لہذا بجز اُن لوگون کے
اور کسی کا اس آیت کے مصداق ہونا ہرگز کسی آیت سے مستفاد نہین ہو سکتا ہی بدینوجہ کسی آیت سے دیگر لوگون کو اس
آیت کے مصداق بنانا غلط فہمی یا تحریف معنوی کے سوا کچھ نہین ہو سکتا ہی **رابعاً** یہ کہ مرار اور کرار اً مذکور ہو چکا ہی کہ خلاصہ
واقعہ نزول اس آیت کا یہ ہی کہ اول سال ہجرت مین ایک دن مہاجرین بغلبۂ خوف اعدا آپسمین کہہ رہے تھے کہ ایسا
بھی کوئی زمانہ ہوگا کہ ہمکو خوف اعدا سے امن ہو آیت نازل ہوئی وعد اللہ الذین امنوا منکم الخ
فریقین کی جس کتاب مین اس آیت کا واقعۂ نزول مذکور ہی یہی مذکور ہی اسکے خلاف ہرگز کسی فریق کی کسی کتاب مین
مذکور نہین ہی اور اس واقعہ کی واقعیت ایسی ہی کہ باوصف بیخ کن بلکہ گردن زن ہونے مذہب اہل سنت کے آجتک
کسی اہل سنت کو اسکی واقعیت سے انکار کرنیکی جرأت نہین ہوئی یہ واقعہ واقعیہ برملا ندا دیکر مہاجرین کو اس آیت کے
مصداق بتا رہا ہی اور واقعہ واقعیہ کے خلاف کسی آیت سے کوئی بات مستفاد نہین ہو سکتی ہی لہذا اس واقعہ واقعیہ
کے خلاف کسی آیت سے اس آیت کے مصداق بیان کرنا بجز معنوی تحریف کلام الٰہی کے ہرگز کچھ نہین ہو سکتا ہی اہل سنت

جواس آیت سے استدلال کرتے ہین اُسکے جواب مین حضرات اہل لعنت بہتیرا دست و پا گم کرتے ہین لیکن اس آیت کے واقعہ نزول کا نام بھی نہین لیتے ہین اسکا سبب صرف یہ ہی کہ اس واقعہ کی واقعیت سے بھی انکار نہین ہو سکتا ہی اور یہ واقعہ جو برملا ندا دیرہا ہی کہ جن مہاجرین کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی وہ مہاجرین اس آیت کے مصداق ہین اسمین کچھ تاویل بھی نہین ہوسکتی ہی بالجملہ مومنین صالحین وقت نزول کی تخصیص سے بھی اور واقعہ نزول سے بھی اس آیت کے مصداق السباعیان مثل روز روشن ہی کہ کسی مکروفریب سے پنہان نہین ہو سکتا ہی **قولہ** دیکھو ان آیات قرانی کو جنمین مضامین ہین کہ خدا نے جب حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ مین تجھکو لوگون کے لیے امام کرنے والا ہون اور انھون نے عرض کیا کہ میری ذریت سے تو خدا نے جواب دیا کہ میرا عہد ظالمون کو نہین پہونچیگا **جواب** یہان پر لفظ نہین پہونچیگا ترجمہ آیت کے لفظ لاینال کا یہ ترجمہ غلط ہی چنانچہ خود فاضل موصوف نے اپنے رسالہ مذکورہ کے جلد دوم صفحہ ۱۸۸ مین اس لفظ لاینال کا ترجمہ کیا ہی نہین پہونچتا ہی یہ ترجمہ صحیح ہی لیکن اس سے تحریف مین دشواری پڑتی تھی اسی سے غلط ترجمہ کیا ہی تاکہ تحریف مین دشواری نہ پڑے **قولہ** جس سے صاف ظاہر ہی کہ خدا کا وہ عہد امامت جو مرادف لفظ خلافت ہی ذریت حضرت ابراہیم سے اسی کو پہونچ سکتا ہی جو مومن صالح ہو اور جسنے شرک اور کفر اور فسق اختیار نہ کیا ہو **جواب** عہد امامت مرادف لفظ خلافت نہین ہو سکتا ہی لفظ امامت مرادف لفظ خلافت ہو سکتا ہی اور جو پیدا ہو کافر کے گھر مین اور ہوشیار ہو کفر مین اسکو نہین کہتے ہین کہ کفر اختیار کیا اور جو مومن ہو کر کافر ہو جائے اسکو کہتے ہین کہ کفر اختیار کیا اور یہ بھی کہتے ہین کہ مرتد ہو گیا چنانچہ اسی دیار کے لوگ بخوبی واقف ہین کہ یہ جو کہا جاتا ہی کہ فلان شخص نے مذہب سُنی اختیار کیا فلان شخص نے مذہب شیعی اختیار کیا اُس سے برابر شیعہ سے سنی ہونا سنی سے شیعہ ہونا مراد ہوتا ہی اور یہ بھی کہا جاتا ہی کہ فلان شخص کا آبائی مذہب شیعہ ہی اُسنے اپنی طبیعت سے مذہب سنیہ اختیار کیا ہی پس فاضل موصوف جو فرماتے ہین اور جسنے شرک اور کفر اور فسق اختیار نہ کیا ہو اُسکا نتیجہ یہ نکلتا ہی کہ جو شخص آبائی کافر ہوگا عہد امامت اسکو پہونچیگا اور جو شخص آبائی مسلم ہوگا مرتد ہو کے کافر ہوگا اسکو عہد امامت نہ پہونچیگا اور یہ ظاہر ہی کہ جب آبائی کافر کو عہد امامت پہونچیگا تو جو کافر کفر سے تائب ہو کر شرف بایمان ہوگا اُسکو بدرجہ اولی پہونچیگا اور جو کافر آبائی کافر ہے اسکو پہونچنا فاضل موصوف کی مراد ہو تو تعجب کیا ہی بہرحال اس کلام فاضل موصوف کا نتیجہ یہ ہی کہ جو پہلے مومن تھا بعد کو کافر ہو گیا ہی اُس کافر کو عہد الٰہی نہین پہونچ سکتا ہی اور

فرق اسلامیہ سے اہل لعنت و غیر اہل لعنت کا اجماع ہے آیت استخلاف سے زمانۂ امام مہدی یا زمانۂ خلفائے ثلثہ مراد ہونے پر لہذا اگر اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونا صحیح ہوگا تو تیرہ سو برس تک حق دائرہ جمیع فرق اسلامیہ سے خارج ہوگا اور یہ محال ہے بدینوجہ اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونا بشک محال ہے پس مبحث ہذا مین بوجوہ عشرہ تلک عشرۃ کاملہ عیان مثل روز روشان ہوگیا کہ اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونا خارج از دائرۂ امکان ہے اور مبحث بالا مین واضح ہوچکا ہے کہ جن آیتون سے فاضل موصوف نے اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونا بیان کیا ہے اُن آیتون مین کسی آیت کو وعدہ آیت استخلاف سے مس بھی نہین ہے کیا یہ ممکن ہے کہ خلاف آیات قرآنیہ پر صدہا برس سے اہل لعنت و غیر اہل لعنت سب کا اجماع چلا آوے ہرگز نہین اور مبحث پنجم مین واضح ہوچکا ہے کہ اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونے کی تقدیر پر بھی حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر ایسی قطعیت الدلالت ہے جیسے کہ عہد خلفائے ثلثہ مین پورا ہونیکی تقدیر پر ہے لہذا بدستور مناقشات سابقہ کے صاحبان مناقشہ کو روسیاہ کر کے یہ مناقشہ بھی خاک سیاہ ہوگیا اور اس آیت کا حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہونا محکم پاشل پایۂ عرش کبریا ہوگیا الحمد للہ علی وضوح الحق وفضوح الباطل

مناقشۂ چہل و سوم چونکہ اس مناقشہ کو فاضل ناصر نے طولانی عنوان سے بیان فرمایا ہے لہذا اسکا کشف حال بدین منوال ہے **قولہ** اس آیت مین جو مومنین اور صالحین کی خلافت کے لیے قید لگائی گئی ہے جب دیگر آیات قرآنی سے اسکا مقابلہ کیا جاتا ہے تو صاف یہ عقدہ کھل جاتا ہے کہ وہ کون مومن صالح ہین جو مصداق اس آیت کے ہوسکتے ہین **جوابہ۔ اولاً** یہ کہ مناقشہ بالا مین جو فاضل موصوف نے بزعم خود تین آیتون سے اس وعدے کا عہد پیغمبر مین پورا ہونا ثابت کیا اُس سے اصحاب نبی کا اس آیت کے مصداق ہونا ایسا کھلا ہوا ہے کہ بعد اسکے غیر اصحاب نبی کا اس آیت کے مصداق ہونا دیگر آیات قرآنیہ سے ثابت کرنا اپنے فقدان حافظہ سے تحریف معنوی کر کے آیات قرآنیہ مین تعارض پیدا کرنے کے سوا کچھ نہین ہوسکتا ہے اور فی الواقع نہ اُن آیتون سے عہد پیغمبر مین اس وعدیکا پورا ہونا ثابت ہے چنانچہ ابھی واضح ہوچکا ہے نہ اِن آیتون سے غیر اصحاب نبی کا اس آیت کے مصداق ہونا ثابت ہوسکتا ہے چنانچہ ابھی واضح ہوگا بلکہ جس طور سے فاضل موصوف کا اُن آیتون مین تحریف معنوی کرنا ابھی عیان ہوچکا ہے اُسی طور سے آپ کا ان آیتون مین تحریف معنوی کرنا ابھی نمایان ہوگا **ثانیاً** یہ کہ

فاضل موصوف نے مناقشۂ بالا کو اولاً اپنے رسالہ مذکورہ کی جلد یکم صفحہ ۶۸ مین ثانیاً صفحہ ۲۷۹ مین لکھا ہی اور اس مناقشہ کو رسالہ مذکورہ کی جلد پنجم صفحہ ۱۵ مین لکھا ہی پھر اسی جلد کے صفحہ ۴۲ مین لکھا ہی کہ اس سے ہمکو انکار نہین کہ یہ وعدہ اُن لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اُس سے پہلے ایمان قبول کرکے عمل صالح کرتے تھے انتہی بلفظہ یہ عبارت نص صریح ہی اسپر کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف بایمان ہوکر عمل صالح کرتے تھے اس آیت مین اُنھین مومنین صالحین کو پادشاہت زمین وتمکین دین و امن از خوف اہل کین عطا کرنیکا وعدہ ہی جس سے اُنھین مومنین صالحین کا اس آیت کے مصداق ہونا ایسا عیان مثل روز روشن ہی کہ ہرگز کوئی عاقل ذیحیا انکار نہین کرسکتا ہی پس جن لوگون کا اس آیت کے مصداق ہونا خود اس آیت سے عیان مثل روز روشن ہی کہ ہرگز کوئی عاقل ذیحیا انکار نہین کرسکتا ہی دیگر آیات قرآنیہ سے اُن لوگون کا اس آیت کے مصداق ہونا باطل اور دیگر لوگون کا اس آیت کے مصداق ہونا ثابت کرنا تحریف معنوی کرکے آیات قرآنیہ مین تعارض پیدا کرنے کے سوا ہرگز کچھ نہین ہوسکتا ہی ثالثاً یہ کہ فاضل موصوف نے اپنے رسالہ مذکورہ کی جلد پنجم صفحہ ۸ مین لکھا ہی کہ جو کوئی کام دین حق کے غالب کرنیکے لیے ہوگا ضرور ہی کہ اُسمین ترقی مسلمانون کی بحیثیت دنیا کے بھی ہو انتہی بلفظہ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اس آیت مین دین اسلام کو کل ادیان پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ کردینے کا وعدہ ہی صراحۃً اور مومنین صالحین موعودین بالخلافت کو دشمنون پر غالب یعنے قوت و ثروت مین زیادہ کردینے کا وعدہ ہی کنایۃً اور ابن میثم بحرانی اہل لعنت نے شرح نہج البلاغت مین جناب امیر کے مقولہ نحن علی موعود من اللہ کی شرح مین لکھا ہی ھو النصر و الغلبۃ و الاستخلاف فی الارض کما قال تعالی وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم الخ نیز آنجناب کے مقولہ قد توکل اللہ لاجل ھذا الدین باعزاز الحوزۃ الخ کی شرح مین لکھا ہی وھذا الحکم من قولہ تعالی وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض الخ اور مفسرین معتمدین اہل لعنت سے صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے اس آیت کی لفظ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا کی تفسیر مین لکھا ہی وہر آئینہ بدل دہد ایشان را از پس ترس ایشان از دشمنان ایمنی از ایشان انتہی اور اس آیت مین اُنھین مومنین صالحین سے وعدہ ہونا جو کہ بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف بایمان ہوکر

نہین ہو سکتی لیکن نوم سے بیدار ہونے کے بعد حالت بیداری مین اُسپر حد شرع جاری ہو سکتی ہی اسیطرح جو شخص ظالم ہی حالت ظالمی مین اُسکو عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی لیکن ظلم سے توبہ کرکے عدل پر قائم ہونے کے بعد حالت عادلی مین اُسکو عہد خدا پہونچ سکتا ہی نیز جیسا کہ خدا نے جو فرمایا ہی کہ ناپاک قرآن پاک کو نہین چھو سکتا ہی اُس سے یقیناً مراد یہ ہی کہ جو شخص ناپاک ہی حالت ناپاکی مین وہ شخص قرآن پاک کو نہین چھو سکتا ہی ناپاک سے پاک ہونے کے بعد حالت پاکی مین وہ شخص قرآن پاک کو چھو سکتا ہی ویسا ہی خدا نے جو فرمایا ہی کہ ظالم کو میرا عہد نہین پہونچ سکتا ہی اُس سے یقیناً مراد یہ ہی کہ جو شخص ظالم ہی حالت ظالمی مین اُسکو عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی توبہ کرکے عادل ہونے کے بعد حالت عادلی مین اُسکو عہد خدا پہونچ سکتا ہی اور آیت استخلاف مین جو وقت نزول کے مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ دینے کا وعدہ ہی بوجہ اُسکے بعد نزول آیت استخلاف زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے جن لوگون کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی اُن لوگون کا مصداق آیت استخلاف ہونا ایسا ہی کہ اُسکے خلاف نہ کسی کلام خدا سے مستفاد ہو سکتا ہی نہ کسی کلام مصطفے سے جیسا کہ صدور حدیث رایت یعنے لاعطین الرایۃ الخ کے دوسرے روز زمرۂ رجال سے جسکو نشان جنگ اور فتح جنگ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی اُسکا مصداق حدیث رایت ہونا ایسا ہی کہ اُسکے خلاف نہ کسی کلام خالق انام سے مستفاد ہو سکتا ہی نہ کسی کلام خیر الانام سے اور جسطور سے یہ معلوم ہی کہ صدور حدیث رایت کے دوسرے روز زمرۂ رجال سے جسکو نشان جنگ و فتح جنگ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی وہ جناب امیر ہین جس سے آنجناب کا مصداق حدیث مذکور ہونا ایسا ہی آشکار کہ ہرگز کسی منکر کا انکار نہین ہو سکتا ہی قابل اعتبار اُسی طور سے بلکہ اور قوی طور سے یہ معلوم ہی کہ بعد نزول آیت استخلاف زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے جن لوگون کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی وہ لوگ خلفاے ثلثہ ہین جس سے خلفاے ثلثہ کا مصداق آیت استخلاف ہونا ایسا ہی عیان کہ ہرگز کسی منکر کے انکار سے نہین ہو سکتا ہی پنہان لہذا تین حال سے خالی نہین ہو سکتا ہی یا تینون خلیفون مین کوئی خلیفہ کبھی ظالم نہ تھے یا خدا نے جو فرمایا ہی کہ نہین پہونچ سکتا ہی عہد میرا ظالمون کو اُس سے نبوت مراد ہی مثال خلافت موعودۂ آیت استخلاف اُس سے خارج یا اُس سے یہ مراد ہی کہ جو ظالم ہی حالت ظالمی مین اُسکو عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی ظلم سے توبہ کرکے ظالم سے عادل ہونے کے بعد اُسکو عہد خدا پہونچ سکتا ہی بہرحال خدا نے جو فرمایا ہی

کہ نہین پہونچ سکتا ہی عہدمیر الظالمون کو اُس سے یہ ثابت کرنا کہ جو کبھی ظالم رہا ہی اُسکو بھی عہد خدا نہین
پہونچ سکتا ہی یقیناً کلام باری مین تحریف معنوی کرنا ہی اولاً اسلیے کہ فرمان مذکور رب غفور مین عہد سے
نبوت مراد ہی خلافت کو شامل نہین ہی دیکھو فصل پنجم ثانیاً اسلیے کہ جو حال مین مؤمن ہی سابق مین کافر تھا حال
مین لفظ کافر اُسکو شامل نہین ہو سکتا ہی اسیطرح جو حال مین عادل ہی سابق مین ظالم تھا حال مین لفظ ظالم
اُسکو شامل نہین ہو سکتا ہی ثالثاً اسلیے کہ خدا نے جو فرمایا ہی کہ مشرک ہرگز نہ بخشا جائیگا اُس سے یقیناً یہ مراد ہی کہ
جو مشرک رہیگا وہ ہرگز نہ بخشا جائیگا جو مشرک سے مومن ہوگا وہ بخشا جائیگا اسیطرح خدا نے جو فرمایا ہی کہ ظالم کو عہد خدا
نہین پہونچ سکتا ہی اُس سے یقیناً یہ مراد ہی کہ جو ظالم رہیگا اُسکو عہد خدا نہین پہونچ سکتا ہی جو ظالم سے عادل
ہوگا اُسکو عہد خدا پہونچ سکتا ہی رابعاً اسلیے کہ صدور حدیث ایتکے دوسرے دن زمرۂ رجال سے جناب امیر کو
نشان جنگ اور فتح جنگ دونون کا مجموعہ حاصل ہونے کے بعد آنجناب کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر
حدیث رایت ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ ہرگز کوئی تاویل ممکن نہین ہی اسیطرح بعد نزول آیت استخلاف زمرۂ کلمہ گویان
اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے ہر سہ خلیفہ کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہونے کے بعد عہد خلافت راشدہ
ہر سہ خلیفہ کو پہونچنے پر آیت استخلاف ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ ہرگز کوئی تاویل ممکن نہین ہی لہذا خدا نے جو فرمایا
ہی کہ نہین پہونچتا ہی عہدمیر الظالمون کو اُسمین یا لفظ عہد مخصوص بہ نبوت ہی خلافت کو شامل نہین ہی یا لفظ ظالم
اشال خلفائے ثلثہ کو شامل نہین ہی بہر نوحیکہ یہ مناقشہ بھی کالعہن المنفوش ہوگیا اور آیۂ مذکورہ کا مثبت حقیت
و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا قوی تر و محکم تر ہوگیا **قولہ** اور آیت استخلاف مین بھی یہ مضمون ہی کہ عبادت کرینگے
میری شریک کرین گے ساتھ میرے کسی چیز کو **جواب** بجواب مناقشہ ہم آفتاب کی طرح تابان و درخشان ہوچکا ہی
کہ حسب تصریح صاحب تفسیر مجمع البیان اہل لعنت آیت استخلاف مین خدا نے جو فرمایا ہی کہ عبادت کرینگے میری
شریک نکرینگے ساتھ میرے کسی چیز کو اُس سے مراد یہ ہی کہ حال مین عبادت کرتے ہین غیر خدا سے ڈرتے ہین زمانۂ خلافت
موعودہ مین عبادت کرینگے غیر خدا سے نہ ڈرین گے اور ائمہ اہل لعنت تمام عمر غیر خدا سے ایسے ڈرتے رہے کہ حصار تقیہ مین بسر
کرتے رہے پس ائمہ اہل لعنت کسیطرح مصداق آیت استخلاف نہو سکین گے اور عہد خدا ظالمون کو نہ پہونچنا اور چنین زمانۂ خلافت
موعودہ مین مؤمنین صالحین کا بلا خوف غیر خدا کی عبادت کرنا اور چیزان دونون کو ایک بنا دینا وہی جنون ہی جو مجنون سے صادر

ہوا ہی کہ فدک لیلی کا حق تھا نہ فاطمہ کا نہ اور کسی مسلمان کا معہذا اگر یہ دونون ایک ہو گئے تو جسطورسے اسکا نتیجہ یہ
ہی کہ زمانہ خلافت موعودہ مین عبادت کرینگے شرک نہ کرینگے اسی طورسے اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ عہد خلافت مین ظلم نہ
کرینگے نہ زمانہ گذشتہ مین کبھی ظلم کیے ہون یا نہ کیے ہون جس سے واشگاف ہوگیا کہ جو عادل کبھی ظالم رہا ہی اُس
عادل کو بھی عہد خدا پہونچ سکتا ہی **قولہ** اور جس کسی نے کفر کیا بعد اُسکے پس وہ فاسقون مین سے ہی جواب یہ
ترجمہ ہی آیت استخلاف کے لفظ ومن کفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون کا تفسیر کاشانی مین لکھا ہی
ومن کفر وہر کہ مرتد شود یا کفران ورزد درین نعمت بعد ذلك بعد ازین وعدہ یعنی پس از راست شدن آن
فاولئك پس آن گروہ مرتدان یا کافران نعمت هم الفاسقون ایشانند فاسقان کاملان در فسق
بجہت مرتد شدن یا کفران ورزیدن باین نعمت عظیمہ بعد از وضوح این آیات انتہی بلفظہ یہ عبارت نص صریح ہی
اسپر کہ لفظ مذکور سے مراد یہ ہی کہ وعدۂ مذکورہ ونعمت مسطورہ پورا ہونے اور اسکے علامات واضح ہونے کے بعد
جو لوگ کفر یا کفران کرین وہ لوگ کفر و فسق مین کامل ہین اور بجواب مناقشہ نہم مدلل مذکور ہو چکا ہی کہ جو لوگ مومنین
صالحین موعودین با لخلافت کے منکر و معاند ہین وہی لوگ لفظ مذکور کے مصداق ہین پس یہان وہ مضمون نہین ہی
جو اللہ نے حضرت ابراہیم سے فرمایا ہی کہ نہین پہونچتا ہی عہد میرا ظالمون کو بلکہ یہان یہ مضمون ہی کہ جو مومنین صالحین موعود
بعہد آیت استخلاف ہین اُن مومنین صالحین کو عہد موعود بآیت استخلاف پہونچنے کے بعد جو لوگ اُن مومنین صالحین کو عہد خدا
پہونچنے کا اقرار نکرین وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہین اور عنقریب معلوم ہو چکا ہی کہ خود فاضل موصوف کا بیان ہی
کہ وعدہ اُن لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اُس سے پہلے ایمان قبول کرکے
عمل صالح کرتے تھے انتہی بلفظہ یہ عبارت برملا نداد یرہی ہی کہ اس آیت استخلاف مین جو مومنین صالحین کو خلافت
وغلبہ دونون کا مجموعہ عطا کرنے کا وعدہ ہی وہ مومنین صالحین پہلے کافر تھے بعد اُسکے مشرف بایمان ہوکر
عمل صالح کرکے مومنین صالحین ہوے بعد اُسکے موعود بعہد خلافت خدا بآیت استخلاف ہوے جسکا صریح نتیجہ
یہ ہی کہ جو مومن صالح کسی زمانے مین کافر رہا ہی اُس مومن صالح کو عہد خدا پہونچ سکتا ہی اور پہونچا ہی پس
فاضل موصوف کا یہ مناقشہ بھی ہباءً منثورا ہوگیا اور حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت بر آیت استخلاف کا قطعیت
الدلالت ہونا زیادہ محکم ہوگیا **قولہ** دوسری آیت مین حضرت ابراہیم کی دعا ہی اے پروردگار میرے کردے

سی شہر کو امن والا اور بچا مجھکو اور میرے بیٹون کو بت پرستی سے کہ ان بتون نے بہتون کو گمراہ کر دیا لوگون مین سے
جس کسی نے پیروی کی میری پس تحقیق کہ وہ مجھ سے ہے اور جس کسی نے نافرمانی کی پس تو بخشنے والا مہربان ہے پس
آیت مین امن کا لفظ بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ آیت استخلاف مین ہے جواب اس آیت مین لفظ امن الف ممدودہ اور کسرہ میم
کے ساتھ اور آیت استخلاف مین الف مقصورہ اور سکون میم کے ساتھ لہذا جو کہے کہ ان دونون آیتون مین لفظ امن
ایک طرح پر ہے وہ قابل خطاب نہین ہو سکتا ہے **قولہ** اور حضرت ابراہیمؑ کے پیروکار وہی ہو سکتے ہین کہ جنھون نے
بت پرستی نہ کی ہو اور مومن صالح ہون **جواب** جس مومن صالح نے کبھی بت پرستی نہ کی ہو وہ مومن صالح جسطور سے
حضرت ابراہیم کا پیروکار ہو سکتا ہے اُسی طور سے جسنے حضرت ابراہیم یا بعد حضرت ابراہیم کے اور کسی نبی کا کہنا
مانکر بت پرستی اور بت پرستون کو چھوڑکر ایمان لایا ہو اور عمل صالح کیا ہو وہ بھی حضرت ابراہیم کا پیروکار ہو سکتا ہے
اور حضرت ابراہیم نے جو فرمایا ہے کہ جس کسی نے پیروی کی میری پس تحقیق کہ وہ مجھ سے ہے وہ صریح ہے اسمین کہ
جسکی نسبت کسی نبی نے فرمایا ہے کہ فلان مجھ سے ہے اُسکا اُس نبی کے پیروکار ہونے مین کوئی عاقل ذرہ بھی شک
نہین ظاہر کر سکتا ہے اور آتش پرستی چھوڑکر مشرف باسلام ہونے کے بعد حضرت سلمان فارسی کی نسبت سرور رب
نے فرمایا ہے السلمان منّا سلمان ہم سے ہین لہذا حضرت سلمان کا حضرت سید الانس والجان کے پیروکار ہونے
مین کوئی عاقل ذرہ بھی شک نہین ظاہر کر سکتا ہے اسی طور سے جسنے پہلے بت پرستی کی ہے اور بعد کو مشرف باسلام
ہو کر عمل صالح کیا ہے اُسکا حضرت حبیب کردگار و حضرت خلیل پروردگار کا پیروکار ہونے مین بھی کوئی عاقل ذرہ بھی
شک نہین ظاہر کر سکتا ہے اور اصحاب مقبولین اہل السنت سے مثل سلمان و ابوذر و مقداد وغیرہم سب کے سب پہلے کافر
تھے بعد کو مشرف باسلام ہوئے پس یہ لوگ اگر پیروکار نبی نہین ہو سکتے ہین تو آیہ کریمہ قل ان کنتم تحبون
اللہ فاتبعونی مین نبی کی پیروی کرنے کا حکم کن لوگون کو ہوا ہے کیا جن لوگون نے پہلے بت پرستی کی ہے
اور بعد کو سچے دل سے ایمان قبول کیا ہے وہ لوگ اس حکم سے مستثنے ہین ہرگز نہین اور اگر امثال ابوذر و مقداد
نبی کے پیروکار ہو سکتے ہین تو اس تخصیص سے کیا معنے ہین کہ حضرت ابراہیم کے پیروکار وہی ہو سکتے ہین کہ
جنھون نے بت پرستی نہ کی ہو بجز اسکے کیا کہا جاوے کہ اسکے معنے یہ ہین کہ اہل سنت کے جواب مین اگر کلام خدا
کی اس قسم تحریف معنوی نہ کی جاوے تو ابن سبا کی روح کو صدمہ ہوگا **قولہ** اس آیت مین اسی عنوان سے

خلیفہ کی مراد بیان ہوئی ہی جواب اسد اسد اس آیت مین خلیفہ کی مراد کا بیان کہان ہی قرآن مین حضرت آدم کا خلیفہ ہونا مذکور ہی انی جاعل فی الارض خلیفہ اور حضرت داود کا خلیفہ ہونا مذکور ہی یا داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور حضرت طالوت کا خلیفہ ہونا مذکور ہی ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا اور اصحاب حضرت موسی کا خلیفہ ہونا مذکور ہی عسی ربکم ان یہلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض اور انھین خلیفون کا ذکر کما استخلف الذین من قبلھم کی تفسیر مین مفسرین اہل العنت نے بھی کیا ہی اور قرآن کے کسی لفظ خلیفہ اور کسی لفظ استخلاف کی تفسیر مین کسی مفسر اہل العنت نے بھی حضرت ابراہیم کا ذکر نہین کیا ہی جب خود حضرت ابراہیم خلیفہ نہ تھے پھر حضرت ابراہیم نے جو فرمایا ہی کہ جسنے پیروی کی میری پس وہ مجھ سے ہی اُس سے خلیفہ کی مراد بیان ہونا کیا معنے رکھتا ہی ہرگز کوئی معنے نہین رکھتا ہی ایسی کھلی کھلی تحریف معنوی کلام باری مین کرنے سے حقیقت ہر سہ خلافت کے آفتاب پر خاک ڈالنے کے واسطے کلام خدا مین تحریف معنوی کرنا بار بار نمایان اور حقیقت ہر سہ خلافت کا آفتاب زیادہ تر تابان ہونے کے سوائے اور کچھ نہین ہو سکتا ہی قولہ تیسری آیت مین یہ مضمون ہی کہ جسوقت کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنے کے تحقیق کہ مین بیزار ہون اُس چیز سے کہ پوجتے ہو تم مگر اُسکو کہ فطرت بنائی اُسنے میری پس تحقیق کہ قریب ہی یہ کہ ہدایت کرے مجھکو اور کر دیا ابراہیم نے اُس کلمہ کو باقی رہنے والا اپنے پس ماندون مین شاید کہ وہ رجوع کرین اس آیت سے بھی ظاہر ہی کہ غیر معبود حقیقی کی پرستش سے بیزاری اور معبود حقیقی کی پرستش اور ہدایت وہ کلمہ ہی جو باقی رہا پس ماندون حضرت ابراہیم مین جواب بلا ریب حضرت ابراہیم کی یہ بات پس ماندون مین باقی ہی اور باقی رہیگی لیکن آیت استخلاف مین جو خاص وقت نزول کے مومنین صالحین کو زمین مین خلافت بمعنے پادشاہت و غلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا وعدہ ہی اُسکو اس کلمہ ابراہیمی سے کوئی واسطہ نہین ہی اسی سے آیت استخلاف کی تفسیر مین کسی فریق کے کسی مفسر نے حضرت ابراہیم کا ذکر بھی نہین کیا ہی اُن بنی اسرائیل کا ذکر کیا ہی جو کہ بعد حضرت موسی کے زمین مصر و شام کے پادشاہ ہوئے ہین قولہ دیکھو ہادی خلیفہ کا اس نمط سے اس آیت مین ذکر کیا گیا ہی کہ دین حق پس ماندون مین باقی رہا جواب حضرت ابراہیم نے جو فرمایا ہی کہ قریب ہی یہ کہ ہدایت کرے مجھکو اُس سے تو مراد یہ ہی کہ قریب ہی کہ جو معبود حقیقی ہی وہ ہدایت کرے مجھکو لہذا اس ہدایت کا ہادی خداوند عالم ہی اور آجتک خداوند عالم کو کسی نے کسی معنے

کر کے خلیفہ نہین کہا ہی اور لفظ ہادی بمعنی خلیفہ بھی آجتک مستعمل نہین ہوا ہی پس از برائے خدا حیا و انصاف
کی جان پر ترحم کرکے کہا جاوے کہ اس آیت مین خلیفہ کا ذکر کہان ہی اور بجواب مناقشۂ بالا واضح ہوچکا ہی کہ آیت
استخلاف مین خلافت زمین سے پادشاہت زمین مراد ہونا فاضل موصوف کے نزدیک آیات قرآنیہ سے بھی ثابت
ہی اور اس آیت مین پادشاہت زمین کا ذکر کہان ہی اور حضرت ابراہیم کے پس ماندون مین دین حق باقی رہنے
سے پادشاہت زمین باقی رہنا کیا ضرور ہی زائد از صد سال تک کسی زمین مین اہل لعنت کی پادشاہت
نہ تھی اور دین اہل لعنت کا باقی تھا پھر بقاے دین حق سے بقاے پادشاہت نہین کیونکر ضروری ہوسکتا ہی
ہرگز نہین ہوسکتا ہی **قولہ** یقین کرنا چاہیے کہ جس استخلاف کی بنا عہد حضرت ابراہیم مین قائم ہوئی تھی
اور جسکا تعلق علم اور دین اور عبادت اور ایمان اور عمل صالح اور ہدایت سے تھا **جواب** یقین کرنا چاہیے کہ
نہ ان آیتون مین استخلاف کا کوئی ذکر ہی نہ حضرت ابراہیم کے عہد مین استخلاف کی کوئی بنیاد قائم ہوئی تھی ہان
اسمین شک نہین ہی کہ حضرت ابراہیم کو جو اللہ نے امام بمعنے نبی کیا تھا اُسکا تعلق علم سے بھی تھا دین سے بھی
تھا عبادت سے بھی تھا ہدایت سے بھی تھا لیکن پادشاہت زمین سے کچھ واسطہ نہ تھا اسی سے اللہ نے حضرت
ابراہیم سے انی جاعلک للناس اماما فرمایا ہی انی جاعلک خلیفۃ فی الارض نہین
فرمایا اور حضرت داؤد کو نبوت و پادشاہت دونون عنایت ہوئی تھین اسی سے اللہ نے یاداؤد انا
جعلنٰک خلیفۃ فی الارض فرمایا ہی **قولہ** اُسی استخلاف کا ذکر اس آیت استخلاف مین ہی **جواب**
اُسی کا استخلاف ہونا جب غلط ہوگیا اسی استخلاف کا ذکر آیت استخلاف مین ہونا بناے فاسد علی الفاسد
ہوگیا **قولہ** کہ یہ آیت اور وہ آیات ہم مضمون ہین **جواب** ذرہ بھر تو خوف خدا کیجیے اور کچھ تو شرم و حیا سے
کام لیجیے یہ آیت اور وہ آیات ہم مضمون کیونکر ہین اس آیت مین تو وقت نزول کے مومنین صالحین کو زمین
مین پادشاہ کرنے کا وعدہ ہی اُن آیتون مین تو کسی کو زمین مین پادشاہ کرنے کا ذکر بھی نہین ہی اور اسمین تو
اُن مومنین صالحین کو دشمنون پر غلبہ دینے کا وعدہ ہی اُن آیتون مین تو کسی کو کسی پر غلبہ دینے کا ذکر بھی نہین
ہی اور اس آیت مین تو اُن مومنین صالحین کو خوف دشمن سے مطمئن کر دینے کا وعدہ ہی اُن آیتون مین تو کسی
فرد بشر کو بھی خوف دشمن سے مطمئن کر دینے کا ذکر نہین ہے اور اس آیت مین تو اُن مومنین صالحین کے دین کو

تمکین دینے کا وعدہ ہی اُن آیتون مین کسی دین کو تمکین دینے کا ذکر بھی نہین ہی باانیہمہ اس آیت کو اور اُن آیتون کو ہم مضمون کہنا ایسی بات ہی کہ جسکو کچھ بھی خوف خدا یا کچھ بھی شرم وحیا ہی اُسکی زبان سے نہین نکل سکتی ہی **قولہ** سوا اسکے دیگر آیات قرآنی مین انبیا کو صالحین اور علی مرتضی کو صالح المومنین قرار دیا گیا ہی **جوابہ اولاً** یہ کہ آنفا وسابقاً مراراً وکراراً معلوم ہو چکا ہی کہ خود فاضل موصوف نے یہ اعتراف فرمایا ہی کہ آیت استخلاف مین جمیع مومنین صالحین موجودین وقت نزول سے وعدہ ہی جسکا صریح نتیجہ یہ ہی کہ بوقت نزول اس آیت کے علی کے سوا اور بھی بہت سے لوگ صالح المومنین تھے لہذا بالفرض محال اگر کسی آیت مین علی صالح المومنین قرار دیے گئے ہین تو بھی ہر سہ خلافت کا مصداق آیت استخلاف ہونے مین کوئی شک پیدا نہین ہو سکتا ہی **ثانیاً** یہ کہ جس روایت مین علی مرتضی کو صالح المومنین قرار دینا بیان کیا گیا ہی اُس روایت کی صحت سے غیر اہل لعنت کو بالکل انکار ہی اور آیت استخلاف مین مہاجرین کو مومنین صالحین قرار دینا جس روایت مین بیان کیا گیا ہی مفسرین اہل لعنت نے آیت کے ساتھ ربط دیکے اُسکی صحت کا اظہار کر دیا ہی اور مومنین صالحین وصالحین مومنین مین کوئی معنوی فرق نہین ہی بدینوجہ بھی اگر کسی آیت مین علی مرتضی صالح المومنین قرار دیے گئے ہین تو بھی ہر سہ خلافت کا مصداق آیت استخلاف ہونے مین ہرگز خلل نہین ہو سکتا ہی **ثالثاً** یہ کہ اس آیت مین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی اور جناب امیر کو اپنی خلافت مین دشمنون پر غلبہ حاصل نہین ہوا ہی بلکہ بنابر مزعوم اہل لعنت آنجناب ایسے مغلوب اعدا تھے کہ مثل سنگ بے زبان کے خلاف مخالف کوئی حرف زبان سے نہین نکال سکتے تھے لہذا اگرچہ آنجناب مومن صالح تھے لیکن خلافت آنجناب کا مصداق آیت استخلاف ہونا ایسا خیال محال ہی کہ مجال قیل وقال نہین ہی **قولہ** بنظران آیات کے صریح معنی یہ ہین استخلاف فی الارض علم اور عبادت اور ہدایت دین سے متعلق ہی اور وعدہ خلیفہ مقرر کرنے کا علم اور عبادت اور دین سے مقصود ہی **جوابہ** ہدایت اور علم کا ذکر نہ اس آیت مین ہی نہ اُن آیتون مین ہاں یہ بات ضرور ہی کہ موعودین خلافت وموعودہ غلبہ حاصل ہونے کے بعد بذریعہ علما کے علم اور ہدایت کو ترقی دینا مومنین صالحین موعودین بالخلافت کا فرض منصب ہوگا جس سے نہ اہل لعنت کو فائدہ نہ اہل سنت کو نقصان اور اس آیت مین

تو یہ وعدہ صریح موجود ہی کہ خلافت موعودہ مین اللہ روز بروز دین اسلام کو ادیان باطلہ پر غلبہ دیگا اور یہ بھی شہادت
بھی صریح موجود ہی کہ مومنین صالحین موعودین بالخلافت فی الحال خدا کی عبادت کرتے ہین دشمنون سے
ڈرتے ہین زمانہ خلافت موعودہ مین خدا کی عبادت کرین گے دشمنون سے نڈر ہین گے لہذا اس آیت کی تفسیر مین
یہ کہنا کہ منظر اور آیات کے متعلق ومقصود عبادت اور دین سے ہی ایسا ترانہ کورانہ ورانہ جنونانہ ہی کہ بیان
مین نہین آسکتا ہی جو بات خود اس آیت مین بصریح موجود ہی اُس بات کا منظر اور آیتون کے اس آیت مین ہونا
کیا معنی رکھتا ہی قولہ اور انھین آیات کے ساتھ جب اُن آیات کو شامل کیا جائے جن مین خدا نے انبیا کو صالحین
بولا ہی اور علی مرتضی کو صالح المومنین تو کچھ شبہہ نہین رہتا کہ آیت استخلاف مین جو آیندہ اور گذشتہ مومنین صالحین
کا ذکر ہی اُسکے مصداق صرف انبیا اور انکے اوصیا قرار پاتے ہین جواب یہ آیت استخلاف مین وقت نزول کے
مومنین صالحین کو بادشاہت زمین عطا کرنے کا وعدہ ہی اور سوائے معدود چند کے کسی نبی کو بادشاہت
زمین نہین ہوئی لہذا انبیا کو مصداق آیت استخلاف قرار دینا بھی سوائے جنون کے کچھ نہین ہوسکتا ہی والفرض
محال اگر خدا نے علی مرتضی کو صالح المومنین کہا ہی تو اُس سے اوصیا کا مصداق آیت استخلاف ہونا کہان سے
ثابت ہوسکتا ہی ہرگز نہین ہوسکتا ہی اور خود فاضل موصوف نے اسی قول سے چند ورقون کے بعد لکھا ہی کہ
بیشک اس آیت مین خطاب اُن لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے انتہی بلفظہ پھر اور
چند ورقون کے بعد لکھا ہی کہ وعدہ اُن لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے انتہی بلفظہ
فاضل موصوف کی یہ دونون عبارت صریح ہین اسمین کہ اس آیت مین صرف زمانہ نزول کے موجودہ مومنین
صالحین کا ذکر ہی زمانہ آیندہ کے مومنین صالحین کا کوئی ذکر نہین ہی لہذا اس قول مین فاضل موصوف کا
یہ کہنا کہ آیت استخلاف مین جو آیندہ اور گذشتہ مومنین صالحین کا ذکر ہی بجز خرابی تقدان حافظہ کے اور کچھ نہین
ہوسکتا ہی پس چونکہ آیت استخلاف مین خطاب اور وعدہ خاص اُن مومنین صالحین سے ہی جو کہ بوقت
نزول آیت استخلاف موجود تھے لہذا کوئی شک نہین رہا کہ انبیا اور اہل لعنت کے مزعومی اوصیا ہرگز مصداق
آیت استخلاف قرار نہین پاسکتے ہین قولہ اور علم اور عبادت اور ہدایت دین کے لیے خلیفہ کرنے کا وعدہ
نبی اور علی اور دیگر ائمہ اہل بیت کے قرار پاسکتا ہی جواب یہ کس بلا کا غلو ہی کہ جب بار بار اسکا اقرار ہی کہ اس آیت مین

خطاب اور وعدہ اُن لوگون سے ہی جو کہ بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے پھر جو لوگ بوقت نزول اس آیت کے
موجود نتھے یہ وعدہ اُن لوگون سے کیونکر قرار پا سکتا ہی نیز آیت مین جو خلافت زمین بمعنی پادشاہت زمین کا وعدہ ہی
وہ علم اور عبادت اور ہدایت دین کے لیے ہونے کی صورت مین بھی جو ائمہ اہل بیت بدون حصول پادشاہت مین
کے دنیا سے فوت ہو گئے اُن ائمۂ اہل بیت نبی سے یہ وعدہ کیونکر قرار پا سکتا ہی ہرگز نہین پا سکتا ہی نیز جب وعدہ پادشاہت
زمین کے ساتھ وعدۂ غلبہ بر اہل کین بھی ہی اور علی مرتضی کو پادشاہت زمین کے ساتھ غلبہ بر اہل کین حاصل
نہین ہوا ہی پھر علی مرتضی سے یہ وعدہ کسطرح قرار پا سکتا ہی کسیطرح نہین پا سکتا ہی اور جب خلافت زمین و غلبہ
دونون کے مجموعہ کا وعدہ ہی اور یہ وعدہ اُن مومنین صالحین سے ہی جو کہ بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے
با وصف این جو لوگ بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور اسکے قبل سے زمرۂ کلمہ گویان اسلام مین داخل تھے
اُنہین سے جن لوگون کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا ہی وہ لوگ تو اس آیت کے مصداق نہون اور جو
لوگ بوقت نزول اس آیت کے موجود بھی نتھے اور بدون حصول خلافت دنیا سے فوت بھی ہو گئے وہ لوگ اس
آیت کے مصداق ہون اس تعصب و غلو کی کیا انتہا ہی اور ایک آیت مین علی کو صالح المومنین کہنا ایک
ناقابل اعتبار روایت مین جو بیان کیا گیا ہی اُس سے علی کا مصداق آیت استخلاف ہونا ثابت ہو
اور مہاجرین کو آیت استخلاف مین مومنین صالحین کہنا غیر ممکن الانکار روایت مین جو بیان کیا گیا ہی
اس سے مہاجرین کا مصداق آیت استخلاف ہونا ثابت نہو اس غلو اور تعصب کی بھی کچھ انتہا ہی اور حدیث
رایت مین سرور بریت علیہ التحیت نے جو فرمایا ہی کہ بروز فردا ہم نشان دین گے خدا اور رسول کے محبوب و محب
مرد کرار غیر فرار کو فتح دیگا اللہ اُسکے دونون ہاتھون پر اُسکے دوسرے دن زمرۂ رجال سے جسکو نشان فتح و ظفر دیا
حاصل ہوئے ہین وہ جناب امیر ہین نہ دوسرا کوئی اُس سے تو آنجناب کا مصداق حدیث مذکور ہونا ثابت ہوا اور
مومنین صالحین بوقت نزول آیت استخلاف موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف بایمان ہو کر عمل صالح کرتے تھے
جو بے شبہہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت استخلاف سے تھے اُن مومنین صالحین کی نسبت آیت استخلاف مین
جو فرمایا ہی کہ اللہ اُن مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ عطا کرے گا
اسکے بعد زمرۂ مذکورہ سے جن لوگون کو خلافت و غلبہ دونون حاصل ہوئے وہ لوگ صرف خلفاے ثلثہ

رضی اللہ عنہم ہین نہ دوسرا کوئی اُس سے خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا مصداق آیت استخلاف ہونا ثابت نہو
اس تعصب و غلو کی بھی کیا انتہا ہو لیکن جسطورسے خوارج و نواصب کے اس قسم تعصب و غلو سے جناب امیر کا
مصداق حدیث رایت ہونے کے آفتاب پر خاک نہین پڑسکتی ہو اُسیطورسے حضرات اہل لعنت کے اس قسم تعصب
و غلو سے خلفاے ثلثہ کا مصداق آیت استخلاف ہونیکے آفتاب پر خاک نہین پڑسکتی ہو کیونکہ جسطورسے یوم فردا
کی تخصیص نے صدور حدیث رایت کے دوسرے دن جسکو رایت و نصرت دونون حاصل ہوئے ہین اُسکا مصداق حدیث
رایت ہونا ایسا مستحکم کردیا ہو کہ اگر کوئی انکار کرے تو کسی طالب حق و راغب صدق کے نزدیک ہرگز قابل اعتبار
نہین ہوسکتا ہو اُسیطورسے مومنین صالحین موجودین وقت نزول کی تخصیص نے وقت نزول آیت استخلاف کے موجودہ
زمرۂ کلمہ گویان اسلام سے جن لوگون کو خلافت و غلبہ دونون حاصل ہوئے ہین اُن لوگون کا مصداق آیت استخلاف
ہونا ایسا مستحکم کردیا ہو کہ اگر کوئی انکار کرے تو ہرگز کسی طالب حق و راغب صدق کے نزدیک لائق اعتبار نہین
ہوسکتا ہو اسلیے کہ یہ آفتاب ایسا تابان و درخشان ہو کہ ہرگز کسی مکر و انکار کی خاک سے پنہان نہین ہوسکتا
ہو اور کسی آیت سے اسکے خلاف بیان کرنا تحریف معنوی کر کے کلام خدا مین تعارض پیدا کرنے کے سوا اور کچھ
نہین ہوسکتا ہو مگر یہ نہین سمجھے کہ کہنے والا یہ ضرور کہدیگا کہ حضرت آپکے اس بیان سے کلام خدا مین تعارض
ہوا جاتا ہو لہذا آپکے اس بیان کا بطلان مستغنی عن البیان ہو بس بدستور مناقشہ بالا کے فاضل موصوف کا
یہ مناقشہ بھی خاک سیاہ ہوگیا اور فاضل موصوف کا تحریف معنوی کر کے کلام خدا مین تعارض پیدا کرنے کے
ہمہ تن در پے ہونا واشگاف ہو کر صرف خلفاے ثلثہ کا مصداق آیت استخلاف ہونا اور بھی زیادہ محکم ہوگیا
اس قول فاضل موصوف کے بعد جو قول بلا فاصل ہو اُسمین بوجہ کثرت زوائد کے طوالت موجب ملالت ہو
لہذا وہ قول بحذف زوائد بلفظہ لکھا جاتا ہو **قولہ** یہی معنے ہین کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے جب
دریافت کیے گئے معنے اس آیت کے تو فرمایا کہ وہ ائمہ ہین اور یہی معنے ہین جو امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
کہ فرماتا ہو خدا کہ استخلاف کرونگا مین تمہارا واسطے علم اپنے اور دین اپنے اور عبادت اپنے کے بعد نبی تمھارے
کے جیسے کہ استخلاف کیا اوصیاے آدم کا بعد اُسکے اور وہ ہم ہین اور اسی اعتبار سے صاحب تفسیر صافی
نے تفسیر کی ہو بر آئینہ گردانا اُنکو خلفا بعد نبی تمھارے کے جیسا کہ استخلاف کیا اُن لوگون کے لیے جو

پہلے اُن سے ہین یعنے اوصیا انبیا کے جسپر کوئی اعتراض معنفت مخاطب کا وارد نہین ہوسکتا جواب بیشک آپکے اس قول پر کوئی اعتراض وارد نہین ہوسکتا ہی لیکن آپکا یہ قول صحیح بھی نہین ہوسکتا ہی **اولاً** اسلیے کہ مناقشہ بست و مفتم کے جواب مین آپ کی کافی کلینی کی جو حدیث منقول ہوچکی ہی وہ صریح ہی اسمین کہ زمانۂ ائمہ کے اہل لعنت سب کے سب کاذب و خائن و غادر تھے جس سے معلوم ہوا کہ آپکے اس قول کے دونون حدیثون کے راوی بھی بالکل کاذب و خائن وغادر تھے لہذا کوئی طالب حق و راغب صدق ان حدیثون کا اعتبار نہین کرسکتا ہی **ثانیاً** اسلیے کہ راقم آثم نے مناقشہ چند مقامون مین آپکے اس ارشاد کو بلفظہ نقل کیا ہی جسکا حاصل یہ ہی کہ حدیث کو دیکھو اگر مخالف قرآن ہو تو اسکو راوی کا وہم یا اتہام سمجھو اور آپ کی یہ دونون حدیثین خود اس آیت استخلاف کے مخالف ہین اسوجہ سے کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف بایمان ہوکر عمل صالح کرتے تھے خاص اُن مومنین صالحین سے اس آیت مین خطاب اور وعدہ ہونا ایسا آشکار نامجال انکار ہی کہ آخر آپ کو بھی کہنا پڑا کہ اس سے ہمکو انکار نہین اور آپ کی یہ دونون حدیثین بالکل اسکے خلاف اُن ائمہ سے خطاب اور وعدہ ہونا بتا رہی ہین جو باستثنا ایک کے سب اُن مومنین سے خارج ہین بنابر اسکے یہ دونون حدیثین خود اس آیت کی مخالف ہین لہذا خود حسب ارشاد آپکے یہ دونون حدیثین ضرور وہم یا اتہام راوی ہین نیز اسوجہ سے کہ مناقشۂ پنجم و مناقشۂ بالا کے جواب مین جو آپکے ارشادات و دیگر دلائل کثیرہ سے اس آیت مین خلافت سے بادشاہت زمین مراد ہونا عیان مثل روز روشان ہوچکا ہی اسکے علاوہ آپکا قول آئندہ کا فقرہ اس آیت سے ظاہر ہی کہ وعدۂ بادشاہت بحیثیت قومی مسلمانون سے ہی اسمین صریح ہی پس چونکہ اس آیت مین بادشاہت زمین کا وعدہ صریح ہی اور آپ کی دونون حدیثین اُن ائمہ کو اس آیت کی مصداق بتا رہی ہین جو کہ بدون بادشاہ زمین ہونے کے دنیا سے رحلت فرما گئے ہین ازین وجہ بھی یہ دونون حدیثین خود اس آیت کے مخالف ہین بدینوجہ بھی خود حسب ارشاد آپکے یہ دونون حدیثین ضرور وہم یا اتہام راوی ہین نیز اسوجہ سے کہ یہ قاعدہ متفق علیہ بین الفریقین ہی کہ جو واقعہ تاریخی پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ہی جو حدیث اُسکے خلاف ہی وہ حدیث یقینی وہم یا اتہام راوی ہی اور سابقا چند مقامون مین واضح ہوچکا ہی کہ اس آیت کا واقعہ نزول جو مہاجرین کا اس آیت کے مصداق ہونے مین صریح ہی پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ہی اور آپ کی یہ دونون حدیثین اس واقعہ کے

بالکل مخالف ہین بدینوجہ بھی یہ دونون حدیثین قطعاً وہم یا اتہام راوی ہین ثالثاً اسلیے کہ ان حدیثون مین
جو اس استخلاف کا علم اور دین اور عبادت کے واسطے ہونا بیان کیا گیا ہی اس سے اگر یہ مراد ہی کہ اس آیت مین بادشاہت
زمین و غلبہ بر اہل کین کا وعدہ نہین ہی تو بحمد اللہ خود اس مناقشہ کے اول قول کے جواب مین اور جواب مناقشہ بالا
کے مبحث ششم و ہفتم مین اور مناقشہ پنجم کے جواب مین الغارون بدیہی دلیلون سے اس آیت مین بادشاہت زمین
و غلبہ بر اہل کین کا وعدہ ہونا ایسا عیان مثل روز روشن ہوچکا ہی کہ ہرگز ہرگز کوئی ذیحیا انکار نہین کرسکتا ہی
اور اگر یہ مراد ہی کہ علم اور دین اور عبادت کے واسطے مومنین صالحین کو خلافت و غلبہ عطا کریگا وعدہ ہی تو تفسیر آیت مین
یہ کہنا کہ وہ ائمہ ہین گوز شتر کے قبیل سے ہوگا کیونکہ ایک امام کو بادشاہت زمین تو حاصل ہوئی لیکن زمانہ بادشاہت
مین ایسے مغلوب اعدا تھے کہ مثل سگ بے زبان کے خلاف اعدا کوئی حرف زبان سے نہین نکال سکتے تھے
اور باقی امامون کو نہ بادشاہت ہوئی ہی نہ غلبہ لہذا ائمہ کا اس آیت استخلاف کے مصداق ہونا کھلا ہوا خیال محال ہی نیز
وعدہ ان مومنین صالحین سے ہی جو کہ زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت سے تھے اور بوقت نزول آیت موجود تھے حالانکہ
بجز ایک امام کے کل ائمہ زمرہ مذکورہ سے خارج ہین بدینوجہ بھی ائمہ کا مصداق آیت ہونا خیال محال ہی اور آیت مین
نہ علم کا ذکر ہی نہ ہدایت کا دین و عبادت کا ذکر البتہ ہی لہذا یہ کہنا کافی ہی کہ دین اور عبادت کے واسطے ان مومنین صالحین کو
خلافت و غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی جو کہ زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیت سے تھے اور بوقت نزول آیت
موجود تھے اور یہ معلوم ہی کہ بعد نزول آیت کے زمرہ مذکورہ سے جن لوگون کو خلافت و غلبہ دونون حاصل ہوئے ہین
وہ لوگ صرف خلفاے ثلثہ ہین جس سے یقینا معلوم ہوگیا کہ دین اور عبادت کے واسطے جن مومنین صالحین کو
خلافت و غلبہ دونون عطا کرنے کا وعدہ اس آیت استخلاف مین ہی وہ مومنین صالحین خلفاے ثلثہ
ہین پس فاضل موصوف کا یہ کلام بھی بین الانہدام ہوگیا اور خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا مصداق
آیت استخلاف ہونا اور بھی زیادہ محکم ہوگیا۔ **قولہ** اس آیت مین جو وعدہ استخلاف فی الارض کا ہی
دوسرے معنے استخلاف فی الارض کے بادشاہت کے ہوسکتے ہین **جواب** اس قول مین بھی انھون نے
بے فوائد ہین اسی قدر کافی ہی کہ اس آیت مین استخلاف فی الارض کے دوسرے معنے بادشاہت کے
ہوسکتے ہین باوصف کمی الفاظ کے اسمین فصاحت زیادہ ہی **قولہ** لیکن جیسے قول علی مرتضی کا کہ بیشک ضامن ہی اللہ

اس دین والون کے لیے انکی جماعت کو غالب کرنے اور عیب چھپانے کا جسکا ماخذ یہی آیت وعدہ استخلاف ہے یہ مقصود ہے کہ وہ ضمانت خدا اس دین والون کے لیے غالب کرنے اور عیب چھپانے کے واسطے بحیثیت قومی مسلمانون کے لیے ہے جسمین اعیب مسلمان بھی تھے ویسے ہی اس آیت سے ظاہر ہے کہ وعدہ اللہ کا پادشاہت کے لیے بحیثیت قومی مسلمانون سے ہے جواب اسکا جواب چند مبحثون مین ہے۔

مبحث اول یہ کہ اس قول کا آخری فقرہ صریح ہے اسمین کہ اس آیت مین استخلاف فی الارض کا پادشاہت کے معنے مین ہونا خود اس آیت سے ظاہر ہے لهذا قول بالا کے لفظ ہو سکتے ہین کسی طرح صحیح نہین ہو سکتا ہے کیونکہ یہ لفظ اُس معنے کی نسبت کہا جاتا ہے جو کہ ظاہر نہو بلکہ لفظ دوسرے معنے بھی صحیح نہین ہو سکتا ہے کیونکہ جس کلام کے ظاہر معنے متعذر نہین ہوتے ہین سوا ے ظاہر معنی کے کوئی دوسرے معنے اُس کلام کے نہین ہوتے ہین اور یہان پر ظاہر معنے کے غیر متعذر ہونے پر خود فاضل موصوف کے یہ قول شاہد ہین پس چونکہ اس آیت مین استخلاف فی الارض سے پادشاہت زمین مراد ہونا خود اس آیت سے ظاہر ہے لهذا ائمہ اس آیت کے مصداق نہین ہو سکتے ہین کیونکہ ایمہ پادشاہ زمین ہونے کے بغیر دنیا سے رحلت فرما گئے۔

مبحث دوم چونکہ اس قول کا آخری فقرہ صریحۃ الدلالت ہے اس آیت مین وعدہ پادشاہت کے معنے پر لهذا فاضل موصوف نے اس مناقشہ سے پہلے کی نو سطرون مین جو بیان کیا ہے کہ اس آیت مین استخلاف فی الارض کے ایک وہ معنے ہو سکتے ہین جسکو پادشاہت سے تعلق نہو اُسکی نسبت بکمال ادب یہ گذارش ہے کہ جب اس آیت مین وعدہ پادشاہت ہونا ظاہر غیر متعذر ہے پھر اس آیت مین استخلاف فی الارض کے وہ معنے کیونکر ہون گے جسکو پادشاہت سے تعلق نہو گستاخی معاف بجز اسکے کیا کہا جائے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد پس چونکہ اس آیت مین وعدہ پادشاہت کھلا ہوا ہے لهذا اس آیت مین استخلاف فی الارض کے معنے زمین مین پادشاہ کرنیکے سوا اور کچھ نہین ہو سکتا ہے بدین وجہ ائمہ اس آیت کے مصداق ہرگز نہین ہو سکتے ہین کیونکہ ائمہ زمین مین پادشاہ ہونیکے بغیر دنیا سے رحلت فرما گئے ہین لهذا جن حدیثون مین ائمہ کا اس آیت کے مصداق ہونا بیان کیا ہے ان حدیثون کا وہم یا اتہام راوی ہونے مین شک نہین ہو سکتا ہے۔

مبحث سوم جناب امیر کا مقولہ ہے قد توکل اللہ لاھل ھذا الدین باعزاز الحوزۃ

دستر العورۃ انتہی نقلا عن البوارق فاضل موصوف نے اپنے اس قول مین اسکا ترجمہ کیا ہی کہ بیشک ضامن ہوا ہی اللہ اس دین والون کے لیے اُنکی جماعت کو غالب کرنے اور عیب چھپانے کا یہ ترجمہ غلط ہی صحیح ترجمہ یہ ہی بیشک ضامن ہوا ہی اللہ اس دین کیواسطے جماعت کو غالب کر دینے اور ذلت سے بچانیکا بہرحال فاضل موصوف نے یہ تو اقرار فرمایا کہ اسکا ماخذ یہی آیت استخلاف ہی جس سے عیان مثل روز روشان ہوگیا کہ مراد جناب امیر یہی کہ آیت استخلاف مین اللہ ضامن ہوا ہی دین کیواسطے جماعت کو غالب کر دینے کا ازین وجہ بھی ائمہ اس آیت کے مصداق نہین ہوسکتے ہین کیونکہ دنیا مین کل ائمہ آخر عمر تک ہمیشہ مغلوب اعدا رہے بدینوجہ بھی جن حدیثون مین ائمہ کا اس آیت کے مصداق ہونا بیان کیا گیا ہی اُن حدیثون کا وہم یا اتہام راوی ہونے مین شک نہین ہوسکتا ہی۔

مبحث چہارم اس آیت مین اُن مومنین صالحین سے خطاب اور وعدہ ہونا جو کہ بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے ایسا ہی کہ خود فاضل موصوف کو بار بار دوبار کہنا پڑا کہ اس سے ہمکو انکار نہین چنانچہ ماسبق مین مذکور ہو چکا ہی پھر ابھی مبحث پنجم مین مذکور ہوگا اسکو جناب امیر کے مقولہ مذکورہ مبحث بالا کے ساتھ ملانے سے عیان مثل روز روشان ہی کہ اس آیت مین وقت نزول اس آیت کے مومنین صالحین کی جماعت کو دین کیواسطے غلبہ دینے کا وعدہ ہی اور اس قول فاضل موصوف کا آخری فقرہ برملا پکار رہا ہی کہ اس آیت مین وعدہ بادشاہت ظاہر غیر محتاج مظہر ہی پس کوئی شک نہین رہا کہ اس آیت مین وقت نزول اس آیت کے مومنین صالحین کی جماعت کو بادشاہت و غلبہ دونون عطا کرنے کا وعدہ ہی اور مومنین صالحین وقت نزول اس آیت کا زمرہ کلمہ گویان اسلام وقت نزول اس آیت کے ہونے مین مجال لا و لم نہین ہی لہذا اب ثابت ہوگیا کہ اس آیت مین وقت نزول اس آیت کے مومنین صالحین کی جماعت کو بادشاہت و غلبہ دونون عطا کرنے کا وعدہ ہی تب یہ کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ ائمہ اس آیت کے مصداق نہین ہوسکتے ہین **اولاً** اسلیے کہ سوائے ایک امام کے کل ائمہ زمرۂ مذکورہ سے خارج ہین **ثانیاً** اسلیے کہ کسی امام کو بادشاہت و غلبہ دونون حاصل نہین ہوئے بلکہ آخر عمر تک ہمیشہ مغلوب و منکوب اعدا رہے ان دونون وجہون سے ائمہ کا اس آیت کے مصداق ہونا خیال محال ہونے مین کوئی شک نہین ہوسکتا ہی تاہم ایک وجہ اور بیان کی جاتی ہی وہ یہ کہ آیت مین خلیفہ فی الارض کرنے کا وعدہ ہی اور خلیفہ فی الارض سوائے سلاطین مین اور بادشاہ زمین کے اور کسیکو نہین کہتے ہین چنانچہ یہ سب کو معلوم ہی کہ ہر استاد فن کے بعد جو اُسکا قائم مقام ہوتا ہی اوسکو اوسکا خلیفہ

کہتے ہین خلیفہ فی الارض نہین کہتے ہین اور اس سے انکار نہین ہوسکتا ہے کہ کل یا بعض موعودین بالاتفاق نزول اس آیت کے قبل سے ساکن زمین تھے لہذا اس آیت مین خلیفہ فی الارض سے ساکن زمین مراد نہین ہوسکتا ہے بلکہ بادشاہ زمین مراد ہے اور حقیقۃً نہ سہی تو حکماً تو کل ائمہ بدون حصول بادشاہت کے دنیا سے راہی ہو گئے لہذا ائمہ کا اس آیت کے مصداق ہونا خیال محال ہونے مین ہرگز شک نہین رہ سکتا ہے نیز چونکہ مومنین صالحین وقت نزول اس آیت کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول اس آیت سے ہونا ضروری ہونے مین مجال لا و لم نہین ہے لہذا جب ثابت ہو گیا کہ اس آیت مین وقت نزول کے مومنین صالحین کی جماعت کو بادشاہت و غلبہ دونون عطا کرنے کا وعدہ ہے تب مثل آفتاب بے سحاب کے تابان و درخشان ہو گیا کہ بعد نزول اس آیت کے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول اس آیت سے جس جماعت کو بادشاہت و غلبہ دونون حاصل ہوئے ہین وہی جماعت اس آیت کی مصداق ہے سوائے اس جماعت کے اور کوئی جماعت اس آیت کے مصداق نہین ہوسکتی ہے اور یہ معلوم ہے کہ بعد نزول اس آیت کے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول اس آیت سے جس جماعت کو پادشاہت و غلبہ دونون حاصل ہوئے ہین وہ خلفاے ثلثہ اور انکے رفقا کی جماعت ہے سوا اسکے اور کوئی جماعت نہین ہے لہذا کالشمس فی نصف النہار نمودار و آشکار ہو گیا کہ صرف خلفاے ثلثہ اور انکے رفقا کی جماعت اس آیت کے مصداق ہے سوائے اسکے اور کوئی جماعت اس آیت کے مصداق نہین ہے۔

مبحث پنجم فاضل موصوف نے آگے چل کے ایک مضمون ظاہر کیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ یہ وعدہ مسلمانون کی قوم کیلیے ہے اس وعدے مین مسلمانون کے کسی خاص قوم کی تخصیص نہین ہے لہذا زمانہ نبی یا زمانہ خلفاے ثلثہ مین اس وعدے کے پورا نہونے سے وعدہ خلافی نہین ہوسکتی ہے کیونکہ مسلمانون کی قوم ابھی تک باقی ہے اور بہت زمانے تک باقی رہیگی اسی مضمون کی بنیاد ہے جو اس قول کے آخری فقرے مین لفظ بحیثیت قومی مسلمانون سے مرقوم ہوا ہے طالب حق و راغب صدق کو اسکے جواب مین دور جانے کی ضرورت نہین ہے کیونکہ یہ بنیاد صفحہ ۱۷ مین ہے اسکے بعد صفحہ ۳۲ مین لکھا ہے کہ بیشک اس آیت مین خطاب اُن لوگون سے ہے جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے مومن صالح تھے انتہی بلفظہ پھر صفحہ ۲۴ مین لکھتے ہین کہ اس سے ہمکو انکار نہین کہ وعدہ اُن لوگون سے ہے جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اُس سے پہلے ایمان قبول کرکے

عمل صالح کرتے تھے انتہی بلفظہ یہ دونون عبارت صریح تصریح ہی اس بات کی کہ اس آیت کے وعدہ مین
تخصیص ہی اُن مومنین صالحین کی جو کہ بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف
بایمان ہوکر عمل صالح کرتے تھے پس یکے بعد دیگرے دو مقامون مین خود اس تخصیص کی صریح تصریح کرنے کے
باوجود تیسرے مقام مین یہ کہنا کہ یہ وعدہ مسلمانون کی قوم سے ہی اس وعدے مین مسلمانون کے کسی
خاص قوم کی تخصیص نہین ہی بجز اسکے کیا ہوسکتا ہی کہ دروغ گورا حافظہ نباشد اور یہ تو ہر شخص کہے گا کہ
مسلمانون کی قوم ابھی تک باقی ہی لیکن یہ کوئی نہ کہیگا کہ اصحاب رسول ابھی تک باقی ہین نہ یہ کوئی کہیگا کہ مہاجرین
جو اس آیت کے مورد ہین ابھی تک باقی ہین نہ یہ کوئی کہیگا کہ انصار ابھی تک باقی ہین نہ یہ کوئی کہیگا کہ جو
مومنین صالحین بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے وہ ابھی تک باقی ہین پس چونکہ اسی آیت مین وعدہ
بادشاہت و غلبہ خاص اُن مومنین صالحین سے ہی جو بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور اُسکے قبل سے
مشرف بایمان ہوکر عمل صالح کرتے تھے جنکا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول اس آیت سے ہونا عیان غیر
محتاج بیان ہی لہذا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل اس آیت کے حین حیات مین یہ وعدہ پورا ہونے کی تقدیر
پر وعدۂ خدا ضرور خلاف ہوگا حالانکہ وعدۂ خدا اخلاف نہین ہوسکتا ہی بدینوجہ اسمین مجال لا و لم نہین
ہی کہ یہ وعدہ زمرۂ مذکورہ کے حین حیات مین پورا ہوگیا ہی اور زمرۂ مذکورہ سے جسکو بعد نزول اس آیت کے
بادشاہت و غلبہ دونون حاصل ہوئے ہین وہی اس آیت کے مصداق ہی سوا اُسکے اور کوئی اس آیت کے
مصداق نہین ہوسکتا ہی اور یہ معلوم ہی کہ بعد نزول اس آیت کے زمرۂ مذکورہ سے جن لوگون کو بادشاہت و غلبہ
دونون حاصل ہوئے ہین وہ لوگ صرف خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا ہین دوسرا کوئی نہین ہی جس سے مثل بدر الدجی کے
نمودار اور مثل شمس الضحی کے آشکار ہوگیا کہ صرف خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا اس آیت کے مصداق ہین اور کوئی
دوسرا اس آیت کے مصداق نہین ہوسکتا ہی اور یہ بھی باقی نہ رہے کہ فاضل موصوف کے صفحہ ۳۲- کی عبارت مذکورہ کے
ساتھ یہ الفاظ بھی تھے مگر مضمون اُسکا قیامت تک کے مسلمانون کے متعلق ہی انتہی عاقل منصف دیکھے کہ صریح اقرار کرنا
کہ اس آیت مین خطاب اور وعدہ اُن مومنین صالحین سے ہی جو بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے پھر اُسمین ایک
مگر لگاکے یہ کہنا کہ مضمون اُسکا قیامت تک کے مسلمانون کے متعلق ہی سوا اپنے کو مضحکہ بنانیکے کیا ہوسکتا ہی اسطور سے تو

اہل لعنت کو مبہوت کرنیکے واسطے بھی کہا جا سکتا ہے کہ آیۂ کریمہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت مین خطاب اہل بیت سے ہے مگر مضمون اُسکا کل مسلمانون کے متعلق ہے پس جو جواب اس مکر کا فاضل موصوف کی طرف سے ہوگا وہی جواب اُس مکر کا اس جانب سے ہوگا سبحان اللہ کجا تو وہ شورہ شوری کہ اُسکا مصداق صرف ائمہ ہین کجا یہ بے تکی کہ مضمون اُسکا قیامت تک کے مسلمانون کے متعلق ہے اور کجا وہ غوغا کہ مین بیشک اس بات کا قائل ہون کہ وعدہ آیت استخلاف کے مراتب پادشاہت اور تمکین دین عہد پیغمبر مین پورے ہو گئے اور اُسکی تصدیق آیات قرآنیہ سے دکھاتا ہون کجا یہ دعوی کہ مضمون اُسکا قیامت تک کے مسلمانون کے متعلق ہے اگر یہ کہیے کہ عہد پیغمبر مین وعدہ آیت کا پورا ہونا مضمون آیت کا مسلمانان قیامت تک کے متعلق ہونیکی منافی نہین ہے تو عہد خلفاے ثلثہ مین وعدہ آیت پورا ہونیکی دلیل کو یہ مکر آپ کا کیا ضرر پہونچا سکتا ہے کچھ نہین پہونچا سکتا ہے لہذا جب ثابت ہو گیا کہ یہ وعدہ عہد پیغمبر مین پورا نہین ہوا بلکہ عہد خلفاے ثلثہ مین پورا ہوا اور عہد پیغمبر مین پورا ہونیکی تقدیر پر بھی جب آیت حقیت راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہے تب یہ مکر آپ کا آپ کے لیے نہ رہا بلکہ آپ کے اوپر ہو گیا بالجملہ آپ کا یہ مناقشہ بھی بدستور مناقشات سابقہ کے کالعہن المنفوش ہو گیا اور آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا مثل پایۂ عرش اعظم کے قائم و محکم رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

مناقشۂ چہل و چہارم مسلمانون کی قوم کو پادشاہت و غلبہ دینے کا وعدہ ہے مطابق اس وعدے کے مسلمانون کی قوم کو پادشاہت و غلبہ حاصل ہونے کے بعد اگر مسلمانون کی قوم اپنے مابین سے مرضی خدا و رسول کے خلاف کسی کو خلیفہ کر لین تو وہ خلیفہ بحق نہین ہو سکتا ہے اور یہ وعدہ عہد پیغمبر مین پورا ہو گیا تھا مسلمانون کی قوم کو پادشاہت و غلبہ عہد پیغمبر ہی مین حاصل ہو گیا تھا اور قوم کا پادشاہ پیغمبر تھا لیکن بعد پیغمبر کے قوم نے خلاف مرضی خدا و رسول کے ابو بکر و عمر و عثمان کو خلیفہ کر لیا تھا لہذا ابو بکر و عمر و عثمان خلفاے بحق نہین ہو سکتے ہین یہ وہ مناقشہ ہے جسکو فاضل موصوف نے بعد مناقشہ بالا کے متعدد مقامو نمین مختلف عبارتون سے بیان کیا ہے

جواب اول یہ کہ فاضل موصوف نے بزعم خود جس تقریر سے اس وعدے کا عہد پیغمبر مین پورا ہونا ثابت کیا ہے وہ بلفظہ مناقشہ چہل و دوم مین نقل کر کے جواب عرض کیا گیا ہے جس سے تابان و درخشان مثل آفتاب روز روشن ہو گیا ہے کہ یہ وعدہ عہد پیغمبر مین پورا نہین ہوا ہے بلکہ عہد خلفاے ثلثہ مین پورا ہوا ہے اور عہد پیغمبر مین پورا ہونیکی

تقدیر پر بھی یہ آیت مثبت حقیت راشدیت ہر سہ خلافت ہی پس چونکہ اس وعدیکا عہد پیغمبرین پورا ہونے اور اس وعدیکا عہد پیغمبرین پورا ہونے کی صورت مین اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت نہونے پر اس مناقشہ کی بنا ہی اور فی الواقع یہ وعدہ عہد پیغمبرین پورا نہین ہوا ہی بلکہ عہد خلفاے ثلثہ مین یہ وعدہ پورا ہوا ہی اور عہد پیغمبر مین پورا ہونیکی تقدیر پر بھی یہ آیت مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہی بدینوجہ یہ مناقشہ بھی بناے فاسد علی الفاسد ہوکر بیخ و بُن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا محکم و مستحکم تھا ویسا محکم و مستحکم رہا اور ہمیشہ ویسا محکم و مستحکم رہیگا۔

جواب دوم یہ کہ عام مسلمانون کی قوم سے اس آیت مین وعدہ ہونے پر بھی اس مناقشہ کی بنا ہی جن مین مسلمین فاسقین بھی داخل ہین حالانکہ ابھی جواب مناقشہ بالا کے بالکل اخیر مین بھی کالشمس اذا تجلی ہوچکا ہی کہ اس آیت مین عام مسلمانون کی قوم سے وعدہ نہین ہی جن مین مسلمین فاسقین بھی داخل ہین بلکہ بالخصوص اُن مومنین صالحین سے وعدہ ہی جو کہ بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور نزول اس آیت کے قبل سے مشرف باسلام ہوکر ایمان کامل رکھتے تھے اور عمل صالح کرتے تھے پس چونکہ اس مناقشہ کی بنا عام مسلمانون کی قوم سے اس آیت مین وعدہ ہونے پر ہی جنمین مسلمین فاسقین بھی داخل ہین اور فی الواقع اس آیت مین عام مسلمین کی قوم سے وعدہ نہین ہی جنمین مسلمین فاسقین بھی داخل ہین بلکہ بالخصوص اُن مومنین صالحین کی جماعت سے وعدہ ہی جو کہ بوقت نزول اس آیت کے موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہوکر ایمان کامل رکھتے تھے اور عمل صالح کرتے تھے بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بناے فاسد علی الفاسد ہوکر بالکل بیخ و بُن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا محکم و مستحکم تھا ویسا محکم و مستحکم رہا اور ہمیشہ ویسا محکم و مستحکم رہیگا چونکہ اس آیت مین خاص مومنین صالحین موجودین وقت نزول سے وعدہ ہونا ایسا محکم و مستحکم ہی کہ عام مسلمانون کی قوم سے وعدہ ہونے کا ڈھکوسلہ کسی طرح چل نہین سکتا ہی لہذا خود فاضل موصوف نے ایک دوسرا ترانہ اختیار کیا ہی وہ یہ ہی۔

مناقشہ چہل و پنجم اس آیت مین جو جماعت مومنین صالحین سے وعدہ ہی اُسمین درجۂ مومنین صالحین کی تصریح نہین ہی بدینوجہ ہر درجہ کے مومنین صالحین کو شامل ہی حتی کہ جسکے ایمان و عمل صالح بالکل ناقص تھے

اُسکو بھی شامل ہی لہذا مطابق اس وعدے کے پادشاہت وغلبہ ملنے کے بعد وہ جماعت مومنین صالحین اگر اپنے مابین سے اُس مومن صالح کو خلیفہ نکرین جسکا ایمان وعمل صالح اکمل ہون بلکہ اپنے مابین سے اُس مومن صالح کو خلیفہ کرین جسکا ایمان وعمل صالح بالکل ناقص ہون تو وہ خلیفہ بحق نہین ہو سکتا ہی لہذا مطابق اس وعدے کے پادشاہت وغلبہ ملنے کے بعد اُس جماعت مومنین صالحین نے جو اپنے مابین سے یکے بعد دیگر حضرات ثلثہ کو خلیفہ کیا تھا اُس سے یہ حضرات خلفاے بحق نہین ہو سکتے ہین کیونکہ ان حضرات کے ایمان وعمل صالح کا بالکل ناقص ہونا اس سے ظاہر ہی کہ یہ حضرات بہمراہ پیغمبر برابر جہاد مین جایا کرتے تھے اور بروقت جنگ فرار کر جایا کرتے تھے اس مناقشہ کو بھی فاضل موصوف نے مختلف مقامون مین مختلف عبارتون سے بیان فرمایا ہی۔

جواب اول یہ کہ بطور مولوی حامد حسین ومولوی دلدار علی صاحبان کے جن لوگون نے بہت شدو مد سے لکھا ہی کہ کلمہ اسلام اختیار کرنے کے وقت سے آخر عمر تک خلفاے ثلثہ اور اُنکے خلیفہ کرنے والے منافق رہے ذرہ بھر ایمان سے کبھی بہرہ یاب نہین ہوئے اُن لوگون کا مُنھ بالکل کالا ہو گیا کیونکہ یہ کلام فاضل قمقام بر ملا اد یرہا ہی کہ خلفاے ثلثہ اور اُنکے خلیفہ کرنیوالے اگرچہ ایمان وعمل صالح مین ناقص تھے لیکن باہم ایسے تھے کہ مومنین صالحین مین معدود تھے اور اس آیت مین مخاطب بخطاب مومنین صالحین وموعود بخلافت وغیرہا ہوئے پس خلفاے ثلثہ اور اُنکے خلیفہ کرنے والون کا مومنین صالحین ہونا اور اس آیت مین مخاطب بخطاب مومنین صالحین ہونا اور موعود بخلافت وغیرہا ہونا عین مدعاے اہل حق ہی جسکا اعتراف فاضل موصوف سے ہو گیا اور مومنین صالحین موعودین باآیت استخلاف مین ایسے لوگون کا داخل ہونا جنکے ایمان وعمل صالح ناقص ہون خیال محال فاضل عدیم المثال اسلیے کہ جسکو اللہ جل جلالہ نے کسی خصوصیت کے ساتھ مومن صالح کہا ہی اگر اُسکے ایمان وعمل صالح کا ناقص ہونا ممکن ہوگا تو بزعم فاضل موصوف اللہ جل جلالہ نے علی کو جو ایک آیت مین صالح المومنین کہا ہی اُس سے علی کا کامل مومن صالح ہونا ثابت نہوگا حالانکہ اُس سے کامل مومن صالح ہونا ثابت ہونے کی بنا پر فاضل موصوف اور اُنکے ہم خیال علی کی خلافت بلا فصل ثابت کرتے ہین جسکا بدیہی نتیجہ یہ ہی کہ اللہ جل جلالہ اپنے کلام مین جسکو مومن صالح کہتا ہی اسلیے ایمان وعمل صالح ناقص نہین ہو سکتے ہین لہذا الحق جل جلالہ نے آیت استخلاف مین جن لوگونکو مومنین صالحین فرمایا ہی اور خلافت وغلبہ کا وعدہ دیا ہی اُن لوگون مین کوئی ناقص الایمان یا ناقص العمل

ہرگز نہین داخل ہوسکتا ہی بدینوجہ یہ مناقشہ بناے فاسد علی الفاسد ہوکر بیخ و بُن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت ہونا جیسا نامجال جنبش تھا ویسا نامجال جنبش رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب دوم یہ کہ بوجہ نہونے تصریح درجۂ مومنین صالحین کے اگر مومنین صالحین موعود دین آیت استخلاف مین ایسے لوگ داخل ہوسکینگے جنکے ایمان وعمل صالح ناقص ہین تو آیہ کریمہ والذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت اولٰئک اصحٰب الجنۃ ھم فیھا خالدون مین اللہ جل جلالہ نے جن مومنین صالحین کو موعود تخلود جنت فرمایا ہی اُن مومنین صالحین مین بھی ایسے لوگ داخل ہوسکین گے جنکے ایمان وعمل صالح ناقص ہین کیونکہ اسمین بھی درجۂ مومنین صالحین کی تصریح نہین ہی اور آیہ کریمہ الا الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت فلھم اجر غیر ممنون مین اللہ جل جلالہ نے جن مومنین صالحین کو موعود باجر غیر ممنون فرمایا ہی اُن مومنین صالحین مین بھی ایسے لوگ داخل ہوسکین گے جنکے ایمان وعمل صالح ناقص ہین کیونکہ اسمین بھی درجۂ مومنین صالحین کی تصریح نہین ہی اور آیہ کریمہ وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت منھم مغفرۃ واجرا عظیما مین اللہ جل جلالہ نے جن مومنین صالحین کو موعود باجر عظیم فرمایا ہی اُن مومنین صالحین مین بھی ایسے لوگ داخل ہوسکین گے جنکے ایمان وعمل صالح ناقص ہین کیونکہ اسمین بھی درجۂ مومنین صالحین کی تصریح نہین ہی اور آیہ کریمہ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت اولٰئک ھم خیر البریۃ مین اللہ جل جلالہ نے جن مومنین صالحین کو خیر البریہ فرمایا ہی اُن مومنین صالحین مین بھی ایسے لوگ داخل ہوسکین گے جنکے ایمان وعمل صالح ناقص ہین کیونکہ اسی مین بھی درجۂ مومنین صالحین کی تصریح نہین ہی اور تفسیر خلاصۃ المنہج مین خلافت موعودۂ آیت استخلاف کے نعمت عظیمہ ہونیکی تصریح موجود ہی پس جسطور سے آیت استخلاف مین بدون تصریح درجۂ مومنین صالحین کو موعود بنعمت عظیمۂ خلافت ونصرت اور منعوت بودن قائم بر توحید وعبادت کیا ہی اُسی طور سے بدون تصریح درجہ کے مومنین صالحین کو اُن آیتون مین موعود تخلود جنت واجر غیر ممنون واجر عظیم ومنعوت بودن خیر البریت فرمایا ہی پس جسطور سے بدون تصریح درجہ کے مومنین صالحین کو ان آیتون مین ایک ایک نعمت عظیمہ کے ساتھ موعود اور ایک ایک نعت شریفہ کے ساتھ منعوت کیا ہی اُسی طور سے بدون تصریح درجہ کے آیت استخلاف مین ایک نعمت عظیمہ کے ساتھ موعود اور ایک نعت شریفہ کے ساتھ منعوت فرمایا ہی جس سے معلوم ہوا کہ جس قسم کے مومنین صالحین ان آیتون مین مراد ہین

اُس قسم کے مومنین صالحین آیت استخلاف مین مراد ہین اور جن مومنین صالحین کو اللہ جل جلالہ نے اپنے کلام پاک مین موعود بخلود جنت یا باجر غیر ممنون یا باجر عظیم یا منعوت بہ بودن خیر البریت فرمایا ہی اُن مومنین صالحین سے کسیکے ایمان و عمل صالح ناقص نہین ہوسکتے ہین اقل درجہ اُنکے ایمان کا صحیح ہونا اور اُنکے عمل صالح کا کثیر مثل کل کے ہونا اور اُنکے عمل غیر صالح کا قلیل مثل معدوم کے ہونا ضروری ولابدی ہی اُسی طور سے اللہ جل جلالہ نے جن مومنین صالحین کو موعود بنعمت عظیمہ خلافت و نصرت اور منعوت بہ بودن قائم بر توحید و عبادت فرماکر یہ شہادت دی ہی کہ اُن مومنین صالحین کو خلافت و نصرت موعودہ حاصل ہونے کے بعد جو لوگ اُن مومنین صالحین کے منکر ہونگے وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہین اُن مومنین صالحین سے کسیکے ایمان و عمل صالح ناقص نہین ہوسکتے ہین اقل درجہ اُنکے ایمان کا صحیح ہونا اور حقیقۃً یا حکماً اُنکے کل اعمال کا صالحہ ہونا ضروری و لابدی ہی بدین وجہ بھی یہ مناقشہ بیخ و بُن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت ہونا جیسا محکم و مستحکم مثل پایۂ عرش عظم تھا ویسا محکم و مستحکم مثل پایۂ عرش اعظم رہا اور ہمیشہ ویسا محکم و مستحکم رہیگا۔

جواب سوم یہ کہ یہ مناقشہ بھی موقوف ہی عہد پیغمبر مین اس وعدے کے پورا ہونے پر حالانکہ جواب مناقشۂ چہلم و دوم کی مبحث ہفتم مین بوجوہ عشر تلک عشرۃ کاملہ مثل آفتاب بے سحاب کے تابان و درخشان ہوگیا ہی کہ یہ وعدہ عہد پیغمبر مین پورا نہین ہوا ہی اُن وجہون سے کسی وجہ کا اعادہ کرنا بیفائدہ ہی چند ورقون کو اُلٹکے دیکھ لینا کچھ دشوار نہین ہی لہذا اُن وجہون کے علاوہ دو وجہون کا ذکر یہان ہوتا ہی۔

وجہ اول یہ کہ مناقشہ یکم کے جواب مین واضح ہوچکا ہی کہ نہج البلاغت اہل لعنت مین ہی کہ بوقت غزوۂ فارس جناب امیر نے فاروق اعظم کو جو مشورہ دیا ہی اُسمین آنجناب کا یہ مقولہ ہی نحن علی موعود من اللہ واللہ منجز وعدہ اور بجواب مناقشہ یکم یہ بھی واضح ہوچکا ہی کہ حسب تصریح ابن میثم بحرانی اثنا عشری اس مقولہ سے مراد جناب امیر یہ ہی کہ آیت استخلاف مین اللہ نے ہم لوگون سے جو وعدہ فرمایا ہی ہم لوگ اس وعدے پر ہین اور اللہ اپنا وعدہ پورا کرنیوالا ہی اور مجتہد صاحب نے بوارق مین لکھا ہی کہ قول آنجناب نحن علی موعود من اللہ واللہ منجز وعدہ صریح است درانیکہ موعود الٰہی تاحال واقع نشدہ و خدا انجاز وعدہ خواہد فرمود انتہی بلفظہ خلاصہ مفاد اس عبارت مجتہد کا یہ ہی کہ یہ مقولۂ جناب امیر صریح ہی اسمین کہ یہ وعدۂ خدا ابھی

پورا نہین ہوا ہی خدا اپنا وعدہ پورا کردیگا پس چونکہ جناب امیر نے عہد خلافت فاروقیہ مین قبل غزوۂ فارس
فرمادیا ہی کہ یہ وعدہ ابھی تک پورا نہین ہوچکا ہی لہذا اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونیکا قائل وہی ہوسکتا ہی
جو کہ جناب امیر کو اس قول مین خاطی کہہ سکتا ہی حالانکہ بنا بر مذہب اہل سنت کے جناب امیر کو خاطی کہنا ایسا کفر ہی
جیسا کہ بنا بر مذہب اہل سنت کے خدا کو خاطی کہنا کفر ہی لہذا بنا بر مذہب اہل سنت کے بھی اس وعدیکا عہد پیغمبر مین
پورا ہونا ایسا محال ہی جیسا کہ بنا بر مذہب اہل سنت خطاے باری محال ہی اور یہ غایت ظہور مین ہی کہ فتح فارس
موعود آیت استخلاف مین داخل نہونیکی صورت مین غزوۂ فارس کے مشورے مین جناب امیر کا یہ فرمانا کہ اللہ
وعدۂ آیت استخلاف کو پورا کریگا ہرگز باموقع و برمحل نہین ہوسکتا ہی لہذا بنا بر اس مقولۂ علویہ کے فتح فارس
کا موعود آیت استخلاف مین داخل ہونے سے کوئی ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی پس چونکہ فتح فارس موعود
آیت استخلاف مین داخل ہی اور خاص فاروق اعظم کی خلافت مین ہوا ہی لہذا خلافت فاروقیہ کا مصداق
آیت استخلاف ہونے سے جو انکار کریگا وہ ضرور ومن کفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون
کے مصداق ہوگا۔

وجہ دوم یہ کہ نیز بجواب مناقشہ یکم واضح ہوچکا ہی کہ نہج البلاغت اہل سنت مین ہی کہ بوقت غزوۂ
روم جناب امیر نے فاروق اعظم کو جو مشورہ دیا ہی اُسمین آنجناب کا یہ مقولہ ہی قد توکل اللہ لاھل ھذا
الدین باعزاز الحوزۃ اور یہ بھی بجواب مناقشہ یکم واضح ہوچکا ہی کہ حسب تصریح ابن ہیثم بحرانی اثنا عشری
شارح نہج البلاغت یہ حکم جناب امیر ماخوذ ہی آیت استخلاف سے جس مین لفظ توکل اللہ نہین ہی بلکہ لفظ
وعد اللہ ہی جس سے معلوم ہوا کہ اس مقولۂ علویہ مین توکل اللہ بمعنے وعد اللہ ہی لہذا ترجمہ اس مقولۂ
علویہ کا یہ ہوگا کہ بیشک وعدہ کیا ہی اللہ نے آیت استخلاف مین اس دین کیواسطے جماعت کو غلبہ دینے کا اور بنا بر
تصریح صاحب بوارق مع لحاظ تصریح ابن ہیثم بحرانی مقولۂ علویۂ مذکورۂ جواب بالا کا مطلب جو کہ خلافت فاروقیہ
مین بوقت غزوۂ فارس ارشاد فرمایا ہی یہ ہی کہ ابھی تک اللہ کا وعدۂ آیت استخلاف پورا نہین ہوا ہی اللہ اپنا
وعدہ پورا کردیگا لہذا اگر اس مقولۂ علویہ کا یہ مطلب ہوگا کہ اللہ نے جو آیت استخلاف مین جماعت کو غلبہ دینیکا
وعدہ فرمایا ہی اُسکو اللہ نے پورا کردیا ہی اور یہ مطلب نہوگا کہ اللہ نے جو آیت استخلاف مین جماعت کو غلبہ دینے کا

وعدہ فرمایا ہی اُسکو اللہ پورا کردیگا تو دونون مقولون مین تعارض فاش ہوگا لہذا قطعاً معلوم ہوگیا کہ یہ مطلب
نہین ہی کہ اللہ نے جو آیت استخلاف مین جماعت کو غلبہ دینے کا وعدہ فرمایا ہی اُسکو اللہ نے پورا کردیا ہی بلکہ یہ مطلب
ہی کہ اللہ نے جو آیت استخلاف مین جماعت کو غلبہ دینے کا وعدہ فرمایا ہی اُسکو اللہ پورا کردیگا جسکا صریح مآل یہ
ہی کہ وعدۂ آیت استخلاف ابھی تک پورا نہین ہو چکا ہی بلکہ ابھی تک پورا ہو رہا ہی ہوتے ہوتے آیندہ کسی وقت
پورا ہو چکیگا پس چونکہ جناب امیر نے اس مقولہ مین جو کہ خلافت فاروقیہ مین بوقت غزوۂ روم ارشاد فرمایا ہی
ظاہر کردیا ہی کہ وعدۂ آیت استخلاف ابھی تک پورا نہین ہو چکا ہی بلکہ پورا ہو رہا ہی آیندہ کسی وقت پورا
ہو چکیگا لہذا جناب امیر کو جو اس مقولہ مین خاطی نہ سمجھے وہ وعدۂ آیت استخلاف کا عہد پیغمبر مین پورا ہو نیکے
قائل نہین ہو سکتا ہی نیز چونکہ خلافت فاروقیہ مین بوقت غزوۂ روم جناب امیر نے ظاہر کردیا ہی کہ وعدۂ
آیت استخلاف ابھی تک پورا نہین ہو چکا ہی بلکہ پورا ہو رہا ہی آیندہ کسی وقت پورا ہو چکیگا لہذا بنابر اس اظہار
جناب امیر کے خلافت فاروقیہ کا مصداق آیت استخلاف ہونے سے جو لوگ انکار رکھتے ہین اُن لوگون کا
مصداق ومن کفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون ہونے مین شک نہین ہو سکتا ہی پس چونکہ
اس مناقشہ کی بنا اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہو چکنے پر ہی اور جناب امیر نے خلافت فاروقیہ مین بار بار اظہار فرمایا
ہی کہ یہ وعدہ ابھی تک پورا نہین ہو چکا ہی بلکہ ابھی پورا ہو رہا ہی اسی طرح ہوتے ہوتے آیندہ کسی وقت پورا
ہو چکے گا بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بیخ و بُن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت کا ثبت حقیت و راشدیت ہر سہ
خلافت ہونا جیسا محکم و مستحکم مثل پایۂ عرش اعظم تھا ویسا محکم و مستحکم مثل پایۂ عرش اعظم رہا اور ہمیشہ ویسا
محکم و مستحکم رہے گا۔

جواب چہارم یہ کہ اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونیکی صورت مین اس آیت سے حقیت و راشدیت
ہر سہ خلافت نہ ثابت ہونے پر بھی یہ مناقشہ موقوف ہی حالانکہ اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونے کی
تقدیر پر بھی اس آیت سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہی چنانچہ جواب مناقشہ چہل و دوم
کی مبحث سوم مین ایسا واضح ہو چکا ہی کہ ہرگز کوئی عاقل ذی حیا انکار نہین کر سکتا ہی پس چونکہ اس وعدیکا عہد
پیغمبر مین پورا ہونیکی صورت مین اس آیت کا دلالت بر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت سے عاری ہونے پر بھی

یہ مناقشہ موقوف ہی اور فی الواقع اس وعدیکا عہد پیغمبر مین پورا ہونیکی صورت مین بھی یہ آیت حقیت و اشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہی بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بناے فاسد علی الفاسد ہوکر بیخ و بُن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیت و اشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا محکم و مستحکم مثل پایہ عرش اعظم تھا ویسا محکم و مستحکم مثل پایہ عرش عظم رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب پنجم یہ کہ نامہ علویہ بنام معاویہ سے حضرت عزیز المتکلمین اعلی اللہ مقامہ فی العلیین نے جو استدلال کیا ہی بجواب اُسکے صاحب بوارق فرماتے ہین کہ کلام آنحضرت مبنی ست برآنکہ معاویہ و اہل شام بلکہ اکثر اتباع آنجناب نیز یقین داشتند بآنکہ خلافت باجماع اہل حل و عقد ثابت می شود و جمیع ایشان ازہمین جہت بیعت و اقرار حقیت خلافت ثلثہ داشتند و حضرت امیر انیز در وقت خلافت ظاہری ہمین دلیل خلیفہ بحق میدانستند نہ آنکہ منصوص و معصوم می شمردند تا آنچہ گفتہ کہ این امر ازین جہت بود کہ عارفین حقیقت حال کم بودند و سواد اعظم اعتقاد امر بلکہ در باب امامت آنحضرت واجب نداشتند و خلفای سابقین را از آنجناب افضل میدانستند انتہی بلفظہ بقدر الحاجت یہ عبارت برملا ندا دیرہی ہی کہ جن اصحاب رسولؐ نے خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی بیعت کی تھی اُن اصحاب رسول کو افضلیت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا ایسا اعتقاد جازم تھا کہ جناب امیر نے اپنے عہد خلافت مین بھی اُسکے خلاف کوئی حرف اپنی زبان سے نہین نکالا اور علم الہدای امامیہ کی عبارت منقولہ جواب شانزدہم صریح ہی اسمین کہ جن اصحاب رسول نے خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی بیعت کی تھی وہ اصحاب رسولؐ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کو لائق ترین خلافت اور جامع ترین شرائط امامت جانتے تھے بلکہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی صالحیت و صلاحیت کو ایسے غایت قصوی پر سمجھتے تھے کہ ہر سہ خلیفہ کو امامت سے اعلی منصب کے لائق سمجھتے تھے اور امامت کو ہر سہ خلیفہ کے رتبے سے کم سمجھتے تھے جسکا صریح نتیجہ یہ ہی کہ جن اصحاب رسول نے خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی بیعت کی تھی اُن اصحاب رسول کو افضلیت خلفاے ثلثہ کا اعتقاد جازم اکمل درجے کا تھا اور یہ غایت ظہور مین ہی کہ اصحاب رسول کو اپنے مابین سے کسیکی افضلیت کا اعتقاد جازم بجز آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ کے اور کسی شی سے پیدا نہین ہوسکتا ہی بدینوجہ جب یہ ثابت ہوگیا کہ اصحاب رسول کو بدرجۂ اکمل افضلیت خلفاے ثلثہ کا اعتقاد جازم تھا تب آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کا افضلیت ہر سہ خلیفہ پر قطعیت الدلالت ہونا ایسا کالشمس اذا تجلی ہوگیا کہ ہرگز کوئی

عاقل ذی حیا انکار نہین کرسکتا ہی اور یہ بھی نہایت واضح ہی کہ آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ کی دلالت قطعیہ سے
اصحاب رسول کو اپنے مابین سے جسکی فضلیت کا بدرجۂ اکمل اعتقاد جازم ہوا اُسکا ایمان و عمل صالح ناقص نہین
ہوسکتا ہی بدینوجہ جب یہ ثابت ہوگیا کہ آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ کی دلالت قطعیہ سے اصحاب رسول کو بدرجۂ
اکمل افضلیت خلفاے ثلثہ کا اعتقاد جازم تھا تب ایمان مین بھی اور عمل صالح مین بھی ہر سہ خلیفہ کا کامل بلکہ
اکمل ہونا کالنور علی قلل الطور ہوگیا لہذا اس مناقشہ مین جو خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے ایمان و عمل صالح کا
ناقص ہونا بیان کیا گیا ہی جسپر بناے مناقشہ ہی وہ ہباءً منثورا ہوگیا بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بیخ و بُن سے منہدم
ہوگیا اور اس آیت استخلاف کی دلالت قطعیہ سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کا آفتاب جیسا تابان و درخشان
تھا ویسا تابان و درخشان رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ششم یہ کہ ابھی جواب بالا مین واضح ہوچکا کہ جن اصحاب رسول کریم علیہ التسلیم نے خلفاے ثلثہ
رضی اللہ عنہم کی بیعت کی تھی اُن اصحاب رسول کریم علیہ التسلیم کو فضلیت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا اعتقاد
بدرجۂ اکمل راسخ تھا اور یہ غیر ممکن ہی کہ زمانۂ نبی کریم علیہ التسلیم مین خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا برابر بوقت جنگ فرار
کرجانا اُن اصحاب رسول کو معلوم ہو پھر اُن اصحاب رسول کو فضلیت خلفاے ثلثہ کا اعتقاد راسخ ہو لہذا جب
ثابت ہوگیا کہ اُن اصحاب رسول کو فضلیت خلفاے ثلثہ کا اعتقاد راسخ تھا تب عیان مثل روز روشن ہوگیا
کہ زمانۂ نبی کریم علیہ التسلیم مین خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا برابر بوقت جنگ فرار کرجانا ایسا امر ہی کہ اُن اصحاب
رسول کو معلوم نہ تھا اور یہ بھی غیر ممکن ہی کہ زمانۂ رسول کریم علیہ التسلیم مین خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم برابر بوقت
جنگ فرار کرگئے ہون اور اُن اصحاب نبی کریم علیہ التسلیم کو معلوم نہو لہذا جب ثابت ہوگیا کہ زمانۂ نبی کریم علیہ التسلیم
مین خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا بوقت جنگ برابر فرار کرجانا ایسا امر ہی کہ اُن اصحاب رسول کو معلوم نہ تھا تب
یہ اظہر من الشمس ہوگیا کہ زمانۂ نبی کریم علیہ التسلیم مین خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا بوقت جنگ برابر فرار کرجانا
ایسا امر ہی کہ نہ زمانۂ رسول مین اُسکا نشان تھا نہ زمانۂ صحابہ مین اُسکا نام تھا لہذا یقینا معلوم ہوگیا کہ جس طور سے
حسب تصریح مجتہد و بدمجتہد و حضرت حیدریہ و صوارم و حسام اہل لعنت کی اصح الکتب کافی کلینی کی احادیث
مثالب ہشامین سب زور و بہتان ساختہ و باختہ حاسدان و معاندان ہین اُسی طور سے فرار خلفاے ثلثہ

رضی اللہ عنہم کی روایات وحکایات جن پر بناے مناقشہ ہذا ہی سب دروغ وبہتان ساختہ وبافتہ مُریدان ابن سبا ہین بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بناے فاسد علی الفاسد ہوکر بیخ وبُن سے منہدم ہوگیا اور اس آیت استخلاف کی دلالت قطعیہ سے حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت کا آفتاب جیسا بے سحاب تھا ویسا بے سحاب رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ہفتم یہ کہ جسکو چشم بینا ہو وہ اس مناقشہ کو دیکھے کہ فاضل مناقش نے کس صفائی سے اولا بیان کیا ہی کہ اس آیت مین جماعت مومنین صالحین سے وعدہ ہی اور آخراً تصریح کی ہی کہ مطابق اس وعدے کے پادشاہت و غلبہ ملنے کے بعد اُس جماعت مومنین صالحین نے اپنے مابین سے یکے بعد دیگر حضرات ثلثہ کو خلیفہ کیا تھا فاضل مناقش کا یہ بیان اور یہ تصریح دونون کا مجموعہ صریح اقرار اس امر کا ہی کہ اس آیت مین جن مومنین صالحین کو خلافت وغلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی وہ مومنین صالحین خلفاے ثلثہ اور اُنکی بعیت کرنے والے ہین اور جس طور سے حدیث لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کرارا غیر فرار یفتح اللہ علی یدیہ مین جس رجل کو نشان عطا کرنے کا وعدہ ہی وہ رجل علی بن ابی طالب ہونے کا اقرار کرکے علی بن ابی طالب کا محبوب ومحب خدا ورسول اور مومن کامل ہونے پر حدیث مذکور کے قطعیت ہونے سے کوئی شخص دل سے انکار نہین کرسکتا ہی لہذا خوارج ونواصب جو انکار کرتے ہین اُسکا اعتبار نہین ہوسکتا ہی یہ انکار اُن لوگون کا یکتمون الحق وھم یعلمون کے قبیل سے ہی اُسی طور سے آیت استخلاف مین جن مومنین صالحین کو خلافت و غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی وہ مومنین صالحین خلفاے ثلثہ اور اُنکی بعیت کرنے والے ہونے کا اقرار کرکے ہرسہ خلیفہ کے مومن صالح اور امام بحق وخلیفہ راشد ہونے پر آیہ مذکورہ کے قطعیت الدلالت ہونے سے کوئی شخص دل سے انکار نہین کرسکتا ہی لہذا فاضل مناقش نے جو انکار کیا ہی اُس سے انکا زمرۂ یکتمون الحق وھم یعلمون سے ہونا پیدا وہویدا ہوکر بدستور مناقشات سابقہ کے یہ مناقشہ بھی کالعھن المنفوش ہوگیا اور ہرسہ خلیفہ اور اُنکی بعیت کرنیوالون کے مومنین صالحین ہونے اور ہرسہ خلیفہ کے امام بحق وخلیفہ راشد ہونے پر اس آیت کے قطعیت الدلالت ہونے کا آفتاب جیسا تابان ودرخشان تھا ویسا تابان و درخشان رہا اور ہمیشہ تابان و درخشان رہے گا۔

مناقشہ چہل وششم جن مومنین صالحین کی جماعت کو بادشاہت و غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی اُن

مومنین صالحین کی نسبت جسطور سے اللہ نے یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا فرمایا ہی جس سے مراد
خدا یہ ہی کہ وہ مومنین صالحین عبادت کرینگے میری نہین شریک کرینگے ساتھ میرے کسی شی کو اسی طور سے
اُسکے بعد بطور استثنا اُن مومنین صالحین کی نسبت ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون
فرمایا ہی جس سے مراد یہ ہی کہ پادشاہت و غلبہ موعودہ ملنے کے بعد منجملہ اُن مومنین صالحین کے جو کفر کرے وہ
کفر اور فسق مین کامل ہی اور یہ وعدہ خدا عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ پورا ہوا ہی چنانچہ تین آیتون مین خدا نے خود ظاہر
کردیا ہی اور بعد پورا ہونے اس وعدے کے عہد پیغمبر مین منجملہ اُن مومنین صالحین کے کسی نے کفر نہین کیا ہی
بعد پیغمبر منجملہ اُن مومنین صالحین کے خلفائے ثلثہ نے یہ کفر کیا ہی کہ افضل کا خلیفہ ہونا قبول نہین کیا ہی بلکہ
بمقابلہ افضل کے اپنا خلیفہ ہونا قبول کیا ہی اور منجملہ اُن مومنین صالحین کے غیر خلفائے ثلثہ نے یہ کفر کیا ہی کہ افضل
کو خلیفہ نہین قبول کیا ہی بلکہ بمقابلہ افضل کے غیر افضل کو خلیفہ قبول کیا ہی پس تعجب ہی کہ اہل سنت اس آیت سے
خلفائے ثلثہ اور اُنکی بیعت کرنے والون کا مومنین صالحین ہونا اور ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ راشد ہونا ثابت
کرتے ہین اور یہ نہین دیکھتے ہین کہ یہ آیت ہر سہ خلیفہ اور اُنکے بیعت کرنے والون کا کفر اور فسق مین کامل
ہونے پر شاہد عادل ہی اسکا۔

جواب اول مناقشہ چہل و سوم مین خود فاضل مناقش نے ارشاد فرمایا ہی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام
سے دریافت کیے گئے معنے اس آیت کے تو فرمایا کہ وہ ائمہ ہین انتہی بلفظہ اور اس مناقشہ مین فاضل مناقش
ارشاد فرماتے ہین کہ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون سے مراد یہ ہی کہ بعد پورا
ہونے اس وعدے کے منجملہ مومنین صالحین موعودین بخلافت کے جو کفر کرے وہ کفر اور فسق مین کامل ہین
فاضل موصوف کے ان دونون ارشادون کا صریح نتیجہ یہ ہی کہ آیہ مذکورہ مین مومنین صالحین موعودین بخلافت
ائمہ اثنا عشر ہین اور بعد پورا ہونے اس وعدے کے جو امام کفر کرے منجملہ ائمہ اثنا عشر کے وہ امام کفر اور فسق
مین کامل ہین سبحان اللہ کجا وہ شور اشوری کہ منجملہ ائمہ اہل بیت کے کسی امام سے کسی معصیت صغیرہ کا ارتکاب
بھی نہین ہوسکتا ہی کجا یہ بے رنگی کہ ائمہ اہل بیت کفر اور فسق مین کامل ہوگئے اجی وہ شور اشوری تو محض
حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کے آفتاب پر خاک ڈالنے کے واسطے تھی جب اُس شور اشوری سے اُس

آفتاب پر خاک ڈالنا ممکن نہوا یہ بے نکی اختیار کی گئی شاید اس بے نکی سے اُس آفتاب پر خاک پڑ جائے لیکن یہ نہین سمجھتے ہین کہ بحکم ع چراغے را کہ ایزد برفروزد * ہر انکہ پف زند ریشش بسوزد و حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کے چراغ پر جو پف زنی کریگا اُسکی ریش و بروت جل کر اُسکا منھ کالا ہوگا اُس چراغ کا کچھ نہوگا بلکہ وہ چراغ تیز تر ہوگا بدینوجہ بدستور مناقشات سابقہ کے یہ مناقشہ بھی خاک سیاہ ہوگیا او حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر اس آیت کی دلالت قطعیہ کا آفتاب تابان تر ہوگیا۔

جواب دوم چونکہ بنا بر لسانی قول حضرات اہل لعنت ائمہ اثنا عشر مصداق ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون نہین ہوسکتے ہین اور یہ حضرات اپنے قول لسانی کی تائید مین اپنے ائمہ سے روایت کرتے ہین کہ مومنین صالحین موعودین بالخلافت بابت استخلاف خالق بریت ائمہ اثنا عشر ہین لہذا فاضل مناقش نے جو افادہ فرمایا ہی کہ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون سے مراد یہ ہی کہ بعد پورا ہونے اس وعدہ خلافت کے منجملہ موعودین بالخلافت کے جو کفر کرے وہ کفر اور فسق مین کامل ہی بنا بر لسانی مذہب اہل لعنت بھی اُس افادے کے باطل ہونے مین کسی کو شک نہین ہوسکتا ہی اور بنا بر مذہب جنانی و لسانی اہل سنت ہر سہ خلیفہ کو خلافت و غلبہ دونون حاصل ہونے کے بعد نزول آیت استخلاف کے قبل سے تا دم مرگ ہر سہ خلیفہ کے مومن صالح رہنے اور امام بحق و خلیفہ راشد ہونے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین وہی لوگ مصداق ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون ہین لہذا بنا بر مذہب اہل سنت کے بھی افادہ مذکورہ فاضل مناقش کے باطل ہونے مین کسیکو شک نہین ہوسکتا ہی پس فاضل مناقش کا افادہ مذکورہ جسپر اس مناقشہ کی بنا ہی مذہب اہل لعنت کے رو سے بھی مذہب اہل سنت کے رو سے بھی ایسا بین البطلان ہی کہ ہرگز کسیکو شک نہین ہوسکتا ہی بدینوجہ بھی یہ مناقشہ مثل مناقشات بالا کے محض بناے فاسد علی الفاسد ہوکر بیخ و بُن سے منہدم ہوگیا اور حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر آیہ مذکورہ کا قطعیت الدلالت ہونا آفتاب تابان سے زیادہ درخشان ہوگیا اور فاضل مناقش نہ اہل لعنت رہے نہ اہل سنت ہوئے بلکہ خارجی ہوئے۔

جواب سوم اس مناقشہ کی استیصال مین صرف یہ کلام کافی ہی ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون سے مراد یہ ہی کہ بعد پورا ہونے اس وعدے کے منجملہ مومنین موعودین بخلافت و غلبہ کے

جو کفر کرے وہ کفر اور فسق مین کامل ہی لہذا بعد پورا ہونے اس وعدے کے کل یا بعض مومنین صالحین موعودین بخلافت و غلبہ کا
کفر اور فسق مین کامل ہونا ضروری ہی اور حسب مذہب اہل لعنت مومنین صالحین موعودین بوعدہ آیہ مذکورہ ائمہ اثنا عشر ہین بنا بر
اسکے بعد پورا ہونے اس وعدے کے کل یا بعض ائمہ اہل لعنت کا کفر اور فسق مین کامل ہونے پر یہ آیہ شاہد عادل ہی پس
تعجب ہی کہ حضرات اہل لعنت اپنی زبان سے بھی کہتے ہین اور اپنے ائمہ سے روایت بھی کرتے ہین کہ موعودین بوعدہ
آیہ مذکورہ ائمہ ہین اور یہ نہین دیکھتے ہین کہ اس صورت مین آیہ مذکورہ کل یا بعض ائمہ کا کفر اور فسق مین کامل ہونے پر شاہد عادل
ہی پس جو جواب منجانب حضرات اہل لعنت ہوگا وہی جواب منجانب اہل سنت ہوگا۔

جواب چہارم جسکو مسائل نحویہ سے کچھ بھی وقفیت ہی اُسپر مخفی نہین ہو سکتا ہی کہ یعبدوننی لا یشرکون بی
کی ضمیر فاعل مستتر جمیع مومنین صالحین موعودین بخلافت و نصرت کے واسطے ہی لہذا صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے اسکی
تفسیر مین جو لکھا ہی کہ یعنے خلافت و حکومت و جاہ ایشان را از عبادت و توحید باز ندارد انتہی بلفظہ اس سے عیان مثل
روز روشان ہی کہ مراد یہ ہی کہ جمیع مومنین صالحین موعودین بوعدہ مذکورہ بعد پورا ہونے وعدہ مسطورہ کے بھی بدون شرک و ریا
کے اللہ کی عبادت کرین گے جسکا صریح نتیجہ یہ ہی کہ بعد پورا ہونے وعدہ مذکورہ کے بھی جمیع مومنین صالحین موعودین بوعدہ
مذکورہ ایمان اور عمل صالح پر قائم رہینگے خلافت و ثروت سے دگرگون نہو جائین گے لہذا ومن کفر بعد ذلک فاولئک
ھم الفاسقون سے یہ مراد نہین ہو سکتا ہی کہ بعد پورا ہونے وعدہ مذکورہ کے منجملہ مومنین صالحین موعودین بوعدہ مذکورہ
کے جو کفر کرے وہ کفر اور فسق مین کامل ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ بعد پورا ہونے وعدہ مذکورہ کے جمیع موعودین بوعدہ مذکورہ کا نزول
اس آیہ کے قبل سے تا دم مرگ ہمیشہ ایمان و عمل صالح پر قائم رہنے کا جو لوگ اقرار نکرین وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہین اور
موعودین بوعدہ مذکورہ خلفائے ثلثہ اور اُنکے رفقا ہین چنانچہ اس مناقشہ کا مضمون جو لفظ بعد پیغمبر سے لفظ خلیفہ قبول
کیا ہی اُس سے عیان غیر محتاج بیان ہی اور اس مناقشہ کی بنا اسپر ہی کہ وعدہ مذکورہ بحین حیات خلفائے ثلثہ پورا ہو چکا ہی
لہذا کالشمس اذا تجلی ہی کہ خلفائے ثلثہ اور اُنکے رفقا کو خلافت و غلبہ حاصل ہونے کے بعد نزول آیہ مذکورہ کے قبل سے تا دم
مرگ ہمیشہ خلفائے ثلثہ اور اُنکے رفقا کا وصف ایمان و عمل صالح کے ساتھ موصوف رہنے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین
وہی لوگ بحکم ومن کفر الخ کفر اور فسق مین کامل ہین جسکا صریح نتیجہ یہ ہی کہ بحکم ومن کفر الخ حضرات اہل لعنت
کفر اور فسق مین کامل ہین پس فاضل مناقش کا یہ افادہ فرمانا کہ بحکم ومن کفر الخ خلفائے ثلثہ اور اُنکے رفقا کفر اور فسق مین

کامل ہین صریح برعکس نہندنام زنگی کافور کا حساب ہی بدینوجہ بھی یہ مناقشہ خاک سیاہ ہوگیا اور ہر سہ خلیفہ اور اُنکے رفقا کا تادم مرگ وصف ایمان و عمل صالح کے ساتھ موصوف رہنے اور ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ راشد ہونے پر آیہ مذکورہ کا قطعیت الدلالت ہونا جیسا تابان مثل آفتاب درخشان تھا ویسا تابان مثل آفتاب درخشان ہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب پنجم جسکو کچھ بھی عربیت سے بلدیت ہو وہ دیکھے کہ اس آیت مین استثنا یا طور استثنا کہان ہی صاحب تفسیر مجمع البیان نے یعبد ونني لایشرکون بی کی تفسیر مین لکھا ہی ہذا استیناف فی کلام الثناء علیہم ومعناہ لایخافون غیری یہ عبارت صریح ہی اسمین کہ یعبد وننی لایشرکون بی ثانیا مدح وثنا ہی جمیع موعودین بخلافت و نصرت کے ساتھ ایمان و عمل صالح زمانہ مابعد نزول آیہ مذکورہ کے پس چونکہ زمانہ مابعد نزول آیہ مذکورہ کے ایمان و عمل صالح کے ساتھ بھی جمیع موعودین بوعدہ مذکورہ مورد مدح و ثنای باری ہین لہذا ومن کفر الخ یعبد وننی الخ سے نہ مستثنی ہوسکتا ہی نہ طور مستثنی بلکہ یعبد وننی الخ مدح ہی جمیع موعودین بوعدہ مذکورہ کے ساتھ ایمان و عمل صالح زمانہ مابعد نزول آیہ مذکورہ کے اور ومن کفر الخ ذم ہی جو لوگ جمیع موعودین بوعدہ مذکورہ کے ممدوح باری باعتبار ایمان و عمل صالح زمانہ گذشتہ و آیندہ ہونیکا اقرار کرین اون لوگون کا اسکو مستثنی یا طور مستثنی بناکے کل یا بعض موعودین بوعدہ مذکورہ کا ذم قرار دینا کلام خدا مین صریح تحریف معنوی کرنا ہی آیہ مذکورہ کی دلالت قطعیہ جو حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت کے نور کو تابان کر رہی ہی اس قسم کی تحریف معنوی کلام باری سے وہ نور پنہان نہین ہوسکتا ہی بلکہ زیادہ تابان ہوتا ہی بدینوجہ بھی یہ مناقشہ تمام تر باطل و سراسر عاطل ہوگیا اور آیہ مذکورہ کی دلالت قطعیہ سے حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت کا نور جیسا کالنور علی قلل الطور تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ششم فاضل مناقش نے مناقشہ چہل و دوم مین جو تین آیتون سے وعدہ مذکورہ کا عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ کے پورا ہونا بیان کیا ہی اس مناقشہ کی بنا بالکل اُسی پر ہی لیکن جواب مناقشہ مذکورہ کے مبحث پنجم کو جو دیکھیگا اُسپر عیان مثل روز روشن ہو جائیگا کہ اُن آیتون سے یہ بیان کرنا کہ یہ وعدہ عہد پیغمبر مین پورا ہوا ہی بالکل کھلی ہوئی تحریف معنوی کلام باری ہی اُن آیتون مین وعدہ مذکور کا ہرگز کوئی ذکر نہین ہی **اولاً** اسلیے کہ آیت وعدہ مذکورہ کا نزول بعد ہجرت ہی اور اُن آیتون کا نزول قبل ہجرت چنانچہ مبحث مذکور مین و انکشاف ہوچکا **ثانیاً** اسلیے کہ آیت وعدہ مذکورہ مین وقت نزول کے مومنین صالحین سے خطاب ہی اور اُن آیتون مین کفار مکہ سے خطاب چنانچہ نیز مبحث مذکور مین وضح

ہوچکا **ثالثاً** اسلیے کہ آیت وعدۂ مذکورہ مین خلافت سے پادشاہت زمین مراد ہی اور اُن آیتون مین خلافت سے سکونت زمین مراد چنانچہ نیز مبحث مذکور مین عیان ہوچکا بالجملہ چونکہ عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ وعدۂ مذکورہ کا پورا ہونا اُن آیتون سے ثابت ہونے پر بالکل اس مناقشہ کی بنا ہی اور فی الواقع اُن آیتون مین وعدۂ مذکورہ کا ہرگز کوئی ذکر نہین ہی بدینوجہ بھی مناقشہ بالکل بنا ئے فاسد علی الفاسد ہوکر ہباءً منثورا ہوگیا اور اس آیت کا مثبت حقیقت و راشدیت ہرسہ خلافت ہونا جیسا کالشمس اذ تجلی تھا ویسا کالشمس اذا تجلی رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ششم عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ وعدۂ مذکورہ پورا ہونیکی صورت مین آیہ مذکورہ کا دلالت بر حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت سے عاری ہونے پر بھی اس مناقشہ کی بنا ہی حالانکہ مناقشہ چہل و دوم کے مبحث سیوم مین خوب واضح ہوچکا ہی کہ عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ وعدۂ مذکورہ پورا ہونیکی صورت مین بھی آیہ مذکورہ کی دلالت بر حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت ایسی قویہ قطعیہ ہی کہ مجال لا و لم نہین ہی چنانچہ مفصل بیان اسکا مبحث مذکور مین ہوچکا مختصر و مجمل بیان یہ ہی کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف بایمان ہوکر عمل صالح کرتے تھے ان مومنین صالحین کی جماعت کو خلافت و غلبہ دونون کا مجموعہ عطا کرنیکا وعدہ آیہ مذکورہ مین ہی اور اُس جماعت کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا بدیہیات جلیہ سے ہی اور یہ معلوم ہی کہ زمرۂ مذکورہ سے جس جماعت کو زمانۂ فتح مکہ سے برابر اعدا پر غلبہ رہا وہ خلفائے ثلثہ اور اُنکے رفقائے باوفا کی جماعت ہی جسمین اہل سنت کے علی دخل ہین اہل لعنت کے علی دخل نہین ہین اور حیات نبی مین اُس جماعت کے حاکم و پیشوا نبی تھے اور بعد نبی کے یکے بعد دیگر ہرسہ خلیفہ تھے کیونکہ افضلیت ہرسہ خلیفہ کا اعتقاد اُس جماعت کو راسخ تھا چنانچہ ابھی مناقشہ بالا کے جواب پنجم مین معلوم ہوچکا لہذا عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ وعدۂ مذکورہ پورا ہونے کی صورت مین بھی آیہ مذکورہ کی دلالت بر حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت ایسی قطعیہ جلیہ ہی کہ مجال لا و لم نہین ہی بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بنائے فاسد علی الفاسد ہوکر باطل و مضمحل ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہونا جیسا تابان و درخشان تھا ویسا تابان و درخشان رہا اور ہمیشہ رہے گا۔

جواب ہشتم موافق مذہب اہل لعنت کے سچے نبی کو خلیفہ نکرنا جس درجے کا کفر ہی بعد نبی کے افضل کو خلیفہ قبول نکرنا بھی اُس درجے کا کفر ہی اور یہ بھی اہل لعنت کا قول ہی کہ اصحاب ثلثہ کو خلیفہ قبول کرنیوالون مین جن لوگون کو

نص امامت علی کا علم نتھا وہ لوگ صحابہ ثلثہ کو خلیفہ قبول کرنے سے نہ دائرہ کفر مین داخل ہو سکتے ہین نہ دائرہ فسق مین بنابراسکے یہ بدرجہ اولی ہوگا کہ جسکی تحقیق مین علی معصوم بھی نہ تھے منصوص بھی نہ تھے افضل بھی نہ تھے بلکہ خلفاے ثلثہ افضل تھے وہ ہر سہ خلیفہ کو خلیفہ قبول کرنے سے نہ دائرہ کفر مین داخل ہو سکتا ہی نہ دائرہ فسق مین اور ابھی مناقشہ بالا کے جواب پنجم مین معلوم ہو چکا ہی کہ حسب تصریح مجتہد در بوارق جن لوگون نے خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کو خلیفہ قبول کیا تھا اُن لوگون کی تحقیق مین خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم حتما وجزما افضل تھے علی کرم اللہ وجہہ اُن لوگون کے علم مین نہ معصوم تھے نہ منصوص تھے نہ افضل تھے لہذا بنابر مذہب اہل لعنت کے جن لوگون نے خلفاے ثلثہ کو یکے بعد دیگرے خلیفہ قبول کیا تھا وہ لوگ خلیفہ قبول کرنے کے فعل سے نہ دائرہ کفر مین داخل ہو سکتے ہین نہ دائرہ فسق مین بلکہ وہ لوگ جسطور سے قبل خلیفہ قبول کرنے کے مومنین صالحین تھے اُسی طور سے بعد خلیفہ قبول کرنے کے بھی مومنین صالحین رہے اور ابھی جواب چہارم و پنجم مین واضح ہو چکا کہ حسب تصریح مفسرین امامیہ بھی آیہ مذکورہ کا فقرہ یعبدوننی لا یشرکون بی اسپر شاہد عادل ہی پس واسطے بناے مناقشہ کے فاضل مناقش نے جو افادہ فرمایا ہی کہ اُن مومنین صالحین نے یہ کفر کیا ہی کہ افضل کو خلیفہ قبول نہین کیا ہی وہ افادہ کاسدہ فاضل مناقش کا ہبا منثورا ہو گیا بدینوجہ بھی مناقشہ بیخ و بن سے منہدم ہو کر خاک سیاہ ہو گیا اور آیہ مذکورہ حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر جیسی قطعیت الدلالت تھی ویسی قطعیت الدلالت رہی اور ہمیشہ رہیگی۔

جواب نہم یہ مناقشہ خود برطلان اُو برہا ہی کہ آیہ مذکورہ مین جن مومنین صالحین کی جماعت کو خلافت و غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی وہ مومنین صالحین خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا ہین اور جس طور سے حدیث لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ مین جس رجل کو نشان دینے کا وعدہ ہی وہ رجل جناب امیر ہونا معلوم ہونے کے بعد آنجناب کا مومن کامل اور محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر حدیث مذکور کے قطعیت الدلالت ہونے مین کسی عاقل کے دل مین شک نہین پیدا ہو سکتا ہی حتی کہ زبان یا قلم سے جو لوگ مثل خوارج کے اس مین شک بیان کرتے ہین اُن لوگون کا زمرہ یکتمون الحق وھم یعلمون سے ہونے مین کسی طالب حق و راغب صدق کو شک نہین رہتا ہی اُسی طور سے جن مومنین صالحین کو آیہ مذکورہ مین خلافت و غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی وہ مومنین صالحین خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا ہونا معلوم ہونے کے بعد تا دم رحلت ہر سہ خلیفہ اور اُنکے رفقا کے موصوف بوصف ایمان

وعمل صالح رہنے اور ہر سہ خلیفہ کے امام برحق وخلیفہ راشد ہونے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین کفر او فسق مین اُن لوگون کے
کامل ہونے مین کسی عاقل کے دل مین شک نہین پیدا ہوسکتا ہی حتی کہ زبان یا قلم سے جو لوگ مثل روافض و لواعن کے
اسمین شک بیان کرین اُن لوگون کے زمرۂ یکتمون الحق وھم یعلمون سے ہونے مین کسی طالب حق و راغب
صدق کو شک نہین رہ سکتا ہی لہذا فاضل مناقش اور اُنکے ہم داستان کی زمرۂ یکتمون الحق وھم یعلمون سے
ہونے مین کوئی عاقل حق پسند شک نہین کر سکتا ہی بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بالکل کالعھن المنفوش ہو گیا اور حقیت و راشدیت
ہر سہ خلافت پر آیہ مذکورہ جیسی حتما وجزما قطعیت الدلالت تھی ویسی حتما وجزما قطعیت الدلالت رہی اور ہمیشہ رہیگی،

مناقشہ چہل و ہفتم چونکہ یہ وعدہ عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ پورا ہوا ہی چنانچہ تین آیتون مین خدا نے خود بیان
کردیا ہی لہذا اگر خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہوگی تو لازم آئیگا کہ مثل احد الناس کے پیغمبر بھی محکوم خلفا ہون۔

جواب اول جناب مجتہد صاحب نے بوارق مین بمقام آیہ انما ولیکم اللہ بہت آب و تاب سے بیان فرمایا ہی
کہ بنابر مذہب شیعہ جناب امیر بعد وفات نبی جیسے امام تھے قبل وفات نبی بھی ویسے امام تھے پس ارشاد ہو کہ مجتہد
صاحب نے جو فرمایا ہی کہ بنابر مذہب شیعہ جناب امیر بعد وفات نبی جیسے امام تھے قبل وفات نبی بھی ویسے امام تھے
اُس سے نبی کا ماموم علی ہونا کیون نہین لازم آتا ہی عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ وعدۂ مذکورہ پورا ہونیکی تقدیر پر خلافت
خلفائے ثلثہ مراد از وعدۂ مذکورہ ہونے سے نبی کا محکوم خلفا ہونا کیون لازم آتا ہی ہرگز نہین لازم آتا ہی لیکن
فاضل مناقش نے محض اسواسطے لازم آتا بیان کیا ہی کہ عوام اہل لعنت کو حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کا
آفتاب دکھائی نہ دے لیکن بحکم لکل فرعون موسیٰ خدا نے راقم اثم کے ہاتھ سے فاضل مناقش کے پردۂ کید و مکر کو
عوام اہل لعنت کی نظرون سے بھی اُٹھا دیا اور حجت حقہ کو پایۂ اختتام پر پہونچا دیا حتی کہ کسی نابینا کو بھی آیہ مذکورہ کی
حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہونے مین شک نہین رہ سکتا ہی جیسا کہ بعد بلند ہونے
آفتاب بے سحاب کے کسی نابینا کو بھی وجود نہار مین شک نہین رہ سکتا ہی بالجملہ اسی مناقشہ کا محض بنائے کید
علی الکید ہونا عیان مثل روز روشن ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت
ہونا جیسا مثل آفتاب بے سحاب کے تابان و درخشان تھا ویسا تابان و درخشان رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب دوم حضرت شمویل نبی کی حیات مین اُنکے اصحاب سے حضرت طالوت خلیفہ تھے چنانچہ آیہ کریمہ

ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا اُسی مین وارد ہی باوصف این کوئی نہین کہتا ہی کہ حضرت شموئیل محکوم طالوت تھے لہذا عہد پیغمبر مین وعدۂ مذکورہ کا پورا ہونا بفرض محال اگر تسلیم کیا جائے تو بھی خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونے سے نبی کا محکوم خلفا ہونا ہرگز نہین لازم آسکتا ہی بدینوجہ فاضل مناقش نے جو لازم آنا بیان کیا ہی اُسکا محض کید و مکر ہونا واشگاف ہو کر آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونے کا آفتاب زیادہ تابان و درخشان ہو گیا اور ہمیشہ زیادہ ہوتا رہیگا۔

جواب سوم آنفا مناقشہ بالا کے جواب مین مجملاً اور سابقا مناقشہ چہل و دوم کے جواب مین مفصلا ببراہین قاطعہ و مدلل بدلائل ساطعہ ہو چکا ہی کہ نہ خدا نے کسی آیہ مین وعدۂ مذکورہ کا عہد پیغمبر مین پورا ہونا بیان کیا ہی نہ وعدۂ مذکورہ عہد پیغمبر مین پورا ہوا ہی بلکہ عہد خلفاے ثلثہ مین پورا ہوا ہی لہذا نہ خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونے مین شک ہو سکتا ہی نہ خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونے سے نبی کا محکوم خلفا ہونا لازم آسکتا ہی بدینوجہ یہ مناقشہ بھی بناے فاسد علی الفاسد ہو کر خاک سیاہ ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا استوار مثل پایۂ عرش کردگار تھا ویسا استوار مثل پایۂ عرش کردگار رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب چہارم خلافت و غلبہ کا وعدہ تو مومنین صالحین کی جماعت سے ہی لہذا عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ بفرض محال اگر یہ وعدہ پورا ہوا ہی تو یہ دیکھنا چاہیے کہ مطابق اس وعدے کے مومنین صالحین کی جماعت کو خلافت مع غلبہ کب تک رہی اور یہ ہو نہین سکتا ہی کہ حیات نبی تک رہی ہو اور بعد وفات نبی نہ رہی ہو کیونکہ آیت کا تسلی مومنین کیواسطے ہونا خود سوق آیت سے ظاہر غیر محتاج مظہر ہونے کے علاوہ اہل لعنت کی تفسیر عمدة البیان مین اسکی تصریح بھی موجود ہی اور بعد فتح مکہ سرور کائنات دو برس سے کم زندہ رہے اور جو لوگ برسون سے خائف و مغلوب دشمن ہون اُن لوگون کو کم از دو سال کے واسطے خلافت مع غلبہ عطا کرنے کا وعدہ دینا مفید تسلی نہین ہو سکتا ہی لہذا عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ وعدۂ مذکورہ ہونیکی تقدیر پر بھی بعد پیغمبر کے بمطابق وعدۂ مذکورہ مومنین صالحین کی جماعت کو خلافت مع غلبہ رہنا ضروری ہی لہذا عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ وعدۂ مذکورہ پورا ہونیکی تقدیر پر بھی خلفاے ثلثہ کے زمانے مین جو روز بروز خلافت و غلبہ کی ترقی ہوئی ہی نہ اُسکا مطابق وعدۂ مذکورہ ہونے مین شک ہو سکتا ہی نہ خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونے مین شک ہو سکتا ہی نہ پیغمبر کا مثل احد الناس کے

محکوم خلفا ہونا لازم آسکتا ہی بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بناے فاسد علی الفاسد ہو کر خاک سیاہ ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا حقیت
و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہونا محکم و مستحکم مثل پایہ عرش عظم رہا اور ہمیشہ رہیگا اگر کہا جاے
کہ بعض خلفاے مابعد کے زمانے مین بھی خلافت و غلبہ کی ترقی ہوئی ہی پس حسب طور سے خلفاے ثلثہ مراد ہین
وہ خلفاے مابعد بھی مراد ہونگے حالانکہ یہ خلاف مذہب اہل سنت بھی ہی تو جواب یہ کہ جن خلفا کا زمانہ مراد ہی
اُن خلفا کا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا ضروری ہی کما اتضح سابقا مراراً اور وہ خلفاے
مابعد زمرۂ مذکورہ سے خارج ہین لہذا جس طور سے خلفاے ثلثہ مراد ہین وہ خلفاے مابعد مراد نہین ہوسکتے ہین
: ور جناب امیر اگرچہ زمرۂ مذکورہ مین داخل ہین لیکن آنجناب کی خلافت داخل مصداق آیۂ مذکورہ نہین ہوسکتی ہی
کیونکہ وعدہ خلافت مع غلبہ کا ہی اور آنجناب کی خلافت مع غلبہ نہ تھی مگر آیہ مذکورہ سے آنجناب کا خلیفہ بحق
ہونا ضرور ثابت ہی کیونکہ بحکم آیۂ مذکورہ جو لوگ مومنین صالحین تھے اُن لوگون نے بھی آنجناب کو خلیفہ قبول کیا
تھا پس آیہ مذکورہ سے چارون خلافت کی حقیت و راشدیت عیان مثل روز روشن ہی جو مذہب اہل سنت
خیر البریۃ ہی اور علی کا مغضوب الخلافت ہر سہ خلیفہ کا غاصب الخلافت ہونا جو مذہب اہل لعنت ہی صریح البطلان
وفضیح الخذلان ہی الحمد للہ علی وضوح الحق وفضوح الباطل۔

مناقشہ چہل و ہشتم - اہل سنت کہتے ہین کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جو مومنین صالحین
بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین کی جماعت کو خلافت در زمین و غلبہ بر اہل کین و تمکین دین
و امن از خوف اہل کین عطا کرنے کا وعدہ آیہ مذکورہ مین ہی اور وہ وعدہ خلفاے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہوا ہی
اس قول اہل سنت سے خاتمہ خلفاے ثلثہ کے ساتھ خاتمہ سلطنت اسلام و دین اسلام و اہل اسلام لازم آتا ہی
حالانکہ یہ خلاف کل ہی اس مناقشہ کو فاضل ناصر مواصر مناقش نے اپنے رسالہ مذکورہ کے جلد پنجم صفحہ ۴۱ مین
بعبارت طویلہ رقم کیا ہی۔

جواب یہ کہ حسب اہل سنت خیر البریۃ کہتے ہین کہ خلفاے ثلثہ کی ذات سے دین کی ایسی ترقی ہوئی ہی
کہ کبھی کسیکی ذات سے کسی دین کی ایسی ترقی نہین ہوئی تب حضرات اہل لعنت بغض و عداوت مٹانے کے واسطے
کہنے لگتے ہین کہ باتفاق فریقین رسول خدا نے فرمایا ہی ان اللہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر

یعنے اللہ اس دین کو تائید دیگا بذریعۂ رجل فاجر کے پس باتفاق فریقین رسول خدا نے جو فرمایا ہی کہ اللہ اس دین
کو تائید دیگا بذریعۂ رجل فاجر کے اُس سے خاتمۂ رجل فاجر مذکور کے ساتھ خاتمہ دین و اہل دین کیون نہین لازم
آتا ہی اور اہل سنت خیر البریت جو کہتے ہین کہ وعدۂ آیہ مذکورہ خلفاے ثلثہ کے زمانے مین پورا ہوا ہی اُس سے خاتمۂ
خلفاے ثلثہ کے ساتھ خاتمۂ سلطنت اسلام و دین اسلام و اہل اسلام کیون لازم آتا ہی اور باتفاق فریقین رسول خدا
نے جو فرمایا ہی کہ خداوند کریم امام مہدی کے ذریعہ سے زمین کو عدل سے بھر دیگا اور کل ابناے آدم کو دین حق
سے پر کر دیگا اُس سے خاتمۂ امام مہدی کے ساتھ خاتمۂ دین و عدل کیون نہین لازم آتا ہی اہل سنت خیر البریت
جو کہتے مین کہ وعدۂ آیۂ مذکورہ عہد خلفاے ثلثہ مین پورا ہوا ہی اُس سے خاتمۂ خلفاے ثلثہ کے ساتھ خاتمۂ
سلطنت اسلام و دین اسلام و اہل اسلام کیون لازم آتا ہی اور حضرات اہل لعنت کی روایات کثیرہ مین جو وارد
ہوا ہی کہ وعدۂ آیۂ مذکورہ زمانۂ امام مہدی مین پورا ہوگا اُس سے خاتمۂ امام مہدی کے ساتھ خاتمۂ سلطنت
اسلام و دین اسلام و اہل اسلام کیون نہین لازم آتا ہی اہل سنت خیر البریت جو کہتے ہین کہ وعدۂ آیۂ مذکورہ عہد
خلفاے ثلثہ مین پورا ہوا ہی اُس سے خاتمۂ خلفاے ثلثہ کے ساتھ خاتمۂ سلطنت اسلام و دین اسلام
و اہل اسلام کیون لازم آتا ہی اور حضرات اہل لعنت جو کہتے ہین کہ آیہ انما ولیکم اللہ سے ولایت علی مراد ہی
اُس خاتمۂ علی کے ساتھ خاتمۂ ولایت کیون نہین لازم آتا ہی اہل سنت خیر البریت جو کہتے ہین کہ آیت استخلاف سے
خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہی اُس سے خلفاے ثلثہ کے ساتھ خاتمۂ سلطنت اسلام و دین اسلام و اہل اسلام
کیون لازم آتا ہی اور خود فاضل مناقش نے جو بار بار اصرار فرمایا ہی کہ وعدۂ آیت استخلاف عہد پیغمبر مین بعد فتح مکہ
پورا ہوا ہی اُس سے خاتمۂ پیغمبر کے ساتھ خاتمۂ سلطنت اسلام و دین اسلام و اہل اسلام کیون نہین لازم آتا ہی
اور اہل سنت خیر البریت نے جو کہا ہی کہ وعدۂ آیت استخلاف عہد خلفاے ثلثہ مین پورا ہوا ہی اُس سے خاتمۂ خلفاے
ثلثہ کے ساتھ خاتمۂ سلطنت اسلام و دین اسلام و اہل اسلام کیون لازم آتا ہی اجی لازم تو ہرگز نہین آتا ہی یہ
کہیے کہ فقدان حافظہ کی خرابی یا ابلہ فریبی ہی والا حق تعالی نے آدم کے حق مین جو فرمایا ہی انی جاعل فی
الارض خلیفۃ اُس سے تو کوئی نہین کہتا ہی کہ خاتمۂ آدم سے خاتمۂ خلافت ہو گئی ہی نیز داود کے
حق مین جو قرآن مجید مین وارد ہوا ہی یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اُس سے بھی

کوئی نہین کہتا ہی کہ خاتمہ داود سے خاتمہ خلافت ہوگیا ہی اور طالوت کے حق مین جو قرآن مجید مین آیا ہی
ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا اُس سے بھی کوئی نہین کہتا ہی کہ خاتمہ طالوت سے خاتمہ سلطنت
ہوگیا ہی پھر آیت استخلاف مین خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقا کے حق مین اسد نے جو لیستخلفنہم فی الارض
ولیمکنن لھم دینھم فرمایا ہی اُس سے کیونکر کوئی کہ سکتا ہی کہ خاتمہ خلفاے ثلثہ سے خاتمہ سلطنت وغیرہا
لازم آتا ہی ہرگز نہین کہ سکتا ہی اور غلبہ ہواے ابلہ فریبی سے جو کہے کوئی طالب حق و راغب صدق اُسکا
اعتبار نہین کرسکتا ہی بالجملہ خوب واضح ہوگیا کہ عہد خلفاے ثلثہ مین وعدۂ مذکورہ پورا ہونے سے خاتمہ
خلفاے ثلثہ کے ساتھ ہرگز ہرگز نہ خاتمہ سلطنت اسلام لازم آتا ہی نہ خاتمہ دین اسلام لازم آتا ہی نہ خاتمہ
اہل اسلام لازم آتا ہی بدینوجہ یہ مناقشہ بالکل کذب صریح و بہتان فضیح ہوگیا اور آیۂ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت
ہر سہ خلافت ہونا حق واضح و صدق لائح ہوگیا۔

مناقشہ چہل و نہم ۔ یہ وعدہ کسی شخص خاص سے نہین ہی بلکہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ
مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین اجمعین کی جماعت سے یہ وعدہ
ہی اور خدا نے مطابق اپنے وعدے کے اُس جماعت کو خلافت و غلبہ دیا ہی نہ اُس جماعت سے ایک یا چند شخص
خاص کو اور نہ آیۂ مذکورہ مین یہ بیان ہی کہ اُس جماعت سے کون خلیفہ ہوگا تو خلیفہ بحق ہوگا بدینوجہ اس سے ایک
یا چند شخص خاص کا خلیفہ بحق ہونا ثابت نہین ہوسکتا ہی لہذا اُس جماعت سے تین شخص خاص یعنے ابوبکر و عمر
و عثمان کے امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے پر وعدۂ مذکورہ سے استدلال کرنا سخت غلطی ہی یہ مناقشہ بھی فاضل
ناصر معاصر کے جلد پنجم رسالہ مذکورہ مین ہی۔

جواب اول حضرات اہل لعنت آیۂ تطہیر سے علی کے خلیفۂ بلافصل ہونے پر جو استدلال کرتے ہین اُسکی
فاسد بنا یہ قرار دیتے ہین کہ اس آیت سے صرف علی و فاطمہ و حسنین مراد ہین اس بناے فاسد کا بیان فساد فصل یازدہم
مین ہوگا انشاء اللہ تعالی یہان غرض یہ ہی کہ آیۂ تطہیر سے صرف علی و فاطمہ و حسنین مراد ہونا بالفرض محال مسلم ہی
لیکن جسطور سے اہل سنت خیر البریت کا جو قول ہی کہ اس آیت سے ازواج رسول مراد ہین اُسکا صریح نتیجہ یہ ہی
ہی کہ اس آیت مین کسی شخص خاص کے لیے کچھ نہین ہی جو کچھ ہی جماعت ازواج رسول کے لیے ہی

اُسی طور سے اس قول اہل لعنت کا صریح نتیجہ یہ ہی کہ اس آیت مین کسی شخص خاص کے لیے کچھ نہین ہی جو کچھ ہی جماعت اشخاص اربعہ مذکورہ کے لیے ہی اور نہ یہ بیان ہی کہ جماعت مذکورہ سے کون خلیفہ ہوگا بدینوجہ اس سے کسی شخص خاص کا خلیفہ بحق ہونا ہرگز ثابت نہین ہوسکتا ہی لہذا اس آیہ سے علی کے خلیفہ بلافصل ہونے پر استدلال کرنا سخت غلطی ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا **بعبارت ثانیہ** یہ ہی کہ بزعم اہل لعنت آیہ تطہیر سے جو جماعت مراد ہی اس جماعت سے ایک علی کے خلیفہ بلافصل ہونے پر فاضل مناقش و دیگر علماے اہل لعنت نے آیہ تطہیر سے استدلال کیا ہی لہذا آیت استخلاف سے جو جماعت مراد ہی اُس جماعت سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے پر آیت استخلاف سے اہل حق نے جو استدلال کیا ہی اسکو سخت غلطی کہنا بجز فرط غلبہ نسیان یا فریب دہی ابلہان کے ہرگز کچھ نہین ہوسکتا ہی اس قسم فرط غلبہ نسیان یا فریب دہی ابلہان کی باتون سے آیت استخلاف کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا ضعیف نہین ہوسکتا ہی بلکہ زیادہ قوی ہوتا ہی **بعبارت ثلثہ** یہ ہی کہ آیہ تطہیر مین خلافت کا کوئی ذکر نہین ہی اور آیت استخلاف مین خلافت و غلبہ عطا کرنے کا وعدہ ہی باوصف این بزعم اہل لعنت آیہ تطہیر سے جو جماعت مراد ہی اُس جماعت سے ایک علی کے خلیفہ بلافصل ہونے پر استدلال کرنا غلطی نہوا اور آیت استخلاف سے جو جماعت مراد ہی اُس سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے پر استدلال کرنا سخت غلطی ہو یہ ایسی بات ہی کہ جسکو کچھ بھی عقل و حیا سے بہرہ ہی اس سے سرزد نہین ہوسکتی ہی مگر اسکا کیا علاج کہ علماے اہل لعنت کی کل باتین ایسی ہین اور یہ غایت ظہور مین ہی کہ کسی عاقل ذی حیا کے نزدیک ایسی باتون سے آیت استخلاف کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا خام نہین ہوتا ہی بلکہ زیادہ استحکام ہوتا ہی بدینوجہ یہ مناقشہ بھی محض باطل و عاطل ہوگیا اور آیہ استخلاف کا حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہونا زیادہ محکم و مستحکم ہوگیا۔

جواب دوم بوارق مین مجتہد صاحب کا بیان ہی کہ آیہ تطہیر مین جس سے معصیت طہارت سے عصمت مراد ہی لہذا اہل بیت معصوم ہوگا اور جناب امیر نے امامت کا دعوی کیا ہی دیگر اہل بیت نے آنجناب کی تصدیق کی اور معصوم صادق ہوتے ہین پس آنجناب دعوی امامت مین دیگر اہل بیت آنجناب کی تصدیق مین

صادق ہون گے یہ صریح ثبوت امامت بلا فصل آنجناب ہی یہ بیان مجتہد فاسد محض کا سد بحث ہی چنانچہ فصل یازدہم
مین بیان کیا جائے گا انشاء اللہ تعالی یہان اتنا بیان کیا جاتا ہی کہ آیہ تطہیر مین جس سے معصیت طہارت سے
عصمت مراد ہونا اور جناب امیر کا دعوی امامت کرنا دیگر اہل بیت کا تصدیق کرنا یہ سب بفرض محال مسلم ہی مگر یہ
خطائی لفہم معصیت نہین ہوتی ہی اور سہو و نسیان بھی معصیت نہین ہوتا ہی پس اہل بیت کا معصیت سے معصوم ہونا
ثابت ہوگا خطائی لفہم اور سہو و نسیان سے معصوم ہونا ثابت نہوگا لہذا دعوی آنجناب و تصدیق دیگر اہل بیت سے
خلافت آنجناب ثابت نہین ہوسکتی ہی کیونکہ ممکن ہی کہ یہ دعوی و تصدیق خطائی لفہم اور سہو و نسیان سے ناشی
ہو پس بیان مجتہد سے آیہ تطہیر مثبت خلافت علی نہوا لیکن فاضل ناصر کا یہ مناقشہ ہباء منثورا ہوگیا کیونکہ اس
مناقشہ کا صریح مآل یہ ہی کہ آیت استخلاف سے جماعت مراد ہی لہذا جماعت سے کسی شخص خاص کے امام برحق و خلیفہ راشد
ہونے پر استدلال کرنا صحیح ہونے کی کوئی وجہ نہین ہوسکتی ہی اور بیان مجتہد کا صریح مآل یہ ہی کہ آیہ تطہیر سے جماعت
مراد ہی اور جماعت سے ایک شخص خاص کی امامت پر استدلال کرنا صحیح ہونے کی وجہ ہوسکتی ہی لہذا اس بیان
مجتہد سے یہ مناقشہ ہباء منثورا ہو گیا اور آیہ استخلاف کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا
سراج منیر سے بدر شہیر ہوگیا۔

جواب سوم فی زماننا زمین ایران پر ایک شیعہ بادشاہ ہی اور زمین روم و شام و عرب پر ایک سنی بادشاہ
با وصف این فاضل مناقش اپنے رسالہ مذکورہ کے جلد پنجم صفحہ ۴۶ مین فرماتے ہین کہ اسوقت بھی قوم کی سلطنت
مسلمانون مین موجود ہی کہ بعض حصہ زمین پر شیعہ مسلمانون کی سلطنت ہی بعض حصہ زمین پر سنی مسلمانون کی
سلطنت انتہی بلفظہ پس معلوم ہوا کہ ایک شخص قوم کی جو بادشاہت ہوتی ہی وہی بادشاہت قوم کی ہوتی
ہی کوئی دوسری بادشاہت قوم کی نہین ہوتی ہی اور قوم کے ایک یا یکے بعد دیگرے چند شخصون کو بادشاہ کر دینا
وہی قوم کو بادشاہت دینا ہی سوائے اسکے قوم کو بادشاہت دینے کا اور کوئی طور نہین ہی لہذا قوم کے ساتھ
وعدہ بادشاہت کرنے سے قوم کے ایک یا یکے بعد دیگرے چند اشخاص کو بادشاہ کر دینے کے سوا اور کچھ مراد
نہین ہوسکتا ہی اگر کہا جائے کہ جسکو بادشاہ کرنا منظور ہو اُس سے کیون وعدہ نکیا جائے قوم سے کیون
وعدہ کیا جائے تو جواب یہ کہ فی زماننا تو ایک حصہ زمین پر ایک شیعہ بادشاہ ہی ایک حصہ زمین پر ایک

سنی پادشاہ پھر خود فاضل مناقش نے یہ کیون کہا ہی کہ ایک حصۂ زمین پر شیعہ مسلمانون کی سلطنت ہی ایک حصۂ زمین پر سنی مسلمانون کی سلطنت یہ کیون نہین کہا کہ ایک حصۂ زمین پر ایک شیعہ پادشاہ ہی ایک حصۂ زمین پر ایک سنی پادشاہ پس باوصف ایک حصۂ زمین پر ایک شیعہ ایک حصۂ زمین پر ایک سنی پادشاہ ہونے کے جسوجہ سے خود فاضل مناقش نے کہا ہی کہ ایک حصۂ زمین پر شیعہ مسلمانون کی سلطنت ہی ایک حصۂ زمین پر سنی مسلمانون کی سلطنت یہ نہین کہا کہ ایک حصۂ زمین پر ایک شیعہ پادشاہ ہی ایک حصۂ زمین پر ایک سنی پادشاہ اُسی وجہ سے آیت استخلاف مین باوصف یکے بعد دیگرا شخاص ثلثہ کو خلیفہ کرنا منظور ہونے کے وعدہ قوم سے کیا گیا ہی پس چونکہ قوم کے ایک یا یکے بعد دیگر چند اشخاص کو پادشاہ کر دینے کے سوا قوم کو پادشاہت دینے کی کوئی صورت نہین ہی لہذا زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ استخلاف سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین کی جماعت کو جو خلافت وغلبہ بر اہل عداوت عطا کرنے کا وعدہ آیۂ مذکورہ مین ہی اس سے ایک یا یکے بعد دیگر چند اشخاص کو خلیفہ وغالب بر اعدا کر کے اُس جماعت کو خلافت وغلبہ بر اہل عداوت دینے کے سوا اور کچھ مراد نہین ہو سکتا ہی جس سے یقیناً معلوم ہو گیا کہ زمرۂ مذکورہ سے جو اشخاص یکے بعد دیگر خلیفہ وغالب بر اعدا ہوئے ہین اُنھین اشخاص کو اللہ ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہی لہذا جو لوگ یہ اقرار نہین کرتے ہین کہ اُن اشخاص کو اللہ ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہی بحکم و من کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون اُن لوگون کا کامل درجے کے کفار وفساق مین داخل ہونا عیان مثل روز روشان ہی پس اللہ جل جلالہ نے ظاہر کر دیا ہی کہ زمرۂ مذکورہ سے جو اشخاص خلیفہ در زمین وغالب بر اہل کین ہون گے وہ اشخاص وہی ہین جنکو خدا نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ وغالب بر اعدا کیا ہی جو لوگ یہ اقرار نکرین گے کہ اُن اشخاص کو خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ وغالب بر اعدا کیا ہی وہ لوگ کامل درجے کے کفار وفساق مین داخل ہونگے اور یہ معلوم ہی کہ زمرۂ مذکورہ سے جو اشخاص خلیفہ وغالب بر اعدا ہوئے ہین وہ اشخاص خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہین جس سے یقیناً معلوم ہو گیا کہ ہر سہ خلیفہ کو خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہی اور جو لوگ یہ اقرار نہین کرتے ہین کہ ہر سہ خلیفہ کو خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہی وہ لوگ کامل درجے کے کفار وفساق

مین داخل ہین اور جو لوگ یہ اقرار نہین کرتے ہین وہ لوگ حضرات اہل لعنت ہین لہذا حضرات اہل لعنت کا کامل
درجے کے کفار وفساق مین داخل ہونا ایسا عیان کالشمس فی المعان ہو کہ جماعت سے وعدہ ہونے کے عذر سے پنہان
نہین ہوسکتا ہو بلکہ اس قسم کے عذر سے مصداق یکتمون الحق وہم یعلمون ہونا واشگاف ہوتا ہی بدینوجہ
بھی یہ مناقشہ کالعھن المنفوش ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت ہونا
بدر سے مہر ہوگیا۔

جواب چہارم یہ تو بالکل صحیح ہو کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت
نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین کی جماعت سے وعدہ سلطنت ہو مگر یہ فرمائیے کہ وعدہ جمہوری سلطنت
ہو یا وعدہ شخصی سلطنت اگر وعدہ جمہوری سلطنت ہو تو چونکہ جمہوری سلطنت مین ہمیشہ جمہور کی رائے نافذ
ہوتی ہو لہذا مطلب یہ ہوگا کہ جمہور زمرۂ مذکورہ جسکو خلیفہ قبول کرے اور وہ غالب بر اعدا ہو وہ وہی ہو جسکو
خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہو جو لوگ یہ اقرار نکرین گے کہ اُسکو خدا ہی نے مطابق اپنے
وعدے کے خلیفہ وغالب براعدا کیا ہو وہ لوگ کفر وفسق مین کامل ہونگے اور یہ معلوم ہو کہ جمہور زمرۂ مذکورہ نے
ہر سہ خلیفہ کو یکے بعد دیگر خلیفہ قبول کیا ہو اور زمانۂ خلافت مین ہر سہ خلیفہ برابر غالب براعدا ہوئے ہین لہذا
جو لوگ یہ اقرار نہین کرتے ہین کہ ہر سہ خلیفہ کو خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہو وہ لوگ
کفر وفسق مین کامل ہین اور اگر وعدہ شخصی سلطنت ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ جماعت مذکورہ سے ایک یا یکے بعد
دیگرے چند اشخاص کو اللہ جل جلالہ خلیفہ کریگا اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غلبہ دیگا جس سے جماعت مذکورہ
کو بھی خلافت وغلبہ ہو جائین گے اور جماعت کے ساتھ وعدہ پورا ہو جائے گا اور بعد پورا ہونے وعدے
کے جو لوگ یہ اقرار نکرین گے کہ اُس شخص یا اُن اشخاص کو خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ
کیا ہو وہ لوگ مصداق ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون ہون گے جس سے
جزم کامل ہوگیا کہ زمرۂ مذکورہ سے جو اشخاص ہین خلیفہ اور زمانۂ خلافت مین برابر غالب براہل کینہ ہوئے ہین
اُن اشخاص کو مطابق اپنے وعدے کے خدا ہی نے خلیفہ کیا ہو اور جو لوگ یہ اقرار نکرین کہ اُن اشخاص
کو خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہو وہ لوگ بحکم ومن کفر انکے کفر وفسق مین کامل ہین

اور یہ معلوم ہو کہ زمرۂ مذکورہ سے جو اشخاص خلیفہ اور بزمانۂ خلافت برابر اعدا پر غالب ہوئے ہین وہ اشخاص خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم ہین لہذا جزم کلی ہوگیا کہ ہر سہ خلیفہ کو مطابق اپنے وعدے کے خدا ہی نے خلیفہ کیا ہو اور حضرات اہل لعنت اسکا اقرار نہین کرتے ہین لہذا یہی حضرات ومن کفر الخ کے مصداق ہونگے پس خوب واضح ہوگیا کہ باوصف وعدہ جماعت سے ہونیکے مراد جمہوری سلطنت ہو خواہ شخصی سلطنت بہر دو صورت ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفۂ راشد ہونا تابان اور حضرات اہل لعنت کا مصداق ومن کفر الخ ہونا درخشان ہو پس جسکو چشم بینا ہو وہ دیکھے اور جسکا دل روشن ہو وہ معلوم کرے کہ بہر دو صورت مذکورہ خدا نے کیسا صاف صاف بیان کردیا ہو کہ زمرۂ مذکورہ سے جو خلیفہ در زمین و غالب بر اہل کین ہوگا وہ وہی ہو جسکو خدا ہی نے مطابق اپنے وعدے کے خلیفہ کیا ہو باوصف این زبان سے یہ حرف نکالنا کہ وعدہ جماعت سے ہو اور یہ بیان بھی نہین ہو کہ جماعت سے کون خلیفہ ہوگا تو خلیفہ بحق ہوگا لہذا کسی شخص خاص کے خلیفۂ بحق ہونے پر استدلال کرنا سخت غلطی ہو ایسا کوتاہ نظر بیچارا ترانہ ہو کہ بیان مین نہین آسکتا ہو پس یہ مناقشہ کوتاہ نظری کا ترانہ ہو کر گوزشتر ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا قوی تر و محکم تر ہوگیا اور حضرات اہل لعنت کا مصداق ومن کفر الخ ہونا پیدا کبدر الدجی ہوگیا۔

جواب پنجم حضرات اہل لعنت کی تودہ تودہ روایتون مین بیان کیا گیا ہو کہ اللہ پورا کریگا اُس وعدے کو امام مہدی کے دونون ہاتھون پر چنانچہ مناقشہ بست و ہفتم کی روایت عیاشی از بوارق مین یہ لفظ موجود ہو یفعل ذلک بھم علی یدی رجل منا وھو مھدی ھذہ الامۃ جس سے عیان مثل روز روشن ہو کہ اگرچہ وعدہ قوم سے ہو لیکن کل امور موعودہ کو خداوند کریم ایک ہی شخص کے دونون ہاتھون پر پورا کریگا اُسی سے قوم کے ساتھ وعدہ پورا ہوجائے گا اس خیال اہل لعنت کے ابطال مین یہان کچھ کہنے کی ضرورت نہین **اولاً** اسلیے کہ سابقاً مناقشہ مذکورہ کے استیصال مین اسکا پورا قلع و قمع ہوچکا ہو اعادہ بیفائدہ ہو **ثانیاً** اسلیے کہ اس مناقشہ مین فاضل مناقش نے خود اعتراف کرلیا ہو کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیۂ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین اجمعین کی جماعت سے وعدہ ہو بس راقم آثم نے مناقشہ مذکورہ کے استیصال مین جو عرض کیا ہو

اُس سے بھی اور فاضل مناقش کے اس اعتراف سے بھی اس خیال اہل لعنت کے محال ہونے مین کوئی شک نہین رہ سکتا ہی اور مناقشہ بست و مفتم کے جواب مین واضح ہو چکا ہی کہ مناقشہ مذکورہ مین مجتہد صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہی کہ آیہ مذکورہ سے ائمہ اور شیعیان زمانہ رجعت مراد ہین وہ بھی محض خیال محال ہی اور فاضل مناقش کے اعتراف مذکور سے بھی اس خیال کا محال ہونا لاریب ہی لہذا یہان اس سے تعرض کرنے کی ضرورت نہین ہی یہان مقصود یہ ہی کہ حضرات اہل لعنت کے اِن دونون محال خیالون سے بھی عیان مثل روز روشن ہی کہ آیہ مذکورہ مین وعدہ اگرچہ جماعت سے ہی لیکن بعض اشخاص جماعت کو زمین مین خلیفہ اور زمانۂ خلافت مین برابر اعدا پر غالب کر کے جماعت کے ساتھ وعدہ پورا کر دینا مراد ہی لہذا جب خداوند کریم بعض اشخاص جماعت کو خلیفہ در زمین و غالب بر اہل کین کر کے جماعت کے ساتھ وعدہ پورا کر دیگا بعد اُسکے اُس بعض اشخاص کے امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے پر آیہ مذکورہ سے استدلال کرنا ایسا صحیح و قوی ہوگا کہ اُس سے صحیح و قوی استدلال متصور نہین ہی اس قسم صحیح و قوی استدلال کو جو سخت غلطی کہدے وہ زمرۂ سوفسطائیہ سے ہی قابل خطاب نہین ہی پس یہ مناقشہ سفسطیات سوفسطائیہ سے ہو گیا اور اہل حق نے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے پر آیہ مذکورہ سے جو استدلال کیا ہی وہ ایسا صحیح و قوی ہو گیا کہ آخر مجبور ہو کے حضرات اہل لعنت سپر سوفسطائیہ سے جان بچانے لگے جس سے اہل بصیرت کے نزدیک استدلال اہل حق برابر زیادہ محکم ہو رہا ہی۔

جواب ششم چونکہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے خاص انھین مومنین صالحین کی جماعت کو خلافت در زمین و غلبہ بر اہل کین دونون عطا کرنے کا وعدہ ہی لہذا از زمرۂ مذکورہ سے جن لوگون کو خلافت در زمین و غلبہ بر اہل کین دونون حاصل ہوئے ہین بحکم آیہ مذکورہ اُن لوگون کے مومنین صالحین ہونے سے کوئی عاقل ذی حیا انکار نہین کر سکتا ہی اور یہ معلوم ہی کہ زمرۂ مذکورہ سے جن لوگون کو خلافت در زمین و غلبہ بر اہل کین دونون حاصل ہوئے ہین وہ لوگ خلفائے ثلثہ اور اُنکے وہ رفقا ہین جو کہ زمرۂ مذکورہ سے تھے لہذا بحکم آیہ مذکورہ خلفائے ثلثہ اور اُنکے رفقائے مذکورین کے مومنین صالحین ہونے سے کوئی عاقل ذی حیا انکار نہین کر سکتا ہی اور متفق ہو کر غصب خلافت کرنے والے لوگ مومنین صالحین نہین ہو سکتے ہین لہذا جب یہ واضح ہو گیا کہ بحکم آیہ مذکورہ خلفائے ثلثہ اور اُن کے

رفقاے مذکورین کے مومنین صالحین ہونے سے کوئی عاقل ذیحیا انکار نہین کرسکتا ہی تب لاریب ہوگیا کہ خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقاے مذکورین نے جو کہ صدہا اشخاص تھے متفق ہوکر ہرگز ہرگز غصب خلافت نہین کیا ہی بدینوجہ حضرات اہل لعنت کا یہ قول کہ علی مغصوب الخلافت اور خلفاے ثلثہ و رفقا اُنکے غاصب الخلافت ہین من قبیل گوزشتر ہوگیا اور خود اقوال اہل لعنت سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ جب ثابت ہوجائیگا کہ خلفاے ثلثہ و رفقا اُنکے غاصب الخلافت اور علی مغصوب الخلافت نہین ہین تب حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت مین شک نرہیگا اور اب یہ ثابت ہوگیا کہ اہل لعنت کا قول کہ خلفاے ثلثہ و رفقا اُنکے غاصب الخلافت اور علی مغصوب الخلافت ہین من قبیل گوزشتر ہی لہذا حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت مین کوئی شک نہین رہا پس وعدہ آیہ مذکورہ باوصف جماعت سے ہونے کے آیہ مذکورہ سے حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت کا ثبوت ایسا ہوگیا کہ لاریب فیہ ہوگیا اور فاضل مناقش کا یہ ظاہر کرنا کہ جماعت سے جو وعدہ ہی اُس سے جماعت کے ایک یا چند شخص خاص کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے پر استدلال کرنا سخت غلطی ہے محض کوتاہ نظری یا ابلہ فریبی کا ترانہ ہوکر یہ مناقشہ خاک سیاہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت ہونا کالصبح اذا تنفس سے کالشمس اذا تجلّٰی ہوگیا۔

جواب ہفتم فاضل مناقش نے صفحہ ۳۳- مین لکھا ہی کہ مراد خلیفہ کرنے سے قومی حیثیت سے ہی انتہی بلفظہ بحذف الزوائد اور صفحہ ۱۷- مین لکھا ہی کہ دین کے لیے خلیفہ کرنے کا وعدہ ہی انتہی ایضا بلفظہ بحذف الزوائد اور صفحہ ۱۵- مین لکھا ہی خدا خلیفہ فی الارض کریگا انتہی بلفظہ بحذف الزوائد اور صفحہ ۲۰ مین لکھا ہی کہ آیت مین یہ مضمون ہی کہ البتہ خلیفہ کریگا اللہ اُنکو بیچ زمین کے جیسے خلیفہ کیا اُن لوگون کو کہ پہلے اُنسے تھے انتہی بلفظہ اور تفسیر خلاصۃ المنہج مین جو تفاسیر معتبرۂ اہل لعنت سے ہی لکھا ہی کہ لیستخلفنہم ہرآینہ خلیفہ گرداند البتہ ایشان را فی الارض در زمین کفار از عرب و عجم انتہی بلفظہ نیز تفسیر مذکور مین لکھا ہی ولیمکنن وہرآینہ ممکّن و ثابت سازد و با قوت گرداند لھم براے مومنان صالح دینہم دین ایشان را الذی ارتضی لھم آن دینے کہ پسندیدہ و برگزیدہ است براے ایشان یعنی دین اسلام مراد آنست کہ دین اسلام را برہمہ ادیان غالب گرداند انتہی بلفظہ اور تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہی تمکینہ ان یظہرہ علی الدین کلہ الخ ان عبارتون کو اس مناقشہ کے ساتھ ملانے سے عیان مثل روز روشن ہی کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ

موجود تھے انھین مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور انھین مومنین صالحین کے واسطے دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب یعنے قوت و شوکت مین زیادہ کر دینے کا وعدہ ہی پس اگر کہا جائے کہ یہ وعدہ بعد جناب امیر کے پورا ہوا ہی تو غیر ممکن ہی کیونکہ بعد جناب امیر کے زمرۂ مذکورہ سے کوئی خلیفہ نہین ہوا ہی اور اگر کہا جائے کہ یہ وعدہ جناب امیر کے زمانۂ خلافت مین پورا ہوا ہی تو بھی غیر ممکن ہی کیونکہ آنجناب کے زمانۂ خلافت مین دین اسلام کی قوت و شوکت مین زیادتی نہین ہوئی بلکہ روز بروز کمی ہوتی رہی اور اگر کہا جائے کہ عہد پیغمبر مین یہ وعدہ پورا ہوا ہی تو بھی غیر ممکن ہی کیونکہ مومنین صالحین کو خلیفہ کرنے اور مومنین صالحین کے واسطے دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب یعنی قوت و شوکت مین زیادہ کر دینے کا وعدہ ہی اور عہد پیغمبر مین نہ کسی کلمہ گوی اسلام پر خلیفہ کا اطلاق ہوا ہی نہ دین اسلام کل ادیان باطلہ پر غالب یعنی قوت و شوکت مین زیادہ ہوا ہی اب اگر کہا جائے کہ یہ وعدہ بعد نبی قبل خلافت علی کے بھی پورا نہین ہوا ہی تو وعدۂ خدا خلاف ہوگا لہذا کوئی عاقل با ایمان اسمین شک نہین کر سکتا ہی کہ یہ وعدہ بعد نبی قبل خلافت علی پورا ہوا ہی جسمین زمرۂ مذکورہ سے بجز خلفائے ثلثہ کے اور کوئی خلیفہ نہین ہوا ہی پس دو حال سے خالی نہین ہی یا تو مذکورہ جماعت مومنین صالحین خلفائے ثلثہ مین منحصر ہی یا تو بعض اشخاص جماعت کو خلیفہ کر کے جماعت کے ساتھ وعدہ پورا کر دینا مراد ہی بہر دو صورت یہ عیان مثل روز روشن ہی کہ خداوند کریم نے مطابق اپنے وعدۂ آیۂ مذکورہ کے ہر سہ خلیفہ کو یکے بعد دیگر خلیفہ کیا ہی بدینوجہ بھی فاضل مناقش کا یہ ظاہر کرنا کہ جماعت سے جو وعدہ ہی اُس سے بعض اشخاص جماعت کے امام حق و خلیفۂ راشد ہونے پر استدلال کرنا سخت غلطی ہی محض کوتاہ نظری یا کوتاہ نظرون کی راہ زنی ہی اسی سے بھی یہ مناقشہ محض کوتاہ نظری یا کوتاہ نظرون کی راہ زنی کا ترانہ ہو کر کالعہن المنفوش ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا ثبت حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ہو با بدر الدجی سے شمس الضحی ہو گیا۔

جواب ہشتم۔ فاضل مناقش نے صفحہ ۲۲ مین لکھا ہی کہ وعدہ اُن لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اس سے پہلے ایمان قبول کر کے عمل صالح کر چکے تھے انتہی بلفظہ اور صفحہ ۳۲ مین لکھا ہی کہ بیشک اس آیت مین خطاب اُن لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے دولت اسلام سے مشرف ہو کر عمل صالح کرتے تھے

انتہی بلفظہ اور پہلا حصہ ضمیمۂ جلد اول صفحہ ۸۷ - مین ولیمکنن لھم دینہم الذی ارتضی لھم کا ترجمہ
کیا ہی اور البتہ قوت دیگا واسطے اُنکے دین اُنکے کو وہ دین کہ پسند کیا ہی خدا نے واسطے اُنکے انتہی بلفظہ پھر
حصۂ مذکورہ صفحہ ۲۷۹ - مین لفظ مذکور کا ترجمہ کیا ہی کہ اور البتہ متمکن کرد یگا واسطے اُنکے دین اُنکے کو ایسا
دین کہ پسند کیا ہی خدا نے واسطے اُنکے انتہی بلفظہ تفاسیر امامیہ کی عبارات مذکورۂ بالا اور اِن عبارات فضائل
مناقش کا مجموعہ برملا ندا دیرہا ہی کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور اسکے قبل سے شرف
کمال ایمان رکھتے تھے اور عمل صالح کرتے تھے جنکا زمرۂ موجودہ کلمہ گویان اسلام وقت نزول آیہ مذکورہ سے
ہونا بدیہیات جلیہ سے ہی خاص اُنھین مومنین صالحین کے واسطے دین اسلام کو کل ادیان باطلہ پر غالب کردینے کا
وعدہ ہی اور وعدۂ خدا خلاف نہین ہوسکتا ہی لہذا زمرۂ مذکورہ کی حیات مین اس وعدہ کا پورا ہونا یعنے
دین اسلام کا کل ادیان باطلہ پر غالب ہونا ضروری ہی اور زمرۂ مذکورہ کی حیات مین کل ادیان باطلہ نابود نہین
ہوئے پس معلوم ہوا کہ کل ادیان باطلہ پر دین اسلام کو غالب کردینے سے کل ادیان باطلہ کو نابود کردینا مراد نہین ہی
بلکہ دین اسلام کو قوت و شوکت مین ایسا زیادہ کردینا مراد ہی کہ کوئی دین قوت و شوکت مین دین اسلام کے
برابر نرہے اور زمانۂ نبی مین دین اسلام کو ایسی قوت نہین ہوئی اور وعدۂ خدا خلاف نہین ہوسکتا ہی لہذا
کوئی عاقل با ایمان اسمین شک نہین کرسکتا ہی کہ بعد وفات سرور کائنات زمرۂ مذکورہ کی حیات مین مذاہب
اسلامیہ سے جو مذہب دیگر کل مذاہب اسلامیہ و غیر اسلامیہ پر غالب یعنی قوت و شوکت مین زیادہ ہوا ہی
وہ مذہب دین اسلام مصداق ورضیت لکم الاسلام دینا ہی اور بعد وفات سرور کائنات زمرۂ مذکورہ
کی حیات مین مذاہب اسلامیہ سے جو مذہب دیگر مذاہب اسلامیہ و غیر اسلامیہ سے مغلوب و منکوب
ہوا ہی وہ مذہب دین اسلام مصداق ورضیت لکم الاسلام دینا نہین ہی بلکہ وہ مذاہب باطلہ و مسالک
عاطلہ سے ہی اور یہ معلوم ہی کہ بعد وفات سرور کائنات زمرۂ مذکورہ کی حیات مین مذاہب اسلامیہ سے جو
مذہب دیگر کل مذاہب اسلامیہ و غیر اسلامیہ پر غالب یعنی قوت و شوکت مین زیادہ ہوا ہی وہ مذہب اہل السنت
خیر البریت ہی نہ مذہب اہل لعنت اور بعد وفات سرور کائنات زمرۂ مذکورہ کی حیات مین مذاہب اسلامیہ
سے جو مذہب دیگر کل مذاہب اسلامیہ و غیر اسلامیہ سے مغلوب و منکوب رہا ہی بلکہ بالکل بے نام و نشان رہا ہی

وہ مذہب اہل لعنت ہی نہ مذہب اہل سنت خیر البریت جس سے یقینا معلوم ہو گیا کہ مذہب اہل سنت خیر البریت دین اسلام مصداق ورضیت لکم الاسلام دینا ہی اور مذہب اہل لعنت دین اسلام مصداق ورضیت لکم الاسلام دینا نہین ہی جب یقینا معلوم ہو گیا کہ مذہب اہل سنت خیر البریت دین اسلام مصداق ورضیت لکم الاسلام دینا ہی اور مذہب اہل لعنت دین اسلام مصداق ورضیت لکم الاسلام دینا نہین ہی تب حقیت مذہب اہل سنت مثل آفتاب بے سحاب کے عیان اور باطلیت مذہب اہل لعنت مثل ماہتاب بیحجاب کے نمایان ہو کر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کالشمس فی الضحی اور باطلیت خلافت بلا فصل علی کالبدر فی الدجی ہو گئی بدینوجہ بھی یہ مناقشہ ہباءً منثوراً ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا کالنور علی قلل الطور ہو گیا۔ مخفی نرہے کہ زمرۂ مذکورہ کی حیات مین مذہب اہل لعنت کا بالکل مغلوب و منکوب ہونا مناقشہ سی و پنجم کے جواب مین شواہد عشرۂ کاملہ کے ساتھ معرض بیان مین آچکا ہی یہان دیگر چند شواہد کے ساتھ بیان کیا جاتا ہی **از انجملہ** یہ کہ اہل لعنت کے اصول اربعہ مین سے تہذیب الاحکام مین ہی عن علی علیہ السلام حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر لحوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ فان ھذہ الروایۃ وردت مورد التقیۃ انتھی فرمایا علی علیہ السلام نے کہ حرام کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت خر اہلی اور نکاح متعہ دونون کو پس بیشک یہ روایت وارد ہوئی ہی مورد تقیہ مین **ف** اگر بعد وفات سرور بریت مذہب اہل لعنت بالکل مغلوب و منکوب بلکہ ظاہر مین بالکل ناپید و نابود نہوتا تو انکے علی تقیہ کیون کرتے اور تقیہ کر کے متعہ کو کیون حرام کہتے پس کوئی شبہہ نہین رہا کہ بعد وفات سرور کائنات مذہب اہل لعنت اگر تھا تو صندوق تقیہ مین تھا ظاہر مین بالکل نابود و ناپید تھا **از انجملہ** یہ کہ نہج البلاغت اہل لعنت مین نامۂ علویہ بنام معاویہ موجود ہی بجواب اُسکے مجتہد صاحب نے بوارق مین جو لکھا ہی وہ بلفظہ آیندہ منقول ہو گا جسمین صریح تصریح ہی کہ شیعون کے علی اپنی خلافت مین بھی مثل سنگ بے زبان کے خلاف خلفا کوئی حرف اپنی زبان سے نکال نہین سکتے تھے حتی کہ اگر خلاف خلفا کوئی حرف اپنی زبان سے نکالتے تو انکے رفقا خود انکو مخذول و مقتول کر ڈالتے اس تصریح مجتہد فصیح سے عیان غیر محتاج بیان ہی کہ بعد رحلت سرور بریت

علی اہل لعنت کی خلافت مین بھی مذہب اہل لعنت ایسا مغلوب و منکوب بلکہ ظاہر مین ایسا ناپید و نابود تھا کہ انکے علی بھی کسی حرف مذہب کے اظہار پر قادر نہ تھے **از انجملہ** یہ کہ اہل لعنت کی کافی کلینی و بحار وغیرہما مین روایات کثیرہ موجود ہین جن مین بیان کیا گیا ہی کہ بعد وفات سرور کائنات سوائے تین شخصون کے سب مرتد ہو گئے تھے حتی کہ حسب تصریح ملا کاشانی در شرح نہج البلاغت علی ایسے بے یار و انصار تھے گویا کہ دونون ہاتھ اُن کے کٹے ہوئے تھے جس سے انکے مذہب کا بالکل مغلوب و منکوب بلکہ ظاہر مین بالکل ناپید و نابود ہونا آشکار غیر محتاج اظہار ہی بالجملہ جو لوگ بوقت نزول آیت استخلاف موجود تھے اور اُسکے قبل سے مشرف باسلام ہو چکے تھے اُن لوگون کی حیات مین مذہب اہل لعنت کا بالکل مغلوب و منکوب بلکہ ظاہر مین بالکل ناپید و نابود ہونا ایسا ہی کہ کسی کے اخفا سے مخفی نہین ہو سکتا ہی۔

جواب نہم۔ مناقشہ یکم کے جواب مین تفاسیر معتبرۂ اہل لعنت سے واقعۂ نزول آیۂ مذکورہ جو منقول ہو چکا ہی حاصل اُسکا یہ ہی کہ بعد ہجرت کے مہاجرین جب انصار کے گھرون مین رہتے تھے اور خوف کفار اشرار سے ہر وقت ہتیار بدست رہتے تھے اُسی حالت مین کسی وقت آپس مین کہ رہے تھے کہ ایسا بھی کوئی زمانہ ہوگا کہ ہم لوگون سے یہ خوف دور ہو جائے پس آیت نازل ہوئی وعد اللہ الذین اٰمنوا الخ فریقین کی جس تفسیر مین واقعہ نزول آیۂ مذکورہ بیان کیا گیا ہی یہی بیان کیا گیا ہی اسکے خلاف کسی فریق کی کسی کتاب مین نہین ہی اور یہ واقعہ بیخ کن بلکہ گردن زن ہی مذہب اہل لعنت کی باوصف این آجتک کسی اہل لعنت کو اس واقعہ کی صحت اور واقعیت سے انکار کرنے کی جرأت نہین ہوئی اور حضرات اہل لعنت اپنے خیالی علی کی خلافت بلافصل ثابت کرنے کے خیال خام سے آیہ انما ولیکم اللہ کا جو واقعہ نزول بیان کرتے ہین اُسکی صحت اور واقعیت سے غیر اہل لعنت برابر انکار کرتے چلے آتے ہین اور غیر اہل لعنت کی طریق سے اُسکی صحت اور واقعیت ثابت کرنے کے واسطے حضرات اہل لعنت بہتیرا ہاتھ پانون مارتے چلے آتے ہین مگر تا ایندم ہاتھ مین کچھ نہین آیا نہ کبھی کچھ آویگا چنانچہ فصل یازدہم مین واضح ہوگا انشاء اللہ تعالی پس جائے غور و انصاف ہی کہ حضرات اہل لعنت اپنے خیالی علی کی خلافت بلافصل ثابت کرنے کے واسطے آیہ انما ولیکم اللہ کے لیے واقعہ نزول کا نام کیون لیا کرتے ہین جسکی صحت اور واقعیت ثابت نہین کر سکتے ہین اور حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کے آفتاب پر خاک

ڈالنے کے واسطے آیت استخلاف کے ایسے واقعہ نزول سے جسکی صحت اور واقعیت مین لا ولم نہین کر سکتے ہین کیون
اُسطرح چشم و گوش بند کر لیتے ہین کہ گویا کسی کتاب مین اُسکا نام و نشان نہین ہی اور کیون نہین سمجھتے ہین کہ بحکم
ہر فرعونے راموسی آخر کوئی حامی حق و ماحی باطل حق نما واقعہ نزول آیت استخلاف سے پردیکو ایسا اُٹھا دیگا کہ
ہر چشم بینا کے واسطے ید بیضا ہوجائیگا کہ آیت استخلاف مین حق تعالی نے جس جماعت مومنین صالحین کو زمین مین
خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ دینے کے وعدہ اور بشارت دیکر یہ شہادت دی ہی کہ اُس جماعت
مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے کے بعد اُس خلافت کے حقہ راشدہ
ہونے اور اُن مومنین صالحین کے از قبل نزول آیہ مذکورہ مومنین صالحین ہونے اور بعد نزول آیہ مذکورہ ہمیشہ مومنین صالحین
رہنے کے جو لوگ اقرار نکرینگے وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہونگے وہ جماعت مومنین صالحین جماعت مہاجرین
ہین جسکا صریح نتیجہ یہ ہی کہ جماعت مہاجرین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ
حاصل ہونے کے بعد اُس خلافت کے حقہ راشدہ ہونے اور اُن مہاجرین کا از قبل ہجرت مومنین صالحین
ہونے اور بعد ہجرت ہمیشہ مومنین صالحین رہنے کے جو لوگ اقرار نکرینگے وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہونگے
اور وعدہ خدا خلاف نہین ہو سکتا ہی لہذا جسکو کچھ بھی خوف خالق یا شرم خلائق ہی وہ اسمین چون و چرا نہین
کر سکتا ہی کہ جماعت مہاجرین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ حاصل ہو کر مدت
مدیدہ تک قائم رہنے کے وعدہ خدا پورا ہوگیا ہی لیکن عہد پیغمبر مین پورا نہین ہوا چنانچہ جواب مناقشہ چہل و دوم
مبحث ہفتم مین بوجوہ عشرہ قاطعہ تلک عشرۃ کاملہ عیان کالشمس فی المعان ہو چکا ہی اور یہ معلوم ہی کہ بعد پیغمبر
صرف خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کا زمانہ مراد ہونا ایسا ہی آشکار کالشمس فی نصف النہار کہ جسکو کچھ بھی خوف
خالق یا شرم خلائق ہی وہ ہرگز نہین کر سکتا ہی انکار جس سے کالشمس اذا طلعت والنہار اذا جلت ہوگیا کہ
جماعت مہاجرین کو زمانہ خلفاے ثلثہ مین برابر دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے کے بعد جماعت مہاجرین یعنی
خلفاے ثلثہ اور اُنکے رفقاے مہاجرین کا نزول آیہ مذکورہ کے قبل سے مومنین صالحین ہونے اور بعد اسکے
ہمیشہ مومنین صالحین رہنے اور ایمان کامل و عمل صالح کے ساتھ دنیا سے جانے اور ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ
راشد و مصداق آیہ مذکورہ ہونے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کے کفر اور فسق مین کامل ہونا آیہ مذکورہ کی

دلالت قطعیہ سے قطعاً ثابت ہوگیا لہذا یہ کہنا کہ جماعت سے جو وعدہ ہے اُس سے خاص تین شخصوں کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے پر استدلال کرنا سخت غلطی ہے محض کوتاہ نظری یا کوتاہ نظرون کی راہ زنی ہے۔

جواب دہم - مناقب مہاجرین کی آیتون مین حضرات اہل لعنت یہ بیہودہ سرائی کرتے ہین کہ آیتین ہین مہاجرین کے ساتھ خاص ہین منافقین مہاجرین اِن آیتون مین داخل نہین ہین اور اہل لعنت کے نزدیک ثلثہ منافق تھے لہذا مناقب مہاجرین کی آیتون مین داخل نہین ہو سکتے ہین حالانکہ مہاجرین مین کوئی منافق نہ تھا جب ہی تو ہجرت کے پہلے منافقون کی مذمت مین کوئی آیت نازل نہین ہوئی ساتھ اس کے ہجرت کے پہلے مسلمانون کی ایسی حالت تھی کہ مسلمانون سے کسی کافر کو طمع یا خوف کا غالب ہونا ہرگز ممکن نہ تھا اور نہ خدا یا رسول یا اور کسی نے یہ کہا تھا کہ جو منافقانہ اسلام لائے گا وہ دنیا مین منتفع ہوگا پھر مہاجرین مین منافق کیونکر ہو سکتا ہے ہرگز نہین ہو سکتا ہے اور بفرض محال اگر مہاجرین مین کوئی منافق تھا تو ہرسہ خلیفہ اور اُنکے رفقاے مہاجرین کا مومنین صالحین مہاجرین ہونا تو ایسا آشکارا ہے کہ مجال انکار ہے کہ آخر مجبور ہوکر فاضل مناقش نے بھی اس مناقشہ مین اور مناقشہ چہل و سوم مین اسکا اقرار کرلیا چنانچہ عنوان ہر دو مناقشہ سے ظاہر غیر محتاج منظر ہے پس واقعی طور سے بھی اور فاضل مناقش کے اقرار سے بھی ہرسہ خلیفہ کا مناقب مہاجرین کی آیتون مین داخل ہونا مستحکم مثل پایہ عرش مکرم ہوگیا لہذا زمرۂ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت اور زمرۂ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور زمرۂ اولٰئک ھم المؤمنون حقًّا اور زمرۂ اولٰئک ھم الصادقون اور زمرۂ اولٰئک ھم المفلحون مین ہرسہ خلیفہ کے داخل ہونے سے ہرگز انکار نہین ہو سکتا ہے کیونکہ یہ سب مناقب مہاجرین کے آیتون مین ہے اور شہادت الٰہیہ سے جن خلفا کے یہ مناقب ہون اُن خلفا کے ایمہ بحق و خلفاے راشدین ہونے سے جسکو کچھ بھی خوف خالق یا شرم خلائق ہے وہ ہرگز چون وچرا نہین کر سکتا ہے لہذا جسکو کچھ بھی خوف خدا یا پاس حیا ہے نہ وہ ہرسہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے سے انکار کر سکتا ہے نہ انکار کرنے والون کا بحکم ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفاسقون کفر اور فسق مین کامل ہونا جماعت سے وعدہ ہونے کی بنا پر چھپ سکتا ہے بالجملہ مدعا یہ تھا کہ جس طور سے بوجہ زمرہ رجال سے ہونے جناب امیر کے صدور حدیث لاعطین الرایۃ کے دوسرے دن آنجناب کو سردوچار سے

نشان جنگ اور فضل خالق کون و مکان سے فتح جنگ دونون حاصل ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل سے آنجناب کیے صدور حدیث مذکور کے پیشتر سے محبوب و محب خدا و رسول ہونے پر حدیث مذکور ایسی قطعی الدلالت ہی کہ ہرگز کسی منکر کے انکار کا اعتبار نہیں ہو سکتا ہی اسیطرح سے بوجہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ استخلاف سے اور زمرۂ مہاجرین سے ہونے ہر سہ خلیفہ کے ہر سہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین ابر غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل سے ہر سہ خلیفہ کے حصول غلبہ کے پیشتر سے امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور زان بعد ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے کا جو لوگ اقرار نہیں کرتے ہین اُن لوگون کے کفر اور فسق مین کامل ہونے پر آیۂ مذکورہ ایسی قطعی الدلالت ہی کہ ہرگز کسی منکر کے انکار کا اعتبار نہیں ہو سکتا ہی پس جو مدعا تھا وہ مثل آفتاب بے سحاب کے آشکار اور مثل ماہتاب بے حجاب کے نمودار ہو کر حضرات اہل لعنت کا کفر اور فسق مین کامل اور زمرۂ یکتمون الحق وھم یعلمون سے ہونا عیان کالشمس فی المعان ہو گیا۔

مناقشۂ چہل و دوم۔ اہل سنت کا یہ استدلال اگر صحیح ہو گا تو زمانۂ خلافت مین دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے کے بعد ثلثہ خلفاے بحق ہون گے اُس سے پہلے خلفاے بحق نہون گے حالانکہ اہل سنت اسکے قائل نہیں ہین لہذا اہل سنت کا یہ استدلال صحیح نہیں ہو سکتا ہی۔

جواب یہ کہ حدیث رایت یعنی قول سرور بریت لاعطین الرایۃ الخ سے مقدمۂ علی مرتضی مین بمقابلۂ خوارج و نواصب جو استدلال کیا گیا ہی اُسمین بھی خوارج و نواصب اسطور سے کہہ سکتے ہین کہ طرفداران علی کا اگر یہ استدلال صحیح ہو گا تو جنگ خیبر مین تیسرے روز نشان و فتح دونون حاصل ہونے کے بعد علی محبوب و محب خدا و رسول ہون گے اُس سے پہلے علی محبوب و محب خدا و رسول نہون گے حالانکہ طرفداران علی اسکے قائل نہیں ہین لہذا طرفداران علی کا یہ استدلال صحیح نہیں ہو سکتا ہی پس جو جواب حدیث رایت سے مقدمۂ علی مرتضی مین استدلال کرنے والون کی طرف سے ہو گا وہی جواب آیت استخلاف سے مقدمۂ حضرات خلفاے ثلثہ مین استدلال کرنے والون کی طرف سے ہو گا پس استدلال مذکور بحدیث مسطور مین کیون نہیں کہا جاتا ہی کہ اگر یہ استدلال صحیح ہو گا تو خیبر مین فتح حاصل ہونے کے بعد علی مرتضی محبوب و محب خدا و رسول ہون گے

اُس سے پہلے علی مرتضی محبوب و محب خدا و رسول نہونگے استدلال مرقوم بآیۂ مرقومہ مین کیون کہاجاتا ہی کہ اگر یہ استدلال صحیح ہوگا تو زمانۂ خلافت مین دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے کے بعد ثلثہ خلفاے بحق ہون گے اُس سے پہلے ثلثہ خلفاے بحق نہون گے بجز اسکے کیا کہا جاے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد و باطل جو را حیا نبود و اہل بصیرت کے نزدیک اس قسم کی دروغگوئی اور شرم وحیا کی خونریزی سے مذہب اہل سنت کے دلائل ضعیف نہین ہوتے ہین بلکہ زیادہ قوی ہو جاتے ہین لیکن ایمان اور فضائل علی مرتضی کے کل دلائل اہل لعنت درہم و برہم ہوکر مذہب اہل لعنت خاکستر بطالت ہوتا ہی اور مذہب اہل سنت برابر زیادہ محکم و مستحکم مثل پایۂ عرش اعظم ہوتا ہی کیونکہ اہل سنت کے نزدیک صدور حدیث مذکور کے دوسرے روز جناب امیر کو نشان و فتح ملنے کے بعد حدیث مذکور قطعی الدلالت ہی صدور حدیث مذکور کے پیشتر سے جناب امیر کے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے پر بوجہ ہونے آنجناب کے زمرۂ رجال سے اسیطرح بعد نزول آیۂ مذکورہ کے ہرسہ خلیفہ کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین برابر غلبہ بر اہل عداوت حاصل ہونے کے بعد آیۂ مذکورہ قطعی الدلالت ہی حصول غلبہ مذکورہ کے پیشتر سے ہرسہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے پر بوجہ ہونے ہرسہ خلیفہ کے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے پس جسطرح جناب امیر صدور حدیث مذکور کے پیشتر سے محبوب و محب خدا و رسول تھے لیکن خیبر مین آنجناب کو فتح ملنے کے پہلے حدیث مذکور مین اُسپر دلالت نہ تھی خیبر مین آنجناب کو فتح ملنے کے بعد حدیث مذکور مین اُسپر ایسی دلالت قطعیہ پیدا ہوگئی کہ کسی منکر کے انکار کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی اُسیطرح زمانۂ خلافت مین دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے کے پیشتر سے ہرسہ خلیفہ امام بحق و خلیفہ راشد اور نزول آیۂ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح تھے لیکن حصول غلبہ مذکورہ سے پہلے آیۂ مذکورہ مین اُسپر دلالت نہ تھی بعد حصول غلبہ مذکورہ کے آیۂ مذکورہ مین اُسپر ایسی دلالت قطعیہ پیدا ہوگئی کہ کسی منکر کے انکار کا اعتبار نہین ہوسکتا ہی لہذا مناقشات سابقہ کے طور سے یہ مناقشہ بھی ابلہی یا ابلہ فریبی کا ترانہ ہوکر خاک سیاہ ہوگیا اور آیۂ مذکورہ کا مثبت حقیقت و راشدیت ہرسہ خلافت ہونا جیسا آشکار کالشمس فی نصف النہار و استوار مثل پایۂ عرش کردگار تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

مناقشۂ پنجاہ و یکم - اگر آیت استخلاف مثبت خلافت ثلثہ ہی تو سقیفہ مین دربارۂ تعیین خلیفہ مہاجرین و انصار مین نزاع کیون ہوئی یا اُسوقت آیت استخلاف کیون نہین پیش کی گئی کیا اُسوقت تک آیت استخلاف

نازل نہین ہوئی تھی۔
جواب یہ کہ قرآن مین جو کچھ ہی اور اُسپر قرآن کا اطلاق ہوتا ہی وہ روز سقیفہ سے پہلے سرور خلیفہ پر نازل ہو اتھا
اور سرور خلیفہ نے امت کو پہونچایا علی ہذا آیت استخلاف بھی جسپر قرآن کا اطلاق ہوتا ہی روز سقیفہ سے پہلے اول سال
ہجرت مین سرور خلیفہ پر نازل ہوئی اور سرور خلیفہ نے امت کو پہونچائی لیکن روز سقیفہ تک بلکہ اُسکے بعد بھی کچھ دنون
تک آیت استخلاف سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا معلوم نہ تھا اسی سے روز سقیفہ تک بلکہ اسکے بعد بھی کچھ دنون
تک مقدمۂ خلافت مین آیت استخلاف نہین پیش کی گئی مگر یہ معلوم ہونے کے بعد کہ آیت استخلاف سے خلافت خلفاے ثلثہ
مراد ہی مقدمۂ خلافت مین ابر آیت استخلاف سے استدلال کیا جاتا ہی کیونکہ بعد یہ معلوم ہونے کے کہ آیت استخلاف سے
خلفاے ثلثہ کی خلافت مراد ہی زمانہ خلافت مین غلبہ حاصل ہونے کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد
ہونے اور نزول آیت استخلاف کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح
جانے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین ان لوگون کے کفر اور فسق مین کامل ہونا بحکم آیہ مذکورہ ایسا ہی آشکار کالشمس فی
نصف النہار کہ ہرگز کسی منکر کا انکار نہین ہو سکتا ہی قابل اعتبار اگر کہا جاے کہ جب روز سقیفہ کے بعد بھی کچھ دنون
تک آیہ مذکورہ سے خلافت ثلثہ مراد ہونا معلوم نہ تھا پھر آیہ مذکورہ سے خلافت ثلثہ مراد ہونا کب معلوم ہوا اور کیونکر
معلوم ہوا تو گذارش یہ ہی کہ حسب گفتار اہل لعنت بھی جسدن خیبر فتح ہوا ہی اُسکے پہلے روز بوقت شام سرور
انبیاے کرام نے حدیث رایت یعنے لاعطین الرایۃ الخ فرمایا تھا مگر فتح خیبر کے روز بعد نماز فجر کے بھی کچھ دیر
تک حدیث مذکور سے علی مرتضی مراد ہونا معلوم نہ تھا حالانکہ حدیث مذکور سے علی مرتضی مراد ہونے کی بنا پر بھی بزعم خود
حضرات اہل لعنت خلافت بلافصل علی مرتضی ثابت کرتے ہین پس جب فتح خیبر سے ایک دن پہلے حدیث مذکور
کے صادر ہونے اور کل مجاہدین خیبر کو معلوم ہونے کے باوجود فتح خیبر کے روز بعد نماز فجر کے بھی کچھ دیر تک حدیث مذکور سے
علی مرتضی مراد ہونا معلوم نہ تھا پھر حدیث مذکور سے علی مرتضی مراد ہونا کب معلوم ہوا اور کیونکر معلوم ہوا بس حدیث
مذکور سے علی مرتضی مراد لیکر خلافت بلافصل علی مرتضی ثابت کرنے والون کی طرف سے جو جواب ہوگا
آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد لیکر حقیقت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت کرنے والونکی طرف سے
بھی وہی جواب ہوگا یہ جدل کلام تھا حل مقام یہ ہی کہ بیشک فتح خیبر کے روز بعد نماز فجر کے بھی کچھ دیر تک

حدیث مذکور سے علی مرتضیٰ مراد ہونا معلوم نہ تھا لیکن اُسکے بعد اُسی روز رسول خدا سے نشان جنگ فضل خدا سے فتح جنگ دونون کا اجتماع زمرۂ رجال سے جناب امیر مین ہونے پھر اُسی دن زمرۂ رجال سے اور کسی مین یہ اجتماع ہونے سے جناب امیر کا حدیث مذکور سے مراد ہونا ایسا ہو گیا آشکار کہ ہرگز نہین ہو سکتا ہی کسی منکر کا انکار جابر عتبا اسیطور سے روز سقیفہ کے بعد بھی کچھ دنون تک آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا معلوم نہ تھا لیکن اسکے بعد زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا دونون کا اجتماع زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہر سہ خلیفہ مین ہونے پھر زمرۂ مذکورہ سے اور کسی مین یہ اجتماع نہونے سے صرف خلافت خلفاے ثلثہ کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا ایسا ہو گیا عیان کہ ہرگز نہین ہو سکتا ہی کسی منکر کے انکار سے پنہان اور جسطرح حدیث مذکور سے علی مرتضیٰ مراد ہونا معلوم ہونے کے بعد صدور حدیث مذکور کے پیشتر سے جناب امیر کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے اور پھر ہمیشہ محبوب و محب خدا و رسول رہنے پر حدیث مذکور کی قطعیت الدلالت ہونے سے جسکو کچھ بھی خوف خدا یا پاس حیا ہی وہ ہرگز انکار نہین کر سکتا ہی اسیطرح آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا معلوم ہونے کے بعد زمانہ خلافت مین غلبہ حاصل ہونے کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین اُن لوگون کے کفر اور فسق مین کامل ہونے پر آیہ مذکورہ کے قطعیت الدلالت ہونے سے جسکو کچھ بھی خوف خدا یا پاس حیا ہی وہ ہرگز انکار نہین کر سکتا ہی پس یہ مناقشہ بھی خاک سیاہ ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا استوار مثل پایۂ عرش پروردگار تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

مناقشۂ پنجاہ و دوم۔ اس وعدے مین نہ اندرونی دینون پر دین اسلام کو غلبہ دینا مراد ہی نہ جن مومنین صالحین سے وعدہ ہی اُن مومنین صالحین کو اندرونی دشمنون پر غلبہ دینا مراد نہ اُن مومنین صالحین سے اندرونی دشمنون کے خوف کو دور کر دینا مراد بلکہ بیرونی دینون پر دین اسلام کو اور بیرونی دشمنون پر اُن مومنین صالحین کو غلبہ دینا اور بیرونی دشمنون کے خوف کو اُن مومنین صالحین سے دور کر دینا مراد ہی اور اس سے بیشک انکار نہین ہو سکتا ہی کہ جناب امیر کی خلافت مین نہ اندرونی دینون پر دین اسلام کو غلبہ ہوا نہ اندرونی دشمنون پر

اُن مومنین صالحین کو غلبہ ہوا نہ اندرونی دشمنون کا خوف اُن مومنین صالحین سے دور ہوا لیکن بیرونی دینون دین اسلام کو اور بیرونی دشمنون پر اُن مومنین صالحین کو ضرور غلبہ تھا اور بیرونی دشمنون کا خوف اُن مومنین صالحین سے ضرور دور تھا پس خلافت آنجناب مراد ہے نہ خلافت ثلثہ یہ مناقشہ صاحب بوارق اور صاحب رسالہ روشنی کا افادہ ہی سکا۔

جواب اول - حضرات اہل سنت کی تفسیر معتمد خلاصۃ المنہج مین لکھا ہی ولیمکنن و ہر آینہ ثابت سازد و باقوت گرداند لھم برای مومنان صالح دینھم دین ایشان را الذی ارتضی لھم آن دینی کہ پسندیدہ و برگزیدہ است برای ایشان یعنی دین اسلام مراد آنست کہ دین اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گرداند انتہی بلفظہ اور حضرات اہل سنت کی معتبر ترین تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہی ولیمکنن لھم ان یظھرہ علی الدین کلہ اور تمکین دین اسلام یہی کہ غالب کرے اسکو سب دینون پر ان دونون عبارتون سے روز روشن کی طرح عیان اور شمع انجمن کی طرح نمایان ہی کہ زمانہ خلافت موعودہ آیہ مذکورہ مین وز بروز ایسا غلبہ اسلام ہوگا کہ دین اسلام ایسا غالب برکل غالب ہوجائیگا کہ قوت و شوکت مین کوئی دین اندرونی ہو خواہ بیرونی دین اسلام کا ہم پلہ نرہیگا اور بجواب مناقشہ دوم مثل آفتاب بے سحاب کے تابان و درخشان ہوچکا ہی کہ زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے بلکہ زمرہ مہاجرین سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین سے یہ وعدہ ہی اور یہ معلوم ہی کہ خلفاے مہاجرین وکلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے صرف خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ خلافت مین روز بروز ایسا غلبہ اسلام ہوا ہی کہ دین اسلام سب دینون پر ایسا غالب ہوگیا تھا کہ شوکت و قوت مین کوئی دین دین اسلام کا ہم پلہ باقی نہین رہا تھا اور جناب امیر کے زمانہ خلافت مین روز بروز ایسا غلبہ اسلام نہین ہوا بلکہ روز بروز ایسا ضعف اسلام ہوا ہی کہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین جو غلبہ اسلام ہوا تھا وہ بھی آنجناب کی خلافت مین زائل ہوگیا تھا لہذا جسکو کچھ بھی خوف خالق یا شرم خلائق ہی وہ نہ خلافت جناب امیر آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کا قائل ہو سکتا ہی نہ خلافت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم آیہ مذکورہ سے مراد ہونے کا منکر ہو سکتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ جن خلفا کی خلافت مراد ہی اُن خلفا کا خلفاے مہاجرین و کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا ضروری اور اُن خلفا کی خلافت مین غلبہ دین اسلام و اہل اسلام کا روز افزون ہونا لابدی ہی اور یہ

معلوم ہو کہ خلفاے مہاجرین کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت مین غلبہ دین اسلام و اہل اسلام روز افزون ہوا ہے اور جناب امیر کی خلافت مین غلبہ دین اسلام و اہل اسلام روز افزون نہین ہوا بلکہ آنجناب کی خلافت مین ضعف دین اسلام و اہل اسلام روز افزون ہوا ہے لہذا جسکو کچھ بھی خوف خدا یا پاس حیا ہے وہ نہ خلافت علویہ کو مصداق آیہ مذکورہ کہہ سکتا ہے نہ خلافت صدیقیہ فاروقیہ ذی النوریہ کے مصداق آیہ مذکورہ ہونے سے انکار کر سکتا ہے۔

جواب دوم - مفسرین معتمدین اہل العترت سے صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے کلمہ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا کی تفسیر مین لکھا ہے۔ وہر آیینہ بدل دہد ایشان را از پس ترس ایشان از دشمنان ایمنی از ایشان انتہی بلفظہ اور معتمد ترین مفسرین اہل العترت سے صاحب تفسیر مجمع البیان نے کلمہ مذکورہ کی تفسیر مین لکھا ہے ای لینصرنہم الخ بیشک ضرور نصرت دیگا اللہ اُن مومنین صالحین کو۔ اور فاضل بحرانی اثنا عشری نے شرح نہج البلاغت مین موعود آیہ مذکورہ کی نسبت لکھا ہے وھو النصرۃ والغلبۃ والاستخلاف اور وہ موعود نصرت اور اور غلبہ دینا اور خلافت عطا کرنا ہے **ف** بطور تسلیم محال کے اگر یہ تسلیم کیا جاے کہ خاص بیرونی دشمنون پر نصرت اور غلبہ دینا مراد ہے تو مذکورہ تینون عبارتون کا مجموعہ صریح ہوگا اسمین کہ زمانہ خلافت موعودہ مین مومنین صالحین موعودین بخلافت کو روز بروز بیرونی دشمنون پر ایسی نصرت اور غلبہ حاصل ہوگا کہ بیرونی دشمنون کا خوف بالکل دور ہو جائے گا اور یہ معلوم ہے کہ جناب امیر کے زمانہ خلافت مین روز بروز بیرونی دشمنون پر نصرت اور غلبہ حاصل ہونا کیسا کبھی کسی بیرونی دشمنون پر خروج کرنے کی نوبت بھی نہین آئی بلکہ کسی بیرونی دشمن پر خروج کرنے کی قوت بھی نہ تھی بلکہ بیرونی دشمنون کے شر سے جو بچے ہوئے تھے وہ بھی خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین جو فتوحات اور غلبات حاصل ہوئے تھے اُسکی بدولت بچے ہوئے تھے لہذا خلافت آنجناب کا آیہ مذکورہ سے مراد ہونا ایسا ہی خیال محال کہ بالکل نہین ہے مجال قیل وقال اور خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا ایسا ہی آشکارا کالشمس فی نصف النہار کہ جسکو کچھ بھی خوف خالق یا شرم خلائق ہے وہ ہرگز نہین کر سکتا ہے انکار۔

جواب سوم - علماے اہل العترت سے جناب امیر زیادہ تفسیر دان تھے اور آنجناب نے آیہ مذکورہ کو خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت پر عموماً فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت پر خصوصاً محمول کیا ہے اور دفتاً فوقتاً

اسکی شہادت دیتی ہی چنانچہ جواب مناقشہ نہم کے وجہ دہم مین واضح ہوچکا لہذا آیہ مذکورہ سے خلافت جناب امیر مراد ہونا خلافت خلفاے ثلثہ مراد نہونا مدعی سست گواہ چست کا حساب ہوکر یہ مناقشہ خاک سیاہ ہوگیا۔

جواب چہارم ۔ اہل لعنت کی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج مین وعدہ آیہ مذکورہ کی نسبت لکھا ہی ودر اندک زمانے حق تعالی بوعدہ مومنان وفا نمودہ جزائر عرب و دیار کسری و بلاد روم بدیشان ارزانی فرمودہ انتہی بلفظہ اس عبارت سراسر بشارت سے روز روشن کی طرح عیان اور شمع انجمن کی طرح نمایان ہی کہ بعد نزول آیہ مذکورہ کے تھوڑے زمانے کے اندر جس خلافت مین ملک عرب و ملک فارس و ملک روم پر مسلمانون کا قبضہ ہوا ہی وہی خلافت آیہ مذکورہ سے مراد ہی اور یہ معلوم ہی کہ بعد نزول آیہ مذکورہ کے تھوڑے زمانے کے اندر جس خلافت مین ملک عرب و ملک فارس و ملک روم پر مسلمانون کا قبضہ ہوا ہی وہ خلافت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت ہی نہ علی رضی اللہ عنہ کی خلافت لہذا آیہ مذکورہ سے خلافت حضرت علی مراد ہونا ایسا ہی خیال محال کہ ہرگز نہین ہوسکتا ہی قیل و قال اور خلافت حضرات خلفاے ثلثہ مراد ہونا ایسا ہی آشکار کہ ہرگز نہین ہوسکتا ہی انکار۔

جواب پنجم ۔ صاحب تفسیر کاشانی جو کہ مفسرین معتمدین اہل لعنت سے ہین لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم کی تفسیر مین لکھتے ہین وہرآینہ خلیفہ گرداند البتہ ایشان را در زمین کفار از عرب و عجم ہمچنانکہ خلیفہ گردانید آنان را کہ بودند پیش از ایشان یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر و شام بدیشان داد انتہی بقدر الحاجت یہ مضمون رسالہ روشنی جلد پنجم صفحہ ۲۳ ۔ مین جس عبارت کے ساتھ لکھا گیا ہی وہ عبارت یہ ہی ۔ بیشک جیسے قوم جبارین سے ملک نکال کر اللہ نے بنی اسرائیل کو دیا ویسے کافرون سے ملک نکال کر ان مسلمانون کو دیگا جنھون نے پیغمبر پر ایمان لاکر نیک عمل کیے انتہی بلفظہ بقدر الحاجت اور صفحہ ۲۴ ۔ مین لکھا ہی کہ بیشک اس آیت مین خطاب ان لوگون سے ہی جو اس آیت کے نازل ہونیکے وقت موجود تھے اور اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے ایمان قبول کرکے عمل صالح کرچکے تھے اور صفحہ ۴۴ ۔ مین لکھا ہی کہ ہمکو اس سے انکار نہین ہی کہ وعدہ ان لوگون سے ہی جو اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے اور اس سے پہلے ایمان قبول کرکے عمل صالح کرچکے تھے انتہی بلفظہ تفسیر کاشانی اور رسالہ روشنی کی ان چارون عبارتون کا مجموعہ بالکل صریح کہ

اسمین کہ آیہ مذکورہ سے مراد یہ ہی کہ جسطرح اللہ برتر نے کفار جبار سے ملک نکال کے بنی اسرائیل کو دیا تھا اُسی طرح کافرون سے ملک نکال کے اُن مسلمانون کو دیگا جو منافق نہیں ہین بلکہ نزول آیت استخلاف سے پہلے کے اسلام لانے والون کامل ایمان رکھنے والون نیک عمل کرنے والون سے ہین جنکے زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبیل نزول آیہ مذکورہ سے ہونے مین چون بھی نہین کیا جاسکتا ہی اور نہ اسمین چون کیا جاسکتا ہی کہ خلفاے زمرۂ مذکورہ سے صرف خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت مین اللہ برتر نے بڑے بڑے ملکون کو کافرون سے نکال کے مسلمانون کو دیا ہی حضرت علی کی خلافت مین کسی کافر سے کوئی ملک نکال کے کسی مسلمان کو نہین دیا لہذا آیہ مذکورہ سے خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت مراد ہونے اور علی رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد نہونے مین جسکو کچھ بھی خوف خالق یا شرم خلائق ہی وہ ہرگز چون وچرا نہین کرسکتا ہی۔

جواب ششم ۔ یہ مناقشہ صریح ہی اسمین کہ جناب امیر کی خلافت مین مومنین صالحین سے اندرونی دشمنون کا خوف دور نہین ہوا اور خود صاحب بوارق نے مناقشہ نہم ومناقشہ شانزدہم مین جو ارقام فرمایا ہی وہ صریح ہی اسمین کہ جس خلافت مین مومنین صالحین سے اندرونی دشمنون کا خوف دور نہین ہوا وہ خلافت آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہوسکتی ہی پس یہان تو مجتہد صاحب کا یہ اقرار کہ جناب امیر کی خلافت مین اندرونی دشمنون کا خوف دور نہین ہوا وہان یہ اقرار کہ جس خلافت مین مومنین صالحین سے اندرونی دشمنون کا خوف دور نہین ہوا وہ خلافت آیہ مذکورہ سے مراد نہین ہوسکتی ہے بعد ان دونون اقرارون کے یہ اصرار کرنا کہ آیہ مذکورہ سے جناب امیر کی خلافت مراد ہی سوا ے دروغ گورا حافظہ نباشد کی خرابی یا ناواقفون کو دھوکا دیکر گمراہ کرنے کی کارروائی کے اور کچھ نہین ہوسکتا ہی پس یہ مناقشہ فقدان حافظہ کی خرابی یا ابلہ فریبی کے قبیل سے ہوکر خاک سیاہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ سے خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا جیسا استوار مثل پایۂ عرش کردگار تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ہفتم ۔ صاحب بوارق مجتہد فائق نے مناقشہ بست وہفتم مین جو ارشاد فرمایا ہی وہ صریح ہی اسمین کہ اہل لعنت کا برابر یہ قول چلا آتا ہی کہ آیہ مذکورہ سے زمانۂ امام مہدی مراد ہی اور بجواب مناقشۂ بست وچہارم واضح ہوچکا ہی کہ اہل سنت کا برابر یہ قول چلا آتا ہی کہ آیہ مذکورہ سے زمانۂ خلفاے ثلثہ مراد ہی لہذا یہ کہنا کہ آیہ مذکورہ سے زمانۂ خلافت حضرت علی مراد ہی اہل سنت اور اہل لعنت دونون سے خارج ہوکر خارجیون مین داخل ہونا ہی پس

پس یہ مناقشہ ترانۂ خارجیانہ ہوکر گوز شتر ہوگیا اور آیہ مذکورہ سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونا جیسا محکم مثل پایۂ عرش اعظم تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب ہشتم۔ یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بیرونی دشمن کون لوگ ہین خود مجتہد صاحب نے مناقشہ سی ودوم مین جو تشفیق فرمائی ہے کہ خوف کفار مراد ہے یا خوف غیر کفار اُس سے عیان غیر محتاج بیان ہے کہ بیرونی دشمن کفار ہین اور مذہب اہل لعنت مین جو قاعدہ مقرر ہے کہ مخالف علی فاسق محارب علی کافر اُس سے بنا بر مذہب اہل لعنت حضرت معاویہ و دیگر اہل شام کا کافر ہونا بالکل کھلا ہوا ہے حالانکہ حضرت علی کی خلافت مین اہل لعنت سے اہل شام کا خوف دور نہ تھا لہذا یہ کہنا کہ جناب امیر کی خلافت مین بیرونی دشمنون (کافرون) کا خوف دور تھا بالکل غلط ہوگیا پس یہ مناقشہ بناے غلط بر غلط ہوکر خبط بے ربط ہوگیا اور آیہ مذکورہ سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونا جیسا مستحکم مثل پایۂ عرش مکرم تھا ویسا رہا اور ہمیشہ ویسا رہیگا۔

جواب نہم۔ خود صاحب رسالۂ روشنی کا ارشاد ہے کہ اس آیت مین درجۂ مومنین صالحین کی تصریح نہین ہے اسی سے ہر درجے کے مومنین صالحین کو شامل ہے چنانچہ مناقشہ چہل و پنجم مین مع جواب گذر چکا پس درجۂ مومنین صالحین کی تصریح نہونے سے ہر درجہ کے مومنین صالحین کیون داخل ہوگئے اور کسی نوع دشمن کی تصریح نہونے سے بیرونی اندرونی ہر نوع دشمن کیون نہین داخل ہوئے بجز اسکے کیا کہا جائے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد و باطل جورا حیا نبود پس یہ مناقشہ دروغگوئی و باطل جوئی کا ترانۂ باطلہ و فسانۂ عاطلہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونا جیسا بنیان مرصوص تھا ویسا رہا اور ہمیشہ ویسا رہیگا۔

جواب دہم۔ حضرات اہل لعنت کے مفسرین معتمدین سے صاحب تفسیر خلاصۃ المنہج نے ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا کی تفسیر مین لکھا ہے۔ وہر آیینہ بدل دہد ایشان را از پس ترس ایشان از دشمنان ایمنی از ایشان انتہی بلفظہ یہ عبارت بالکل صریح ہے اسمین کہ بیرونی ہو خواہ اندرونی سب دشمنون کے خوف کو دور کردینا مراد ہے بیرونی دشمنون کی تخصیص ہرگز نہین ہے۔ اس تخصیص کا کوئی قرینہ ہے من جانب نفس خود یہ تخصیص کرنا کلام خدا مین اصلاح دینا یا عمداً کلام خدا مین تحریف معنوی کرنا ہے حالانکہ یہ دونون فعل ملحدون کے ہین پس یہ مناقشہ ہفوۂ ملاحدہ ہوکے بھی صدائے خر بلکہ گوز شتر ہوگیا اور آیۂ مذکورہ سے خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونا

جیسا استوار مثل پایہ عرش پروردگار تھا ویسا رہا اور پھر ہمیشہ ویسا رہیگا۔

جواب یازدہم ۔ معتبر ترین مفسرین اہل السنت سے صاحب تفسیر مجمع البیان نے یعبدو ننی لا یشرکون بی شیئا کی تفسیر مین لکھا ہی ھذا استیناف فی کلام الثناء علیھم ومعناہ لایخافون غیری یہ استیناف ہی کلام مین اوپر مدح وثنا اُن مومنین صالحین کے اور اُسکے معنے یہ ہین کہ وہ مومنین صالحین معودین بخلافت وثروت میرے غیر سے نہین ڈرین گے **ف** مطلب یہ ہی کہ خلافت موعودہ وثروت معہودہ حاصل ہونے کے بعد مومنین صالحین معودین بخلافت وثروت سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرینگے پس تفسیر مذکور کی اس عبارت نے بالکل صاف کردیا ہی کہ بحکم یعبدو ننی لا یشرکون بی شیئا زمانہ خلافت موعودہ مین مومنین صالحین کو کسی غیر خدا کا خوف ذرہ بھر بھی نہ رہیگا پھر اندرونی دشمنون کا خوف کیونکر رہیگا گیا اندرونی دشمن غیر خدا نہین ہی پس چونکہ خلافت موعودہ مین مومنین صالحین سے غیر خدا کے خوف کو دور کردینے کا وعدہ ہی اور صاحبان مناقشہ کا اعتراف ہی کہ جناب امیر کی خلافت مین غیر خدا کے افراد سے اندرونی دشمنون کا خوف مومنین صالحین پر غالب تھا لہذا آیہ مذکورہ سے خلافت آنجناب مراد ہونا ایسا ہی خیال محال کہ بالکل نہین ہی مجال قیل وقال پس مناقشہ لامجال مقال خیال محال ہوکر صریح البطلان وفضیح الخذلان ہوگیا اور خلافت خلفائے ثلثہ مراد ہونا جیسا آشکار نامجال انکار مثل آفتاب نصف النہار تھا ویسا رہا اور تاقیام قیامت ویسا ہمیشہ رہیگا۔

جواب دوازدہم ۔ مناقشہ سی وہشتم کی عبارت صاحب بوارق کی بالکل صریح ہی اسمین کہ آیہ مذکورہ مین جو قوت وشوکت کا وعدہ ہی مطابق اُسکے حضرت علی کی خلافت مین واقع نہین ہوا خدا کے واسطے جسکو خوف خالق یا شرم خلائق ہو وہ دیکھے کہ آیہ مذکورہ مین جو قوت وشوکت کا وعدہ ہی جب اُسکے مطابق حضرت علی کی خلافت مین واقع نہوا پھر آیہ مذکورہ سے خلافت علی مراد ہونا کیا معنی رکھتا ہی پس چونکہ آیہ مذکورہ مین جو قوت وشوکت کا وعدہ ہی مطابق اُسکے حضرت علی کی خلافت مین واقع نہین ہوا ہی لہذا آیہ مذکورہ سے خلافت حضرت علی مراد ہونا ایسا بدیہی محال ہی کہ اُس سے بڑھکے کوئی بدیہی محال نہین ہوسکتا ہی نیز چونکہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے

اُن مومنین صالحین کو زمین مین خلیفہ کرنے اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ دینے کا وعدہ ہی اور خلفاے
زمرۂ مذکورہ سے خلافت حضرت علی مین برابر دشمنون پر غلبہ نہین ہوا ہی بلکہ برابر دشمنون کا غلبہ ہوا ہی لهذا آیۂ مذکورہ
سے خلافت حضرت علی مراد ہونا ایسا بدیہی الاستحالہ ہی کہ اُس سے بڑھکے کوئی بدیہی الاستحالہ نہین ہو سکتا ہی
اور خلفاے زمرۂ مذکورہ سے صرف حضرات خلفاے ثلثہ کی خلافت مین برابر دشمنون پر ایسا غلبہ ہوا ہی کہ قوت
وشوکت مین کوئی دشمن برابر نہین باقی تھا لهذا آیۂ مذکورہ سے صرف خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا ایسا بدیہی
حق الیقین ہی کہ اُس سے بڑھکے کوئی بدیہی حق الیقین نہین ہو سکتا ہی اور تمثیل یہ کہ زمرۂ رجال سے ہونا
اور صدور حدیث لاعطین الرایۃ الخ کے دوسرے روز رسول خدا سے نشان جنگ پانا اور اُسکے بعد
اُسی دن فضل خدا سے جنگ مین فتح پانا ان تینون امرون کا اجتماع صرف جناب امیر مین ہوا ہی اور کسی مین
نہین ہوا لهذا صدور حدیث مذکور کے دوسرے روز جو عطاے نشان سے سرور انس وجان نے آنجناب
کو سرفراز فرمایا تھا اُس عطاے نشان کا حدیث مذکور سے مراد ہونا روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہی اسیطرح
زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول آیۂ مذکورہ زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت
مین برابر دشمنون پر غالب ہونا ان تینون امرون کا اجتماع صرف خلفاے ثلثہ مین ہوا ہی اور کسی مین نہین ہوا
لهذا آیۂ مذکورہ سے صرف خلافت خلفاے ثلثہ مراد ہونا روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہی اور جسطرح صدور حدیث
مذکور کے پیشتر سے جناب امیر کا محبوب ومحب خدا اور رسول ہونا اور پھر ہمیشہ محبوب ومحب خدا اور رسول رہنا اور دنیا
سے محبوب ومحب خدا اور رسول جانا بحکم حدیث مذکور روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہی آنجناب مین مذکورہ نشان
وفتح دونون کا اجتماع ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل سے بوجہ ہونے آنجناب کے زمرۂ رجال سے اسیطرح
زمانۂ خلافت مین غلبہ حاصل ہونے کے پیشتر سے ہر سہ خلیفہ کے امام برحق وخلیفہ راشد ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ
کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے کے جو لوگ اقرار
نہین کرتے ہین اُن لوگون کا کفر اور فسق مین کامل ہونا بحکم آیۂ مذکورہ روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہی
زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا ان دونون امرون کا اجتماع ہر سہ خلیفہ مین
ہونے کے بعد سے نہ اُسکے قبل سے بوجہ ہونے ہر سہ خلیفہ کے زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے

بسبب نہونے اس اجتماع کے اور کسی مین زمرۂ مذکورہ سے۔

مناقشۂ پنجاہ و سوم - حدیث صحیح بخاری صریح ہو اسمین کہ روز سقیفہ سے چھ ماہ کے بعد حضرت علی مرتضی نے ابوبکر کی بیعت خلافت کی تھی پس ابوبکر اگر خلیفہ بحق ہونگے تو علی مرتضی کا چھ ماہ تک خلیفہ بحق سے باغی رہنا لازم آئے گا حالانکہ بنا بر مذہب اہل سنت بھی کسی وقت خلیفہ بحق سے جناب امیر باغی نہین رہ سکتے تھے اس سے آنجناب کی شان ارفع تھی۔

جواب اول جناب مولوی حامد حسین صاحب استقصا مین فرماتے ہین۔ ہر حدیث صحیح جائز العمل نیست چہ جائیکہ واجب العمل باشد انتہی بلفظہ یعنے ہر حدیث صحیح کے مطابق عمل کیا جا سکتا ہی نہ اعتقاد کیا جا سکتا ہی پس مطابق اس ارشاد صدق بنیاد جناب مولوی حامد حسین صاحب کے گذارش ہی کہ جس حدیث بخاری مین چھ ماہ تک حضرت صفدر حیدر کا حضرت صدیق اکبر کی بیعت نکرنا وارد ہی اُس حدیث بخاری کے مطابق نہ عمل کیا جا سکتا ہی نہ اعتقاد کیا جا سکتا ہی جب ہی تو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے ازالۃ الخفا مین اور حضرت شاہ محقق دہلوی نے تکمیل الایمان مین تصریح کی ہی کہ حضرت امیر کا چھ ماہ تک حضرت صدیق کی بیعت نکرنا جو ایک حدیث بخاری مین ہی وہ صحیح نہین ہی یعنے جائز الاعتقاد نہین ہی اور تیسرے روز بیعت کرنا جو مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ کی حدیث مین ہی بیشک وہ صحیح ہی یعنے واجب الاعتقاد ہی اور جناب مولوی حامد حسین صاحب نے جو لکھا ہی کہ ہر حدیث صحیح کے مطابق نہ عمل کیا جا سکتا ہی نہ اعتقاد کیا جا سکتا ہی جسطرح اُس سے حضرات اہل سنت اپنی حدیث کی کتابون کا جو مرتبہ مانتے ہین اُسمین فرق نہین آتا ہی اسیطرح علمائے اہل سنت کے اس بیان سے کہ چھ ماہ تک حضرت علی کا حضرت صدیق کی بیعت نکرنے کی حدیث بخاری کے مطابق اعتقاد نہین کیا جا سکتا ہی بخاری کا جو مرتبہ مسلمۂ اہل سنت ہی اُسمین فرق نہین آسکتا ہی۔

جواب دوم - کافی کلینی کی حدیث مین جو بیان کیا گیا ہی کہ شہدائے کربلا کی لاشین گھوڑون کی ٹاپون سے نہین روندی گئین اُس سے صاحب نصیحۃ الشیعہ نے جو الزام قائم کیا ہی بجواب اُسکے صاحب رسالۂ روشنی فرماتے ہین کہ مصنف کو لازم تھا کہ پہلے یہ دکھاتے کہ علمائے مذہب شیعہ نے اس حدیث کو قطعی الصدور مانا ہی انتہی بلفظہ اس عبارت رسالۂ روشنی کا صریح نتیجہ یہ ہی کہ شہدائے کربلا کی لاشین گھوڑون کی ٹاپون سے

روشنے نہ جانے کی حدیث کافی کلینی مین موجود ہی لیکن قطعی الصدور نہین ہی لهذا اُسکا اعتبار نہین ہوسکتا ہی اسی طور سے گذارش ہی کہ چھ ماہ تک جناب امیر کا صدیق اکبر سے بیعت کرنیکی حدیث بیشک صحیح بخاری مین ہی لیکن قطعی الصدور نہین ہی لهذا اُسکا اعتبار نہین ہوسکتا ہی اور جسطرح کافی کلینی کی حدیث مذکور کے اعتبار نہو سکنے سے مذہب اہل لعنت مین کافی کلینی کا جو مرتبہ مسلم ہی اُسمین فرق نہین آتا ہی اُسی طرح بخاری شریف کی حدیث مذکور کے اعتبار نہو سکنے سے مذہب اہل سنت مین بخاری شریف کا جو مرتبہ مسلم ہی اُسمین فرق نہین آسکتا ہی۔

جواب سوم ۔صاحب رسالہ روشنی نے کافی کلینی کی حدیث مذکور کا ایک جواب یہ بھی دیا ہی کہ حدیث بیسیون حدیث کے خلاف ہی پھر اسکا اعتبار کیون کر ہو سکتا ہی بعد اسکے واضح ہو کہ جسطرح آیت استخلاف کی دلالت قطعیہ سے ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ راشد ہونا بجواب مناقشہ کیم روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہو چکا ہی اُسی طرح دیگر آیات کثیرہ کی دلالت قطعیہ سے بھی ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ راشد ہونا روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہی چنانچہ اسکے بعد اسی فصل مین منسلک بسلک تحریر ہوگا اور احادیث صحیحہ کثیرہ بھی اسی کے مطابق ہین چنانچہ اسکے بعد فصل دہم مین واضح ہوگا بعد اسکے معلوم ہو کہ بخاری کی حدیث مذکور اگر ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے کی منافی نہین ہی تو یہ مناقشہ محض بیہودہ گفتار و لغو کردار ہی اور اگر منافی ہی تو آیات عدیدہ و احادیث صحیحہ کثیرہ کے مقابلے مین اسکا اعتبار کیونکر ہو سکتا ہی اور جسطرح کافی کلینی کی حدیث مذکور کے اعتبار نہو سکنے سے حسب مذہب اہل لعنت مرتبۂ کافی کلینی مین کوئی فرق نہین آتا ہی اسیطرح بخاری شریف کی حدیث مذکور کے اعتبار نہو سکنے سے حسب مذہب اہل سنت خیر البریت مرتبۂ بخاری شریف مین کوئی فرق نہین آتا ہی۔

جواب چہارم ۔مذہب اہل لعنت کی کافی کلینی و نہج البلاغت و دیگر کتابون مین مذمت ابن عباس کی جو حدیثین ہین اُن حدیثون کی نسبت جناب مولوی سید محمد صاحب تشئید المبانی مین فرماتے ہین۔ فضائل ابن عباس کہ در کتب معتمدۂ فریقین وارد شدہ اگر احاطۂ آنہا نمودہ شود دفترہا سیاہ گردد پس بنظر چنین روایات متفق علیہا علمای ما رضوان اللہ علیہم اجمعین روایات ضعیفہ را کہ در مذمت ابن عباس وارد شدہ از درجۂ اعتبار ساقط دانستہ اند انتہی بلفظہ اس عبارت کا صریح مفاد یہ ہی کہ معائب ابن عباس کی روایتین اہل لعنت کی کتابون مین بکثرت موجود ہین تاہم عدد اور قوت مین کم ہین بہ نسبت روایات مناقب ابن عباس کے چنانچہ مناقب ابن عباس کی

روایات اہل سنت کی کتابون مین بھی ہین اسی سے معائب ابن عباس کی حدیثون کو علماے اہل لعنت نے ساقط از درجۂ اعتبار جانا ہی اسی طور سے گذارش ہی کہ ہرسہ خلیفہ کے امام بحق وخلیفہ راشد ہونے پر آیات بسیار واحادیث بیشمار ایسی قطعیت الدلالت ہین کہ ہرگز کسی قسم کی توجیہ وتاویل ممکن نہین ہی لہذا اگر حضرت علی نے چھ ماہ تک حضرت ابو بکر کی بیعت نہین کی تھی تو حضرت ابو بکر کے خلیفہ بحق ہونے مین مخل نہوگا بلکہ حضرت علی کے مرتبے مین مخل ہوگا پس بخاری شریف کی حدیث مذکور مذمت حضرت ابو بکر کی حدیث نہین ہی بلکہ مذمت حضرت علی کی حدیث ہی لیکن جس طور سے اور جس وجہ سے حسب تصریح جناب مولوی سید محمد صاحب کافی کلینی وغیرہ کی احادیث مذمت ابن عباس ضعیف اور درجۂ اعتبار سے ساقط ہین اُسی طور سے اور اُسی وجہ سے بخاری شریف کی مذکورہ حدیث مذمت حضرت علی ضعیف اور درجۂ اعتبار سے ساقط ہی اور جسطرح کافی کلینی ونہج البلاغت کی احادیث مذمت ابن عباس کا ضعیف اور ساقط از درجۂ اعتبار ہونا کافی کلینی ونہج البلاغت کے مرتبہ مسلمۂ اہل لعنت مین مخل نہین ہوتا ہی اُسی طرح بخاری شریف کی مذکورہ حدیث مذمت حضرت علی کا ضعیف اور ساقط از درجۂ اعتبار ہونا بخاری شریف کے مرتبہ مسلمۂ اہل سنت مین مخل نہین ہوتا ہی۔

جواب پنجم - اہل سنت کے یہان جو مرتبۂ وثاقت وجلالت بخاری شریف کا ہی اہل لعنت کے یہان وہ مرتبۂ وثاقت وجلالت کافی شریف کا ہی بلکہ اُس سے زیادہ ہی اسواسطے کہ بخاری شریف مین صرف التزام صحت ہی التزام عمل نہین ہی کافی شریف مین التزام صحت بھی ہی التزام عمل بھی ہی چنانچہ خطبۂ کافی شریف مین اسکی تصریح موجود ہی باوجود اسکے اہل لعنت کے امام کونین جناب مولوی حامد حسین صاحب استقصا مین فرماتے ہین صحت تمام احادیث کافی غیر مسلم ست بلکہ نزد اصولیین دگر اقسام احادیث نیز دران موجود ست انتہی بلفظہ اس عبارت کا صریح مفاد یہ ہی کہ سب حدیثین کافی شریف کی صحیح نہین ہین غیر صحیح حدیثین بھی کافی شریف مین ہین بعد اسکے معلوم ہو کہ چھ ماہ کے بعد حضرت علی کا حضرت ابو بکر سے بیعت کرنے کی حدیث بخاری شریف مین حضرت عائشہ سے مروی ہی اور تیسرے روز حضرت حیدر صفدر کا حضرت صدیق اکبر سے بیعت کرنے کی صحیح السند حدیث مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ - مروی ہی حضرت ابن مسعود سے اور پردہ نشین ہونے کے ساتھ اُس زمانے مین حضرت عائشہ پابند عدت بھی تھین لہذا موقع بیعت پر حضرت عائشہ کا موجود ہونا غیر معقول وناقابل قبول ہی

اور حضرت ابن مسعود کا موقع بیعت پر موجود ہونا معقول و واجب القبول ہی نیز حدیث حضرت ابن مسعود اثبات
صریح ہی حضرت عائشہ کی حدیث مستلزم نفی اور فن اصول حدیث مین نفی پر اثبات مقدم ہوتا ہی پس حضرت
ابن مسعود کی حدیث مذکور مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ اصول روایت کے روسے بھی صحیح ہی اصول درایت کے رو سے
بھی صحیح اسی سے علماے اہل سنت خیر البریت نے اُسکو درجۂ اعتبار پر ثابت جانا ہی اور حضرت عائشہ کی حدیث
مذکور بخاری شریف اصول روایت کے رو سے اگر صحیح ہی تو اصول درایت کے رو سے کسی طرح نہین ہوسکتی ہی
اسی سے علماے اہل سنت خیر البریت نے اُسکو درجۂ اعتبار سے ساقط جانا ہی اور جسطرح اہل لعنت کے
امام کونین جناب مولوی حامد حسین صاحب کی تصریح کے موافق بوجہ غیر صحیح ہونے بعض احادیث کافی شریف
کے کافی شریف کا مرتبہ مسلمۂ اہل لعنت منقوض یا منقوص نہین ہوتا ہی اُسی طرح بوجہ درجۂ اعتبار سے ساقط ہونے
حدیث مذکور بخاری شریف کے بخاری شریف کا مرتبہ مسلمۂ اہل سنت خیر البریت منقوض یا منقوص نہین ہوتا ہی
کیونکہ سہو و غفلت لوازم بشریہ سے ہی۔

جواب ششم۔ بزرگواران اصحاب ائمہ سے حضرات اہل لعنت کے زرارہ وہشامین وغیرہم کے معائب و مثالب
کی حدیثین جو کافی کلینی وغیرہ سے تحفہ اثنا عشریہ مین نقل کی گئین ہین اُسکے جوابات صوارم مین جو مجتہد مولوی
ولدار علی صاحب نے دیے ہین منجملہ اُن جوابون کے ایک جواب کا حاصل یہ ہی کہ کافی کلینی وغیرہ مین یہ حدیثین
موجود ہونے کے باوجود ان بزرگون کی جلالت شان و رفعت مکان کا جو اعتقاد ہمارے علماء رکھتے ہین
اُسمین کچھ تغیر نہوا پس معلوم ہوا کہ کافی کلینی وغیرہ کی یہ حدیثین دائرۂ اعتبار سے خارج ہین اسیطرح گذارش
ہی کہ چھ ماہ کے بعد حضرت علی کا حضرت ابوبکر کی بیعت کرنے کی حدیث بخاری شریف مین موجود ہونے کے باوجود
تیسرے روز حضرت علی کا حضرت ابوبکر کی بیعت کرنے کا جو اعتقاد ہمارے علماء رکھتے ہین اُسمین کچھ تغیر نہوا
پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث یا اور جو اسکے مثل بخاری شریف مین ہو یا اور کسی کتاب مین بہرحال بالکل دائرۂ اعتبار
سے خارج ہی بلکہ یون کہنا چاہیے کہ ہمارے علما کا اعتقاد جازم ہی کہ حضرت علی کسی وقت خلافت صدیقیہ و فاروقیہ
و ذی النوریہ سے کسی خلافت کے مخالف نہین رہے پس معلوم ہوا کہ حضرت علی کا تینون خلافتون سے
کسی خلافت کے مخالف رہنے کی کوئی بات چاہے بخاری شریف مین ہو یا اور کسی کتاب معتبر مین ہرگز قابل اعتبار

نہین ہے اس سے اہل سنت کی کوئی کتاب اپنے مرتبے سے ساقط نہین ہوتی ہے جیسے حسب ارشاد دلدار نقاد احادیث معائب ہشامین کے ناقابل اعتبار ہونے سے اہل لعنت کی کوئی کتاب اپنے مرتبے سے ساقط نہین ہوتی ہے۔

جواب ہفتم ۔ کافی کلینی کے احادیث مثالب ہشامین کے جواب مین جناب مولوی سید محمد صاحب ضربت حیدریہ مین فرماتے ہین۔ چون روایات مثالب ہشامین و امثالہما مخالف اجماع فرقۂ حقہ و مخالف روایات متواترہ است لامحالہ ماول یا مطروح باشد انتہی جناب اجتہادمآب نے اس عبارت مین مناقب ہشامین کی روایتون کو متواتر ظاہر کیا ہے حالانکہ یہ بالکل سفید جھوٹ ہے کیونکہ جناب اجتہادمآب کے والد ماجد نے اساس الاصول مین بہت طمطراق سے فرمایا ہے کہ حدیث متواتر نادر کالمعدوم ہے ہان یہ ممکن ہے کہ کاتب کی غلطی سے متکاثرہ کا متواترہ ہو گیا ہو بہر حال مطلب عبارت کا یہ ہے کہ مثالب ہشامین کی احادیث کافی کلینی وغیرہ مخالف اجماع اہل لعنت ہونے کی وجہ سے بھی اور مخالف احادیث کثیرہ اہل لعنت ہونے کی وجہ سے بھی ظاہر معنے چھوڑ کے خلاف ظاہر کوئی ایسے معنے ان حدیثون کے لیے جائین گے کہ معائب ہشامین نہ پیدا ہون اگر ایسے معنے ممکن نہون تو یہ حدیثین چھوڑ دیجائینگی بعد اسکے معلوم ہو کہ اہل سنت خیر البریت کے یہان خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے مناقب مین احادیث صحیحہ کثیرہ حضرت علی سے بھی مروی ہین جن مین سے کچھ ازالۃ الخفا اور قرۃ العینین مین منقول ہے اور جن سے ظاہر ہے کہ حضرت علی کسی وقت خلافت سہ گانہ سے کسی خلافت کے مخالف نہین رہے اسی کے مطابق علمائے اہل سنت کا اعتقاد بھی ہے جسکا نام اجماع ہے بنابر اسکے چھ ماہ تک حضرت علی کا حضرت صدیق سے بیعت نکرنے کی حدیث خلاف اجماع اہل سنت خیر البریت بھی ہے خلاف احادیث صحیحہ کثیرہ بھی ہے لہذا ظاہر معنے چھوڑ کر خلاف ظاہر کوئی معنے اسکے ایسے لیے جائین گے کہ حضرت علی کا کسی وقت خلافت سہ گانہ سے کسی خلافت کی مخالفت کرنا ظاہر نہو اگر ایسے معنی ممکن نہون تو وہ حدیث چھوڑ دیجائے گی نہین تو حضرت علی اپنے مرتبے سے گر جائین گے کیونکہ بدون انضمام کسی امر غیر قطعی کے متعدد آیات قرآنیہ کی ایسی دلالت قطعیہ سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت ہے کہ ہرگز کسی قسم کی توجیہ و تاویل ممکن نہین ہے منجملہ اُن آیتون کے آیہ مذکورہ یعنی آیۂ استخلاف ہے جو کہ بوجوہ عشرہ تلک عشرۃ کاملہ ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے کا جو لوگ اقرار نہین کرتے ہین کفر و فسق مین اُن لوگون کے کامل ہونے پر ایسی قطعی الدلالت کہ ہرگز کوئی احتمال پیدا

نہین ہو سکتا ہی جو چاہیے مناقشہ یکم کے جواب مین دیکھ لے اور وجوہ عشرہ مذکورہ سے وجوہ اربعہ اولی مین کوئی امر غیر قطعی داخل نہین ہی اور وجوہ ستہ باقیہ مین کوئی ایسا امر داخل نہین ہی کہ جسمین کچھ بھی خلاف یا اختلاف ہو۔

جواب ہشتم ۔ جناب شیخ طوسی صاحب تہذیب کے باب الرجوع فی الوصیۃ مین فرماتے ہین قال محمد بن الحسن ما تضمن ہذا الخبر من قولہ ان اوصی بہ کلہ فہو جائز وہم من الراوی اور کتاب الوقف مین فرماتے ہین ما تضمن ہذا الخبر من قولہ یعنی صاحب الدارین ذکوان رجلا جعل لہ جل سکنی دارلہ فانہ غلط من الراوی دیکھو پہلی عبارت مین تو حدیث کو راوی کا وہم بتایا دوسری عبارت مین راوی کی غلطی بتادی یہی علماے اہل سنت کا بھی قول ہی کہ چھ ماہ کے بعد حضرت علی کا حضرت ابوبکر سے بیعت کرنے کی حدیث راوی کی غلطی ہی چنانچہ اعتقاد علماے اہل سنت سے بھی ظاہر ہی اور تیسرے روز بیعت کرنیکی حدیث مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ سے بھی ظاہر ہی جو روایۃً بھی صحیح ہی درایۃً بھی صحیح اور روایات صحیحہ سے جو ثابت ہی کہ حضرت علی نے خود حضرت ابوبکر سے فرمایا ہی کہ مرض موت مین اور دیگر بعض اوقات مین رسول خدا نے تمکو نماز کیواسطے خلیفہ کیا ہی لہذا تمھارے ہوتے اور کوئی خلیفہ نہین ہو سکتا ہی اُس سے بھی ظاہر ہی۔

جواب نہم ۔ علامہ نور اللہ شستری نے مجالس المومنین مین سید جرجانی و محقق دوانی وغیرہما کو جو شیعہ لکھا ہی اُسکی نسبت جناب مجتہد سید محمد صاحب ضربت حیدریہ مین فرماتے ہین کہ اما انچہ از کلام سید نور اللہ نور اللہ مرقدہ مستفاد می شود کہ جناب ایشان بہ تشیع آنہا قائل بودہ اند پس اولاً آنکہ تقلید شان غیر لازم و در باب امثال این گونہ امور غیر مطاع و ناقابل اتباع فان الحق احق بالاتباع انتہی اس عبارت کا صریح مفاد یہ کہ علامہ نور اللہ شستری نے جو اُن لوگون کو شیعہ لکھدیا ہی اُسمین اُنسے غلطی ہو گئی ہی اُسکا اعتبار نہین ہو سکتا ہی اسیطرح سمجھ لینا چاہیے کہ اگر حضرت علی کا کسی وقت خلافت سہ گانہ سے کسی خلافت کے مخالف رہنا کسی نے لکھدیا ہی یا روایت کردیا ہی تو اُسکا اعتبار نہین ہو سکتا ہی۔ **اولاً** اسلیے کہ حسب تصریح بحرانی اہل لغت و کاشانی اہل لغت شارحین نہج البلاغت خود جناب امیر نے آیت استخلاف کو خلافت سہ گانہ پر عموماً خلافت فاروقیہ پر خصوصاً منطبق فرمایا ہی چنانچہ بجواب مناقشہ یکم واضح ہو چکا **ثانیاً** اسلیے کہ صحیح روایت سے ثابت ہی کہ حضرت ابوبکر سے خود حضرت علی نے فرمایا ہی کہ تمھارے ہوتے کوئی دوسرا خلیفہ نہین ہو سکتا ہی اسواسطے

کہ رسول خدا نے نماز مین جب اپنا خلیفہ کیا ہے تمکو کیا ہے تمھارے ہوتے اور کسی کو نہین کیا **ثالثاً** اسلیے کہ یہ بھی ثابت ہو کہ حضرت علی نے فرمایا ہے کہ اس امت مین ابوبکر و عمر سے افضل کوئی نہین ہو سکتا ہے **رابعاً** اسلیے کہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے مناقب مین احادیث صحیحہ کثیرہ حضرت علی سے بھی مروی ہین چنانچہ بعض اُن حدیثون کا ازالۃ الخفا اور قرۃ العینین مین بھی منقول ہین جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علی کبھی خلافت سہ گانہ سے کسی خلافت کے مخالف نہین ہے **خامساً** اسلیے کہ بجواب مناقشہ شانزدہم ابن میثم بحرانی اہل لعنت کی جو عبارت اور حدیث نہج البلاغت نقل کی گئی ہے وہ بالکل صریح ہے اسمین کہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت مین مسلمانون کے امور بالکل ٹھیک تھے اور جناب امیر کا قول تھا کہ جبتک مسلمانون کے امور ٹھیک رہین گے مین ہرگز خلافت کی مخالفت نکرون گا **سادساً** اسلیے کہ بجواب مناقشہ شانزدہم محقق جیلانی اہل لعنت کی جو عبارت نقل کی گئی ہے وہ برملا ادیہی ہے کہ شیخین رضی اللہ عنہما کی پرہیزگاری اور نیک کاری اور پختہ کاری ایسی تھی کہ حق پسند لوگون کو اُنکی خلافت سے مخالفت کرنے کا خیال بھی نہین پیدا ہو سکتا تھا ایسے امور فریقین کی کتابون مین بیشمار ہین جن سے روز روشن کی طرح روشن ہے کہ حضرت علی کا کسی وقت خلافت شیخین رضی اللہ عنہما سے مخالف رہنا کسی طرح قابل اعتبار نہین ہو سکتا ہے۔

جواب دہم۔ جناب مولوی دلدار علی صاحب اساس الاصول مین فرماتے ہین ففی الکتاب الکافی بسند موثق عن ابی عبد اللہ قال قال رسول اللہ ص ان علی کل حق حقیقۃ و علی کل صواب نورا فما وافق کتاب اللہ فخذوہ وما خالف کتاب اللہ فدعوہ وھکذا فی الامالی وایضا فی الکافی و المحاسن عن ایوب بن الحرث قال سمعت اباعبد اللہ یقول کل شیء مردود الی الکتاب والسنۃ وکل حدیث لایوافق الکتاب فھو زخرف انتھے پس کتاب کافی کلینی مین قوی سند کے ساتھ امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ اُنھون نے کہا کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ہر چیز اور ہر بات کتاب اللہ کی حق اور سچ ہے ہر حق چیز پر جلوہ حقیقت اور ہر سچی بات پر جلوہ نور ہوتا ہے پس جو چیز کتاب اللہ کے موافق ہو اسکو لو اور جو کتاب اللہ کے مخالف ہو اُسکو نہ لو اور ایسا ہی کتاب امالی مین ہے اور نیز کافی اور محاسن مین ایوب حرث سے روایت ہے کہ اُنھون نے کہا کہ مین نے ابو عبد اللہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ہر چیز کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے

ملا کے دیکھی جائے پس جو حدیث نہ موافق ہو کتاب اللہ کے وہ ملمع کاری ہے - اساس الاصول مطبوعہ مطبع محمدیہ
صفحہ ٨ - اور صفحہ ٣٢ - کے حاشیے پر فرماتے ہین لا شک فی ان حدیث العرض علی الکتاب مما اجمعت
علیہ علماء الامامیۃ بل علماء اھل الاسلام فانہ من المتواترات التی لا شک فی صدورھا عنہم انتھی
اسمین بالکل شک نہین ہے کہ حدیثون کو کتاب اللہ سے ملانے کا حکم ایسا ہے کہ تمام علماے امامیہ بلکہ تمام علماے
اہل اسلام کا اُسپر اجماع ہے کیونکہ یہ حکم اُن متواترات سے ہے جنکے معصومین سے صادر ہونے مین بالکل شک نہین ہے
ف ان دونون عبارتون سے روز روشن کی طرح روشن ہے کہ ائمہ اہل بیت کا متواتر حکم اور تمام علماے فریقین کا
اجماع یہ ہے کہ جو روایت اور جو قول کتاب اللہ کے مخالف ہے وہ مردود ہے پس معلوم ہوا کہ غیر قرآن سے قرآن کو جو رد کرے
وہ کافر ہے ملحد ہے کتاب اللہ سے منحرف ہے رسول و اہل بیت رسول کے حکم متواتر سے بھی منحرف ہے اور زمرہ کلمہ گویان اسلام
از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے انھین مومنین صالحین کو خلیفہ کرنے کا
وعدہ ہے آیہ مذکورہ مین دیکھو جواب مناقشہ دوم لہذا جسطرح زمرہ رجال سے ہونا اور بروز فتح خیبر سرور عالم سے نشان
جنگ پانا اور اُسکے بعد اُسی روز فضل پروردگار عالم سے فتح جنگ پانا ان تینون امرون کا اجتماع صرف جناب امیر
مین ہونے اور کسی مین نہونے کی وجہ سے آنجناب کا فتح خیبر کے پیشتر سے محبوب و محب خدا اور رسول ہونے اور پھر ہمیشہ
محبوب و محب خدا اور رسول رہنے پر حدیث رایت یعنی لاعطین الرایۃ الخ ایسی قطعی الدلالت ہے کہ خوارج و نواصب
کا انکار ہرگز نہین ہو سکتا ہے قابل اعتبار اسیطرح زمرہ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے ہونا اور بعد نزول
آیہ مذکورہ کے زمین مین خلیفہ ہونا اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونا ان تینون امرون کا اجتماع صرف
خلفاے ثلثہ مین ہونے اور کسی مین نہونے کی وجہ سے زمانہ خلافت مین غلبہ حاصل ہونے کے پیشتر سے ہر سہ
خلیفہ کے امام بحق اور خلیفہ راشد ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومن صالح ہونے اور پھر ہمیشہ مومن صالح
رہنے اور دنیا سے مومن صالح جانے کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین اُن لوگون کے کفر اور فسق مین کامل ہونے پر آیہ مذکورہ
ایسی قطعی الدلالت ہے کہ روافض و نواصب کا انکار ہرگز نہین ہو سکتا ہے قابل اعتبار اس پر بطور اس مناقشہ کے
یہ کہنا کہ فلان کتاب کی فلان روایت یا فلان قول صریح ہے اسمین کہ حضرت علی نے چھ ماہ تک ابو بکر کی بیعت نہین
کی تھی اگر ابو بکر خلیفہ بحق ہوتے تو چھ ماہ تک حضرت علی کیون بیعت نکرتے کھلے میدان غیر قرآن سے قرآن پاک کو

رد کرتا ہی حالانکہ عقل مؤید بالشرع اور رسول و اہل بیت رسول کا حکم متواتر صریح ہی کہ غیر قرآن سے قرآن پاک کو جو
رد کرے وہ کافر ہی ملحد ہی کتاب اللہ و اہل بیت رسول اللہ دونون سے منحرف ہی چنانچہ ابھی معلوم ہو چکا
پس یہ مناقشہ جسنے کیا ہی وہ کافر ہی ملحد ہی کتاب اللہ و اہل بیت رسول اللہ دونون سے منحرف ہی علماے
اہل لعنت کی یہی عادت ہی کہ اہل سنت خیر البریت جو آیات قرانیہ کی دلالت قطعیہ سے حقیت و راشدیت ہرسہ
خلافت ثابت کرتے ہین اُس دلالت قطعیہ سے آیت کا خالی ہونا جب کسی طرح ثابت نہین کر سکتے ہین تب
غیر قرآن سے قرآن پاک کو رد کیا کرتے ہین چنانچہ اس مناقشہ مین کیا ہی اور قرآن پاک کے مخالف قول و روایت
کو لیتے ہین چنانچہ اس مناقشہ مین لیا ہی حالانکہ یہ صریح اعتراف اس امر کا ہی کہ قرآن پاک سے بیشک حقیت
و راشدیت ہرسہ خلافت ثابت ہی لیکن اہل لعنت کے نزدیک قرآن کا اعتبار نہین ہی اہل لعنت کے نزدیک تو
قرآن پاک کے مخالف اقوال و روایات کا اعتبار ہی پس مقصود اہل سنت حاصل ہو گیا یعنی یہ کالشمس اذا تجلی
ہو گیا کہ حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت کا اقرار جو لوگ نہین کرتے ہین اُن لوگون کے کفر اور فسق مین کامل
ہونے پر آیہ مذکورہ کا قطعیت الدلالت ہونا ایسا آشکار نا مجال انکار ہی کہ علماے اہل لعنت سے سواے اعتراف
کے کچھ نہین بنائے بنتا ہی اب جس اہل لعنت کا جی چاہے موافق اہل سنت خیر البریت کے کتاب اللہ و اہل بیت
رسول اللہ دونون سے متمسک ہو کر حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت کے قائل و معتقد ہو جائے اور جس اہل لعنت کا
جی چاہے کتاب اللہ و اہل بیت رسول اللہ دونون سے منحرف رہے اور حرف باطلیت ہرسہ خلافت زبان
سے رٹے جائے گو دل مین کسی طرح اعتقاد پیدا نہو لیکن جب خداوند کریم پوچھے گا کہ تم لوگ زبان سے جن اولاد رسول
کو معصوم کہتے تھے اُن اولاد رسول کے حکم متواتر کو تم لوگون نے کیون نہ مانا کتاب اللہ کا اعتبار کیون نہ کیا
غیر کتاب اللہ کا اعتبار کیون کیا اُسوقت کوئی جواب نہو سکے گا پس بدستور مناقشات سابقہ کے یہ مناقشہ
بھی کفر و الحاد کا ترانہ ہو کر خاک سیاہ ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت ہونا جیسا
استوار مثل پایہ عرش کردگار تھا ویسا رہا اور ہمیشہ ویسا رہے گا۔

جواب بیان دہم ۔ آیہ مذکورہ بوجوہ کثیرہ حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہی چنانچہ بجواب
مناقشہ یکم مفصلا سلک تحریر مین آچکے اور ابھی جواب بالا مین ایک وجہ مجملا مذکور ہو چکی اب ایک دوسری وجہ

مجملاً مذکور ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مشرف باسلام ہوکر ایمان کامل رکھتے تھے اور اعمال صالحہ کرتے تھے جو بے شبہہ زمرہ صحابہ سے تھے انھین مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ دیکر انسے خوف دشمن کو دور کر دینے کا وعدہ دیکے آیہ مذکورہ مین یہ شہادت دیگئی ہی کہ اُن مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے کے بعد حصول غلبہ مذکورہ کے پیشتر سے اُن مومنین صالحین کے ائمہ بحق اور خلفاے راشدین ہونے اور نزول آیہ مذکورہ کے پیشتر سے مومنین صالحین ہونے اور پھر ہمیشہ مومنین صالحین رہنے اور دنیا سے مومنین صالحین جانے کا اقرار جو لوگ منکر ہین وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہین اب یہ دیکھنا چاہیے کہ خلفاے صحابہ سے کسکی خلافت مصداق آیہ مذکورہ ہوسکتی ہی پس واضح ہو کہ بعد حضرت امیر معاویہ کے زمرہ صحابہ سے کوئی خلیفہ نہین ہوا اور امارت حضرت امیر معاویہ مصداق آیہ مذکورہ نہین ہوسکتی ہی **اولاً** اسلیے کہ اگر امارت حضرت معاویہ مصداق آیہ مذکورہ ہوگی تو حق دائرہ جمیع امت سے خارج ہوجائے گا کیونکہ امت مین کوئی اسبات کا قائل نہین ہی بلکہ سب منکر ہین اور حق دائرہ جمیع امت سے خارج نہین ہوسکتا ہی پس امارت حضرت معاویہ مصداق آیہ مذکورہ نہین ہوسکتی ہی **ثانیاً** اسلیے کہ وعدہ اُن صحابہ سے ہی جو کہ نزول آیہ مذکورہ سے پہلے مشرف بالاسلام ہوچکے تھے اور حضرت امیر معاویہ اُن صحابہ سے نہین ہین چنانچہ مناقشہ سوم کے جواب مین واضح ہوچکا پس امارت حضرت امیر معاویہ مصداق آیہ مذکورہ نہین ہوسکتی ہی **ثالثاً** اسلیے کہ واقعہ نزول صریح ہی اسمین کہ وعدہ صحابہ مہاجرین سے ہی چنانچہ مناقشہ یکم کے جواب مین واضح ہوچکا اور حضرت امیر معاویہ صحابہ مہاجرین سے نہ تھے پس امارت حضرت امیر معاویہ مصداق آیہ مذکورہ نہین ہوسکتی ہی اور زمانہ خلافت موعودہ مین روز بروز دشمنون پر غلبہ دینے کا وعدہ ہی اور خوف دشمن کو دور کر دینے کا بھی وعدہ ہی اور حسن مجتبی و علی مرتضی کی خلافت مین نہ روز بروز دشمنون پر غلبہ ہوا ہی نہ خوف دشمن دور ہوا ہی بلکہ روز بروز دشمنون کا غلبہ اور خوف دشمن کا استیلا ہوا ہی پس نہ خلافت حسنیہ مصداق آیہ مذکورہ ہوسکتی ہی نہ خلافت علویہ پس خلفاے صحابہ کے چھ خلافتون سے خلافت ششم و پنجم و چہارم خارج ہوگئین اور نہ وعدہ خدا خلاف ہوسکتا ہی نہ حقیقت صیغہ جمع بغیر تین کے درست ہوسکتی ہی لہذا جب خلفاے صحابہ کی چھ خلافتون سے اخیر تینون خلافتین نکل گئین تب اول تینون خلافتون کا یعنے خلافت صدیقیہ و فاروقیہ و ذی النورینیہ کا

مصداق آیہ مذکورہ ہونے کا ایسا یقین ہو گیا کہ اُس سے بڑھکے کوئی یقین نہین ہو سکتا ہی اور نظیر تقریر ہٰذا کی فتح خیبر کے پہلے دن بہنگام شام سرور انام نے فرمایا ہی لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کرار اغیر فرار یفتح اللہ علی یدیہ بیشک ضرور ہم نشان دین گے کل کے روز خدا و رسول کے محبوب و محب مرد کرار غیر فرار کو اللہ فتح دیگا اُسکے دونون ہاتھون پر **ف** اس حدیث کو حدیث رایت بھی کہتے ہین حدیث لوا بھی کہتے ہین اور رایت و لوا نشان کو کہتے ہین چونکہ اس حدیث مین کل کے روز کی تخصیص ہی جو فتح خیبر کے روز ہی لہذا روز فتح خیبر کے قبل اور بعد جو نشان جنگ اور فتح جنگ اکثر مجاہدون کو حاصل ہوئے ہین وہ سب خارج ہو گئے اُن مین سے کوئی نشان و فتح اس حدیث کے مصداق نہین ہو سکتے ہین اور فرمودہ رسول خلاف نہین ہو سکتا ہی نہ اس حدیث مین حقیقت صیغہ غدا بدون روز فتح خیبر کے درست ہو سکتی ہی لہذا جب روز فتح خیبر کے قبل اور بعد جو نشان جنگ اور فتح جنگ اکثر مجاہدون کو حاصل ہوئے ہین وہ سب خارج ہو گئے اور اُن مین سے کسی نشان جنگ اور فتح جنگ کا مصداق حدیث مذکور ہونا محال ہو گیا تب فتح خیبر کے روز علی مرتضی کو جو نشان جنگ اور فتح جنگ دونون حاصل ہوئے ہین اُسکے مصداق حدیث مذکور ہونے کا ایسا یقین ہو گیا کہ اُس سے بڑھکے کوئی یقین نہین ہو سکتا ہی پس جسطور حدیث مذکور مین جو کل کے روز کی تخصیص ہی اُس سے فتح خیبر کے روز علی مرتضی کو جو نشان جنگ اور فتح جنگ دونون کا مجموعہ حاصل ہوا تھا اُسکا مصداق حدیث مذکور ہونا ایسا یقینی ہی کہ اُس سے بڑھکے کوئی بات یقین نہین ہو سکتی ہی بنا بر اسکے حدیث مذکور علی مرتضی کے محبوب و محب خدا و رسول ہونے پر ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ ہرگز کسی قسم کی تاویل اُسمین نہین ہو سکتی اُسیطرح آیہ مذکورہ مین جو ہجرت کرنے والے اور نزول آیہ مذکورہ سے پہلے مشرف باسلام ہونے والے اور بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود رہنے والے صحابہ کی تخصیص اور زمانہ خلافت مین برابر دشمنون پر غالب ہونے کی تخصیص ہی اُس سے خلافت صدیقیہ و فاروقیہ و ذی النوریہ کا مصداق آیہ مذکورہ ہونا ایسا یقینی ہی کہ اُس سے بڑھکے کوئی بات یقین نہین ہو سکتی ہی بنا بر اسکے ہر سہ خلیفہ کے امام بحق و خلیفہ راشد ہونے پر آیہ مذکورہ ایسی قطعیت الدلالت ہی کہ ہرگز کسی قسم کی تاویل اُسمین نہین ہو سکتی ہی پس چونکہ حضرت خاتم نبوت اور اہل بیت سرور بریت کا حکم متواتر ہی کہ جو حدیث مخالف قرآن ہو اُسکو کسی راوی کا وہم یا اتہام سمجھو اور ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ راشد

ہونا آیت قرآنیہ کی ایسی دلالت قطعیہ سے ثابت ہی کہ اسمین ہرگز کسی قسم کی تاویل ممکن نہین ہی لہذا چھ ماہ تک حضرت علی کا حضرت صدیق سے بیعت نکرنے کی حدیث بخاری کا اگر اعتبار کیا جائے گا تو صدیق اکبر کے خلیفہ بحق ہونے مین کوئی غل و غش نہوگا بلکہ خلیفہ بحق سے منحرف رہنے کی معصیت سے حضرت علی کا تردامن ہونا ثابت ہوگا اور اہل سنت کے لیے کوئی مشکل نہوگی کیونکہ اہل سنت حضرت علی کو معصوم نہین جانتے ہین اور اگر سقیفہ کے تیسرے روز حضرت علی کا حضرت صدیق سے بیعت کرنے کی حدیث مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ کا اعتبار کیا جائے گا جیسا اہل سنت نے کیا ہی اور بخاری کی حدیث مذکور کا اعتبار نہ کیا جائے گا جیسا اہل سنت نے نہین کیا ہی تو جسطرح ہر سہ خلیفہ کا امام بحق و خلیفہ راشد ہونا بے غل و غش ہی اسی طرح خلیفہ بحق سے منحرف رہنے کی معصیت سے حضرت علی کا پاک دامن ہونا بھی بے غل و غش ہوگا اور مناقب خلفا مین حضرت علی سے جو حدیثین مروی ہین اُن حدیثون کی مخالفت بھی نہوگی بلکہ موافقت ہوگی اور اجماع کی مخالفت بھی نہوگی بلکہ موافقت ہوگی اسی سے اہل سنت نے روز سقیفہ کے تیسرے روز حضرت علی کا حضرت صدیق سے بیعت کرنے کی حدیث مصنف ابن ابی شیبہ کا اعتبار کیا ہی اور چھ ماہ تک حضرت علی کا حضرت صدیق سے بیعت نکرنے کی حدیث بخاری کا اعتبار نہین کیا ہی اس سے بخاری شریف کا اعتبار کم نہین ہوسکتا ہی جیسا کہ جناب مولوی دلدار علی و جناب مولوی سید محمد صاحبان نے تشئید المبانی و ضربت حیدریہ و صوارم و حسام مین کلینی شریف کی احادیث معائب ہشام ابن و ابن عباس کو ساقط از درجہ اعتبار کہدیا ہی اُس سے حضرات اہل لعنت کے نزدیک کلینی شریف کا اعتبار کم نہین ہوتا ہی پس بدستور مناقشات سابقہ کے یہ مناقشہ بھی کالعہن المنفوش ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا تو مثل پایۂ عرش خالق اکبر ہوگیا۔

جواب دوازدہم۔ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیۂ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین کو زمین مین خلافت اور زمانۂ خلافت مین ابر دشمنون پر غلبہ دیکے خوف دشمن کو اُن سے دور کر دینے کا وعدہ اور یہ شہادت آیہ مذکورہ مین ہی کہ وہ مومنین صالحین ابھی وحدت خدا کا کلمہ پڑھتے ہین اور خدا کی عبادت کرتے ہین لیکن غیر خدا سے ڈرتے ہین زمانۂ خلافت موعودہ مین بعد حصول غلبہ معہودہ کے وحدت خدا کا کلمہ پڑھین گے اور خدا کی عبادت کرین گے کسی غیر خدا سے نہ ڈرین گے

اور زمانۂ خلافت مین برابر دشمنون پر غلبہ حاصل ہونے کے اُن مومنین صالحین کا حصول غلبہ مذکورہ کے پیشتر سے ائمہ بحق اور خلیفۂ راشد ہونے اور نزول آیۂ مذکورہ کے پیشتر سے مومنین صالحین ہونے اور پھر ہمیشہ مومنین صالحین رہنے اور دنیا سے مومنین صالحین جانے کا اقرار جو لوگ نکرین وہ لوگ کفر اور فسق مین کامل ہین اب دیکھنا چاہیے کہ یہ وعدہ کب پورا ہوا ہی یہ نہین کہا جاسکتا ہی کہ بعد حضرت علی کے پورا ہوا ہی یا ابھی تک پورا نہین ہوا ہی آئندہ کسی زمانے مین پورا ہوگا کیونکہ بعد حضرت علی کے جن کلمہ گویان اسلام کو سلطنت ہوئی ہی اور قیامت تک ہوگی وہ سب زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے خارج ہین لهذا اُنمین سے کسیکے زمانۂ سلطنت مین اس وعدیکا پورا ہونا ممکن نہین ہوسکتا ہی اور یہ بھی نہین کہا جاسکتا ہی کہ حضرت علی کے زمانۂ خلافت مین یہ وعدہ پورا ہوا ہی کیونکہ زمانۂ خلافت موعودہ مین اہل اسلام کو دشمنون پر اور دین اسلام کو ادیان باطلہ پر روز بروز غلبہ دینے کا وعدہ ہی اور حضرت علی کی خلافت مین نہ اہل اسلام کو روز بروز دشمنون پر غلبہ ہوا ہی نہ دین اسلام کو ادیان باطلہ پر بلکہ روز بروز دشمنون اور باطل دینون کا غلبہ ہوا ہی اور مناقشہ سی و ہفتم کی عبارت صاحب بوارق مجتہد قوائق صریح ہی اسمین کہ آیہ مذکورہ مین جو قوت و شوکت کا وعدہ ہی مطابق اُسکے حضرت علی کی خلافت مین واقع نہین ہوا پس قطعی طور سے بھی اور منقد مجتہد اہل لعنت کے اقرار سے بھی آشکار ناممجال انکار ہی کہ یہ ہرگز نہین کہا جاسکتا ہی کہ یہ وعدہ حضرت علی کی خلافت مین پورا ہوا ہی اور یہ بھی نہین کہا جاسکتا ہی کہ یہ وعدہ حیات سرور کائنات مین پورا ہوا ہی **اولاً** اسلیے کہ تفاسیر فریقین مین بعد نبی کے خلیفہ کرنے کا وعدہ ہونیکی تصریح ہی چنانچہ حضرات اہل لعنت کی معتبر تفسیر صافی کی عبارت یہ ہی لیستخلفنہم فی الارض ای لیجعلنہم خلفاء بعد نبیہم بیشک ضرور بعد نبی کے اُن مومنین صالحین کو خلیفہ کرے گا **ثانیاً** اسلیے کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول آیہ مذکورہ موجود تھے اُن مومنین صالحین کو خلیفہ کرنے کا وعدہ ہی اور حیات سرور کائنات مین نہ سرور کائنات پر خلیفہ کا اطلاق ہوا ہی نہ کسی کلمہ گوے اسلام پر **ثالثاً** اسلیے کہ لغت مین ہی الخلیفۃ السلطان الاعظم پس معلوم ہوا کہ خلافت سلطنت عظیمہ کو کہتے ہین اور حیات سرور کائنات مین سلطنت اسلام عظیمہ نہ تھی **رابعاً** اسلیے کہ زمانۂ خلافت موعودہ مین دین اسلام کو کل ادیان باطلہ سے اور اہل اسلام کو کل دشمنون سے قوت و شوکت مین زیادہ کر دینے کا وعدہ ہی اور حیات سرور کائنات مین سلطنت قیصر و کسریٰ کی وجہ سے دین اسلام کی قوت و شوکت سے دین نصاریٰ اور دین مجوس کی قوت و شوکت

بدرجہا زیادہ تھی اور اہل اسلام کی قوت وشوکت سے نصاری ومجوس کی قوت وشوکت بدرجہا زیادہ تھی خامساً اسلیے کہ بجواب مناقشہ کیم تفاسیر اہل لعنت کی عبارتون سے واضح ہوچکا ہی کہ عرب اور عجم کی زمین مین خلیفہ کرنا مراد ہی اور حیات سرور کائنات مین زمین عجم کے کسی حصہ پر اہل اسلام کا قبضہ نہین ہوا تھا ان وجوہ مذکورہ سے خوب واضح ہوگیا کہ یہ ہرگز نہین کہا جاسکتا ہی کہ یہ وعدہ حیات سرور کائنات مین پورا ہوا ہی جب یہ معلوم ہوگیا کہ یہ بھی نہین کہا جاسکتا ہی کہ یہ وعدہ حیات سرور کائنات مین پورا ہوا ہی اور یہ بھی نہین کہا جاسکتا ہی کہ یہ وعدہ حضرت علی کی خلافت مین پورا ہوا ہی اور یہ بھی نہین کہا جاسکتا ہی کہ یہ وعدہ حضرت علی کے بعد قریب یا بعد بعید مین پورا ہوا ہی اور یہ بھی نہین کہا جاسکتا ہی کہ یہ وعدہ ابھی تک پورا نہین ہوا ہی آیندہ کسی وقت پورا ہوگا تب یہ عیان غیر محتاج بیان ہوگیا کہ زمانہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے قبل مین بھی اور بعد مین بھی کوئی زمانہ ایسا نہین ہی کہ اُس مین اس وعدیکا پورا ہونا ممکن یا متصور ہو اور وعدہ خدا اخلاف نہین ہوسکتا ہی لہذا جب یہ معلوم ہوگیا کہ زمانہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے پہلے یا پیچھے کوئی زمانہ ایسا نہین ہی کہ اُسمین اس وعدیکا پورا ہونا ممکن یا متصور ہو تب اس وعدیکا خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانے مین پورا ہونا روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہوگیا پس بدون ملانے کسی امر غیر قطعی کے آیہ مذکورہ کی دلالت قطعیہ سے حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت کا ثابت ہونا آفتاب بے سحاب سے بھی تابان ودرخشان ہوگیا۔ لہذا چھ ماہ تک صدیق اکبر سے حضرت علی کا بیعت نکرنا ایک حدیث بخاری مین جو بیان کیا گیا ہی وہ اگر مطابق واقعے کے ہوگا تو حقیت وراشدیت ہر سہ خلافت کے آفتاب جہانتاب کے تابانی ودرخشانی مین ہرگز کمی نہوگی بلکہ خدا کے عاصی اور امام بحق وخلیفہ راشد کے باغی ہوکر حضرت علی اپنے مرتبے سے گرجائین گے کیونکہ بدون ملانے کسی امر غیر قطعی کے کسی آیت قرآنیہ کی دلالت قطعیہ سے جو امر ثابت ہی اسکو دنیا مین کوئی بھی کوئی آزار نہین پہونچا سکتا ہی لیکن حضرت صدیق سے چھ ماہ تک حضرت علی کا بیعت نکرنا مطابق واقعے کے نہین ہی بلکہ تیسرے روز بیعت کرنا جو حدیث مصنف ابن ابی شیبہ مین ہی وہ مطابق واقع اور مطابق اجماع کے ہی اور ایک حدیث بخاری کے غیر واقع ہونے سے مرتبہ بخاری شریف مین کمی نہین ہوسکتی ہی جیسا کہ حسب تصریح مجتہد در ضربت حیدریہ وتشئید المبانی مصائب ابن عباس وہفتا ہشتا مین کی احادیث کلینی کے ساقط از درجۂ اعتبار ہونے سے مرتبہ کلینی شریف مین کمی نہین ہوسکتی ہی

پس بدون ملانے کسی امر غیر قطعی کے آیہ مذکورہ کا حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت پر قطعیت الدلالت ہونے کی وجہ سے نہ حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کے آفتاب جہانتاب کی تابانی و درخشانی مین کمی ہو سکتی ہی اور نہ بوجہ اجماع اور صحیح حدیث مصنف ابن ابی شیبہ کے صدیق اکبر سے حضرت علی کا تیسرے روز بیعت کرنے کے استحکام مین کمی ہو سکتی ہی نہ چھ ماہ تک بیعت نکرنا مطابق واقع کے ہو سکتا ہی نہ واقع کے مطابق ہونے کی تقدیر پر حضرت علی کا عاصی خدا اور باغی امام بحق و خلیفہ راشد ہونا مخفی رہ سکتا ہی بدینوجہ بھی یہ مناقشہ بدستور مناقشات سابقہ کے ہبا منثورا ہو گیا اور آیہ مذکورہ کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا کالشمس اذا تجلی تھا ویسا کالشمس اذا تجلی رہا اور ہمیشہ رہے گا۔

جواب سیزدہم۔ محقق شستری اثناعشری احقاق الباطل مین فرماتے ہین۔

ان امیر المومنین لما رای اعتقاد الجمہور حسن سیرۃ الشیخین وانہما کانا علی الحق لم یتمکن من الاقدام علی ما یدل علی فساد امامتہما المانع ذلک من الشہادۃ بالجہل والفساد منہما وانہما لم یکونا مستحقین لمقامہما وکیف یتمکن من نقض احکامہما وتغیر سننہما واظہار خلافہما علی الجماعۃ الذین ظنوا انہما کانوا مصیبین فی جمیع ما فعلاہ وترکاہ وان امامتہ مبنیۃ علی امامتہما فان فسدتا فسدت یدل علی ہذا ما سیاتی من انہ نہاہم عن صلوۃ التراویح الذی ابدعہا عمر فامتنعوا ورفعوا اصواتہم قائلین واعمراہ واعمراہ حتے ترکہم فی خوضہم یلعبون والحاصل ان امر الخلافۃ ما وصل الیہ الا بالاسم دون المعنے وکان معارضا

بیشک چونکہ امیر المومنین نے دیکھا کہ جمہور کا یہ اعتقاد ہی کہ شیخین (ابوبکر و عمر) نیک خصلت تھے اور بے شبہہ حق پر تھے لہذا ایسی بات پیش کرنے پر نہ قادر ہوئے جس سے بطلان خلافت شیخین ظاہر ہو کیونکہ اس صورت مین جناب امیر کو یہ ثابت کرنا پڑتا کہ شیخین جاہل مفسد تھے اور یہ ثابت کرنا پڑتا کہ شیخین خلافت کے مستحق نہ تھے اور جناب امیر شیخین کے احکام توڑنے اور طریقے بدل دینے اور خلاف ظاہر کرنے پر ایسے لوگون مین کیونکر قادر ہوتے جو کہ شیخین کے ہر فعل کو صائب اور حق بجانب جانتے تھے اور یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ خلافت شیخین کا صحیح ہونا خلافت علی کے صحیح ہونے پر موقوف نہین ہی لیکن خلافت علی کا صحیح ہونا خلافت شیخین کے صحیح ہونے پر موقوف ہی اسکی تائید اُس سے ہوتی ہی جو عنقریب مذکور ہونیوالا ہی وہ یہ ہی کہ ایک مرتبہ جناب امیر نے نماز تراویح سے منع کیا جسکو عمر نے ایجاد کیا تھا لوگون نے نہ مانا اور چلا چلا کے پکارا کہ ہاے عمر ہاے عمر اور جناب امیر نے ان لوگون کو اپنے حال پر چھوڑ دیا حاصل یہ کہ جناب امیر کی خلافت نام کی تھی کام کی نہ تھی زمانہ خلافت مین بھی آنجناب سے خلاف کیا جاتا تھا

منازعا مبغضا في ايام ولايته وكيف يأمن في ولايته نزاع کی جاتی تھی بغض رکھا جاتا تھا پس آنجناب اپنی خلافت مین
الخلاف على المتقدمين عليه فكل من بايعه وجمهورهم خلفا کے خلاف کرکے کیونکر بےخوف رہ سکتے تھے حالانکہ جن لوگون نے
شيعة اعدائه ومن يرى انهم مضوا على اعدل الامور آنجناب سے بیعت کی تھی وہ لوگ سب دشمنان آنجناب کے گروہ سے تھے
وافضلها ان غاية امر من بعدهم اور سمجھتے تھے کہ دشمنان آنجناب کل امور مین بکمال عدل وفضل پر تھے اور
ان يتبع اثارهم۔ ان کے بعد والون کی انتہائی معراج یہ ہے کہ ان کے نقش قدم پر چلین۔

اور حضرات اہل لعنت کی نہج البلاغت مین نامہ حضرت علویہ بنام حضرت معاویہ موجود ہے اُس سے حضرت استاذ البریہ نے تحفہ اثنا عشریہ مین جو استدلال فرمایا ہے بجواب اسکے بوارق مین مجتہد سید محمد صاحب فرماتے ہین،

کلام آنحضرت مبنی ست بر آنکہ معاویہ واہل شام بلکہ اکثر اتباع آنجناب نیز یقین داشتند بآنکہ خلافت باجماع اہل حل وعقد ثابت می شود وجمیع ایشان از ہمین جہت اقرار بیعت وحقیت خلافت ثلثہ داشتند وحضرت امیر را نیز در وقت خلافت ظاہری بہمین دلیل خلیفہ می دانستند نہ آنکہ منصوص ومعصوم می شمردند لہذا حضرت امیر نیز بنا بر افحام آنہا ذکر انعقاد اجماع بر خلافت خود کردہ چہ بدیہی ست کہ اگر ذکر نص وغیرہ می فرمود البتہ آنہا مسلم نمی داشتند وآنحضرت نیز قدرت بر اظہار بطلان خلافت ثلثہ وحقیت خود بالنص من اللہ ورسولہ نداشت خصوصا در مکاتبات معاویہ چہ آنحضرت باآنکہ ابرئ قریش بود از قتل عثمان لکن معاویہ بمجرد شقاوت خود آنحضرت را بآن متہم می ساخت وآن را دلیل خود ساختہ بود بر محاربہ آنحضرت و ترغیب مردمان بر قتال آن سرور پس اگر آنحضرت در نامہ تصریح ببطلان خلافت مشائخ ثلثہ می کرد لامحالہ آتش عداوت در کانون سینہ پر کینہ آنہا مشتعل می شد بلکہ اکثر اصحاب آنحضرت ملحق بمعاویہ شدہ آنجناب را مخذول ومقتول می نمودند (ابن ابی الحدید گفتہ کہ ہر کہ تامل کند در احوال آنحضرت ہنگام خلافت خود علم انہ کالمحجور علیہ لایتمکن من بلوغ ما فی نفسہ) واین امر ازین جہت بود کہ عارفین حقیقت حال کم بودند وسواد اعظم اعتقاد امریکہ در باب امامت آنحضرت واجب بود نداشتند وخلفاے سابقین را از آنجناب افضل می دانستند وگمان می کردند کہ خلافت از جہت افضلیت ست واخلاف آنہا تقلید اسلاف خود می نمودند ومی گفتند کہ اگر خدا واول خلفاے ثلثہ بہتر نمی بودند چرا در خلافت آنہا را مقدم می ساختند وآنحضرت را رعیت وتابع خلفا می دانستند واکثر آنہا کہ ہمراہ حضرت امیر مقاتلہ می کردند بسبب حمیت عربیت بود نہ از دینداری وحسن اعتقاد بآنجناب وآنحضرت

ناچار بود در باب مدار المؤدن بآنہا و قدرت بر اظہار مکنون ضمیر منیر خود نداشت۔

ترجمہ کلام حضرت علی کا اسپر مبنی ہے کہ معاویہ اور اہل شام بلکہ اکثر پیروان آنجناب بھی یہ یقین رکھتے تھے کہ اہل بست
وکشود کے اجماع سے خلافت ثابت ہوتی ہے یہ سب اسی وجہ سے بیعت اور اقرار حقیقت ہر سہ خلافت رکھتے تھے
اور حضرت امیر کو بھی خلافت ظاہری کے وقت مین اسی دلیل سے خلیفہ برحق جانتے تھے آنجناب کو منصوص و
معصوم نہین گمان کرتے تھے اسوجہ سے حضرت امیر نے بھی ان لوگون کو چپ کرنے کے واسطے اپنی خلافت
پر اجماع منعقد ہونے کا ذکر کیا اسواسطے کہ یہ ظاہر ہے کہ اگر نص وغیرہ کا ذکر فرماتے تو ہرگز وہ لوگ مسلم نرکھتے اور حضرت
امیر بھی باطلیت خلافت ثلثہ ظاہر کرنے اور نص خدا اور رسول سے اپنی حقیقت ظاہر کرنے پر قدرت نرکھتے تھے
خصوصا نام معاویہ کے خطون مین اسواسطے کہ حضرت امیر باآنکہ خون عثمان سے پاک ترین قریش تھے لیکن معاویہ
محض اپنی شقاوت سے حضرت امیر کو خون عثمان کے ساتھ متہم کرتا تھا اور اسی کو سپر بنایا تھا حضرت امیر سے
قتال کرنے اور لوگون کو اُن حضرت سے قتال کرنے پر ترغیب دینے کا پس اگر وہ حضرت نامۂ نام معاویہ مین بطلان
خلافت مشائخ ثلثہ کی تصریح کرتے تو ضرور آتش عداوت اہل شام کے دردن سینۂ پر کینہ مین شعلہ زن ہوتی بلکہ
اکثر اصحاب حضرت امیر بھی معاویہ کے ساتھ ملجاتے اور اُن حضرت کو مخذول و مقتول کرڈالتے (ابن ابی الحدید نے
کہا ہے کہ حضرت امیر کے احوال وقت خلافت مین جو غور کریگا وہ معلوم کرلیگا کہ بیشک تھے وہ حضرت جسپر پتھر
ڈال دیا گیا مثل اسکے کہ طاقت نہین رکھتے تھے دلی بات ظاہر کرنے کی) اور یہ بات اسوجہ سے تھی کہ حقیقت حال
کے پہچاننے والے کم تھے اور بیشتر لوگ امامت حضرت امیر کے بارے مین جیسا واجب تھا اعتقاد نہین رکھتے
تھے اور پہلے خلفا کو حضرت امیر سے افضل جانتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ خلافت بجہت افضلیت ہے اور اسکے
بعد والے اپنے اگلون کی تقلید کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر اگلون کے نزدیک خلفائے ثلثہ افضل نہوتے تو اگلے
لوگ انکو خلافت مین مقدم نکرتے اور حضرت امیر کو انکے تابع و رعیت نرکھتے اور اکثر لوگ جو ہمراہ حضرت امیر قتال
کرتے تھے بسبب حمیت عربیت کے تھے دینداری اور آنجناب کے ساتھ نیک اعتقادی سے نتھے حضرت
امیر ان لوگون کے ہم خیال و ہم زبان بننے پر مجبور تھے اور اپنے روشن دل کی باتین ظاہر کرنے پر قدرت نہین رکھتے تھے۔
اس عبارت مین جو مختصر جملہ ابن علقمہ اہل لعنت کے مرید ابن ابی الحدید کا ہے وہ قوسین کے اندر ہے باقی تمام کلام مجتہد تمام

کاہو پس حضرات اہل لعنت کے محقق شستری و مجتہد لکھنوی کی ان دونون عبارتون کے بعض فوائد کی تفصیل بعد مین
ہوگی پہلے اسکا ہوجانا مناسب ہی کہ زمرۂ کلمہ گویان اسلام از قبل نزول آیہ مذکورہ سے جو مومنین صالحین بوقت نزول
آیہ مذکورہ موجود تھے اور بے شبہہ زمرۂ صحابہ سے تھے اُن مومنین صالحین کے واسطے دین اسلام پسندیدہ خالق انام
کو قوت و شوکت مین کل باطل دینون سے زیادہ کردینے کا وعدہ آیہ مذکورہ مین صریح ہی اور اس سے انکار نہین ہو سکتا
ہی کہ حیات سرورکائنات مین دین ہندوستانی و دین فرنگستانی و دین فارستانی قوت و شوکت مین ایسے زیادہ تھے
کہ ان دینون کی قوت و شوکت کے مقابلے مین دین اسلام کی قوت و شوکت قابل شمار نہ تھی پس معلوم ہوا کہ یہ وعدہ
حیات سرورکائنات مین پورا نہین ہوا پس چونکہ یہ وعدہ جن مومنین صالحین کے واسطے ہی وہ زمرۂ صحابہ سے ہین اور وعدہ خدا
خلاف نہین ہوسکتا ہی لہذا یہ معلوم منفی سے کہ یہ وعدہ حیات سرورکائنات مین پورا نہین ہوا ہی روز روشن سے بھی زیادہ روشن
ہوگیا کہ بعد وفات سرورکائنات زمانۂ صحابہ مین دین اسلام پسندیدہ خالق انام قوت و شوکت مین کل باطل دینون سے زیادہ
ہوکر یہ وعدۂ خدا پورا ہوگیا ہی اور حضرات اہل لعنت کے محقق شستری و مجتہد لکھنوی کے دونون عبارت مذکورہ سے
عیان غیر محتاج بیان ہی کہ زمانۂ صحابہ مین حتی کہ خلافت علویہ مین مذہب اہل سنت کا ایسا غلبہ تھا کہ اسکے خلاف کوئی
بات کسیکی زبان سے نہین نکل سکتی تھی اور مذہب اہل لعنت ایسا مغلوب و منکوب اور صندوق تقیہ مین مستور تھا کہ
اسکی کوئی بات کسیکی زبان سے نہین نکل سکتی تھی جس سے مذہب اہل سنت کا دین اسلام پسندیدہ خالق انام ہونا
اور مذہب اہل لعنت کا دین اسلام سے بالکل خارج ہونا آیہ مذکورہ سے بے سحاب آفتاب نیمروز کی طرح تابان و
درخشان ہوکر حقیت مذہب اہل سنت و باطلیت مذہب اہل لعنت مین مجال دم زدن نہین رہی بنا بر اسکے آیہ مذکورہ
سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت منور مثل نیر اکبر ہی لہذا بخاری شریف کی ایک حدیث غیر متواتر مین خلاف اجماع
و خلاف صحیح حدیث مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ جو بیان کیا گیا ہی کہ چھ ماہ تک حضرت علی نے حضرت صدیق سے
بیعت نہین کی تھی وہ اگر واقعی ہوگا تو حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت مین کمزوری نہو گی بلکہ عاصی خلیفہ اور باغی
خلیفۂ کبریا ہوکر حضرت علی کے ایمان و اسلام مین کمزوری ہو گی لیکن حضرت علی کا حضرت صدیق اکبر سے تیسرے روز
بیعت کرنا مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ کی صحیح حدیث سے بھی ثابت ہی اجماع سے بھی ثابت ہی لہذا حضرت علی کے
ایمان و اسلام مین بھی کمزوری نہین ہوسکتی ہی ہان بخاری شریف کی ایک حدیث البتہ متروک ہوجائے گی جیسا کہ

حسب تصریح مجتہد لکھنوی در ضربت حیدریہ و تشئید المبانی کلینی شریف کی احادیث معائب ہشامین و ابن عباس بالکل متروک ہیں بدینوجہ بھی یہ مناقشہ مثل دیگر مناقشات کے خاک سیاہ ہوگیا اور آیہ مذکورہ کا سبعت حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت ہونا محکم و مستحکم مثل پایۂ عرش اعظم رہا اور ہمیشہ رہے گا۔

اب مذکورہ دونون عبارتون کے کچھ فوائد بیان کیے جاتے ہین۔

پہلا فائدہ ہردو عبارت مذکورہ بر بلا ندا دیر ہی ہو کہ بترتیب خلافت ہرسہ خلیفہ کا جناب امیر سے افضل ہونے کا اعتقاد اصحاب رسول کو ایسا پختہ بنیاد تھا کہ زمانۂ صحابہ میں اسکا خلاف کبھی ظاہر نہیں ہوا جس سے روشن مثل روز روشن ہو کہ بترتیب خلافت ہرچہار خلیفہ کے افضل ہونے کا اعتقاد اصحاب رسول میں نہایت کامل تھا پس چونکہ یہ بدیہی بات ہو کہ اصحاب رسول میں کون سب سے افضل تھا اسکا علم صحابہ رسول کے برابر غیر اصحاب رسول کو نہیں ہوسکتا ہو لہذا باقرار علماے اعلام اہل لعنت یہ ثابت ہونے سے کہ صحاب رسول کے اعتقاد کامل میں ترتیب وار ہرسہ خلیفہ جناب امیر سے افضل تھے حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت میں مجال قیل و قال نہ باقی رہی کیونکہ جو خلیفہ اپنے زمانۂ خلافت مین سب سے افضل ہوتا ہو اسکے امام بحق و خلیفۂ راشد ہونے سے نہ کسی اہل سنت کو انکار ہو نہ کسی اہل لعنت کو بلکہ تمامی اہل لعنت کا تو مسلمہ عقیدہ ہو کہ جو اپنے زمانے میں سب سے افضل ہوتا ہو اس کے غیر کا خلیفہ ہونا بھی کفر ہو اور اس کے غیر کو خلیفہ کرنا بھی کفر ہو پس جسطرح حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت پر آیت قرآنیہ کی دلالت قطعیہ ہو اسی طرح علماے اہل لعنت کے اقرار مذکور و عقیدہ مسطورہ کا نتیجہ قطعیہ بھی ہو در حقیقت چونکہ یہ بدیہی بات ہو کہ صحابۂ کرام میں کون افضل ہو اسکا علم صحابۂ کرام کے برابر غیر صحابہ کو نہیں ہوسکتا ہو لہذا اعتقاد صحابہ مین بالترتیب ہرسہ خلیفہ کا جناب امیر سے افضل ہونے کا اقرار کر کے حقیت و راشدیت ہرسہ خلافت کا اقرار نکرنا دیدہ و دانستہ حق سے بغاوت باطل کی حمایت کرنا ہو اور یہ قدرت خدا کا نمونہ ہو کہ علماے اعلام اہل لعنت سے ایسا کلام ارقام کرا دیا کہ تمامی اہل لعنت جنکو بدترین امت سید المرسلین بنانے کے واسطے ہمیشہ خاک چھانا کرتے ہین انکا بہترین امت سید المرسلین ہونا ایسا کھل گیا جیسا کہ حضرت علی کو تقیہ باز کہنے سے کہنے والے کا اہل لعنت ہونا کھل جاتا ہو۔

دوسرا فائدہ ہردو عبارت مذکورہ یہ بھی بر بلا ندا دیر ہی ہو کہ اصحاب رسول ہرسہ خلیفہ کے ہر قول و ہر فعل و ہر عمل کو ایسا صحیح و صائب اور حکم خدا و رسول کے موافق و مطابق اور نیک نیتی کا نتیجہ سمجھتے تھے کہ اور کوئی تو

اور کوئی حضرت علی اگر اپنی خلافت مین بھی تین خلیفون سے کسی کے کسی قول یا فعل یا عمل پر کوئی اعتراض کرتے توخود حضرت علی کے رفقا حضرت علی کو مخذول و مقتول کر ڈالتے اور خود حضرت علی کے رفقا کہتے تھے کہ اگر ابوبکر و عمر کے قدم بقدم چل سکے تو علی بن ابی طالب کے لیے انتہائی معراج ہی اور حضرت علی کی خلافت مین بھی اگر کسی کی کوئی بات حضرت ابوبکر یا حضرت عمر کے خلاف معلوم ہوتی تو اصحاب رسول مین ایسا غل مچتا تھا جیسا کہ حضرت سرور بریت کے خلاف کسی بات کے معلوم ہونے سے مچتا تھا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ خلافت حضرت علی کے زمانے مین مذہب اہل سنت کی سب باتین تھین مذہب اہل لعنت کی کوئی بات نہ تھی اسوجہ سے اس زمانے مین مذہب اہل سنت و مذہب اہل لعنت الگ الگ نہ تھے اب مذہب اہل سنت کے خلاف جو باتین مذہب اہل لعنت کی ہین وہ باتین سب بعد زمانۂ صحابہ کے حضرات اہل لعنت نے پیدا کر لین ہین اسی سے بعد زمانۂ صحابہ کے مذہب اہل لعنت و مذہب اہل سنت الگ الگ ہو گئے ہین اور جو باتین ابتداے زمانۂ نبوت سے انتہاے زمانۂ خلافت شاہ ولایت تک تھین نہ ان باتون کی حقیت مین کسی کلمہ گوے اسلام کو شک ہو سکتا ہی اور بعد زمانۂ صحابہ کے ان باتون کے خلاف حضرات اہل لعنت نے جو باتین پیدا کین ہین نہ ان باتون کی باطلیت مین کسی کلمہ گوے اسلام کو شک ہو سکتا ہی بنا برا سکے حقیت مذہب اہل سنت و باطلیت مذہب اہل لعنت کا قطعی فیصلہ ہو کر حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت و باطلیت خلافت بلافصل شاہ ولایت کا ایسا قطعی فیصلہ ہو گیا جیسا بر تقدیر قطعی الصدور ہونے حدیث رایت کے باطلیت خوارج کا قطعی فیصلہ ہوتا ہی۔

تیسرا فائدہ یہ کہ ہر دو عبارت مذکورہ یہ ظاہر کر رہی ہین کہ ترتیب خلافت ہر سہ خلیفہ کا جناب امیر سے افضل ہونا اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے نقش قدم پر چل سکے تو حضرت علی کے لیے انتہائی معراج ہونا اور ہر سہ خلیفہ کے ہر قول و فعل و عمل کا صحیح و صائب اور حکم خدا و رسول کے موافق و مطابق اور نیک نیتی پر مبنی ہونا اصحاب رسول کا صرف زبانی قول نہ تھا بلکہ دلی اعتقاد کامل بھی تھا اور یہ ممکن نہین ہی کہ حضرات اہل لعنت جو معائب خلفا بیان کرتے ہین ان معائب خلفا کا علم اصحاب رسول کو ہو پھر خلفا کے ساتھ اصحاب رسول کو ایسا دلی اعتقاد کامل ہو سکے معلوم ہوا کہ اصحاب رسول کو ان معائب خلفا کا علم نہ تھا جو کہ حضرات اہل لعنت بیان کرتے ہین اور یہ ممکن نہین ہی کہ خلفا مین وہ معائب ہون اور اصحاب رسول کو ان کا علم نہو زمانۂ صحابہ کے بعد والون کو ان کا علم ہو

پس معلوم ہوا کہ حضرات اہل لعنت جو بیان کرتے ہین ان معائب خلفا کا وجود زمانہ صحابہ مین نہ تھا بعد والے حاسدان خلفاے راشدین و دشمنان دین سید المرسلین کا وہ سب ایجاد ہی خلفاے راشدین ان سب معائب سے مبرا و منزہ ہین اور ان کی شان ان معائب سے اعلی و ارفع ہین اور خود حضرات اہل لعنت کا بھی قول ہی کہ ان معائب سے پاک ثابت ہونے کے بعد حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت مین شک نہین رہ سکتا ہی لہذا علماے اعلام اہل لعنت کے کلام صدق نظام سے خلفاے راشدین کا ان معائب سے مبرا و منزہ اور ان کی شان کا ان معائب سے اعلی و ارفع ثابت ہونے سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کا آفتاب بے سحاب و بے حجاب ہو گیا۔

چوتھا فائدہ عبارت مجتہد صاحب کے ابتدائی الفاظ تو صریح ہین اسمین کہ رفقاے جناب امیر بوجہ اجماع اہل حل وعقد کے حقیت ہر سہ خلیفہ کا بھی اعتقاد رکھتے تھے حقیت آنجناب کا بھی اعتقاد رکھتے تھے آنجناب کو نہ معصوم جانتے تھے نہ منصوص جانتے تھے اور انتہائی الفاظ مین مجتہد صاحب فرما رہے ہین کہ اکثر رفقاے آنجناب دینداری و نیک کاری سے آنجناب کی حمایت نہین کرتے تھے بلکہ حمیت عربیت و عصبیت قومیت سے کرتے تھے مگر مجتہد صاحب کو یہ خیال نہ ہوا کہ حمیت عربیت و عصبیت قومیت پہلے تو نہ تھی بعد شہادت ذی النورین کے کہان سے پیدا ہو گئی نیز ابتدائی الفاظ مین تو فرمایا گیا ہی کہ رفقاے جناب امیر بوجہ اجماع اہل حل وعقد کے حقیت ہر سہ خلیفہ کا بھی اعتقاد رکھتے تھے حقیت آنجناب کا بھی اعتقاد رکھتے تھے پھر کیونکر معلوم ہوا کہ رفقاے جناب امیر اس اعتقاد سے آنجناب کی حمایت نہین کرتے تھے ہمیشہ کے بے حمیتون مین حمیت کا پیدا ہونا اور اس حمیت سے حمایت کا کرنا کیونکر معلوم ہوا۔

پانچوان فائدہ بعض حضرات اہل لعنت کا بیان ہی کہ مقدمہ خلافت مین بعض لوگ دھوکا کھا گئے تھے بعض لوگ عمداً حق سے منحرف ہو گئے تھے بعد قتل عثمان کے جو لوگ دھوکا کھا گئے تھے وہ لوگ آگاہ ہو گئے جو لوگ عمداً حق سے منحرف ہو گئے تھے وہ لوگ تائب ہو گئے پس دونون قسم کے لوگ جناب امیر کی اطاعت و بیعت مین داخل ہو گئے لیکن اس بیان کے محض ابلہ فریب جھوٹ ہونے مین کوئی شبہہ نہین ہو سکتا ہی کیونکہ ہر دو عبارت مذکورہ سے اسمین کوئی شک نہین رہ سکتا ہی کہ صحابہ کرام جسطرح قبل شہادت حضرت عثمان کے ترتیب خلافت ہر سہ خلیفہ کو مستحق خلافت اور جناب امیر سے افضل جانتے تھے اسیطرح بعد شہادت حضرت عثمان کے بھی برابر جانتے رہے اسمین کبھی کوئی تغیر نہین ہوا بات یہ ہی کہ حضرات اہل لعنت مسئلہ خلافت و افضلیت مین کبھی

ایک رنگ پر نہین رہ سکتے ہین ہمیشہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے رہتے ہین لیکن نتیجہ برابر الٹا نکلتا رہتا ہی ترتیب خلافت
ہر سہ خلیفہ کا مستحق خلافت اور جناب امیر سے افضل ہونا آیات قرآنیہ و اعتقادات اصحاب سرور بریہ سے برابر آشکار تر و استوار
تر ہوتا رہتا ہی ع چراغے را کہ ایزد بر فروزد ٭ ہر آنکہ پف زند ریشش بسوزد ٭

جواب چہاردہم حضرات اہل لعنت کی حدیثون کی مستند کتاب استبصار کے باب من صلی بقوم علی غیر
وضوء کے آخری حدیث مین صاف بیان کیا گیا ہی کہ ایک مرتبہ علی علیہ السلام نے بھول سے بغیر وضو کے ظہر
کی نماز پڑھا دی پھر یاد آنے کے بعد فورا منادی کرادی کہ لوگ پھر نماز پڑھ لین دوسرون کو خبر کردین، مصنف
استبصار نے اس حدیث کا ایک جواب یہ دیا ہی کہ یہ حدیث علی علیہ السلام کے معصوم ہونے کی منافی ہی لہذا
اس حدیث کا اعتبار نہین ہو سکتا ہی، آثم راقم عرض کرتا ہی کہ حضرت علی کے معصوم ہونے پر تو کوئی دلیل نہین ہی بلکہ
معصوم نہونے پر دلیل ہی ملاحظہ ہو جلد اول لہذا یہ کہنا کہ یہ حدیث علی علیہ السلام کے معصوم ہونے کی منافی ہی لہذا اسکا
اعتبار نہین ہو سکتا ہی محض بنائے فاسد علی الفاسد ہی لیکن ہر سہ خلیفہ کے مومن صالح و امام برحق و خلیفہ راشد ہونیکا
اقرار جو لوگ نکرین اُن لوگون کا کامل الفسق یعنے کافر ہونا آیت استخلاف سے یقیناً ثابت ہی ملاحظہ ہو جواب مناقشہ
یکم بنا بر اسکے جس حدیث مین یہ بیان کیا گیا ہی کہ حضرت علی نے چھ ماہ تک حضرت صدیق سے بیعت نہین کی تھی
اُس حدیث کا حضرت علی کے مومن صالح ہونے کی منافی ہونے مین شک نہین ہو سکتا ہی لہذا اُس حدیث کا
اعتبار نہین ہو سکتا ہی اسی سے اہل سنت نے اس حدیث کا اعتبار نہین کیا ہی بلکہ سقیفہ کے تیسرے روز حضرت
علی کا حضرت صدیق سے بیعت کرنے کی حدیث کا اور قرآن کا اعتبار اہل سنت نے کیا ہی کیونکہ اہل سنت کتاب اللہ
و اہل بیت رسول اللہ دونون سے متمسک ہین اور حضرات اہل لعنت چونکہ کتاب اللہ و اہل بیت رسول اللہ دونون
سے منحرف ہین اسوجہ سے نہ اس حدیث کا اعتبار کیا نہ قرآن کا اعتبار کیا بلکہ چھ ماہ کے بعد حضرت علی کا حضرت
صدیق سے بیعت کرنیکی حدیث کا اعتبار کیا جو کہ حضرت علی کے مومن صالح ہونے کی منافی ہی تاکہ حضرت علی کا
زمرۂ مومنین صالحین سے خارج ہونا ثابت ہوکر ناصبیت و خارجیت کی تائید ہو جائے سچ کہا گیا ہی رافضیت پہلا زینہ
ہی خارجیت کا پس یہ مناقشہ خارجیت کا ترانہ ہو کر آیت استخلاف کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت
ہونا استوار تر و آشکار تر ہو گیا۔

جواب پانزدہم حضرت علی کا حضرت صدیق سے بیعت کرنا حضرات اہل لعنت کی کتاب اللہ کافی کلینی
مین بھی صاف صاف مذکور ہی جسکے جواب مین حضرات اہل لعنت فرمایا کرتے ہین کہ ہر طرح سے مجبور ہو کر چھہ
ماہ کے بعد حضرت علی نے خلیفۂ اول کی بیعت کی تھی حالانکہ کافی کلینی کی حدیث مین چھہ ماہ کے بعد کا ذکر
نہین ہی علاوہ اسکے ہر طرح سے مجبور ہونے کے بعد امام حسین مدینے سے چلے گئے یزید کی بیعت کر کے
مدینے مین نہین رہے کیونکہ خلافت یزید کا حق نہ تھا اسی طرح خلافت اگر صدیق اکبر کا حق نہوتا اور حضرت
علی ہر طرح سے مجبور ہوتے تو مدینے سے چلے جاتے صدیق اکبر کی بیعت کر کے مدینے مین نہ رہجاتے احکم الحاکمین
فرماتا ہی الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتھاجروا فیھا یعنی اللہ کی زمین وسیع ہی جہان حق پر عمل نہ کرسکو
یا حق ظاہر نہ کرسکو وہان سے ہجرت کرو، بوجہ اس حکم احکم الحاکمین کے اگر خلافت صدیق اکبر کا حق نہوتا اور حضرت
علی ہر طرح سے مجبور ہوتے تو جسطرح امام حسین مدینے سے ہجرت کر گئے یزید کی بیعت کر کے مدینے مین نہین رہے
اسیطرح حضرت علی بھی مدینے سے ہجرت کر جاتے صدیق اکبر کی بیعت کر کے مدینے مین نہ رہجاتے درحقیقت
امام حسین کا مدینے سے ہجرت کرنا یزید کی بیعت کر کے مدینے مین نہ رہنا اور حضرت علی کا مدینے سے ہجرت
نکرنا صدیق اکبر کی بیعت کر کے مدینے مین رہنا جلی ترین بدیہی دلیل اس بات کی ہی کہ امام حسین کے نزدیک
خلافت یزید کا حق نہ تھا حضرت علی کے نزدیک خلافت صدیق اکبر کا حق تھا اسوجہ سے امام حسین نے مدینے
سے ہجرت کی یزید کی بیعت کر کے مدینے مین نہین رہے اور حضرت علی نے مدینے سے ہجرت نہین کی صدیق اکبر
کی بیعت کر کے مدینے مین رہے اور حضرات اہل لعنت کی نہج البلاغت مین صاف مذکور ہی کہ جناب امیر نے
فرمایا ہی کہ اسلام مین ابوبکر و عمر کا عظیم مرتبہ ہی اور ابوبکر و عمر امت محمدیہ مین سب سے افضل ہین مجکو ابوبکر یا عمر سے
جو افضل کہیگا اسپر مین حد افترا جاری کرون گا ملاحظہ ہو جلد سوم اور اصحاب رسول و اولاد اصحاب رسول
کا راسخ اعتقاد بھی یہی تھا ملاحظہ ہو جواب بالا پس حضرت علی نے تو اپنے قول و فعل سے ظاہر کر دیا ہی کہ
خلافت حضرت صدیق اکبر کا حق تھا لہذا حضرات اہل لعنت کا یہ کہنا کہ خلافت حضرت علی کا حق تھا مدعی
سست گواہ چست کا حساب ہی اسی بگڑی کو بنانے کے واسطے حضرات اہل لعنت نے حضرت علی و دیگر ائمہ کو
تقیہ باز مشہور کر دیا ہی لیکن لحکم الحق یعلو ولا یعلی بگڑی بات بنائے نہین بنتی ہی امام حسین نے مدینے سے

ہجرت کرکے بھی اور پردہ در پردہ دن تک میدان کربلا سے چھپ کر بھاگ جانے کی کوشش کرکے ناکام رہنے پر بھی تقیہ نکرکے حضرات اہل لعنت کے تمام کارخانہ تقیہ کو درہم وبرہم کردیا ہی پس یہ مطلع بالکل صاف ہوگیا کہ حضرت علی نے کسی مجبوری سے حضرت ابوبکر کی بعیت نہین کی تھی بلکہ بغیر کسی مجبوری کے بطیب خاطر و باتبغاے فضل و رضاے رب قادر حضرت علی نے حضرت صدیق کی بعیت کی تھی جس سے اسکی تائید ہوتی ہی کہ دو روز کے بعد بعیت کرنیکی روایت صحیح ہی چھ ماہ کے بعد بعیت کرنیکی روایت صحیح نہین ہی اور دونون روایتون مین یہ تطبیق بھی ہوسکتی ہی کہ دو روز کے بعد جو بعیت کی ہی وہ بعیت خلافت ہی اور چھ ماہ کے بعد جو بعیت کی ہی وہ بعیت ارادت ہی علاوہ اسکے جب بغیر کسی مجبوری کے بطیب خاطر و باتبغاے فضل و رضاے رب قادر بعیت کرنا ثابت ہوگیا اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ کسی وقت مین حضرت علی کا حضرت صدیق سے منحرف رہنا حضرت علی کے مومن صالح ہونے کی منافی ہی لہذا چھ ماہ کے بعد حضرت علی کا حضرت صدیق سے بعیت کرنا نہ اہل لعنت کے لیے مفید ہوسکتا ہی نہ اہل سنت کے لیے مضر ہوسکتا ہی لہذا یہ مناقشہ محض بیفائدہ ہوگیا اور آیت استخلاف کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا استوار مثل پایۂ عرش کردگار تھا ویسا رہا اور ہمیشہ ویسا رہیگا۔

جواب شانزدہم مناقشہ شانزدہم کے جواب سوم جملہ ہفتم مین بیان کیا گیا ہی پھر یہان بھی بیان کیا جاتا ہی کہ قاضی عبد الجبار معتزلی نے اپنی کتاب مغنی مین لکھا ہی کہ امام حسین خلافت یزید کو ناجائز سمجھتے تھے اسی سے مخالفت کرکے شہید ہوگئے پس جناب امیر بھی اگر تین خلافتون سے کسی خلافت کو ناجائز سمجھتے تو ضرور مخالفت کرکے شہید ہوجاتے یا خلافت پر قابض ہوجاتے حضرات اہل لعنت کے علم الہدیٰ نے اپنی کتاب شافی مین اسکا یہ جواب دیا ہی کہ یزید کے زمانے مین سب لوگ یزید کو غیر لائق خلافت و غیر مستحق امامت جانتے تھے اور کسیکے نزدیک یزید مین خلافت و امامت کی کوئی شرط نہ تھی بخلاف صحاب ثلثہ کے کہ انکے زمانے مین سب لوگون کے نزدیک انکے جمال سیرت ظاہر رہا ہر تھے اور خلافت و امامت انکے مناقب سے ایک ادنی منقبت تھی چنانچہ علم الہدیٰ کے بیان مذکور کے آخری الفاظ یہ ہین وکیف یکون المخوف من مظهر الفسوق والخلاعة ولا شبهة فی ان امامته بملك وغلبة و انه لا شرط من شرائط الامامة فيه كالمخوف من مقدم معظم جميل الظاهر يرى اكثر الامة ان الامامة دونه وانها ادنى منازله اُس شخص کا خوف جو علانیہ سرکشی اور بدکاری کرتا ہو اور اسکی امامت کے محض سلطنت اور غلبہ ہونے مین شک نہین ہو اور اسمین شرائط امامت سے کوئی شرط نہین ہی کیونکر مانند خوف

اس شخص کے ہو سکتا ہی جو مقدم و معظم ہی جمال (سیرت) ظاہر ہی اکثر امت کے اعتقاد مین امامت انکے مرتبے سے کم ہی اور انکے مراتب سے (ایک) ادنی مرتبہ ہی، جناب علم الہدی کے یہ الفاظ صاف و صریح ہین اسمین کہ خلفاے ثلثہ سے کسی خلیفہ پر یزید کا قیاس ہو سکتا ہی نہ یزید پر کسی خلیفہ کا قیاس ہو سکتا ہی اسواسطے کہ یزید کے زمانے مین کوئی بھی یزید کو خلافت کے لائق و مستحق نہین جانتا تھا اور کسی کے نزدیک یزید مین خلافت و امامت کی کوئی شرط نہ تھی اور خلفاے ثلثہ کے زمانے مین اکثر امت ہر سہ خلیفہ کو خلافت کے لائق و مستحق سمجھتے تھے اور مستجمع شرائط خلافت جانتے تھے اور خلافت و امامت کو انکے مراتب سے ایک ادنی مرتبہ اعتقاد کرتے تھے جس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ جن لوگون نے یزید کی بیعت کی تھی محض دنیاوی مضرت کے خوف سے یا دنیاوی منفعت کی طمع سے کی تھی یعنی محض دنیا کے واسطے کی تھی عقبی کیواسطے حسن عقیدت سے نہین کی تھی اور جن لوگون نے یکے بعد دیگر ہر سہ خلیفہ کی بیعت کی تھی محض اخروی مضرت کے خوف سے اور منفعت عقبی کے غرض سے کی تھی یعنی محض عقبی کے واسطے حسن عقیدت سے کی تھی دنیاوی مضرت کے خوف سے یا دنیاوی منفعت کے طمع سے نہین کی تھی لہذا حضرت علی رض سے یا اُنکے مثل اور کسی سے اگر بیعت مین تاخیر ہوئی ہی تو وہ تاخیر نکیر سے نہین ہو سکتی ہی اور تاخیر بلا نکیر سے کوئی فائدہ نہین حاصل ہو سکتا ہی لہذا یہ مناقشہ محض ترانہ بیفائدہ ہو گیا اور آیت استخلاف کا مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا جیسا محکم مثل پایہ عرش معظم تھا ویسا رہا اور ہمیشہ رہیگا۔

جواب مفتدہم حضرات اہل لعنت کے محقق جیلانی نے اپنی کتاب فتح السبیل مین جو لوگون کا بطیب خاطر خلفاے ثلثہ سے بیعت کرنیکا سبب بیان کیا ہی اسکے الفاظ مناقشہ شانزدہم کے جواب سوم جملہ چھ مین نقل کیے گئے پھر یہان بھی نقل کیے جاتے ہین وہ یہ ہین، سبب دیگر در تقویت حسن ظن مردم بعاقدین بیعت آن شد کہ آنہا نفوس خود را از اموال باز داشتند و شیوۂ زہد در دنیا پیش گرفتند و رغبت بدنیا و زینت آن را ترک کردند و قناعت بقلیل و اکل عشن و لباس کرباس ملک خود ساختند در حالتیکہ اموال بہای ایشان حاصل دینار و کردہ بود آن را درمیان قوم قسمت می کردند و خود را بآن اصلا آلودہ نمی کردند پس دلہای مردم بایشان مائل شد و ایشان را دوست داشتند و ظنون مردم بایشان نیک شد ہر کس را کہ در بارۂ ایشان شبہہ در خاطر بود دیا توقفی داشت با خود گفت کہ اگر ایشان بہوای نفس مخالفت نص پیغمبر کردہ بودند بایست کہ اہل دنیا باشند و ترک اموال و لذات نکنند تا خسران دنیا و آخرت ہر دو برای ایشان نباشد و اینہا

اہل عقل و رای صحیح اند چگونہ خسران دنیا و عقبی ہر دو را پسندیدہ باشند پس فعل ایشان صحیح ست و کسی را شکے در صلاح ایشان باقی نماند و اعتقاد بولایت ایشان کردند و افعال ایشان را پسندیدند یہ عبارت سراسر بشارت تمامتر صداقت بغایت وضاحت و نہایت صراحت بتارہی ہے کہ اصحاب رسول کے عین الیقین مین ہر سہ خلیفہ زہد اور تقوی اور قناعت مین انتہا درجے کے بلند مرتبہ پہ تھے اور دولت دنیا و لذت دنیا و زینت دنیا کے بالکل تارک اور رذائل نفس تھے اور مال دنیا خزانے کے خزانے انکے پاس آتے تھے اسکو قوم مین تقسیم کرتے تھے اپنے کو اسکے ساتھ کبھی آلودہ نہین کرتے تھے روکھا پھیکا سوکھا ساکھا کھانے اور موٹا کپڑے لباس پر بسر کرتے تھے لہذا اگر مستحق خلافت نہونگے تو دیدہ و دانستہ ہر سہ خلیفہ کا خسران دنیا و خسران عقبی دونون کو اپنے لیے پسند کرنا ضروری نتیجہ ہوگا حالانکہ ہر سہ خلیفہ کا کامل صحیح العقل و کامل صائب الرای ہونا ایسا عین الیقین ہے کہ دیدہ دانستہ ہر سہ خلیفہ کا خسران دنیا و خسران عقبی دونون کو اپنے لیے پسند کرنا ہرگز عقل قبول نہین کرسکتی ہے لہذا ہر سہ خلیفہ کے لائق و مستحق خلافت ہونے مین کوئی شک نہین ہوسکتا ہے یہ مدلل عقیدہ صحابہ کرام کا تھا جسکی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ صحابہ کرام کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ بترتیب خلافت ہر سہ خلیفہ جناب امیر سے افضل ہین اور چوتھے مرتبے مین بھی حضرت علی کا مستحق خلافت ہونا قرآن کی کسی آیت یا رسول کی کسی حدیث سے ثابت نہین ہے صرف خلفاے ثلثہ کی بیعت کرنے والون کی بیعت سے چوتھے مرتبے مین حضرت علی مستحق خلافت سمجھے جاتے ہین دیکھو بوارق مجتہد کی عبارت منقولہ جواب سیزدہم اور یہ بھی صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ بغیر حق ہونے ہر سہ خلافت کے حضرت علی کی خلافت حق نہین ہوسکتا ہے اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے قدم بقدم چل سکین تو حضرت علی کے لیے انتہائی معراج ہے دیکھو احقاق الباطل علامہ شستری کی عبارت منقولہ جواب سیزدہم الغرض صحابہ کرام کے مدلل و مستند عقیدہ مذکورہ سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام ہر سہ خلافت کو محض لوجہ اللہ خلوص دل سے پسند کرتے تھے محض اسوجہ سے صحابہ کرام نے دلی خوشی اور قلبی رغبت سے خالصاً للہ ہر سہ خلیفہ کی بیعت کی تھی اور ہمیشہ دل و جان نثار رہے نہ خوف غیر الہی یا طمع دنیاوی یا ہواے نفسانی یا غلط فہمی سے جس سے روشن مثل روز روشن ہے کہ بیعت صدیقیہ مین اگر کسی صحابی سے تاخیر ہوئی ہے تو کسی ضروری کام کی مصروفیت کی وجہ سے ہوئی ہوگی یا خلافت راشدہ کی علامت مذکورہ آیت استخلاف کے ظاہر ہونے کے انتظار مین ہوئی ہوگی جب وہ علامت چند ماہ کے بعد خلافت صدیقیہ مین برای العین ہوگئی تب فوراً بیعت کرلی لہذا مثل ان لینے محال کے اگر مان بھی لیا جائے کہ حضرت علی نے حضرت صدیق کی بیعت مین چھ ماہ تک تاخیر کی تھی تو وہ تاخیر کوئی چیز نہین ہے ہیچ محض ہے پست مناقشہ ہیچ محض ہے اس سے

بڑھ کے وہ ہی جو سابقا مذکور ہو چکا ہی یعنی قرآن کے مقابلے مین کسی حدیث کا بھی اعتبار نہین ہو سکتا ہی اور ہر سہ خلیفہ کے امام برحق و خلیفہ راشد ہونیکا اقرار جو لوگ نکرین فسق مین اُن لوگون کا کامل یعنی کافر ہونا آیت استخلاف سے بے شبہہ ثابت ہی لہذا حضرت علی کا حضرت صدیق سے چھ ماہ تک بیعت نکرنیکی حدیث کا کچھ اعتبار نہین ہو سکتا ہی نہ اس سے حقیت و راشدیت خلافت صدیقیہ مین کچھ نقصان پہونچ سکتا ہی بلکہ اُس سے اگر پہونچیگا تو حضرت علی کے مرتبے مین سخت نقصان پہونچیگا لہذا سوائے خوارج و نواصب کے کوئی مسلمان اسکا اعتبار نہین کرسکتا ہی نیز اگر ایک حدیث مین چھ ماہ تک حضرت علی کا حضرت صدیق سے بیعت نکرنا مذکور ہی جو نفی ہی تو ایک حدیث مین تیسرے روز بیعت کرنا مذکور ہی جو اثبات ہی اور فریقین کے اصول حدیث و اصول فقہ مین مقرر ہی کہ اثبات کے مقابلے مین نفی کا اعتبار نہین ہو سکتا ہی پس یہ مناقشہ ہیچ محض و ناقابل اعتبار بحث ہو گیا اور آیت استخلاف کا بے شبہہ مثبت حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ہونا تو ہی تر مثل پایۂ عرش خالق اکبر ہو گیا۔

مناقشۂ پنجاہ و چہارم اہل سنت کا قول ہی کہ اجماع حقیت ہر سہ خلافت کے لیے کافی دلیل ہی لیکن قرآن سے حقیت ہر سہ خلافت ثابت ہونے کے دعوے سے صاف ظاہر ہی کہ اجماع کافی دلیل نہین ہی اور اجماع اگر حجت ہو گا تو قتل عثمان بغیر حق نہو گا کیونکہ اجماع سے ہوا تھا نیز ابوبکر نے جو مرتدون کو قتل کیا ہی وہ بغیر حق ہو گا کیونکہ ان مرتدون کو قتل نکرنے پر اجماع ہوا تھا۔

جواب یہ مناقشہ جس فکر سے نکلا ہی وہ قابل صد تحسین و ہزار آفرین ہی لیکن یہ بات قابل عرض کرنے کے ہی کہ حضرات اہل لعنت کا قول ہی کہ حدیث غدیر بلافصل خلافت جناب امیر کی کافی دلیل ہی اور یہ بھی دعوی ہی کہ قرآن سے بلافصل خلافت جناب امیر ثابت ہی پس قرآن سے بلافصل خلافت جناب امیر ثابت ہونے کے دعوائے اہل لعنت سے حدیث غدیر کا بلافصل خلافت جناب امیر کی کافی دلیل نہونا کیون ظاہر نہین ہوتا ہی قرآن سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت ثابت ہونے کے دعوائے اہل سنت سے اجماع کا حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کی کافی دلیل نہونا کیون ظاہر ہوتا ہی سچ ہی دروغ گو را حافظہ باشد نجیا اور چونکہ قرآن سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت بے شبہہ ثابت ہی اسوجہ سے مثل یہ ان لینے محال کے اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ اجماع کافی دلیل خلافت نہین ہی تو بھی اہل لعنت کے لیے کچھ مفید نہین ہو سکتا ہی لہذا یہ مناقشہ محض ترانۂ دیوانہ و فسانۂ مجنونانہ ہی اور قاتلین حضرت عثمان غیر قاتلین حضرت عثمان کے عشر عشیر بھی نہ تھے پھر قتل حضرت عثمان پر

اجماع ہونا چہ معنے دارد اور حضرت ابوبکر نے اپنی خلافت مین جو دو لاکھ سے زیادہ مرتدون کو قتل کیا ہی ان مرتدون کے قتل نکرنے
پر اجماع ہونا چہ معنے دارد کیا حضرت ابوبکر نے اکیلا دو لاکھ سے زیادہ مرتدون کو قتل کیا ہی اگر ایسا ہی تو حضرت ابوبکر اپنے زمانے
مین سب سے زیادہ بہادر ہون گے اور موافق مذہب اہل لعنت کے اپنے زمانے مین جو سب سے زیادہ بہادر ہوتا ہی خلافت اسیکا
حق ہوتا ہی پس موافق مذہب اہل لعنت کے بھی خلافت بلا فصل بے شبہہ حضرت ابوبکر کا حق ہوگا ع عدو شود سبب
خیر گر خدا خواہد ٭ اور اصل بات یہ ہی کہ قتل مرتدین کے آغاز شوری مین ایک گروہ کی یہ رائے ہوئی تھی کہ مرتدون کو قتل نکرنا چاہیے
اور ایک گروہ کی یہ رائے ہوئی تھی کہ قتل کرنا چاہیے لیکن چندے توقف چاہیے اور ایک گروہ کی یہ رائے ہوئی کہ بلا توقف
قتل کرنا چاہیے انجام شوری مین اس پر سب کا اتفاق ہوگیا پس مرتدون کے قتل نکرنے پر اجماع ہونا کذب صریح و بہتان
فضیح ہی اور اہل لعنت کے نزدیک بھی حضرت علی نے نہ قاتلین حضرت عثمان کے اتفاق کو اجماع یا حجت قرار دیا ہی
مرتدون کے قتل نکرنے کے خیال منسوخ کو اجماع یا حجت قرار دیا ہی خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کی بیعت پر جو مہاجرین
و انصار کا اتفاق ہوا تھا اسکو البتہ حضرت علی نے اجماع اور حجت قرار دیا ہی پس برخلاف حضرت علی کے جسکے بکر فکر
سے یہ مناقشہ نکلا ہی وہ ضرور اہل سنت و اہل لعنت دونون سے خارج ہوگا خارجیون مین داخل ہوگا سچ ہی جو خلفاے
ثلثہ کا دشمن ہوگا بالآخر ضرور شیر خدا کا بھی دشمن ہوگا الغرض اس مجلد کا جو مقصد ہی وہ بطریق اکمل حاصل ہوگیا یعنی
آیت استخلاف سے حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت کا بے شبہہ ثابت ہونا مثل آفتاب بے سحاب کے عیان اور مثل روز روشن کے نمایان ہوگیا

خاتمة الطبع

ہندوستان کی موجودہ حالت اہل سنت و اہل لعنت کے لحاظ سے سخت ضرورت اسکی ہی کہ اردو زبان مین ایسی ایک کتاب ہو کہ خلافت
خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے متعلق حضرات اہل لعنت کی ہر بات کا ایک ایسا جواب ہو کہ پھر کسی عقلمند حق پسند کو فضلیت ہر سہ خلیفہ
و حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت مین کوئی شبہہ کسی اہل لعنت کی کسی بات سے باقی بھی نرہے پیدا بھی نہو شکر پاک پروردگار کا
کہ محض اسی کے فضل بے بدل سے یہ کتاب **دلائل الخلافت** تالیف ہوئی قلم مدلل رقم سے جناب مولانا مولوی **محمد عبد الحکیم**
صاحب انار برہان الواہب کے جسکے چار حصے ہین اور قوت و متانت استدلال بلا مبالغہ عدیم المثال ہی ناظر کتاب ہذا خلافت خلفاء ثلثہ رضی اللہ
عنہم کے متعلق حضرات اہل لعنت کی ہر بات کا یہ دندان شکن جواب دیکھیگا کہ آیات قرآنیہ و اعتقادات اصحاب سرور بریہ سے فضلیت ہر سہ
خلیفہ و حقیت و راشدیت ہر سہ خلافت بے شبہہ ثابت ہی اور کوئی مسلمان آیات قرآنیہ یا اعتقادات اصحاب سرور بریہ کے مقابلے مین کسی قول
یا نقل کا اعتبار نہین کرسکتا ہی بس حمد نامحدود رب معبود کی ہی کہ اس مبارک ماہ رجب المرجب سنہ ١٣٢٧ ہجری مین حصہ کتاب موصوف کا چھپکر
تیار ہوگیا شائقین تہ دل سے دعا کرین کہ باقی تینون حصے بھی بہت جلد چھپ کر تیار ہو جائین آمین یا مجیب الداعین بحق سید المرسلین
و بحرمت چاریار کبار خاتم النبیین و بطفیل ازواج مطہرات صاحب طہ و یٰسین رضوان اللہ علیہم اجمعین فقط بقلم محمد واجد علی لکھنؤ محلہ توپ دروازہ